Re 1 00 for over-night books per day shall be charged from those who return them late. book and will have to replace it, if the same is detected at the time of return.

تذکرۂ علمای امامیہ پاکستان

از

سیّد حسین عارف نقوی

مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان
اسلام آباد

شناسنامہ این کتاب

نام : تذکرہ علمائے امامیہ پاکستان

نگارندہ : سید حسین عارف نقوی

سخن مدیر : مدیر مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان۔ اسلام آباد

شمارۂ ردیف : ۷۴

خوشنویس : عبدالعزیز

تعداد : ۷۵۰

صفحات : ۴۴ + ۶۲۰ = ۶۶۴

چاپ : ایس۔ٹی پرنٹرز۔ راولپنڈی

محل انتشار : مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان۔ اسلام آباد

تاریخ انتشار : ۱۴۰۴ھ/ ۱۳۶۳ش / ۱۹۸۴م

بہا : ۸۵ روپے پاکستانی

انتشارات مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان

شمارهٔ ردیف ۷۴

تأسیس بر مبنای موافقت نامهٔ مورخهٔ آبانماه ۱۳۵۰ هجری شمسی
مصوب دولتین ایران و پاکستان.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سخنِ مدیر

اہلِ بیت کے معارفِ عالی اور آلِ علی علیہ السّلام کے جاودانی رزمیوں سے بھرپور اپنے عظیم سرمائے کے باعث، شیعیت آغازِ ظہور سے ہی مختلف علاقوں کے مسلمانوں کے درمیان بڑی تیزی سے پھیلی اور ان لوگوں کے غلط پراپیگنڈے کے برعکس جو اس کے ظہور اور اشاعت کو ایک خاص قوم اور نسل کے دوسری قوم اور نسل کے خلاف میلانات اور رجحانات کا نتیجہ سمجھتے تھے، اس مذہب نے ہر نسل اور ہر علاقے کے سب مسلمانوں کے درمیان بڑے پکے پیروکار پیدا کئے۔ ایران، برصغیر، ایشیائے کوچک، افریقہ، پورے عربی ممالک اور اکثر دوسرے علاقوں میں جہاں بھی اسلام پہنچا، اس مذہب کو بھی رسائی حاصل ہوئی۔ اپنی تاریخ کی پندرہ صدیوں میں بے شمار رکاوٹوں اور مشکلات کا سامنا ہونے کے باوجود اس کے فروغ میں کوئی کمی نہ آئی اور زیدی، اسمٰعیلی اور اثنا عشری جیسے مختلف فرقوں اور مذاہب کی صورت میں گوناگوں معاشروں، طبقوں اور گروہوں میں روبہ ترقی رہا۔

ان علاقوں میں، برصغیر کی وسیع و عریض سرزمین ایک ایسا علاقہ ہے جہاں پر شیعیت کا سابقہ بہت طویل ہے اور بڑی بھاری تعداد میں اس کے پیروکار موجود ہیں۔ اس علاقے میں متعدد شیعہ حکومتیں قائم ہوئیں، بہت سے علمی، دینی اور شیعہ مراکز معرضِ وجود میں آئے جن کے دامن میں علمی، مذہبی اور سیاسی شیعہ اکابرین کی ایک کثیر تعداد نے تربیت پائی۔ ان کے زیرِ سایہ اور سرپرستی میں بہت گرانقدر کتابیں اور تالیفات سپردِ قلم کی گئیں۔

آغاز سے لے کر آج تک برصغیر میں شیعیت کے نشیب و فراز اور شیعوں کے ہاتھوں اس علاقے میں سرانجام دیئے گئے کارناموں کے بارے میں تحقیق، تاریخِ شیعہ اور تاریخِ اسلام (جس کے بطن سے شیعیت

پیدا ہوئی) کے لحاظ سے نیز علاقائی تاریخ اور ایرانی تاریخ کے لحاظ سے خاص اہمیت کی حامل ہے کیونکہ برصغیر میں اسلام، شیعیت اور اسلامی تصوف کا فروغ اور اشاعت دوسرے تمام عوامل کی نسبت زیادہ تر ایرانیوں کی کوششوں اور ایرانی علماء، عرفاء اور مبلّغین کی تبلیغ، ان کی تصنیفات اور فارسی زبان کی رہون منت ہے۔

زیرِ نظر کتاب اس وسیع و عریض علاقے کے ایک حصے میں شیعہ کی مذہبی اور علمی تاریخ کو متعارف کرانے کے لئے کی جانے والی کوشش کا ثمرہ ہے۔ اس کتاب میں ان اثنا عشری شیعہ علماء اور دینی رہنماؤں کے احوال زندگی اور تصنیفات کی تفصیل درج ہے جو ایک طویل عرصے سے اس علاقے میں رہتے چلے آ رہے ہیں جو آج پاکستان کے نام سے مشہور ہے۔ اس کتاب میں ایرانی علماء، ان کی تصانیف، ایران کے علمی مراکز اور وہاں پر رائج دینی افکار سے تاثیر پذیری کا ایک نمایاں عکس ملتا ہے اور بخوبی واضح ہوتا ہے کہ برصغیر کے شیعہ مسلمانوں کا ایک بڑا حصہ نہ صرف اس علاقے کے دوسرے سُنّی مسلمانوں اور صوفیا کی طرح ایران کے قدیم علماء، عرفاء اور مبلّغین کے زیر اثر ہے بلکہ جدید ایران کے فکری اور دینی مراکز کے ساتھ بھی اپنے رابطے کو بحال رکھے ہوئے ہے۔ ان کے اکثر بڑے بڑے رہنماؤں نے ایران کے مذہبی بزرگوں کے سامنے اپنا زانوئے تلمذ تہ کیا ہے اور ان کی بیشتر دینی کتابیں ایرانیوں کی تصنیفات کے تراجم پر مشتمل ہیں۔

ہماری آرزو ہے کہ پاکستان اور ایران کی دو برادر قوموں کے درمیان فکری اور علمی روابط اور باہمی مبادلے کو فروغ ملے۔ اسی مقصد کے پیشِ نظر ہم اس کتاب کو پاکستان کے مذہبی اکابرین کی تاریخ سے لگاؤ رکھنے والے اور شعبہ تاریخ و ثقافت کے محقّقین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ مستقبل میں ان دونوں تاریخوں کے دوسرے گوشوں کو روشن کرنے کے لئے اس سے بڑے اقدامات کئے جائیں گے۔ برصغیر کے دوسرے علاقوں میں اثنا عشری مذہب کے اکابرین اور اس پورے علاقے کے دوسرے مذاہب کے بزرگوں کے بارے میں مفید کتب کی تالیف اور اشاعت کا اہتمام کیا جائے گا۔

مدیر مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدّمہ

یوں تو پاکستان میں شیعت اسی وقت سے موجود تھی جب سے مسلمانوں نے سندھ پر حملہ کیا تھا، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ملتان میں آلِ محمد علیہم السلام کے تذکروں کا آغاز ۷۶۰ء سے ہوا اور یہاں سب سے پہلے شیعہ مبلّغ علیؑ آئے۔ عبداللہ بن محمد رضی اللہ عنہ جن کا سلسلۂ نسب پانچ پشتوں پر حضرت علی علیہ السلام سے جا ملتا ہے، سندھ میں تبلیغ کے لئے آئے تھے۔[۱] ابن اثیر نے ۱۵۱ھ میں منصورے (سندھ) کے گورنر عمرؒ بن حفص کو شیعہ بتایا ہے۔ ان علماء نے ان علاقوں میں کچھ اس انداز سے تبلیغ کی کہ ملتان اور سندھ میں شیعہ ہی شیعہ نظر آنے لگے اور شیعہ حکومت قائم ہو گئی مگر افسوس سلطان محمود غزنوی نے مال کے لالچ میں ان کو قرامطہ قرار دیا، علماء نے فتویٰ دیا کہ یہ سب واجب القتل ہیں، چنانچہ محمود غزنوی نے ملتان کی اس حکومت کو تہس نہس کر دیا اور یوں اس علاقے کی شیعت کو شدید دھچکا پہنچا، اس بات کے آثار آج بھی اس علاقے میں موجود ہیں کہ یہاں کسی زمانے میں شیعی اکثریت تھی، میر شمس الدین عراقی نے کشمیر و بلتستان میں شیعت کی خوب تبلیغ کی۔ الحمد للہ بلتستان میں شیعوں کی آج بھی اکثریت ہے۔ سلطان محمد تغلق کے زمانے میں علامہ ابن تیمیہ کے ایک شاگرد عبدالعزیز اردبیلی ہندوستان آئے غالباً ان کے فتوؤں کی وجہ سے بھی شیعوں کا قتلِ عام فعلِ مستحسن قرار پایا۔[۲]

حضرت علامہ قاضی نور اللہ شوستریؒ جس زمانے میں لاہور کے قاضی القضاۃ تھے، شیعت کی تبلیغ میں کوشاں تھے مگر آپ کو سرِ دربار طلب کیا گیا اور مولانا ابوالحسن سنی کا علامہؒ سے مناظرہ کرایا گیا، علامہؒ نے مولانا سے پوچھا:

"در حق علی بن ابیطالب چہ گوئی ؟"

مولانا ابوالحسن نے کچھ فضائل علیؑ بن ابیطالب بیان کئے اور اب علاّمہ سے پوچھا :

"در حق سلیم چشتیؒ چہ گوئی ؟"

اس کے بعد حضرت علاّمہؒ کے ساتھ جو ہونا تھا وہ ہوا۔[۷]

بہرحال چونکہ شیعیت کی تبلیغ کے لئے علماء آتے رہے اس لئے ان کے تذکرے بھی لکھے جاتے رہے۔

یہ تذکرے عام طور پر درج ذیل چار طرز پر لکھے گئے ہیں :

(ا) صرف فردِ واحد کا تذکرہ یا سوانح۔

(ب) صرف شیعہ علماء کے تذکرے

(ج) ایسے تذکرے جن میں شیعہ اور سنّی ہر دو علماء کے حالات درج ہیں۔

(د) بعض کتابوں کے مقدموں میں بطور تبرک شیعہ علماء کے حالات درج ہیں۔

ایسے تذکرے جن میں صرف ایک شیعہ عالم کے حالاتِ زندگی درج ہیں، کافی ہیں مثلاً :

۱۔ تذکرۃ السلف فی ترجمۃ العلاّمہ السیّد دلدار علی النصیرآبادی (م ۱۲۳۵ھ) لحفیدہ السیّد علی نقی بن سیّد ابی الحسن لکھنوی۔[۶]

۲۔ ترجمہ السیّد حسین بن دلدار علی النصیرآبادی (م ۱۲۷۳ھ) طبعت فی آخر مجلد الامامۃ من "الحدیقۃ السلطانیہ" لہ، سنۃ ۱۳۰۴ھ۔[۸]

۳۔ تاریخ سلطان العلماء[۹] از حضرت علاّمہ سیّد آغا مہدی مدظلہ۔

۴۔ سوانح غفران مآبؒ۔ 〃 〃 〃

۵۔ فردوس مکان 〃 〃 〃

۶۔ تاریخ سیّدالعلماء 〃 〃 〃

۷۔ تاریخ ممتاز العلماء[۱۰] 〃 〃 〃

ایسے تذکرے جن میں صرف شیعہ علماء کے حالاتِ زندگی ہیں ان کی تعداد بھی کافی ہے، مثلاً :

۱۔ تذکرۃ العلماء خیرالدین الہ آبادی۔

۲۔ تذکرۃ العلماء حصۂ اوّل فی الرواۃ حصۂ دوم فی العلماء (فارسی)، علامہ مہدی[۱۱] علی ابن نجف علی رضوی۔

۳۔ لواء الہدیٰ، علامہ سید آغا مہدی مدظلہٗ۔

۴۔ مطلع الانوار، علامہ سید مرتضیٰ حسین فاضل۔

۵۔ معالم العلماء، علامہ ابن شہر آشوبؒ[۱۲]

۶۔ تراجم العلماء الکاملین، السید ابوالحسن کشمیری۔

۷۔ تذکرۂ بے بہا فی تاریخ العلماء، علامہ سید محمد حسین نوگانویؒ۔

۸۔ تذکرہ حفاظ شیعہ، علامہ سید علی نقی مدظلہٗ۔

۹۔ نجوم السماء (فارسی)، میرزا محمد مہدیؒ[۱۳] لکھنوی الکشمیریؒ۔

۱۰۔ روضات الجنات فی احوال العلماء والسادات (عربی) محمد باقر خوانساری۔[۱۴]

۱۱۔ طبقات اعلام الشیعہ (عربی) آغائے بزرگ طہرانیؒ۔[۱۵]

۱۲۔ ہدیۃ الاحباب (فارسی) شیخ عباس[۱۶] قمی۔

۱۳۔ تاریخ مشاہیر علماء ہند، السید علی نقی بن ابی الحسن لکھنوی

۱۴۔ قصص العلماء (فارسی) محمد بن سلیمان[۱۷] التنکابنی (م ۱۳۰۲ھ)

۱۵۔ اعیان الشیعہ (عربی)[۱۸]

۱۶۔ گوہر منثور، تذکرہ علماء زنگی پور، مولانا سید محمد لطیف زنگی پوری۔

بعض ایسے تذکرے ہیں جن کے مصنفین کا تعلق اہلسنت سے ہے مگر انہوں نے اجمالاً شیعہ اور سنی ہر دو علماء کے حالات زندگی درج کئے ہیں۔

۱۔ تذکرہ علماء ہند، مولانا رحمٰن علی۔[۱۹]

۲۔ تذکرۂ علماء، مولانا محمد حسین آزاد۔

۳۔ تذکرہ علماء پنجاب، دو مجلدات، سیفی اختر راہی۔

۴۔ نزہۃ الخواطر وبہجۃ المسامع والنواظر (عربی)، مولانا سیّد عبدالحی حسنیؒ[۲۰].

۵۔ تراجم العلماء وشرح احوالہم للحکیم السیّد علی اکبر الہندیؒ الطبیب۔

۶۔ تحفۃ الاعیان فی ذکر فضلائے ہندوستان، محمد ہدایت حسینؒ[۲۱].

بعض ایسی کتابیں بھی ہیں جن کے مقدمے میں بعض علماء کے حالات زندگی ملتے ہیں۔ مثلاً:

۱۔ مقدمہ احسن الفوائد فی شرح العقائد، صدوقؒ[۲۲]، از مولانا محمد حسین ڈھکو مدظلہ۔

۲۔ لمعۃ الانوار، از علامہ حسین بخش مدظلہ۔

۳۔ جوبلی نمبر انجمن وظیفہ سادات و مؤمنین، ترتیب سیّد اعجاز حسین جارچوی

ان کے علاوہ:

۱۔ الذریعہ الی تصانیف الشیعہ، آغائے بزرگ طہرانیؒ[۲۳]

۲۔ مجالس المؤمنین، قاضی نوراللہ شوستریؒ[۲۳] سے بھی علماء کے حالات اخذ کئے جا سکتے ہیں۔

ایک عرصے سے خواہش تھی کہ پاکستان کے شیعہ علماء کا ایک الگ تذکرہ لکھا جائے اس کی ضرورت بھی شدت کے ساتھ محسوس کی جا رہی تھی بلکہ جناب اختر راہی صاحب نے تو یہاں تک لکھا کہ شیعہ تذکروں میں علماء پنجاب کا ذکر نہ ہونے کے برابر ہے[۲۴] لیکن یہ کام اکیلے آدمی کے کرنے کا نہ تھا، مولانا سیّد محمد ثقلین کاظمی مدظلہم جنرل سیکرٹری دارالتبلیغ امامیہ اسلام آباد نے اپنے ذمے یہ کام لیا اپنے ساتھیوں کی مدد سے ایک سوالنامہ تیار کیا اور حضرات علماء کرام یا ان کے ورثاء کو بھجوایا اس سلسلے میں انہیں بار بار یاد داشتیں بھیجنی پڑیں، ان کے علاوہ سینکڑوں کتابوں اور رسالوں سے استفادہ کرنا پڑا، مولانا سیّد مرتضیٰ حسین فاضل کی کتاب مطلع الانوار سے بھی خوب فائدہ اٹھایا گیا۔ میں اس سلسلے میں اپنا فرض ادا کرنے میں کہاں تک کامیاب رہا کتاب آپ کے سامنے ہے اس کا فیصلہ اب آپ خود کر سکتے ہیں۔

مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد علمی و تحقیقی کتابیں شائع کرتا رہتا ہے۔ یہ ادارہ علمی اور تحقیقی دنیا میں معروف اور مشہور ہے۔ اس ادارہ کے مدیر سے جناب احمد منزوی نے میری کتاب "تذکرۂ علماء امامیہ پاکستان" کا ذکر کیا موصوف نے مجھے یاد فرمایا اور کتاب شائع کرنے کا ارادہ کیا۔ یوں

مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد کے تعاون سے یہ کتاب مزید اضافے کے ساتھ شائع ہو گئی۔

اس کتاب میں حالات درج کرتے ہوئے حتی الامکان غیر جانبداری سے کام لیا گیا ہے لیکن حالات و واقعات کے سلسلے میں تنقید و تبصرہ انتہائی ضروری ہوتا ہے جس پر عمل کیا گیا ہے جس کا مقصد صرف اظہارِ حقیقت ہے نہ کہ تنقیص۔ اگر ہمارا کوئی جملہ کسی کو ناگوارِ خاطر گزرے تو ہم دل کی اتھاہ گہرائیوں سے معذرت خواہ ہیں۔

جناب ڈاکٹر فرمان فتح پوری تنقید کے سلسلے میں تحریر فرماتے ہیں:

"وقت کے تقاضے تنقید میں ان کے عمل کو کم کر سکتے ہیں لیکن سرے سے انہیں خارج نہیں کر سکتے، شعر و ادب کے سلسلے میں وہ شروع سے تنقید کا جزو رہے ہیں اور آئندہ بھی رہیں گے، جدید تنقید خواہ کوئی صورت اختیار کرے، اس کے اصول خواہ کتنے ہی بدل جائیں، موضوع و مواد کو ہیئت و صورت پر خواہ کتنی ہی برتری حاصل ہو جائے "تنقید سے ذریعۂ اظہار" یعنی الفاظ کی وقعت کم نہ ہو گی۔ انہیں پہلے بھی اہم خیال کیا جاتا تھا اور آج بھی اہم خیال کئے جاتے ہیں" [۲۵]

انتہائی ناشکر گزاری ہو گی اگر میں اس مقام پر اپنے شفیق و محسن جناب محمد رشید صاحب قمر ایڈووکیٹ کا تذکرہ اور شکریہ ادا نہ کروں جنہوں نے مجھے ہر موقعے پر قانونی مشورہ دیا اور اس کتاب کے ہر جملے کو ملکی قوانین کے مطابق درست کیا۔

اس کتاب میں چونکہ پاکستان کے شیعہ علماء کا تذکرہ ہے جس میں حسب ذیل علاقے شامل ہیں:

۱۔ پنجاب۔

۲۔ سندھ۔

۳۔ سرحد۔

۴۔ بلوچستان۔

۵۔ قبائلی علاقے۔

۶۔ آزاد کشمیر یعنی اضلاع مظفر آباد، میر پور، کوٹلی اور پونچھ۔

۷۔ شمالی علاقہ جات (گلگت، دیامیر اور بلتستان)۔

قصہ مختصر احقر نے اس کتاب میں ان اخیار امت کا تذکرہ کیا ہے جنہوں نے دین و ملت اسلامیہ کی کے لئے کام کیا، تبلیغِ دین کی، علومِ دینیہ کی نشر و اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہر قسم کی باطل قوتوں کے سامنے سینہ سپر رہے۔

اس کتاب کی کتابت کے دوران کئی علماء مثلاً حضرت مولانا مفتی جعفر حسین، حضرت مولانا محمد بشیر انصاری اللہ کو پیارے ہو گئے، درگاہ رب العزت میں دست بدعا ہوں کہ خداوند عالم جملہ مرحومین علماء کو جوار آئمہ اہلِ بیت علیہم السلام میں جگہ عنایت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے، جو علماء زندہ ہیں خداوند عالم ان کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ اور سب سے آخر میں قارئین سے گزارش ہے کہ اگر اس کتاب میں کوئی فروگذاشت پائیں تو مجھے مطلع فرمائیں اور دعا فرمائیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ میرا خاتمہ ایمان پر فرمائے کہ یہ انتہائی کٹھن منزل ہے۔

سید حسین عارف نقوی	۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ
اسلام آباد	۱۸ دسمبر ۱۹۸۳ء

حواشی مقدمہ

لہ عبدالرحمٰن طارق، آئینۂ ملتان، ص ۳۸۲۔

۲ محمد اسحاق، فقہائے ہند، ج ۱، ص ۳۸۲۔

۳ شیخ محمد اکرام، ڈاکٹر، آب کوثر، ص ۴۱۱۔

۴ ناقی، پیر غلام دستگیر، مقدمہ رد روافض مجدد الف ثانی۔

۵ مولانا سید دلدار علی، ۱۱۶۶ھ میں نصیر آباد (ہند) میں پیدا ہوئے ۱۲۳۵ھ میں واصل بحق ہوئے آپ برصغیر ہند و پاک کے پہلے مجتہد شمار کئے جاتے ہیں۔ آپ ہی نے شیعوں کی نماز جماعت الگ کرانی شروع کی، آپ کی تصانیف حسب ذیل ہیں۔

۱۔ اساس الاصول (عربی)۔

۲۔ منتہی الافکار (عربی، اصول فقہ)۔

۳۔ مراۃ العقول معروف بہ عماد الاسلام، (عربی۔ علم کلام)۔

۴۔ شہاب ثاقب (عربی)۔

۵۔ صوارم الٰہیات (فارسی رد تحفہ اثنا عشریہ)۔

۶۔ حسام الاسلام (فارسی رد تحفہ اثنا عشریہ)۔

۷۔ تتمہ صوارم (فارسی رد تحفہ)۔

۸۔ ذوالفقار (فارسی۔ رد تحفہ)۔

۹۔ حاشیہ شرح سلم العلوم، ملا حمد اللہ (عربی منطق)۔

۱۰۔ اجازہ مبسوطہ و وصیت نامہ (عربی۔ فارسی)۔

۱۱۔ حاشیہ شرح حکمۃ العین ملا صدرا (عربی فلسفہ)۔

۱۲۔ احیاء السنۃ (فارسی، رد تحفہ)۔

۱۳۔ شرح حدیقۃ المتقین وغیرہ (مطلع الانوار۔ نجوم السماء۔ تذکرہ بے بہا)۔

تیرہ

۶ مولانا ابوالحسن عرف منن صاحب، ۲۸ صفر ۱۲۹۸ھ کو بمبئی میں پیدا ہوئے اور ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ میں واصل بحق. کفایت الاصول پہ حاشیہ تحریر فرمایا۔ علامہ علی نقی مدظلہ آپ کے صاحبزادے ہیں۔

۷ مولانا سید حسین بن مولانا سید دلدار علی ۱۴ ربیع الثانی ۱۲۱۱ھ کو پیدا ہوئے اور ۱۲۷۳ھ کو واصل بحق۔ آپ کی بعض تصانیف یہ ہیں:

۱۔ تفسیر (سورۂ حمد، سورۂ بقرہ، سورۂ ھل اتیٰ، سورۂ التوحید، آیت کریمہ کنتم خیرامۃ)۔

۲۔ رسالہ درفن تجوید۔

۳۔ وسیلۃ النجاۃ (فارسی۔ عقائد)۔

۴۔ افادات حسینیہ (ردشیخیت)۔

۵۔ حدیقۂ سلطانیہ۔

۸ حدیقۂ سلطانیہ مولانا سید حسین بن مولانا سید دلدار علی کی تالیف ہے جو امجد علی شاہ بادشاہ کے ایما پر لکھی گئی تھی، اس کا موضوع عقائد ہے، مولانا سید گلاب علی شاہ مدظلہ نے اس کا ترجمہ کیا ہے جو شائع ہوچکا ہے۔

۹ سلطان العلماء، مولانا سید محمد بن مولانا سید دلدار علی ۱۷ صفر ۱۱۹۹ھ کو پیدا ہوئے اور ۲۲ ربیع الاول ۱۲۸۴ھ کو لکھنؤ میں وفات پائی۔ آپ کی بعض تصانیف حسب ذیل ہیں:

۱۔ سبع مثانی در تجوید۔

۲۔ عجالہ نافعہ (عربی۔ علم کلام)۔

۳۔ ضربت حیدریہ بجواب شوکت عمریہ۔

۴۔ حاشیہ شرح سلّم۔

۵۔ رسالہ جذراصم۔

۶۔ کشف الغطا وغیرہ۔

۱۰ ممتاز العلماء، مولانا سید محمد تقی بن مولانا سید حسین ۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۲۳۴ھ کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے

اور ۲۳ رمضان المبارک ۱۲۸۹ھ کو انتقال فرمایا۔ آپ کی بعض تصانیف حسب ذیل ہیں :

۱۔ عباب فی علم الاعراب (نحو) ۔

۲۔ ینابیع الابرار (تفسیر) ۔

۳۔ نزھۃ الواعظین۔

۱۱ؔ مولانا سید مہدی علی ۱۲۷۰ھ کے لگ بھگ واصل بحق ہوئے۔ آپ کا آبائی وطن اٹاوہ تھا، مگر خود اٹاوہ کے شہر جعفر نگر محلہ رسول پورہ میں رہے۔

۱۲ؔ محمد بن شہر آشوب مشہور شیعہ محدث متکلم، فقیہ و ادیب گزرے ہیں، حسب ذیل کتب آپ کی تالیف کردہ ہیں :

۱۔ مناقب۔

۲۔ معالم العلماء۔

۳۔ مثالب النواصب۔

۴۔ مخزون مکنون در عین فنون۔

۱۳ؔ مرزا محمد مہدی لکھنوی بن مرزا محمد علی ۲۹ رمضان المبارک ۱۲۸۲ھ کو پیدا ہوئے اور ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۳۰ھ میں وفات پائی۔ آپ نے تکملہ نجوم السماء کے علاوہ مسلم العلوم پر حاشیہ بھی لکھا۔

آپ کے والد مرزا محمد علی بن صادق علی ۱۳ رجب المرجب ۱۲۴۰ھ کو پیدا ہوئے اور ۲۸ ربیع الاول ۱۲۹۰ھ کو انتقال فرمایا۔ ذیل کی کتب آپ کی تالیف ہیں :

۱۔ زعفران زار، شعرائے کشمیر کے حالات پر مشتمل ہے۔

۲۔ کشکول۔

۳۔ مجمع الفوائد و منبع العوائد۔

۱۴ؔ مولانا سید محمد باقر بن الحاج السید امیر زین العابدین الموسوی الخوانساری، ۲۲ صفر المظفر ۱۲۲۶ھ میں پیدا ہوئے، آپ کی تصانیف حسب ذیل ہیں :

۱۔ روضات الجنات فی احوال العلماء و السادات ۔
۲۔ احسن العطیہ شرح الفیہ (فقہ) ۔
۳۔ قرۃ العین (عقائد) ۔
۴۔ تفصیل ضروریاتِ دین ۔
۵۔ رسالہ در امر بالمعروف ونہی عن المنکر ۔
۶۔ تعلیقات بر شرح لمعہ و قوانین وغیرہ ۔

۵۔ آغائے شیخ محمد محسن طہرانی المعروف بہ آغائے بزرگ طہرانی بن الحاج علی (م ۱۳۸۹ھ)، ۱۱ ربیع الاوّل ۱۲۹۳ھ / ۷ ۱۸۷۵ء کو تہران میں پیدا ہوئے، آپ کے والد مرحوم بھی وخانیات نامی کتاب کے مؤلف تھے آغائے بزرگ کا انتقال نجفِ اشرف میں ہوا ۔

آپ کی حسب ذیل تصانیف ہیں :

۱۔ الذریعہ الی تصانیف الشیعہ، ۲۹ مجلدات ۔ آخری چار جلدوں کی ترتیب آپ کے صاحبزادوں جناب علی منزوی اور احمد منزوی نے دی ہیں ۔
۲۔ طبقات اعلام الشیعہ ۔
۳۔ مصفی المقال فی مصنفی الرجال ۔
۴۔ منتخب من کتاب مصفی المقال المذکور ۔
۵۔ ہدیۃ الرازی الی المجدد الشیرازی
۶۔ النقد اللطیف فی نفی التحریف ۔
۷۔ مسند الامین ۔
۸۔ ملخص زاد السالکین، فیض کاشانی ؒ
۹۔ حیات شیخ طوسیؒ ۔
۱۰۔ دروس استاذ الخراسانی وغیرہ ۔

۷۶؎ شیخ عباس قمیؒ، ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ کو واصل بحق ہوئے، آپ کی حسب ذیل کتابیں ہیں:

۱۔ سفینۃ بحار الانوار۔

۲۔ خلاصہ حلیۃ المتقین۔

۳۔ نفس المہموم۔

۴۔ منتہی الآمال۔

۵۔ تتمہ منتہی الآمال۔

۶۔ سوانح آئمہ۔

۷۔ مفاتیح الجنان۔

۸۔ ہدیۃ الاحباب فی الکنی والالقاب۔

۹۔ تحفۃ الاحباب فی نوادر الاصحاب

۱۰۔ الفوائد الرضویہ فی احوال العلماء الامامیہ۔

۱۱۔ احسن الاثر من اخلاق سید البشرؐ وغیرہ۔

۷۷؎ مولانا محمد بن سلیمان بن محمد رفیع بن عبد المطلب بن علی التنکابنی، ۱۲۳۵ھ میں پیدا ہوئے، آپ کی بعض کتب کے نام یہ ہیں:

۱۔ قصص العلماء۔

۲۔ توضیح التفسیر۔

۳۔ شرح صمدیہ۔

۴۔ حاشیہ بر شرح جامی۔

۵۔ منظومہ در نحو۔

۶۔ شرح دیباچہ مطوّل فارسی۔

۷۔ شرح خلاصۃ الحساب فارسی۔

۸۔ شرح حدیث کمیل۔

۹۔ شرح وصایائے حضرت امام رضاؑ۔

۱۰۔ کرامات العلماء۔ صاحب نجوم السماء نے قصص العلماء پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"اکثر آن مشتمل بر حکایات عامیہ و فی الواقع از قبیل قصص باطلہ است کہ ہیچ اصل ندارد و اہل علم ابداً محل اعتماد نمیدانند تصنیف این کتاب بمحض سادہ لوحی و عدم تمیز صدق از کذب آنرا وا نمودہ" نجوم السماء۔ ج ۱، ص ۳۵۵۔

۱۸ اعیان الشیعہ کی اب تک ۴۵ مجلدات لکھی جا چکی ہیں۔ پہلی ۴۳ السید محسن ابن عاملیؒ کی ہیں جبکہ آخری ۲ ان کے صاحبزادے سید حسن الامین کی ____ سید محسن الامین عاملیؒ ان کے علاوہ بھی کتابیں لکھی ہیں جن میں نقض الوشیعہ، البرہان علی وجود صاحب الزمان، معادن الجواہر فی علوم الاوائل والاواخر شامل ہیں۔

۱۹ مولانا رحمٰن علی کا اصل نام محمد عبدالشکور تھا۔ آپ ۱۸۲۸ء میں پیدا ہوئے اور ۱۸۹۰ء میں واصل بحق۔ آپ کی کتاب تذکرہ علمائے ہند فارسی میں ہے جس کا ترجمہ مفید حواشی کے ساتھ محمد ایوب قادری مرحوم نے کیا ہے۔ اس تذکرے میں ۶۴۹ علماء کے حالات ہیں۔

۲۰ مولانا سید عبدالحی حسنی ۱۸۶۹ء میں پیدا ہوئے ۱۹۲۳ء میں انتقال ہوا آپ کی حسب ذیل کتابیں ہیں:

۱۔ نزہۃ الخواطر وبہجۃ المسامع والنواظر (آٹھ مجلدات)۔

۲۔ معارف العوارف فی انواع العلوم والعوارف یا الثقافۃ الاسلامیہ فی الہند۔

۳۔ جنۃ المشرق ومطلع النور المشرق۔

۴۔ تلخیص الاخبار۔

۲۱ مولانا محمد ہدایت حسین بن شمس العلماء ولایت حسین ۱۳۶۰ھ میں واصل بحق ہوئے آپکی کتاب "تحفۃ الاعیان فی ذکر فضلاء ہندوستان" معروف ہے۔

۲۲ محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی خراسانی رازی جو صدوق کے لقب سے ملقب ہیں، ۳۰۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۳۸۱ھ میں واصل بحق۔ آپ کی کتاب "من لا یحضرہ الفقیہ" کتب اربعہ میں شامل ہے۔

اس کے علاوہ آپ ۳۰۰ کتابوں کے مصنف و مؤلف ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں :

۱۔ کمال الدین و تمام النعمۃ ۔

۲۔ کتاب الاعتقادات ۔

۳۔ مدینۃ العلم ۔

۴۔ مصادقۃ الاخوان ۔

۵۔ امالی صدوق ۔

۶۔ علل الشرائع

۷۔ کتاب التوحید ۔

۸۔ عیون اخبار الرضا ۔

۹۔ خصال ۔

۱۰۔ علامات آخر الزمان ۔

۱۱۔ مسائل الحج ۔

۱۲۔ کتاب زہد الحسین وغیرہ ۔

۳۸؎ قاضی نوراللہ شوستری بن شریفؒ ۹۵۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۶ ربیع الاول ۱۰۱۹ھ میں شہید کر دیے گئے۔ آپ کے قتل پر ۳۴ علماء نے دستخط کئے اور فیصلہ دیا کہ

(ل) سو خاردار درے لگائے جائیں۔ (ب) سیسہ پگھلا کر پلایا جائے۔ (ج) گدی سے زبان کھینچی جائے۔ (د) سر قلم کیا جائے۔

آپ سینکڑوں کتابوں کے مصنف ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں :

۱۔ حاشیہ تفسیر بیضاوی (دو مجلدات)۔

۲۔ احقاق الحق ۔

۳۔ مجالس المؤمنین ۔

۴۔ مصائب النواصب۔
۵۔ حاشیہ بر شرح ملا جامی۔
۶۔ حقیقت العصمت۔
۷۔ رسالہ در ردّ مقدمات الصواعق المحرقہ۔
۸۔ حاشیہ بر مطول۔
۹۔ حاشیہ علی المیبذی۔
۱۰۔ شرح دعائے صباح
۱۱۔ رسالہ فی رد کتب بعضہم فی نفی عصمۃ الانبیاء

علامہ شوستری مرحوم ہندو پاکستان میں شہید ثالث کے لقب سے مشہور ہیں۔

۲۴؎ اختر راہی، تذکرہ علماء پنجاب، ج ۱، ص ۳۴۔
۲۵؎ اردو شعراء کے تذکرے اور تذکرہ نگاری، ص ۸۴۔

ماخذاتِ مقدمہ

۱۔ مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل : مطلع الانوار
۲۔ سید فیاض محمود و پروفیسر عبدالقیوم : تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند عربی ادب ج ۲۔
۳۔ سید فیاض محمود و سید وزیر الحسن عابدی : تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند، فارسی ادب ج ۳۔
۴۔ اختر راہی : تذکرہ علمائے پنجاب
۵۔ مولانا سید محمد حسین : تذکرہ بے بہا
۶۔ مولانا محمد حسین ڈھکو : مقدمہ احسن الفوائد
۷۔ میرزا محمد مہدی : نجوم السماء
۸۔ میرزا محمد تنکابنی : قصص العلماء
۹۔ مولانا مرتضیٰ حسین فاضل : تاریخ تدوین حدیث
۱۰۔ عبدالرحمٰن طارق : آئینۂ ملتان
۱۱۔ محمد اسحاق : فقہائے ہند
۱۲۔ شیخ محمد اکرام : آب کوثر
۱۳۔ ناسخ پیر غلام دستگیر : مقدمہ رد روافض مجدد الف ثانی
۱۴۔ آغائے بزرگ تہرانی : الذریعہ الی تصانیف الشیعہ
۱۵۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری : اردو شعراء کے تذکرے اور تذکرہ نگاری

فہرست

نفیس

ضمیمہ

تکملہ

مآخذ

اشاریہ

آزاد مولانا محمد حسین

ولدیت : مولانا محمد باقر دہلوی (م ۱۸۵۷ء)

ولادت : ۱۲۴۵ھ/ ۱۸۳۰ء

وفات : ۱۳۲۸ھ/ ۱۹۱۰ء

مدفن : کربلا گامے شاہ لاہور

مولانا محمد حسین آزاد دہلی کے ایک علمی گھرانے میں ۱۲۴۵ھ/ ۱۸۳۰ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلۂ نسب جناب سلمان فارسیؓ سے جا ملتا ہے۔ آپ کے والد مولانا محمد باقر دہلوی مشہور شاعر اور ادیب تھے اور کتابوں کے علاوہ "رسالہ آیت تطہیر" اور "ہادی النواصب" آپ کی یادگار ہیں[1]۔ آپ کا دہلی میں پریس تھا اور ایک روزنامہ بھی نکالتے تھے جس کا نام "دہلی اردو اخبار" تھا۔ اس اخبار نے ۱۸۵۷ء کی تحریک آزادی کو عام کرنے اور آگے بڑھانے میں نمایاں کردار ادا کیا تھا جس کے جرم میں مولانا محمد باقرؒ کو ۱۸۵۷ء میں گولی مار کر شہید کر دیا گیا تھا[2]۔

مولانا محمد حسین آزاد نے ۱۸۳۵ء سے ۱۸۴۸ء تک گھر پر تعلیم حاصل کی اور ۱۸۴۸ء سے ۱۸۵۲ء تک دہلی کالج میں، ۱۸۵۲ء میں آپ کے والد نے آپ کو اپنے اخبار کا مدیر اور منتظم بنا دیا۔ ۱۸۵۷ء کے بعد جب آپ کے والد کو شہید کر دیا گیا تو آپ مختلف مقامات سے پھرتے پھراتے لاہور آ گئے اور ڈاک خانے میں ملازم ہو گئے۔ یکم جنوری ۱۸۶۴ء کو محکمۂ تعلیم میں آ گئے۔

۱۸۶۵ء سے ۱۸۶۷ء تک سینٹرل ایشیا تاشقند اور سمرقند میں رہے۔ جب واپس لاہور آئے تو سوا دو سال تک یونیورسٹی کالج میں عربی اور ریاضی کے مدرس ہو گئے پھر کچھ عرصے گورنمنٹ کالج لاہور اور اورنیٹل کالج لاہور میں مدرس رہے۔ آپ کو شاعری پر عبور حاصل تھا۔ مولانا مرتضیٰ حسین فاضل کا بیان ہے کہ مولانا مرحوم کے مطالعے میں اور کتابوں کے علاوہ "شرائع الاسلام"، "شرح لمعہ"

[1] مولانا محمد حسین، تذکرہ بے بہا۔ ص ۸۱

[2] عبدالرؤف عروج۔ بزم غالب۔ ص ۹۴

"شرح تجرید" شیعی کتب حدیث، تفسیر اور تاریخ مطالعہ میں رہتی تھیں۔

آپ ۱۸۸۹ء میں ذہنی حواس کھو بیٹھے۔ ۹ محرم ۱۳۲۸ھ / ۲۲ جنوری ۱۹۱۰ء واصل بحق ہوئے اور کربلا گامے شاہ لاہور میں دفنائے گئے۔

تصانیف: مولانا مرحوم کی حسب ذیل تصانیف ہیں:

۱۔ آب حیات ۲۔ دربار اکبری ۳۔ نیرنگ خیال ۴۔ سخندان پارس ۵۔ نگارستان پارس ۶۔ تذکرہ علمائے ہند ۷۔ دیوان ذوق ۸۔ نصیحت کا کرن پھول ۹۔ قصص ہند ۱۰۔ نظم آزاد ۱۱۔ جامع القواعد ۱۲۔ لغت آزاد ۱۳۔ قند پارسی ۱۴۔ آموز گار فارسی ۱۵۔ سیر ایران ۱۶۔ خم کدہ آزاد ۱۷۔ ڈراما اکبر ۱۸۔ مکتوب آزاد ۱۹۔ مقالات آزاد ۲۰۔ حکایات آزاد ۲۱۔ سفرنامہ جنوبی ایشیا ۲۲۔ شہزادہ ابراہیم ۲۳۔ فارسی کی ابتدائی کتابیں ۲۴۔ اُردو کی چھ ابتدائی کتابیں۔[1]

۲۵۔ سنین اسلام جو ابھی تک شائع نہیں ہوسکی۔ ڈاکٹر لائٹنر کے نام سے جو کتاب بنام سنین اسلام شائع ہوئی ہے وہ مولانا آزاد مرحوم کی نہیں بلکہ مولانا نے اس پر نظر ثانی کی تھی، اس لئے مولانا محمد شفیع مرحوم کا یہ خیال درست ہے کہ مولانا آزاد مرحوم نے سنین اسلام کے عنوان سے ایک اور کتاب لکھی تھی جس میں شائع شدہ کتاب سے زیادہ ابواب تھے۔[2] البتہ ڈاکٹر لائٹنر نے اپنی کتاب میں مولانا محمد حسین آزاد کا شکریہ ادا کیا ہے جو انہوں نے اس کتاب کے سلسلے میں کی۔[3] اس لئے مولانا مرتضیٰ حسین فاضل مدظلہ کا یہ خیال درست نہیں کہ دراصل یہ کتاب مولانا محمد حسین آزاد کی ہے جو ڈاکٹر لائٹنر کے نام سے چھپی ہے۔[4]

---

[1] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل مدظلہ، مطلع الانوار۔ ص ۳۱

[2] ڈاکٹر لائٹنر، سنین الاسلام تعارف۔

[3] ڈاکٹر لائٹنر، سنین الاسلام۔ ص ۸

[4] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل مدظلہ، مطلع الانوار۔ ص ۳۱

مولانا سیّد آغا جعفر

ایم۔ اے / فاضل عربی

ولدیت : حضرت مولانا علامہ سیّد علی حیدر رحمۃ اللہ علیہ

ولادت : ۱۹۳۶ء

سکونت : ۱۰/۱۶ پارسی کالونی، کراچی ۳

مولانا سیّد آغا جعفر ۱۹۳۶ء میں ایک انتہائی مذہبی اور علمی گھرانے کھجوا ضلع سارن (بہار) ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مولانا سیّد علی حیدر رحمۃ اللہ علیہ سرپرست دائرۂ تحقیق، رسالہ اصلاح کے ایڈیٹر اور صاحب تصانیف عالم تھے۔ مولانا سیّد آغا جعفر مدظلہ نے دینی تعلیم کی ابتدا اپنے گھر سے کی، پھر لکھنؤ کے دینی مدرسے میں داخل ہو گئے اور سندِ فراغت حاصل کی۔ فاضل عربی کا امتحان پاس کیا اور پھر ایم۔ اے کیا۔ آپ کے اساتذہ حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ حضرت مولانا سیّد ابن حسن نونہروی رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ حضرت مولانا سیّد عبدالحسین نونہروی رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ حضرت مولانا سیّد محمّد

۴۔ حضرت مولانا سیّد حسین

۵۔ حضرت مولانا شیخ محمّد مصطفیٰ جوہر صدر الافاضل مدظلہ

۶۔ حضرت مولانا مرزا مہدی پویا رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ حضرت مولانا شیخ محمّد شریعت رحمۃ اللہ علیہ

چار پانچ سال تک حبیب انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی نواب شاہ میں بحیثیت لیکچرر فرائضِ منصبی سرانجام دیئے اور ۱۹۷۹ء سے اب تک حبیب پبلک اسکول کراچی میں معلّم کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ جمعہ اور ہفتے کو اپنے گھر پر ہی نماز باجماعت کی امامت فرماتے ہیں جس کے بعد فقہ او تفسیر کا درس ہوتا ہے۔ آپ نے کئی کتابیں لکھی ہیں اور کئی ایک کے ترجمے کئے ہیں قابلِ ذکر حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ اللہ و کائنات ۲۔ آدمؑ و نوحؑ ۳۔ نور کے دریا (ترجمہ بحار الانوار)۔

آپ اُردو، فارسی، عربی اور انگریزی کے علاوہ ہندی سے بھی واقف ہیں۔ ۱۹۷۰ء میں ڈائجسٹ

سائز پر ایک دینی اور مذہبی رسالہ بنام پندرہ روزہ "شمس" جاری کیا جو ۱۹۶۹ء تک چلتا رہا، آپ ہی اس رسالے کے ایڈیٹر تھے۔ اس رسالے میں علمی مضامین شائع ہوتے تھے۔ روائتی نمبروں سے ہٹ کر علمی نمبر شائع کرنے کی طرف آپ خصوصی توجہ دیتے تھے۔ ۱۹۶۲ء میں ایک نمبر شائع کیا کہ قطب شمالی اور قطب جنوبی جہاں چھ مہینہ رات اور چھ مہینہ دن ہوتے ہیں اوقاتِ نماز و صیام وغیرہ کا کیسے تقرر کیا جائے گا۔ اس قسم کے اَن گنت سوالات جو لوگوں کے ذہنوں میں پیدا ہوتے ہیں اس نمبر میں گفتگو کی گئی تھی۔

آپ نے ملک کے مشاہیر مقامات پر مجالس عزا کے ذریعے قوم سے خطاب فرمایا ہے۔[1]

مولانا سیّد آغا مہدی رضوی

ولدیت : مولانا سیّد محمد تقی رضوی
ولادت : ۱۹ شوال ۱۳۱۶ھ/۲ مارچ ۱۸۹۹ء
سکونت : ۱۴۲/۱۷ اے فیڈرل بی ایریا کراچی نمبر ۳۸

مولانا سیّد آغا مہدی رضوی ۱۹ شوال المکرم ۱۳۱۶ھ مطابق ۲ مارچ ۱۸۹۹ء میں لکھنؤ کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلۂ نسب صرف چار واسطوں سے غفران مآب مولانا سیّد دلدار علی (م ۱۲۳۵ھ) تک پہنچتا ہے۔ ابتدائی دینی تعلیم گھر میں حاصل کی اس کے بعد لکھنؤ میں مدرسہ میں داخل ہوگئے اور درسِ نظامی کی تکمیل یہیں کی۔ ۱۹۲۶ء میں لکھنؤ جمعیت خدام عزا قائم کی جو اب تک آپ کی پچاسیوں کتابیں شائع کر چکی ہے۔ ۱۹۲۴ء میں آپ کی سب سے پہلی کتاب شہدائے کربلا شائع ہوئی تو اس پر سیّد افضل علی خان افضل نے تاریخ کہی:

کتاب معرکہ آرا نوشت کعبۂ ناس[2]
۱۹۲۴ء

---

[1] مکتوب مولانا سیّد رضی جعفر مدظلہ بنام سیّد محمد ثقلین کاظمی

[2] ڈاکٹر سیّد سبطِ حسن رضوی، سوانح حیات حضرت حبیب ابن مظاہر اسدیؑ از سیّد آغا مہدی۔ ص ۳

آپ نے ذاکری کی ابتدا ۱۹۰۷ء سے کی جبکہ ابھی آپ سات برس کے تھے۔ آپ کی تمام عمر خدمتِ دین ہی میں گزری چنانچہ اب تک آپ ۱۰۶ شہروں اور بستیوں کا سفر کر چکے ہیں ۱۱۰۲ مضامین قومی جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔ اب تک ۷۸۱۵ مجالس پڑھ چکے ہیں۔ ۲۷۹ مجلدات لکھ چکے ہیں سولہ سال تک ماہنامہ "الواعظ" لکھنؤ کے ایڈیٹر رہے آپ نے کئی مناظرے بھی کئے۔[1]

۳۱ جولائی ۱۹۷۰ء لکھنؤ سے عازم کراچی ہوئے اور تا حال وہیں سکونت پذیر ہیں۔ آپ کے صاحبزادے مولانا محمد ہادی نقیہ جو لکھنؤ، نجفِ اشرف اور قم کے فارغ التحصیل تھے۔ انتقال کر چکے ہیں۔

آپ کی تالیفات کی تعداد ۹۰۰ ہے جن کا تعلق مختلف فنون سے ہے ان میں سے بعض حسب ذیل ہیں:

۱۔ تعلیماتِ قرآن و تفسیر اہلبیت۔
۲۔ تعلیقات تفسیر رضوی۔
۳۔ تاریخ شیعہ کا خونچکاں ورق۔
۴۔ ما نزل فی اہل البیت فی القرآن۔
۵۔ بنات سیدالکائنات کا جائزہ در رد عبدالستار تونسوی۔
۶۔ سفینۂ حیات خود نوشت حالات۔
۷۔ الحجۃ البالغۃ در تفسیر سورۂ فاتحہ۔
۸۔ مراۃ الانساب (فارسی)۔
۹۔ تیرھویں صدی کا لکھنؤ (دو جلدیں)۔
۱۰۔ ترجمہ نحو میر۔
۱۱۔ عبا ثرالانوار (چھ جلدیں)۔

---

[1] تابش نقوی، مدیر ہفت روزہ عظیم کراچی

۱۲۔ اسواق الذہب فی المکاتیب والخطب۔ (عربی)۔

۱۳۔ لواء الہدیٰ فی تراجم العلماء۔

۱۴۔ العلیؑ۔

۱۵۔ الحسنؑ۔

۱۶۔ العبد الصالح (حضرت عباسؑ علمدار کی سوانح)۔

۱۷۔ تذکرۃ الحیوان (جانوروں پر احادیثِ شیعہ کا احاطہ)۔

۱۸۔ تاریخ سلطان العلماءؒ۔

۱۹۔ سوانح غفران مآبؒ۔

۲۰۔ سوانح حیات فردوس مکاں۔

۲۱۔ تاریخ سید العلماء علیین مکانؒ۔

۲۲۔ تاریخ ممتاز العلماءؒ۔

۲۳۔ نصرۃ النعیم تفسیر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

۲۴۔ النبیؐ۔[۱]

مولانا حکیم سید آفتاب حسین رضوی مرحوم

ولدیت : سید مقصود حسین رضوی

ولادت : ۱۹ جنوری ۱۸۹۴ء

وفات : ۲۵ فروری ۱۹۶۵ء

مدفن : نزد جامع مسجد بہادر نگر

مولانا حکیم سید آفتاب حسین رضوی، جنوری ۱۸۹۴ء بروز جمعۃ المبارک باسٹہ ضلع بجنور (یوپی) کے علمی اور دینی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے ماموں حضرت مولانا سید صغیر حسین خطیب شیعہ

۱۔ تاثیر نقوی، مدیر ہفت روزہ عظیم کراچی۔

جامع مسجد کشمیری دروازہ دہلی سے حاصل کی۔ اس کے بعد مدرسہ منصبیہ میرٹھ میں داخل ہو گئے جہاں استاذ القراء حضرت مولانا حافظ فیاض حسین[1] اعلی اللہ مقامہٗ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ میرٹھ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ تشریف لے گئے جہاں خطیب اعظم حضرت مولانا علامہ سید سبط حسن اور حضرت نجم الملت سے اخذ فیض کیا۔ استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ عدیل اختر اور حضرت مولانا علامہ حافظ کفایت حسین آپ کے ہم درس تھے۔

مدرسۂ ناظمیہ سے سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد علمِ طب کی طرف متوجہ ہوئے۔ طب کی تعلیم حکیم منے آغا سے حاصل کی اور وطن مراجعت فرمائی۔ ۱۹۲۲ء میں ملتان تشریف لائے اور شجاع سورج میانی کے اصرار پر دو سال تک یہاں دینی تعلیم دینی شروع کی۔ ۱۹۲۸ء میں سید المناظرین حضرت علامہ سید علی الحائری کے اصرار پر تلہ گنگ ضلع اٹک تشریف لے گئے جہاں آپ نے تبلیغ کی طرف خصوصی توجہ فرمائی اور سینکڑوں افراد مذہب حقہ میں داخل ہوئے۔ ۱۹۳۷ء میں بہاولنگر تشریف لے گئے جہاں ایک مسجد کی بنیاد رکھی یہ مسجد ضلع بہاولپور کی پہلی شیعہ مسجد تھی۔ اس علاقے میں کھل کر تبلیغ کی اور سینکڑوں سعید روحوں کو مذہبِ حقہ میں داخل کیا۔

مولانا مرحوم نے تبلیغ محض اللہ کی خوشنودی کی خاطر کی، ذریعۂ معاش طب کو بنایا، آس پاس کے کئی اضلاع میں آپ معروف حکیم تھے، دور دور سے لوگ آپ کے پاس علاج کے لئے آتے تھے اور شفایاب ہوتے

---

[1] مولانا خواجہ حافظ فیاض حسین ۱۲۸۹ھ میں کیرانہ ضلع مظفر نگر (یو پی) میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلۂ نسب میزبانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت ابو ایوب انصاریؓ تک پہنچتا ہے۔ باقاعدہ درسِ نظامی کے فارغ تھے، کلام اللہ کے حافظ اور قاری سبعہ قرأت تھے، دینی تعلیم کا آغاز حضرت العلامہ خواجہ عابد حسین (م ۱۳۳۳ھ) صاحب رسالہ "یا علی مدد" سے کیا اور سندِ فراغت مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ سے حاصل کی۔ حافظ صاحب کی مناظرہ کی کتاب "العلام المتین" المعروف "البلاغ المبین" مشہور و معروف ہے، آپ کے تین صاحبزادے تقسیمِ ہند کے بعد راولپنڈی آ گئے تھے۔ ان میں سے دو یعنی مولانا ناظم حسین فاضل عربی اور مولانا کاظم حسین فاضل عربی واصل بحق ہو چکے ہیں۔ (حسین عارف نقوی)۔

فقہ۔ ۲۳ فروری ۱۹۵۹ء میں آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ بہاول نگر میں جو شیعہ دینی مدارس بنام آفتاب المدارس قائم ہے وہ آپ کی خدمات جلیلہ کا واضح اعتراف ہے۔[1]

مولانا ابراہیم لاہوری

وفات : ۱۰۶۰ھ / ۱۶۵۰ء

مولانا ابراہیم عالم و فاضل، فقیہ اور محدث تھے۔ مرزا محسن فانی کشمیری ۱۰۵۰ھ میں ان سے ملے اس وقت لاہور میں دو بزرگ علماء اور بھی تھے یعنی مولانا محمد معصوم اور مولانا محمد مومن توفی۔ لیکن مولانا ابراہیم متشدد تھے وہ اہلسنت کے ہاتھ کی چیز اس لئے نہیں کھاتے تھے کہ اہلسنت ہندوؤں کو نجس نہیں سمجھتے تھے آپ کا ۱۰۶۰ھ / ۱۶۵۰ء میں انتقال ہوا۔[2]

مولانا ابراہیم خان

ولدیت : نواب مردان علی خان (م ۱۰۶۸ھ)

وفات : ۱۱۲۱ھ / ۱۷۰۹ء

مدفن : سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ

جناب مولانا ابراہیم خان نواب مردان علی خان کے صاحبزادے تھے ۱۰۶۸ھ کے بعد آپ کو چار ہزاری کا منصب دیا گیا ۱۰۸۲ھ میں عالمگیر نے کشمیر کی گورنری عطا کی ان کا کافی عرصہ پشاور میں گزرا آخری عمر میں اپنے وطن ابراہیم آباد نزد سوہدرہ میں آکر مقیم ہو گئے۔ ۱۱۲۱ھ میں انتقال ہوا۔

تصانیف : آپ کی تصانیف حسب ذیل ہیں :

۱۔ بیاض ابراہیمی (سات مجلدات)۔ جلد اوّل دوم سوم عہدِ خلافتِ راشدہ تک، چہارم ام المومنین حضرت عائشہ، جلد پنجم عہد معاویہ، ششم امامتِ علی و حسنین و دیگر آئمہ اور جلد ہفتم فروع دین و فقہ۔[3]

---

[1] بذریعہ سید عابد حسین رضوی۔ اسلام آباد۔

[2] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۱۴۱۔ کراچی۔

[3] مولانا سید عبد الحی حسنی، نزہۃ الخواطر، ج ۶، ص ۳ اور مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۴۷۔

مولانا سیّد ابرار حسین رضوی

صدر الافاضل، ممتاز الافاضل

ولدیت : سیّد عابد حسین رضوی

ولادت : ۲۹ دسمبر ۱۹۱۲ء

سکونت : مندروالی گلی ریلوے روڈ، گجرات

آپ کی ولادت ۲۹ دسمبر ۱۹۱۲ء میں ڈیرہ میر میران تحصیل سرہند ریاست پٹیالہ (مشرقی پنجاب) میں ہوئی۔ ڈیرہ میر میراں سادات رضوی کی ایک بستی تھی۔ یہاں کے سادات سنی مسلک اختیار کر چکے تھے۔ اس بستی میں شیعیت آپ کی والدہ کے نانا سیّد انور علی شاہ مرحوم کے ذریعے آئی۔ آپ کے جدِ امجد کے ایک بھائی جارچہ چلے گئے تھے، ان کی تمام اولاد مسلکاً جعفری ہی۔ سیّد انور علی شاہ کو اپنے ددھیالی رشتہ داروں سے ملنے کا شوق ہوا اور منازل طے کرتے ہوئے جارچہ پہنچے اور وہاں ایک مسجد میں قیام کیا۔ مولانا قاری سیّد علی جعفر جو کہ شمس العلماء مولانا سیّد عباس حسین، شیعہ ڈین مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے والد ماجد تھے، مسجد میں پہنچے اور سیّد صاحب کو اپنے گھر لا کر اصول و فروع کی تعلیم دی۔ آپ سات آٹھ سال تک قاری سیّد علی جعفر کے پاس رہے اور ان سے درس نظامی کی چند کتب پڑھیں اور واپس تشریف لے گئے اور تبلیغ شروع کر دی اور عزیز و اقارب کو مذہب شیعہ کی طرف توجہ دلائی جس میں بحمداللہ کافی کامیابی ہوئی۔

مولانا مدظلہ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے ماموں حکیم سیّد منور حسین اور مولانا سیّد ثابت حسین زید پوری ضلع بارہ بنکی سے حاصل کی۔ اس کے بعد آپ لکھنؤ میں سلطان المدارس، و جامعہ سلطانیہ میں داخل ہو گئے۔ علاّمہ سیّد محمد رضا سے کافیہ، شافیہ، شرح جامی وغیرہ پڑھیں اور یہیں سے سند الافاضل اور صدر الافاضل کی سندات اعلیٰ نمبروں سے حاصل کیں۔ آپ کے اس مدرسے کے اساتذہ حسب ذیل تھے:

۱۔ حضرت علاّمہ سیّد وجاہت حسین مرحوم۔

۲۔ علاّمہ سیّد عبد الحسین مرحوم۔

۳۔ علاّمہ سیّد عالم حسین مرحوم۔

۴۔ حضرت العلاّمہ سیّد محمد ہادی مرحوم۔

۵۔ حضرت مولانا سیّد محمد باقر صاحب مجتہد العصر مدرس اعلیٰ جامعہ سلطانیہ اعلی اللہ مقامہم۔

مدرسہ مشارع الشرائع المعروف بہ مدرسہ ناظمیہ سے فاضل اور ممتاز الافاضل کی سندات اعلیٰ نمبروں میں حاصل کیں۔ اس مدرسے میں آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے:

۱۔ افق اعظم علامہ مفتی احمد علی مرحوم۔

۲۔ شمس العلماء حضرت علامہ سید نجم الحسن مرحوم۔

۳۔ حضرت علامہ ظہور الملۃ والدین جناب مولانا سید ظہور حسین مرحوم۔

۴۔ خطیب اعظم حضرت العلامہ سید سبط حسن۔

۵۔ حضرت علامہ سید ناصر حسین مرحوم اعلیٰ اللہ مقامہم۔

بعد ازاں حوزہ علمیہ نجف اشرف میں آیۃ اللہ محسن الحکیم اعلیٰ اللہ مقامہ کے درس خارج میں بھی شرکت کی۔ آپ نے متعدد مقامات پر مجالس عزا سے خطاب کیا جن میں نارووال ضلع سیالکوٹ، ساہیوال ضلع سرگودھا، بمبئی، چکوال وغیرہ بھی شامل ہیں۔ آپ سلطان المدارس لکھنؤ میں مدرس بھی رہے ہیں شرائع الاسلام، معالم الاصول، مقامات حریری، سلم العلوم، مدیہ سعدیہ شرح باب حادی عشر، مختصر المعانی وغیرہ کتب پڑھاتے رہے۔

پاکستان بننے کے بعد آپ گجرات تشریف لے آئے اور ملازمت اختیار کر لی، ریٹائر ہونے کے بعد دو سال تک جامعہ حسینیہ جھنگ میں صدر مدرس رہے، آپ حضرت مولانا سید محمد سبطین سرسوی مرحوم کے داماد ہیں اور ان سطور کے راقم کے خسر ہیں۔ عربی، اُردو، فارسی میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں ایک عرصے تک ماہنامہ "البرھان" جو لدھیانہ کا ایک علمی رسالہ تھا کے نگران بھی رہے۔ احقر نے آپ کی عربی نظمیں اور قصائد دیکھے ہیں جو کہ علمی شاہکار ہیں۔[1]

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید حسین عارف نقوی۔

علامہ سید ابنِ حسن رحمۃ اللہ علیہ

ولدیت : سید مہدی حسن مرحوم

ولادت : ۱۲ مارچ ۱۹۰۴ء

وفات : ۱۶ جولائی ۱۹۷۳ء

مدفن : انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک ریسرچ (فیڈرل بی ایریا) کراچی۔

مولانا سید ابن حسن جارچوی ۱۲ مارچ ۱۹۰۴ء میں بمقام جارچہ ضلع بلند شہر (یوپی) میں پیدا ہوئے ابھی آپ پانچ ہی سال کے تھے کہ آپ کے والد ماجد کا انتقال ہوگیا اور آپ کی تعلیم و تربیت کے تمام تر انتظامات آپ کے نانا سید حیدر حسن نے کئے۔[1] میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ اپنے بہنوئی مولانا سید شبیر حسین کے پاس میرپور بھٹورہ (سندھ) آگئے۔[2] مولوی فاضل اور منشی فاضل کے امتحانات رامپور اور لاہور سے پاس کئے۔ ایم اے اسلامیہ کالج لاہور سے کیا ۱۹۳۳ء میں علی گڑھ سے بی ٹی کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۳۱ء سے ۱۹۳۸ء تک جامعہ ملیہ کالج دہلی میں اُستاد رہے۔ ۱۹۳۸ء میں آپ محمود آباد آگئے اور راجہ صاحب محمود آباد کے اتالیق رہے۔ ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۱ء تک شیعہ ڈگری کالج لکھنؤ کے پرنسپل رہے۔ یکم اکتوبر ۱۹۵۱ء کو پاکستان آگئے علامہ مرحوم ان دو افراد میں سے ایک تھے جن کو قائدِ اعظم مرحوم نے ۱۹۴۵ء میں سرکریپس مشن کے سامنے پیش کیا تھا تاکہ اس مشن کو تخلیقِ پاکستان کے بارے میں اسلامی نظریہ بتلا سکیں۔ علامہ مرحوم مسلم لیگ کے سرگرم رکن تھے۔[3]

پاکستان بننے کے بعد جب مہدوں کی بندر بانٹ شروع ہوئی تو آپ اس سے بالکل الگ تھلگ رہے اور ادارہ اسلامیات سے وابستہ ہو گئے جہاں سے ۱۹۷۰ء میں ریٹائرڈ ہوئے وہ شیعہ طلباء کو اپنی فکر

---

[1] ڈاکٹر سید لئیق حسن رضوی، تاریخ جارچہ، ص ۲۱۔

[2] روزنامہ جنگ، ۱۸ جولائی ۱۹۷۳ء۔

[3] ایضاً۔

دینے کے متمنی تھے اس نے "انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک ریسرچ" کے نام سے ایک ادارہ بنایا جو بفضلہ تعالیٰ ابھی تک قائم ہے۔ ۴ رجمادی الثانی ۱۳۹۳ھ/ ۱۶ر جولائی ۱۹۷۳ء کو آپ جاں بحق ہوئے اور اسی ریسرچ سنٹر کے احاطے میں دفنائے گئے۔

مولانا مرحوم ایک حق گو اور باعمل عالم تھے کلمۂ حق کہنے میں کسی لومۃ لائم کی پرواہ نہیں کرتے تھے "بڑے لوگوں سے انہیں کچھ نفرت سی تھی۔ دین کو دنیا پہ ہر حال میں مقدم رکھتے تھے۔

آپ نے مختلف مناظرے بھی کیئے جنمیں سے ۱۹۳۹ء کا لاہور کا وہ مناظرہ جو آریوں کے ساتھ کیا تھا، مشہور ہے جس میں آپ کو فتح عظیم حاصل ہوئی۔[1] آپ کی مندرجہ ذیل تالیفات ہیں:

۱۔ مقدمہ فلسفۂ آل محمدؐ۔ ۲۔ زوال رومۃ الکبریٰ کے حصۂ اسلام کا ترجمہ

۳۔ فلسفۂ آل محمدؐ (چھ حصے)۔ ۴۔ شہید نینوا۔

۵۔ علی کا طرز جہانبانی (انگریزی، اردو)۔ ۶۔ جدید ذاکری۔

۷۔ بصیرت افروز مجالس۔ ۸۔ عہدِ مامون و علی رضا (انگریزی، اردو)۔[2]

اس کے علاوہ بے شمار مضامین و مقالات۔

مولانا سیّد ابنِ حسن نجفی

ولدیت : جناب سیّد مہدی حسین

ولادت : ۱۹۲۸ء

سکونت : J/I-۱۳/۷ مسلم لیگ کوارٹرز ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸

مولانا سیّد ابن حسن نجفی ۱۹۲۸ء میں لکھنؤ کے ایک زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی اور بہت چھوٹی عمر میں عراق تشریف لے گئے جہاں آپ بارہ سال تک علوم محمدؐ و آلِ محمدؐ

---

[1] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۴۵۔

[2] روزنامہ جنگ ۱۸ر جولائی ۱۹۷۳ء۔

علیہم السلام حاصل کرتے رہے، نجف اشرف میں آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے:

۱۔ علامہ مرزا محمد حسین نائینی۔

۲۔ استاذ العلماء حضرت مولانا شیخ ضیاء الدین عراقی۔

۳۔ مولانا سید زین الحسن اصفہانی۔

۴۔ حضرت علامہ شیخ محمد حسین آل کاشف الغطاء رحمہم اللہ۔

نجفِ اشرف میں قیام کے دوران آپ نے عربی اور فارسی ادب میں خصوصی دسترس حاصل کی، وہاں سے ہندوستان واپس آئے، اور اردو اور انگریزی ادب میں ایک خاص مقام پیدا کیا۔ آپ حیدر آباد دکن میں محکمۂ تعلیم سے وابستہ ہوگئے۔ ۱۹۵۳ء میں پاکستان تشریف لائے اور لاہور کو اپنا پہلا مستقر ٹھہرایا۔ و ہفت روزہ "رضا کار" سے وابستہ ہوگئے۔ اس دوران آپ نے سینکڑوں مقالے تحریر فرمائے۔ کوئی پانچ سال تک لاہور رہے، پھر کراچی تشریف لے گئے۔ کچھ عرصہ یادگار مرتضوی انسٹی ٹیوٹ کراچی میں کام کیا اور حکومتِ پاکستان کے شعبۂ نشریات کے بیرونی شعبے میں کام کرتے رہے۔ کچھ عرصہ بعد آپ نے یہاں سے استعفاء دے دیا اور خراسان اسلامک سینٹر کے ڈائرکٹر مقرر ہوگئے۔

آپ نے بیس کے لگ بھگ تالیفات فرمائیں یا ترجمہ کیں۔ "اصل الشیعۃ و اصولہا" کا ترجمہ کیا جس کے متعدد ایڈیشن ہند و پاک میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان کے علاوہ اصولِ تفسیر، اصولِ حدیث اور اصولِ فقہ پر بھی آپ نے کتابیں لکھی ہیں۔ آپ کی کئی کتابوں کے ترجمے انگریزی زبان میں بھی شائع ہو چکے ہیں۔[۱]

آج کل آپ کراچی یونیورسٹی میں استاذ ہیں، انگلستان، چین، امریکہ اور کینیڈا کے تبلیغی دورے فرما چکے ہیں۔

۱۹۸۰ء میں حکومتِ پاکستان سے تعلیمی، تحقیقی اور مذہبی خدمات کے پیشِ نظر "ستارۂ امتیاز" حاصل کر چکے ہیں۔

---

[۱] انٹرویو مولانا مدظلہ، از سید محمد ثقلین کاظمی، بمقام کراچی۔

ابوالفتح مسیح الدین گیلانی

ولدیت : عبدالرزاق لاہیجانی (م ۹۷۵ھ)

ولادت : ۹۵۵ھ/۱۵۴۸ء

وفات : ۹۹۷ھ/۱۵۸۹ء

مدفن : حسن ابدال ضلع اٹک

مسیح الدین نام ابوالفتح کنیت لاہیجان علاقہ گیلان کے رہنے والے تھے[۱] آپ کے والد جناب عبدالرزاق جو کتاب مصباح الشریعت کے مصنف تھے کا انتقال ۹۷۵ھ میں ہوا تھا۔ حکیم ابوالفتح تمام علوم وفنون سیکھ کر ۹۸۳ھ میں وارد ہند ہوئے تھے[۲] اپنی قابلیت کی وجہ سے اکبر کے مقربین میں شامل تھے اس لئے طبقۂ امراء ان سے حسد کرتا تھا[۳] یہاں تک کہ یہ الزام بھی لگا دیا گیا کہ اکبر کو بے دین بنانے میں ابوالفتح کا ہاتھ بھی تھا حالانکہ یہ یکسر غلط ہے[۴]

حکیم ابوالفتح شاعر بھی تھے یہ شعر ان کی طرف منسوب ہے :

سنگ میزان پشیمانی اگر نیست سبک
جرم ہر چند گرانست خدا می بخشد[۵]

لیکن ڈاکٹر محمد بشیر حسین نے ابوالفتح کی طرف اس شعر کی نسبت کو غلط قرار دیا ہے[۶]۔

آپکا ۹۹۷ھ میں انتقال ہوا حسن ابدال ضلع اٹک میں دفنائے گئے اسی سال علامہ امیر عضدالدولہ

۱۔ سید علی کوثر چاندپوری، اطبائے عہدِ مغلیہ۔

۲۔ مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۵۸۔

۳۔ سلطان الطاف علی، بیست و پنج قرن روابط فرہنگی پاکستان و ایران، ص ۱۲۲۔

۴۔ سید علی کوثر چاندپوری، اطبائے عہدِ مغلیہ۔

۵۔ شیخ احمد علی سندیلوی، تذکرہ مخزن الغرائب، ص ۱۴۱۔

۶۔ ڈاکٹر محمد بشیر حسین، مقدمہ رقعات ابوالفتح گیلانی، ص ۱۸۔

شیرازی بھی وفات پا گئے تھے تو کسی نے یہ قطعہ کہا:

امسال دو علامہ ز عالم رفتند
رفتند مؤخر و مقدم رفتند
تا ہر دو موافقت نکردند بہم
تاریخ نشد کہ ہر دو باہم رفتند[1]

اکبر کو آپ کے انتقال کا بہت افسوس ہوا۔ چنانچہ کشمیر سے کابل جاتے ہوئے حسن ابدال پہنچا اور فاتحہ خوانی کی اور کہا:

"آں گاہ یاد دانائی روزگار حکیم ابو الفتح و جالینوس زمان حکیم مصری فرمودہ بر فوت آندو حکیم نا سفہا کردند"[2]

حکیم ابو الفتح گیلانی کے قاضی نور اللہ شوستری سے خصوصی تعلقات تھے۔[3]

آپ کے تین بیٹے تھے جن میں سے ایک کا نام فتح اللہ تھا آپ کو جہانگیر بادشاہ کے حکم سے گدھے پر سوار کر کے اندھا کر دیا گیا تھا۔[4]

ابو الفتح گیلانی کئی کتابوں کے مصنف تھے جن میں سے بعض حسب ذیل ہیں[5]:

۱۔ فتاحی شرح قانونچہ، ساڑھے چار سو صفحات۔

۲۔ قیاسیہ شرح اخلاق ناصری از قرآن و حدیث چودہ سو صفحات۔

۱؎ مولانا محمد حسین، تذکرہ بے بہا، ص ۲۰۷۔

۲؎ اکبر نامہ، ج ۳، ص ۸۴۰۔

۳؎ ابو الفتح گیلانی، رقعات گیلانی، ص ۱۱۵۔

۴؎ مولانا محمد حسین، تذکرہ بے بہا، ص ۳۰۸۔ سید علی کوثر چاند پوری، اطبائے عہدِ مغلیہ۔

۵؎ مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۶۰۔

۱۳۔ چار باغ، خطوط کا مجموعہ۔

۱۴۔ مظہر الاسرار، مثنوی۔

حسب ذیل اشعار آپ ہی کے ہیں:

خشم کہن باز سوئے اہلِ وفا میبائی
لے مہ اوج ملاحت زکجا میبائی
بینمت گرم ترازآہ روان تر از اشک
ظاہرا از دل و از دیدہ ما میبائی[1]

مولانا شیخ ابوجعفر محمد ہاشم

ولدیت: شیخ غلام قاسم

ولادت: ۱۹۴۵ء

سکونت: قم

فاضل عربی

مولانا شیخ محمد ہاشم ۱۹۴۵ء میں جاڑا ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کے ایک مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے، قرآنِ پاک اور ابتدائی دینی تعلیم جناب مولانا غلام محمد اور ماسٹر یار محمد سے حاصل کی اس کے بعد جامعہ علمیہ باب النجف جاڑا میں داخل ہو گئے، درسِ نظامی کی تکمیل اسی مدرسہ سے کی یہاں آپ کے اساتذہ حضرت مولانا حسین بخش فاضلِ عراق مدظلہ اور حضرت مولانا غلام حسن فاضلِ عراق مدظلہ مدرسِ اعلیٰ باب النجف جاڑا تھے۔ ۱۹۶۵ء میں لاہور بورڈ سے فاضلِ عربی کا امتحان پاس کیا۔

فاضل عربی کا امتحان پاس کرنے کے بعد جامع مسجد نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ تشریف لے گئے اور وہاں آپ کا قیام پونے دو سال رہا، جولائی ۱۹۶۷ء سے ۱۹۷۷ء تک جامع مسجد شیعہ ڈھڈیال تحصیل چکوال ضلع جہلم میں رہے۔ جنوری ۱۹۷۷ء سے مئی ۱۹۷۸ء تک دارالعلوم جعفریہ خوشاب میں مدرس رہے۔

---

[1] مولانا محمد قدرت اللہ گوپاموی، نتائج الافکار، ص ۴۲-۴۳۔

سنی ۱۹۷۸ء سے کلیۃ النجف نارنگ سیداں تحصیل چکوال ضلع جہلم میں بطور مدرس اعلیٰ فرائض انجام دینا شروع کئے اور آج کل مزید تعلیم کے لئے قم تشریف لے گئے ہیں[1]۔

راقم کی مولانا سے ملاقات رہتی ہے، دینی جذبہ سے سرشار ہیں، خداوند عالم مزید توفیق عنایت فرمائے۔

مولانا سید ابوالقاسم الحائری مرحوم

ولدیت : سید حسین مرحوم

ولادت : ۱۲۴۹ھ

وفات : ۱۴ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ

مدفن : کربلا گامے شاہ، لاہور

مولانا سید ابوالقاسم الحائری کے جد امجد سید حسین القمی، قم سے کشمیر تشریف لائے تھے آپ کی چوتھی پشت میں سید حسین ایک قابل تاجر تھے۔ مولانا سید ابوالقاسم الحائری ۱۲۴۹ھ میں فرخ آباد میں پیدا ہوئے۔ والد کی خواہش تھی کہ تجارت کی طرف متوجہ ہوں مگر وہ علوم دین کی طرف راغب ہو گئے[2]۔ لکھنؤ میں جناب سلطان العلماء اور سید العلماء کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا اور مقدمات فقہ، عقاید و اصول فقہ و تفسیر اور حدیث کی سند فراغت یہیں سے حاصل کی، کچھ عرصہ لاہور قیام رہا جب جناب نوازش علی خان اور نواب ناصر علی خان نے حج کا ارادہ کیا تو آپ کو ہمراہ لیا۔ بعد ادائے حج برائے زیارات عتبات عراق تشریف لائے۔ حضرت شیخ مرتضیٰ انصاری اور علامہ اردکانی مرحوم سے کافی استفادہ کیا اور فاضل ہندی کا خطاب ملا اور اجتہاد کے اجازت نامے بھی ملے۔ علمائے شیراز، قم، کرمان، اصفہان اور مشہد سے فیض اٹھاتے ہوئے واپس لاہور تشریف لائے اور ایک مدرسہ جاری فرمایا جس کے جملہ مصارف نواب صاحب مرحوم برداشت کیا کرتے تھے۔ آپ کی تحریک سے نواب صاحب نے پشاور اور لاہور میں شیعوں کے لئے مساجد بنوائیں[3]۔

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ۔

[2] محمد الدین فوق، "مشاہیر کشمیر"، ص ۱۰۸۔

[3] مولانا سید محمد حسین نوگانوی "تذکرہ بے بہا فی تاریخ العلماء"، ص ۳۹۔

آپ کی مجالس میں سُنّی، اہلِ حدیث، نئے تعلیم یافتہ، آریہ اور عیسائی سبھی شریک ہوتے تھے۔

آپ نے اپنے وفات کی پیش گوئی ایک ہفتہ قبل کر دی تھی۔ عالمِ احتضار سے پہلے اپنے فرزند علّامہ سیّد علی حائری کو بلا کر حسب ذیل وصیتیں کیں:

۱۔ اے فرزند! مرا بر حق سے بخیر عواقب امور کے لئے ہمیشہ دعا کرنی چاہیئے۔

۲۔ زہد و تقویٰ من اللہ رکھنا چاہیئے۔

۳۔ ہمیشہ تزکیۂ نفس، تصفیۂ قلب بہ پابندی اکلِ حرام سے اجتناب لازم ہے۔

۴۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا چاہیئے۔

۵۔ میری میّت پر جہال عوام الناس کی طرح گریہ و زاری نہ ہونی چاہیئے بلکہ تسبیح و تہلیل و تحمید ربّ المجید اور صلوٰۃ سے کام لیں۔

۶۔ کتب خانہ ضائع نہ ہونے پائے۔

۷۔ بارہ مجلدات تفسیر سے جو چھ غیر مطبوعہ ہیں ان کے انطباع کی کوشش کی جائے اور اپنی باقی عمر کو اس تفسیر کی ۱۸ جلدوں کے مرتب کرنے میں صرف کر دو۔

آپ کا انتقال ۱۴ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ کو ہوا، علّامہ سیّد علی حائری نے نمازِ جنازہ پڑھائی آپ کے لئے جابجا مجالس فاتحہ خوانی ہوئیں۔ شعراء نے مراثی و تاریخیں نظم فرمائیں، سیّد موسیٰ شاہ کلیم لاہوری کا مادۂ تاریخ یہ ہے۔ ع:

عازمِ خُلد شد فقیہ جلیل[2]

آپ کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ عربی، فارسی، اُردو تصانیف کی تعداد ۶۲ بتائی جاتی ہے جن میں سے بعض حسب ذیل ہیں[3]:

---

[1] محمد الدین فوق، مشاہیر کشمیر، ص ۱۰۸۔

[2] مولانا سیّد محمد حسین نوگانوی، تذکرۂ بے بہا فی تاریخ العلماء، ص ۴۰۔

[3] محمد الدین فوق، مشاہیر کشمیر، ص ۱۰۸۔

۱۔ تفسیر لوامع التنزیل (۱۲ مجلدات)۔
۲۔ البشریٰ شرح مودۃ القربیٰ، دو مجلدات
۳۔ معارف ملّۃ ناجیہ۔
۴۔ ناصر العترۃ الطاہرۃ۔
۵۔ برہان المتعہ۔
۶۔ حقائق لدتی شرح خصائص امام نسائی۔
۷۔ نجح العروض (عربی)۔
۸۔ شق القمر (عربی)۔
۹۔ سیادۃ السادہ در انساب۔
۱۰۔ تجرید المعبود۔
۱۱۔ ابطال تناسخ۔
۱۲۔ جواب لاجواب در اثبات عزاداری۔
۱۳۔ خیر خیرپوری (مناظرہ)۔
۱۴۔ رسالہ نفی الجبر۔
۱۵۔ نفی رؤیۃ اللہ۔
۱۶۔ اجوبہ زاہرہ (مناظرہ)۔
۱۷۔ جواب باصواب در طعام اہلِ کتاب۔
۱۸۔ جواب العین در وجہ کسوفین۔
۱۹۔ ارکانِ خمسہ در فقہ (اردو)۔
۲۰۔ ہدایۃ القالیہ در جواب غالیہ۔
۲۱۔ برہان البیان در آیۃ استخلاف۔
۲۲۔ انوارِ خمسہ در فقہ (اردو)۔
۲۳۔ ہدایۃ الاطفال در عقاید۔
۲۴۔ تکلیف المکلفین حصّہ اول در عقائد۔
۲۵۔ تکلیف المکلفین حصہ دوم در فروعِ دین۔
۲۶۔ ارض العتاق در اباحتِ زمینِ کربلا۔
۲۷۔ حکمۃ الایلام در اثبات ابتلاء۔
۲۸۔ رسالہ ابراز و اعجاز علی بوقتِ خلافت۔
۲۹۔ رسالہ تعدیہ لابد وجہ سجدہ کردن بطرف کعبہ۔
۳۰۔ رسالہ غروب الشمس۔

مندرجہ ذیل کتب ابھی طبع نہیں ہوئیں:[1]

۱۔ خلاصۃ الاصول در اصولِ فقہ (عربی)
۲۔ تذکرہ ملائے اعلیٰ
۳۔ براہین اللغہ (عربی)
۴۔ زبدۃ العقائد۔
۵۔ تعلیقہ بر شرحِ شیخ مقداد بر فصولِ طوسی۔
۶۔ تعلیقہ بر شرح تجرید علامہ۔

---

[1] مولانا سید محمد حسین نوگانوی، تذکرۂ بے بہا فی تاریخ العلماء، ص ۹۴۔

۷۔ تعلیقہ بر تہذیب الاصول علامہ۔ ۸۔ صیانۃ الانسان۔
۹۔ اجوبہ اسولہ نصاریٰ۔ ۱۰۔ تعلیقہ بر شرح باب حادی عشر (عربی)۔
۱۱۔ رسالہ خمس سادات۔ ۱۲۔ رسالہ نوروز۔
۱۳۔ رسالہ تخریج الآیات۔ ۱۴۔ رسالہ در مصاہرہ صحابہ۔
۱۵۔ تعلیقہ بر شرح میر عبدالوہاب (عربی)۔ ۱۶۔ شرح تبصرہ علامہ (عربی)۔
۱۷۔ جنۃ الواقیہ عقائد۔
۱۸۔ تعلیقہ بر شرح مبادی الاصول علامہ ۱۹۔ جنۃ الواقیہ جلد دوم در فروع دین۔
۲۰۔ الحقائق المرضیہ۔ ۲۱۔ برہان البیان۔
۲۲۔ عصمۃ الانبیاء۔ ۲۳۔ زبدۃ المعارف۔
۲۴۔ برہان شق القمر[ل]

حقیقت الامر یہ ہے کہ مولانا سید ابوالقاسم الحائری اور ان کے صاحبزادے حضرت العلامہ سید علی الحائری اعلی اللہ مقامھما نے پنجاب و سندھ میں مذہب حقّہ کی خوب خدمت کی ہے، مولائے کریم اعلیٰ علیین میں جگہ عنایت فرمائے۔ ضروری ہے کہ ان کی وہ کتب جو ابھی تک زیورِ اشاعت سے آراستہ نہیں ہو سکیں انہیں جلد از جلد چھپوا کر محفوظ کر لیا جائے۔

مولانا احمد فاروقی ٹھٹھوی

ولدیت : نصر اللہ فاروقی
ولادت : قبل ۹۴۰ھ/۱۵۳۳ء
وفات : ۲۵ فروری ۹۹۶ھ/۱۵۸۷ء
مدفن : قبرستان ملا جبیب اللہ، لاہور۔

مولانا احمد فاروقی ۹۴۰ھ سے قبل ٹھٹھہ سندھ کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد جناب

ل آغا بزرگ طہرانی، طبقات اعلام الشیعہ نقباء البشر، جلد ۱، ص ۶۷۔

نصراللہ فاروقی ٹھٹھہ کے قاضی تھے، مسلکاً حنفی تھے مولانا احمد نے تمامتر تعلیم اپنے شہر کے اساتذہ سے حاصل کی۔ ابوالفضل اور فیضی آپ کے ہم سبق تھے۔ آپ کچھ عرصے تک ٹھٹھہ کے قاضی بھی رہے۔[1]

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ مولانا احمد ٹھٹھوی حنفی تھے ابھی آپ کی عمر کی ابتدائی منازل طے کر رہے تھے کہ آپ کے ہمسائے میں صالح نامی ایک عراقی سیاح آئے ان سیاح نے مولانا احمدؒ کو شیعت کی دعوت دی انجام کار مولانا مرحوم شیعہ ہو گئے،[2] بعض کتابوں میں درج ہے کہ مولانا احمدؒ کے شیعہ ہونے کی ایک وجہ وہ خواب بھی تھا جس میں حضرت علی علیہ السلام نے آپ کو آیۂ قرآنی " انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین آمنوا " کی طرف توجہ دلائی تھی۔[3]

شیعہ ہونے کے بعد آپ مشہد مقدس تشریف لے گئے اور وہاں سے شیراز اور یزد کے علماء سے بھی ملاقات کی اسی دوران آپ نے مولانا افضل قاینیؒ حکیم مرزا جانؒ اور کمال الدین حسین طبیب (م ۹۴۷ھ) سے تفسیر، حدیث، فقہ، فلسفہ و ہیئت طب وغیرہ کا درس لیا۔[4]

اس کے بعد آپ شاہ طہماسپ صفوی کے پاس تشریف لے گئے کچھ عرصے کے بعد حج و زیارات کے لئے حجاز و عراق گئے واپسی پر ہندوستان آئے اور گولکنڈا اور پھر بیجا پور میں علی عادل شاہ (م ۹۸۸ھ) کے دربار سے وابستہ ہو گئے یہاں آپ کی ملاقات حکیم فتح اللہ شاہ شیرازی (م ۹۹۷ھ) امیر نظام الدین جیسے اکابر علماء سے ہوئی ـــــ دکن میں آپ کو ارسطوئے زمان کا خطاب ملا۔ ۹۹۰ھ میں آپ فتح پور سیکری پہنچے۔ فتح پور میں ایک بورڈ تاریخ و تحقیق ادیان کے لئے کام کر رہا تھا مولانا احمد بھی اس کے ایک رکن نامزد ہوئے۔ چنانچہ مولانا نے تاریخ کی ایک کتاب لکھی جو " تاریخ الفی "

---

[1] تحفۃ الکرام، ص ۱۷۵۔
[2] مولانا محمد حسین، تذکرہ بے بہا، ص ۲۔
[3] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۶۸۔
[4] حکیم سید کوثر علی چاند پوری اطبائے عہدِ مغلیہ۔

کے نام سے مشہور ہے[1]

مولانا بے باک قسم کے شیعہ عالم تھے۔ مصلحت پسند نہ تھے۔ قتل عثمان کے بارے میں انہوں نے وہی رویہ اختیار کیا جو حقائق پر مبنی تھا۔ درباری قسم کے لوگ آپ کے مخالف ہو گئے۔ ایک رات ایک متعصب سنّی مرزا فولاد برلاس آپ کے گھر آیا اور کہا کہ اکبر نے آپ کو یاد کیا ہے۔ وہ گھر سے نکل کر ساتھ ہو لئے۔[2] اس نے راستے میں آپ کو خنجر مارا مولانا کا اس خنجر سے ہاتھ کٹ گیا اور زمین پر گر گیا۔ مرزا فولاد برلاس سمجھا کہ سر کٹ کر گر پڑا ہے۔ اس لئے جنگل کی طرف بھاگ گیا مولانا احمدؒ اپنا کٹا ہوا ہاتھ اٹھا کر حکیم حسن کے مکان پر پہنچے جو قریب ہی تھا[3] لیکن ضرب کاری تھی آپ اسی صدمے سے ۲۵ صفر المظفر ۹۹۶ھ کو واصل بحق ہوئے آپ کو ملّا حبیب اللہ کے قبرستان لاہور میں دفن کر دیا گیا۔ لیکن ان کے مخالفین نے لاش کو قبر سے نکال کر نذر آتش کر دیا اور خاک کو راوی میں بہا دیا۔[4]

"لیکن خون پھر خون ہے ٹپکے گا تو جم جائے گا" اور

لاکھ بیٹھے کوئی چھپ چھپ کے کمین گاہوں میں ۔۔۔ خون دے دیتا ہے جلادوں کے مسکن کا سراغ

سازشیں لاکھ اڑھاتی رہیں ظلمت کی نقاب ۔۔۔ لے کے ہر بوند نکلتی ہے ہتھیلی پہ چراغ

قاتل مرزا فولاد برلاس پکڑا گیا گو اس نے قتل سے انکار کیا مگر اس کے لباس پر خون کے نشانات موجود تھے اُسے چھڑانے کی بڑی کوشش کی گئی مگر کوئی سفارش کام نہ آئی اور وہ جہاں کا مستحق تھا وہاں پہنچ گیا۔[5]

---

[1] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۶۹۔

[2] مولانا محمد حسین آزادؔ دربار اکبری، ص ۹۴۹۔

[3] مولانا محمد حسینؒ، تذکرۂ بے بہا، ص ۱۔

[4] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۶۹۔

[5] مولانا محمد حسینؒ، تذکرہ بے بہا، ص ۱۔

تصانیف : آپ نے حسبِ ذیل کتابیں تصنیف کیں :

۱۔ تاریخ الفی ۔

۲۔ خلاصۃ الحیواۃ فی احوال الحکماء نامکمّل ۔

۳۔ ترجمہ معجم البلدان نامکمّل ۔

۴۔ رسالۂ اخلاق ۔

۵۔ تریاقِ فاروقی (طب) ۔

۶۔ رسالہ اسرارِ حروف ۔

مولانا حکیم سیّد احمد شاہ کاظمی مرحوم

ولدیت : جناب سیّد گلاب شاہ مرحوم

ولادت : جون ۱۸۷۴ء

وفات : ۱۹ جنوری ۱۹۵۱ء ، مدفن : راولپنڈی

مولانا حکیم سیّد احمد شاہ کاظمی جون ۱۸۷۴ء کو بربان ضلع اٹک کے ایک سُنّی گھرانے میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے علاقے میں حاصل کی اس کے بعد دیوبند تشریف لے گئے ، دیوبند میں تعلیم کے دوران آپ نے اپنے اساتذہ سے بعض مسائل پوچھے جن کے وہ کوئی تسلّی بخش جواب نہ دے سکے ، آپ واپس راولپنڈی تشریف لے آئے ، کچھ عرصہ کے بعد آپ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ تشریف لے گئے اور یوں آپ کے گھرانے میں شیعیّت آئی ، مدرسۃ الواعظین لکھنؤ سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد وطن مراجعت فرمائی ، آپ کے اساتذہ میں حضرت نجم الملّت مولانا سیّد نجم الحسن اعلی اللہ مقامہٗ قابلِ ذکر ہیں

تألیفات : آپ نے ۱۶ کتابیں لکھی ہیں جو تقریباً تمام تر مناظرہ سے متعلق ہیں ان میں سے بعض حسبِ ذیل ہیں :

۱۔ شواھد الصادقین ۔

۲۔ فضیلۃ السّادات ۔

۳۔ تطہیر الجنات ۔

۴. مناقب فی خیر و اعتراض الطاہرۃ وغیرہ وغیرہ۔

آپ کا ایک اعلیٰ درجے کا کتب خانہ تھا اور ہے لیکن چونکہ علمی میدان میں ان کا کوئی وارث نہیں اس لئے کتابیں ضائع ہو رہی ہیں۔ بہتر ہے کہ مرحوم کا کتب خانہ کسی شیعہ دینی مدرسہ کو دے دیا جائے تاکہ کتابیں ضائع ہونے سے بچ جائیں۔

مولانا مرحوم کو شیعیت پھیلانے کا بہت شوق تھا اس سلسلے میں آپ نے سینکڑوں تقاریر اور مناظرے کئے حقیقت یہ ہے کہ راولپنڈی اور ضلع ہزارہ میں شیعیت کو پھیلانے میں آپ کا بڑا ہاتھ ہے۔

آپ کا سب سے مشہور مناظرہ "مناظرۂ مبکریاں ضلع ہوشیارپور (بھارت) کا ہے۔ آپ کا یہ مناظرہ اس وقت کے جماعت اہل حدیث کے سربراہ مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم سے ہوا۔ مولانا کو اس مناظرہ میں کامیابی ہوئی اور سینکڑوں افراد نے مذہب شیعہ قبول کیا اور یوں اشاعت مذہب کا نیا باب کھل گیا۔

آپ نے مدرسہ جید اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ میں بطور مناظر کے شرکت کی یہ مناظرہ شیعوں اور مرزائیوں کے درمیان ہوا تھا، مرزائیوں کی طرف سے سید محمد سرور شاہ مناظر تھے۔[1]

مرحوم حکمت بھی کرتے تھے اور بتایا جاتا ہے کہ تپ دق کے سلسلے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو خصوصی علم عنایت فرمایا تھا پرانے سے پرانا مریض بھی شفایاب ہو جاتا تھا۔

آپ راولپنڈی، اٹک، چکوال، جہلم، گجرات اور آزاد کشمیر میں مجالس پڑھتے رہتے تھے۔

مولانا مرحوم جنوری ۱۹۵۱ء میں واصل بحق ہوئے۔[2]

راقم الحروف کے دادا مولانا سید دلدار حسین نقوی اعلی اللہ مقامہٗ سے آپ کے خصوصی تعلقات تھے، کبھی کبھی حضرت علامہ مرحوم غریب خانے پر تشریف لایا کرتے تھے۔ دادا مرحوم حضرت علامہ کا خصوصی الفاظ میں ذکر فرمایا کرتے تھے۔ اللہ غریق رحمت کرے اور درجات میں اضافہ۔

---

[1] مکتوب سید ناظر حسین بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

[2] دوست محمد شاہد: تاریخ احمدیت، ج ۴، ص ۱۳۵۔

مولانا سیّد احمد موسوی فاضل نجف

ولدیت : سید محمدؒ

ولادت : ۱۹۱۵ء

سکونت : گوہری بلتستان

مولانا سید احمد موسوی ۱۹۱۵ء میں گوہری بلتستان میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی ۱۹۴۷ء میں نجفِ اشرف تشریف لے گئے جہاں آٹھ سال تک رہے۔ فقہ، اصولِ فقہ اور علمِ نحو میں مہارت حاصل کی وطن واپسی پر اپنے گھر پر ہی درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔

آپ بہترین خطیب ہیں انجمن امورِ شرعیہ کے صدر رہ چکے ہیں۔

آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا سیّد علی موسوی جید عالم ہیں۔ ۱۹۴۰ء میں بلتستان میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ ۱۹۶۲ء میں مدرسۂ مشارع العلوم حیدر آباد میں داخل ہو گئے۔ ۱۹۶۳ء میں نجفِ اشرف تشریف لے گئے۔ ۱۹۷۲ء میں وطن واپس تشریف لائے اور آج کل جامعہ محمّدیہ مہدی آباد بلتستان کے مدرسِ اعلیٰ ہیں۔

مولانا سیّد احمد موسوی مدظلہ کے چھوٹے بھائی مولانا سیّد محسن موسوی ہیں آپ ۱۹۳۸ء میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم حضرت مولانا احمد موسوی مدظلہ سے حاصل کی۔ ۱۹۵۲ء میں عازمِ نجفِ اشرف ہوئے۔ ۱۹۶۲ء میں واپس تشریف لائے آپ بہترین خطیب تھے شرعی اُمور میں کسی لومۃ لائم کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ ۱۹۷۷ء میں آپ کو شہید کر دیا گیا۔[1]

مولانا احمد حسن کاظمی

ولدیت : مولانا صفدر حسین

ولادت : ۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء

وفات : ۱۵ را کتوبر ۱۹۶۴ء - مدفن : کراچی

مولانا مرزا احمد حسن ۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء میں لکھنؤ کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے آپ لکھنؤ میں

---

[1] مکتوب سیّد امجد علی موسوی

محلہ کاظمین میں رہتے تھے اس لئے کاظمینی کہلائے مدرسۃ الواعظین سے صدر الافاضل کی سند حاصل کی اس کے علاوہ انگریزی کے امتحانات بھی پاس کئے

آپنے کمپالا، یوگنڈا اور مشرقی افریقہ میں کوئی دس سال تک تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دیا۔ ۱۹۶۲ء میں کراچی آگئے اور مدرسۃ الواعظین کراچی کے صدر مدرس مقرر ہوئے ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۴ء کو انتقال فرمایا۔

آپ کو عربی نظم و نثر پر قدرت تھی قصائد و مراثی لکھتے تھے "الادیب" کے نام سے ایک عربی ماہنامہ بھی جاری کیا تھا۔ اردو میں ایک کتاب "سوانح حیات ناصر الملت" تحریر کی تھی[1]۔

ولدیت : غلام علی خان

ولادت : دسمبر ۱۹۳۱ء

مولانا احمد حسین نوری

سکونت : ۱۳۳۵/سی، جی سکس ون تھری، اسلام آباد

آپ دسمبر ۱۹۳۱ء میں بمقام ڈیرہ غازی خان ایک بلوچ گھرانے میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم ڈیرہ غازی خان میں حاصل کی اس کے بعد جامعہ امامیہ لاہور میں داخلہ لیا، فقہ اور اصول فقہ کا درس "جامع المنتظر" لاہور سے حاصل کیا، اس کے بعد استاذ العلماء حضرت مولانا سید گلاب علی شاہ کے مدرسے مخزن العلوم الجعفریہ شیعہ میانی ملتان تشریف لے گئے اور یہیں سے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا، کچھ عرصہ اسی مدرسہ میں مدرس رہے۔ ایک برس اوکاڑہ میں امام جمعہ و جماعت رہے۔ بعدازاں "جامعۃ الثقلین" راولپنڈی میں بطور صدر مدرس تشریف لے آئے۔ راقم آثم کو آپ سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ کافیہ اور شرح جامی کے ایک آدھ ورق کا درس حاصل کیا ہے۔ پھر آپ مزید تعلیم کے لئے قم تشریف لے گئے اور چار سال تک وہاں علم و عرفان کی منزلیں طے کرتے رہے۔ آپ نے عربی زبان میں اصول فقہ پر دو جلدوں پر مشتمل ایک کتاب تحریر کی ہے بنام "عماد الاصول" جو ابھی طبع نہیں ہو سکی۔

پاکستانی مدارس میں آپ کے اساتذہ حسب ذیل ہیں :

۱۔ استاذ الاساتذہ حضرت مولانا علامہ سید گلاب علی شاہ مدظلہ العالی۔

---

[1] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۸۷، طبع کراچی۔

۲۔ استاذ الکل حضرت مولانا علّامہ شیخ اختر عبّاس دامت برکاتہم العالیہ۔

۳۔ فلسفیٔ دوران علّامہ سیّد قمر الزمان اعلی اللہ مقامہٗ۔

۴۔ حضرت مولانا عبد الغفور دام ظلّہٗ۔

قم میں آپ کے اساتذہ مندرجہ ذیل تھے:

۱۔ آیۃ اللہ سیّد محمد شیرازی مدظلّہ العالی۔

۲۔ آیۃ اللہ سیّد محمّد رضا گلپائیگانی مدظلّہ العالی۔

۳۔ آیۃ اللہ سیّد شہاب الدین مرعشی نجفی مدظلّہ العالی

آپ ملک کے مختلف مقامات پر مجالس عزا سے خطاب فرماتے رہے ہیں۔ بہت کم احباب کو یہ معلوم ہوگا کہ آپ شاعر بھی ہیں چنانچہ تاجران خونِ حسینؑ کے متعلق فرماتے ہیں:

خدایا! بچا ان خطیبوں سے تُو — جو ملّت کا پیتے ہیں ہر دم لہو
بدلتے ہیں قرآن اسلام کو — بافواھھم اللہ ھو اللہ ھو

ان سطور کے راقم نے استاذِ محترم کی عربی نظمیں بھی دیکھی ہیں۔

مولانا کا آج کل قیام اپنے ذاتی مکان اسلام آباد میں ہے جس میں ضرورت کی ہر چیز موجود ہے۔ آپ کے پاس کتابوں کا ایک اچھا خاصا ذخیرہ ہے۔

آپ کے داماد اور بھتیجے مولانا صفدر عبّاس طاہری آج کل قم میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ سُنا ہے سطحیات ختم کر چکے ہیں اور مزید حصولِ علم کے لئے قم میں قیام کا ارادہ رکھتے ہیں۔[1]

[1] مکتوب مولانا غلام حیدر۔

مولانا مرزا احمد علیؒ

ولدیت : منشی مرزا محمد مہدی

ولادت : مارچ ۱۸۸۴ء

وفات : ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ / ۱۱ رجون ۱۹۷۰ء مدفن لاہور

مولانا مرزا احمد علی مارچ ۱۸۸۴ء میں امرتسر میں پیدا ہوئے ابھی آپ میٹرک میں تھے کہ آپ کے والد کا انتقال ہوگیا مگر آپ نے تعلیم جاری رکھی۔ عربی اور فارسی کی تعلیم آپنے مولانا خلیفہ عبدالرحمن مدرس اعلیٰ مدرسہ تائیدالاسلام امرتسر، مولانا عبدالباقی، مولانا نجم الدین، مولانا فیض اللہ اور مولانا عبدالصمد سے حاصل کی۔ ان کے علاوہ شیعہ علماء میں سے مفسر قرآن حضرت مولانا ابو القاسم (م ۱۹۰۶ء) اور حضرت مولانا سید علی الحائری (م ۱۹۴۱ء) سے بھی تلمذ رہا۔ آپنے جماعت اہل حدیث کے امیر جناب مولانا ثناء اللہ امرتسری سے بھی عربی پڑھی اور مولانا امرتسری مرحوم کو انگریزی سکھائی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ نے ملازمت کر لی۔

مولانا مرحوم کو ہر وقت اگر کوئی فکر تھی تو وہ تبلیغ مذہب کی اس میں الحمد للہ وہ کامیاب ہوئے تقریری، تحریری، مناظرہ ہر لحاظ سے تبلیغ کی اور آنے والوں کے لئے ایک مثال قائم کر گئے آپ کی پچاس سے زیادہ تالیفات ہیں، مقالے اس پر مستزاد ہیں ان میں سے بعض کتابیں حسب ذیل ہیں:

۱۔ لوامع القرآن (ترجمہ و تفسیر قرآن)۔

۲۔ شیعہ پاکٹ بک (مناظرہ)۔

۳۔ سیرالاوّلین یعنی تاریخ امویین۔ یہ کتاب ادارۂ ثقافت اسلامیہ لاہور کی طرف سے شائع کردہ "تہذیب و تمدن اسلامی" از رشید اختر ندوی کے جواب میں ہے۔

۴۔ اثرالولاء بجواب اسرار روایات کربلا۔ خادم حسین مرزائی کے جواب میں ہے۔

۵۔ مراۃ القادیانیہ۔
۶۔ دلیل العرفان۔ } یہ دونوں کتابیں قادیانیت کے رد میں ہیں۔

۷۔ پرواز خیال — پرویزیوں کا رد۔

۸۔ لوح باب و بہا۔

۹۔ سلک الجواہر ـــــ آغا خانیوں کے لئے درس ہدایت۔

۱۰۔ فتح حیدری درمناظرۂ منٹگمری

۱۱۔ ظفر المبین درمناظرہ معین الدین

۱۲۔ فتح المبین بجواب ملّا کرم دین۔ یہ مناظرہ مولانا مرحوم اور مولوی کرم دین بھیں کے درمیان کندیاں ضلع میانوالی میں ہوا تھا جس میں آپ کو فتح مبین حاصل ہوئی۔ تعجب ہے کہ مولانا عبدالحکیم شرف قادری نے اپنی کتاب میں اسکے برعکس بات لکھ دی۔(ج)

۱۳۔ میزان المقال درمناظرۂ چکوال۔

۱۴۔ مفاتیح البرکات بجواب شوائط البرقات، آیات بینات، جو نواب محسن الملک نے شیعوں کے خلاف لکھی تھی اس کا ایک جواب "رمی الجمرات" بھی تھا مولانا سید قطب علی شاہ (م ۱۳۲۷ھ) بریلوی نے اس کا جواب "شوائط البرقات" نامی کتاب میں دیا، جس کا جواب مولانا مرزا احمد علی مرحوم نے مفاتیح البرکات میں دیا۔

۱۵۔ ماحیہ معاویہ۔

۱۶۔ الانصاف فی الاستخلاف مرزا غلام احمد قادیانی (م ۱۹۰۸ء) کے ایک مرید قاضی اکمل نے خلفائے ثلاثہ کے حق میں ایک رسالہ لکھا تھا بنام "استخلاف" "الانصاف" اس کا جواب ہے۔

آپ نے پاکستان میں قائم ہونے والے کئی مدارس کے ساتھ عملی تعاون کیا۔ ہفت روزہ اخبار شیعہ کی طرف بھی قوم کو آپ ہی نے متوجہ کیا۔ تمام عمر تبلیغ کرنے والا یہ مجاہد ۶ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ/ ۱۱ جون ۱۹۷۰ء کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جوار ائمہ علیہم السلام میں چلا گیا۔

آپ کی تاریخِ وفات ابوظفر نازش رضوی مرحوم کے اس مصرعے سے نکلتی ہے:

ج۔ عبدالحکیم شرف قادری، تذکرۂ اکابر اہلسنت، ص ۱۰۴۔

بولا ہاتف ـــــ دیکھ   وہ "ہے ساکن باغ ارم"

۱۹۷۰ء   ۱۳۹۰ھ

آپ ڈائری روزانہ لکھا کرتے تھے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ مرزائیوں نے مولانا مرحوم کو پانچ صد روپیہ ماہانہ کی پیشکش کی تھی تاکہ وہ قادیانی مبلغ بن سکیں مگر مولانا نے اسے پائے حقارت سے ٹھکرا دیا۔[۱]

مقام تعجب ہے کہ مولانا کے صاحبزادے جناب ڈاکٹر عسکری مدظلہ نے مولاناؒ کی سوانح میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایک مرتبہ مولانا مرحوم کا مناظرہ محمّد بن عبدالوہاب نجدی سے بھی ہوا[۲] حالانکہ محمّد ابن عبدالوہاب نجدی کی وفات ۱۷۹۲ء[۳] ہے جبکہ مولانا مرحوم کا سال پیدائش ۱۸۸۴ء ہے۔[۴]

ان سطور کے راقم کو مولانا مرحوم کے شاگردوں کا علم نہیں البتہ جناب مولانا سیّد غلام عباس نقوی آدم بھکر نے آپ سے علمی استفادہ کا ذکر کیا ہے۔[۵]

مولانا احمد علیؒ

ولادت : ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء

وفات : ۱۴۰۰ھ/۱۹۷۹ء

مولانا احمد علی ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء میں اسکردو بلتستان میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد نجف اشرف چلے گئے ایک عرصے تک وہاں پڑھتے رہے۔ ملتان آنے کے بعد کچھ عرصہ مدرسہ

---

۱ ڈاکٹر حسن عسکری، مرگ باشرف۔

۲ ڈاکٹر حسن عسکری، مرگ باشرف، ص ۴۷۔

۳ شیخ احمد عبدالغفور عطار، شیخ الاسلام محمّد بن عبدالوہاب نجدی، ص ۱۰۷۔

۴ ڈاکٹر حسن عسکری، مرگ باشرف، ص ۱۴۔

۵ ہم عصر ہمہ اثر، مولانا غلام عبّاس، ماہنامہ معارف اسلام، جون ۱۹۷۱ء، ص ۲۹۔

حیدریہ میں مدرس رہے۔ محرم ۱۴۰۰ھ/ ۱۲ دسمبر ۱۹۷۹ء میں انتقال فرمایا۔[۱]

مولانا شیخ احمد علی صادق

ولدیت : حاجی اکبر علی مرحوم

ولادت : ۱۹۳۱ء

سکونت : مسجد بلتستانیہ انگدپورہ۔ راولپنڈی

مولانا شیخ احمد علی صادق "چُندا" بلتستان میں ۱۹۳۱ء میں پیدا ہوئے۔ پرائمری تعلیم حاصل کرنے کے بعد دینی کتب کی طرف متوجہ ہوئے ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد اور اپنے چچا مولانا عبدالرحیم مرحوم سے حاصل کی۔ اس کے بعد حضرت مولانا شیخ محمد علی غزوی سے اخذِ فیض کیا۔ پھر نجف اشرف تشریف لے گئے "شرح لمعہ" جلدین وہاں ختم کیں اور "مکاسب" کی تعلیم شروع کی مگر بوجوہ چند در چند وطن مراجعت فرمانی پڑی اور ۱۹۶۸ء میں بلتستان واپس آ گئے اور یہاں کے سب سے بڑے عالم حضرت مولانا علامہ السید محسن الجلالی اعلی اللہ مقامہٗ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔

سند فراغت حاصل کرنے کے بعد راولپنڈی تشریف لے آئے اور مسجد بلتستانیہ انگدپورہ راولپنڈی کی خطابت و امامت سنبھالی اور بفضلہ تعالیٰ اب تک اسی عہدے پر فائز ہیں، وہیں مقامی طور پر درس و تدریس کا سلسلہ بھی قائم ہے۔[۲]

مولانا احمد علی وفاخانی[۳]

وفات : ۱۹۷۰ء

مولانا احمد علی سجادی وفاخانی ایم۔اے۔ایم۔او۔ایل۔بی۔ٹی عربی و فارسی کے لکچرر تھے علومِ دین کے فاضل اور قرآن مجید کے عاشق تھے آپ نے مدراس میں یتیم خانہ حسینی قائم کیا تھا۔

تصانیف : آپ نے قرآن مجید کی انگریزی میں تفسیر لکھی جو شائع ہو چکی ہے۔ اس کے

۱؎ مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۱۲۳۔

۲؎ مکتوب مولانا مدظلہٗ، بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

علاوہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی انگریزی میں سوانح لکھی بنام
KING OF MARTAYERS

آپ کا انتقال ۱۹۷۰ء میں ہوا۔[۱]

ولدیت : سیّد ابوالحسن مرحوم

ولادت : ۱۹۰۱ء

وفات : ۱۸ ستمبر ۱۹۷۱ء

مولانا حکیم سیّد اختر حسن مرحوم

مدفن : وادیٔ سلام، نجف اشرف

مولانا حکیم سیّد اختر حسن مرحوم ۱۹۰۱ء میں موضع شاہ جیر پور ضلع اعظم گڑھ (یوپی) میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم مدرسہ ایمانیہ بنارس میں حاصل کی اس کے بعد وثیقہ اسکول فیض آباد تشریف لے گئے جہاں سے درس نظامی کی تکمیل کی وہاں آپ کے اساتذہ میں حضرت مولانا شبیر حسنین اعلی اللہ مقامہ قابل ذکر ہیں۔ اس کے بعد آپ نے الہ آباد یونیورسٹی سے "ملا فاضل" کا امتحان نمایاں نمبروں سے پاس کیا۔ کچھ عرصے سرکاری اسکول میں ملازم رہے لیکن آپ کے والد مرحوم ملازمت کے حق میں نہ تھے اس لئے آپ طب کی تعلیم حاصل کرنے تکمیل الطب کالج لکھنؤ تشریف لے گئے جہاں سے سند حکمت حاصل کی، کچھ عرصے وطن میں حکمت کی بعد ازاں بمبئی تشریف لے گئے چند سال وہاں رہے پھر جونپور تشریف لے آئے۔ انقلاب ۱۹۴۷ء سے کچھ عرصہ قبل احمد پور سیال ضلع جھنگ تشریف لے آئے۔ یہاں کچھ عرصہ ایک اسکول میں عربی ٹیچر رہے پھر ملازمت ترک کر کے طبابت شروع کر دی اور ایک اچھے طبیب ہو کر ابھرے۔ آپ کو گردن توڑ بخار کے علاج میں خصوصی مہارت حاصل تھی۔

مولانا مرحوم ایک اچھے مقرر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک پختہ کار شاعر بھی تھے، صرف ائمہ اہل بیت علیہم السلام کی شان میں قصائد تحریر فرماتے تھے لیکن مولانا مرحوم کا کلام طبع نہیں ہو سکا۔

---

[۱] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۱۲۰۔

جامعۃ الغدیر احمد پور سیال کی بنیاد آپ ہی نے رکھی۔
مولانا سید نسیم عباس آپ کے صاحبزادے ہیں جو پاکستانی ماحول کے لحاظ سے ایک اچھے مقرر ہیں۔
آپ نے آخری عمر میں زیارات کیں اور وہاں سے واپسی پر انتقال فرمایا۔[1]

ولدیت : الحاج صفدر علی

ولادت : ۱۲ مارچ ۱۹۲۵ء

مولانا اختر حسین صدر الافاضل

سکونت : ہاشمی منزل، جھنگ شہر

مولانا اختر حسین ۱۲ مارچ ۱۹۲۵ء قصبہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ (یوپی) میں پیدا ہوئے آپ کے والد تجارت کرتے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم مدرسہ باب العلوم مبارکپور میں حاصل کی اس مدرسے کے بانی آپ کے والد مرحوم تھے۔ اس دورے میں آپ نے کافی حد تک تعلیم حاصل کی اور پھر ۱۹۳۶ء میں سلطان المدارس لکھنؤ میں داخلہ لیا، ۱۹۴۳ء میں صدر الافاضل کی اوّل درجے کی سند حاصل کی، دو سال کے بعد مدرسۃ الواعظین لکھنؤ میں داخلہ لیا، اس کا تین سالہ نصاب مکمل کرنے کے بعد ۱۹۴۸ء میں سندِ فراغت حاصل کی، آپ کے مشہور اساتذہ حسبِ ذیل تھے:

۱۔ سلطان الواعظین حضرت مولانا سید ابن حسن نونہروی۔
۲۔ جامع المعقول و المنقول مولانا عبدالحسین۔
۳۔ حضرت مولانا سید حسین
۴۔ عمدۃ الفقہاء مولانا سید محمدؒ۔
۵۔ حضرت مولانا سید عدیل اختر اعلی اللہ مقامہم۔

آپ مارچ ۱۹۴۹ء میں بغرضِ تبلیغ پاکستان تشریف لائے اور جھنگ میں سکونت اختیار کی، اس دوران آپ نے کافی تبلیغی دورے کئے اور یہ سلسلہ ۱۹۵۴ء تک جاری رہا اور پھر

---

[1] مکتوب مولانا سید ضمیر الحسن مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

زیارات مقامات مقدسہ کے لئے تشریف لے گئے۔ ۵۶-۱۹۵۵ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل اور منشی فاضل کا امتحان پاس کیا اور ایک اسکول میں مدرس ہو گئے اور یہ سلسلہ اب تک قائم ہے۔ اس کے علاوہ امام جمعہ وجماعت بھی ہیں۔

آپ کے علمی مضامین، قومی جرائد میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ میں آپ نے تعلیم کے دوران جمع بین الصلواتین کے موضوع پر تحقیقی کام کیا تھا جو ابھی مسودہ کی صورت میں ہے۔ آپ نے پاکستان کے مشہور مقامات پر مجالس عزا سے خطاب کیا ہے، آپ کے صرف ایک صاحبزادے ہاشم عباس ہیں جو ملازم ہیں۔[۱]

راقم کو مولانا سے نیاز حاصل ہے، آپ دینی نشر واشاعت کی خصوصی تڑپ رکھتے ہیں، خداوندعالم کامیابی عنایت فرمائے۔

مولانا شیخ اختر عباس
(فاضل نجف و قم)

ولدیت : صدیق خانؒ

ولادت : ۱۹۲۵ء

سکونت : معرفت جامع المنتظر، ایچ بلاک، ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

مولانا شیخ اختر عباس مدظلہ ۱۹۲۵ء میں بمقام منہان تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں پیدا ہوئے آپ کے والد اپنی تحقیق سے شیعہ ہوئے تھے۔ ۱۹۳۸ء میں مڈل کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۳۹ء میں مدرسہ باب العلوم ملتان میں داخل ہو گئے اور حضرت مولانا شیخ محمد یار (م ۱۹۷۴ء) اور حضرت مولانا سید زین العابدین (م ۱۳۸۴ھ) سے اخذ فیض کیا کچھ عرصے کے بعد چک نمبر ۳۸ خانیوال ضلع ملتان میں استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد باقر (م ۱۳۸۶) کی خدمت میں چلے گئے۔ ۱۹۴۰ء میں اہلسنت بریلوی مکتب فکر کے مدرسہ جامعہ فتحیہ اچھرہ لاہور چلے گئے اور مولانا مہر محمد اچھروی (م ۱۹۵۴ء) سے کچھ کتابیں پڑھیں۔ بعد ازاں نڑ بال کبیر والا ضلع ملتان میں جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا عبدالخالق کی

---

[۱] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

خدمت میں حاضر ہوئے اور جب مولانا عبدالخالق دیوبند جانے لگے تو آپ بھی دیوبند چلے گئے وہاں دیگر اساتذہ کے علاوہ حضرت مولانا اعزاز علی امروہی اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی (م ۱۹۷۴ء) سے اخذ فیض کیا۔ لیکن بیماری کی وجہ سے دورۂ حدیث میں شرکت نہ کر سکے۔ اور واپس وطن آ گئے طبیعت بحال ہونے پر استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد یار شاہ مدظلہ کی خدمت میں جلال پور ننگیانہ پہنچے۔ اور کچھ عرصے وہاں رہے ۱۹۴۵ء عین عید غدیر کے دن نجف اشرف تشریف لے گئے اور وہاں اصولِ فقہ کے درس لیئے۔ نجف اشرف میں آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے:

۱۔ حضرت مولانا شیخ مجتبیٰ لنکرانی۔

۲۔ حضرت علامہ ابو القاسم رشتی۔

۳۔ آیت اللہ سید ابو القاسم خوئی مدظلہ۔

۴۔ آیت اللہ مرزا محمد باقر زنجانی۔

سند فراغ حاصل کرنے کے بعد وہاں درس دینا شروع کر دیا۔ ۱۹۵۴ء میں آیت اللہ سید حسین بروجردی کے حکم سے محمد طفیل مرحوم کی طلب پر لاہور تشریف لائے دسن پورہ لاہور میں جامع المنتظر کی بنیاد رکھی۔ جہاں ۱۹۶۴ء تک بحیثیت مدرس علمی کام کرتے رہے۔ اس کے بعد آپ پھر نجف اشرف تشریف لے گئے اب آپ وہاں تین سال تک رہے اس کے بعد ایران چلے گئے۔ ۱۹۷۴ء میں وطن واپس تشریف لائے اور کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں جامعۃ الشیعہ کی بنیاد رکھی جہاں پر طلبہ علوم محمد و آل محمد علیہم السلام حاصل کر رہے ہیں۔ اس مرتبہ جب پاکستان تشریف لائے تو بعض نام نہاد شیعی علما بیرونی امداد سے شیعیت کو مکمل طور پر شیخیت میں تبدیل کرنے کی فکر میں تھے آپ نے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ہر ایک کو راہِ فرار اختیار کرنے پر مجبور کیا۔ ۱۹۷۷ء کی بھٹو کے خلاف تحریک میں آپ نے قومی اتحاد کا ساتھ دیا۔

حضرت مولانا شیخ اختر عباس مدظلہ کے اس ملک میں سینکڑوں شاگرد ہیں آپ نے کئی کتابوں کے ترجمے کئے ہیں جن میں سے کچھ کتابیں آپ اپنے مکتبہ مکتبۂ ناصر لاہور سے چھپواتے رہے ان میں سے بعض کتابیں یہ ہیں:

۱۔ ترجمہ جامع المسائل۔ ۲۔ ترجمہ مفاتیح الجنان۔ ۳۔ رہبر حج۔

۴۔ الفقہ کتاب الخمس۔ بحوث فقہیہ سند لالیہ از آیت اللہ سید محمد شیرازی مدظلہ۔

آج کل آپ لاہور میں قاسمیہ کلاس کے طلبہ کو پڑھا رہے ہیں۔ حضرت مولانا شیخ اختر عباس مدظلہ حق گو، بے باک عالم ہیں باطل کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں۔ درس و تدریس، تحریر و ترجمہ کے ساتھ ساتھ آپ بہترین مقرر بھی ہیں۔ اپنی تقاریر میں عام روش سے ہٹ کر معاشرتی برائیوں پر کڑی تنقید کرتے ہیں۔ ان سطور کا راقم دعاگو ہے کہ اللہ کریم آپ کو زیادہ سے زیادہ عرصے تک دین کی خدمت کا موقع دے۔

آپ کے بڑے بھائی مولانا محمد بخش ایک عرصے سے قم میں درس و تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں، آپ کے داماد مولانا قاری عبدالرضا علوی اور مولانا محمد جواد الحسن قانی فاضل عربی بھی قم مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔

ولدیت : جناب سید ابن حسن جاگیردار مرحوم

ولادت : ۱۲ر دسمبر ۱۹۱۴ء

سکونت : ۱۰ فلیمنگ روڈ، احاطہ نواب صاحب چوک برف خانہ، لاہور۔

مولانا سیّد اظہر حسن زیدی

آپ ۱۲ر دسمبر ۱۹۱۴ء کو بجنور (یوپی) میں پیدا ہوئے، آپ کا تعلق سادات بارہ سے ہے۔ چھ سال کی عمر میں یکم مارچ ۱۹۲۰ء کو آپ کو نوگانواں ضلع مراد آباد کے ایک دینی مدرسے میں داخل کرا دیا گیا اور آپ نے سید الفقہاء حضرت علامہ سید سبط نبی اعلی اللہ مقامہ سے کئی سال تک علم دین حاصل کیا۔

تقسیم سے قبل آپ ۱۹۳۱ء میں پہلی بار لاہور تشریف لائے، پہلا عشرۂ محرم امام باڑہ خواجگان نارووالی لاہور میں ۱۹۳۶ء میں پڑھا۔ اس سال کئی بچوں کے نام آپ کے نام پر رکھے گئے۔

پاکستان بننے کے بعد آپ مستقل طور پر لاہور تشریف لے آئے تا حال وہیں قیام پذیر ہیں آپ کی تقاریر عوام میں بہت پسند کی جاتی ہیں۔ نکتہ آفرینی آپ پر ختم ہے۔ راقم آثم کو بھی آپ کی صدہا تقاریر سننے کا اتفاق ہوا ہے۔ لوگ داد دینے کے لئے اچھل اچھل پڑتے ہیں، کبھی ہنسانا کبھی رُلانا، آپ کے بائیں ہاتھ

کا کھیل ہے۔ آپ نے ہندوپاکستان کے مشاہیر مقامات کے علاوہ دوبئی اور ابوظہبی میں بھی مجالس عزاء سے خطاب کیا ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے کربلائے معلّٰی میں بھی مجالس عزا سے خطاب کیا ہے[1]

مولانا کی تقاریر کا مجموعہ بنام "خطیبِ آلِ محمد" پانچ حصص میں چھپ چکا ہے[2]۔ آج کل صاحبِ فراش ہیں خداوند عالم شفائے کاملہ عاجلہ عنایت فرمائے تاکہ ملت قوم آپ سے مستفید ہو سکے۔

مولانا ڈاکٹر سید اعجاز حسین پی ایچ ڈی

ولدیت : مولانا سید محمد حسین خان (م ۱۹۳۳ء)

ولادت : اپریل ۱۸۹۴ء

وفات : ۲۵ دسمبر ۱۹۷۶ء

مدفن : کراچی

مولانا سید اعجاز حسین اپریل ۱۸۹۴ء میں مظفر پور (بہار) میں پیدا ہوئے آپ نے ابتدائی دینی تعلیم گھر پر حاصل کی اس کے بعد مدرسہ سلیمانیہ پٹنہ اور پھر وثیقہ عربی اسکول فیض آباد میں داخل ہوگئے۔ اس اسکول کا کورس مکمل کرنے کے بعد مدرسۃ الواعظین لکھنؤ میں داخل ہوگئے وہاں سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد ۱۹۱۳ء میں ملا کا امتحان پاس کیا اور ۱۹۱۵ء میں ملا فاضل کا۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا حکیم حافظ سید فرمان علی (م ۱۹۲۶ء) مولانا سید محمد رضا (م ۱۹۲۲ء) اور مولانا سید شبیر حسین (م ۱۹۴۷ء) شامل تھے۔ اس کے بعد وثیقہ اسکول میں مدرس ہوگئے۔ ۱۹۱۹ء میں گورنمنٹ اسکول مظفر پور میں عربی کے استاد مقرر ہوگئے۔ ۱۹۲۰ء میں میٹرک، ۱۹۲۵ء میں ایف اے اور ۱۹۲۸ء میں بی اے آنرز کے امتحانات پاس کئے۔ ۱۹۳۰ء میں پی ایچ ڈی کے لئے لندن گئے۔ ۱۹۳۴ء میں پی ایچ ڈی کی سند لے کر واپس وطن لوٹے۔ آپ ایک عرصے تک ہگلی وقف کے متولی رہے۔[3]

---

[1] انٹرویو بذریعہ سید محمد ثقلین کاظمی، بمقام اسلام آباد۔

[2] مکتوب مولانا مدظلہ بنام قاری سید علی عابد نقوی۔

[3] اعجاز جارچوی، انجمن وظیفہ سادات و مومنین جوبلی ۱۹۳۶ء، ص ۶۰۔

پاکستان بننے پر ڈھاکہ تشریف لے گئے جب مشرقی پاکستان "بنگلہ دیش" بن گیا تو آپ کراچی تشریف لے آئے اپنی ابتدائے عمر سے قومی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آپ ایک عرصے تک اسلامک لاء کمیشن کے ممبر بھی رہے۔ آپ ۲۵ ستمبر ۱۹۷۶ء میں کراچی میں واصل بحق ہوئے۔

مولانا ملک اعجاز حسین فاضل نجف

ولدیت : ملک غلام حیدر
ولادت : ۱۹۳۸ء
سکونت : دارالعلوم جعفریہ خمینی روڈ۔ خوشاب۔

آپ ۱۹۳۸ء میں بھوچھال خورد ضلع جہلم میں ایک اعوان گھرانے میں پیدا ہوئے آپ کے دادا کے چچا ملک خدا بخش مرحوم نے کوٹلہ ستیاں ضلع جہلم میں ہونے والے مناظرے میں مذہب شیعہ اختیار کیا، مناظرہ مسئلہ فدک پر تھا اس کے بعد آپ کے خاندان کی اکثریت نے مذہب شیعہ اختیار کیا۔

آپ نے پرائمری تک تعلیم اپنے گاؤں کے ایک پرائمری اسکول میں حاصل کی۔ ۱۹۵۱ء میں جلالپور ننگیانہ میں استاذ العلماء حضرت مولانا محمد یار شاہ دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں زانوئے ادب تہہ کیا اس کے بعد مفسر قرآن حضرت مولانا علامہ حسین بخش مدظلہ اور حضرت العلامہ مولانا شیخ اختر عباس مدظلہ کی خدمتِ اقدس میں بھی حاضر ہوئے اور علمی استفادہ کیا۔ درسِ نظامی سے فراغت کے بعد آپ ایک سال کے لئے دارالعلوم الجعفریہ خوشاب میں مدرس ہو گئے کیونکہ درس و تدریس ہی کے ذریعے علم کو قید کیا جا سکتا ہے۔ ۱۹۶۲ء میں آپ نجفِ اشرف تشریف لے گئے اور حضرت العلامہ شیخ جواد مدظلہ اور علامہ سید ابوالقاسم کوکبی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مقدور بھر علم حاصل کیا اور آیۃ اللہ سید ابوالقاسم خوئی مدظلہ العالی اور آیۃ اللہ شیخ محمد باقر زنجانی کے دروس خارج میں شریک ہوئے۔

مولانا ۱۹۶۸ء میں وطن واپس آئے اور دارالعلوم الجعفریہ خوشاب میں مدرس اعلیٰ کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہوئے اور بفضلہ تعالیٰ اب تک مدرسہ مذکور میں طلباء کی خدمت کر رہے ہیں۔

راقم کو ایک عرصے سے آپ سے نیاز حاصل ہیں۔ آپ تقریر کے میدان میں بھی نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ اُردو اور پنجابی میں خوب تقریر کرتے ہیں۔ نڈر اور بیباک ہیں۔ ہر وہ بات جو حق کے خلاف ہو کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں۔ توحید و سنّت کی خوب اشاعت فرما رہے ہیں۔ اُمید ہے اس مدرسے سے فارغ ہونے والے طلبہ بھی انہیں خصائل کے حامل ہوں گے۔

ولدیت : سیّد مظہر حسین نقوی

مولانا سیّد اعجاز حسین نقوی

ولادت : ۴ر اکتوبر ۱۹۲۷ء

مولوی فاضل ایم اے (علوم اسلامیہ) ایم اے (اُردو) سکونت : مندرانوالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

مولانا سیّد اعجاز حسین نقوی ۴ر اکتوبر ۱۹۲۷ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے آپکے جدامجد سیّد چراغ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے شیعیت اختیار کی آپ کا اس وقت تمران والی ضلع سیالکوٹ میں قیام تھا۔ مرحوم شاہ صاحب کی وجہ سے اس علاقے کی اکثریت نے شیعیت اختیار کی۔ آپنے جامع المنتظر میں داخلہ لیا اور درس نظامی کی اسی مدرسے سے تکمیل کی۔ آپنے اس مدرسے میں حضرت شیخ الجامع مولانا اختر عباس مدظلہم العالی سے اخذ فیض کیا۔ ۱۹۵۲ء میں ایک سال دارالعلوم محمدیہ سرگودہا میں مدرس رہے۔ مولوی فاضل ایم اے (علوم اسلامیہ) ایم اے (اُردو) کی سندات پنجاب یونیورسٹی سے حاصل کیں۔ ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۱ء تک مشرقی افریقہ کا تبلیغی دورہ کیا اور وہاں دینی مدارس کی تنظیم نو کی۔ وہاں سے واپسی کے کچھ عرصے بعد علامہ اقبال گورنمنٹ کالج سیالکوٹ میں لیکچرر ہوگئے۔

مولانا عربی، فارسی، انگریزی پر عبور رکھتے ہیں، اُردو تو قومی زبان ہے ہی، گجراتی اور سواحلی زبان بھی جانتے ہیں۔ مولانا کئی کتابوں کے مؤلف ہیں جن میں سے بعض حسب ذیل ہیں۔

۱۔ بیعت رضوان ۲۔ دین و عقل ۳۔ کفیل رسالت ۴۔ ایمان اور علیؑ ۵۔ الوضوء فی الکتاب والسنّۃ کا ترجمہ (وضوء کتاب و سنّت کی روشنی میں)۔

مولانا موصوف بہترین مؤلف اور مقرر ہیں، درس و تدریس توجہ سے ہی۔ انداز کلام تبلیغی ہے کلمۂ حق کہنے میں بے باک ہیں۔ اللہ مزید توفیقات عنایت فرمائے۔ آپ پاکستان کے مختلف شہروں کے

علاوہ مشرقی افریقہ اور برطانیہ میں بھی مجالس پڑھ چکے ہیں۔[1] تبلیغ کے لئے مولانا آج کل یورپ تشریف لے گئے ہیں۔

مولانا سید اعجاز حسین

فاضل عربی

ولدیت : سید فدا حسین

ولادت : ستمبر ۱۹۵۰ء

سکونت : جامعہ علمیہ باب النجف، جاڑہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

مولانا سید اعجاز حسین ستمبر ۱۹۵۰ء میں کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں پیدا ہوئے۔ سرکاری اسکول کی چھٹی کلاس پاس کرنے کے بعد اگست ۱۹۶۲ء میں جامعہ علمیہ باب النجف جاڑا ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں داخل ہوگئے۔ ذہن رسا پایا تھا ۱۹۶۹ء میں فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔ دسمبر ۱۹۷۲ء میں اسی مدرسے میں تدریس دین کے لئے مامور ہوگئے اور بحمداللہ اب تک اسی مدرسے میں تعلیمات آلِ محمد علیہم السلام کو عام کر رہے ہیں۔[2] خداوند عالم مزید توفیقات عنایت فرمائے۔

مولانا حافظ اعجاز حسین ایم اے

ولدیت : شبیر محمد

ولادت : ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۲ء

سکونت : ٹھوکر نیاز بیگ ملتان روڈ لاہور

مولانا حافظ اعجاز حسین ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۲ء میں (بھیڈوال) خانیوال ضلع ملتان میں پیدا ہوئے آپکا تعلق قوم کھرل سے ہے۔ ۱۹۵۴ء میں گورنمنٹ ہائی اسکول خانیوال سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اسی اثناء میں قرآن پاک حفظ کیا۔ پھر جامعہ امامیہ لاہور میں داخل ہوگئے جہاں سے ۱۹۵۸ء میں فاضل عربی کا امتحان پاس کیا اس کے بعد آپ مدرسہ مخزن العلوم جعفریہ ملتان میں داخل ہوگئے اور ایک سال میں قمرالافاضل

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

[2] مکتوب مولانا سید اعجاز حسین بنام ملک ملازم حسین۔

کی سند حاصل کی۔ بعد ازاں نجف اشرف چلے گئے۔ پاکستان آنے کے بعد آپ کچھ عرصے گورنمنٹ ہائی اسکول اوکاڑے میں عربی کے استاد رہے۔ ۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۱ء تک اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں لیکچرر رہے جہاں سے مذہبی تنازع کی بنا پر آپکو نوکری چھوڑنی پڑی۔ ۱۹۷۲ء میں نیاز بیگ کی مسجد میں بطور خطیب آگئے اب تک وہیں خطبۂ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں آپ پاکستان کے مختلف شہروں میں مجالس پڑھ چکے ہیں کئی ایک افراد کو شیعہ کیا ہے مختلف تحریکوں میں بھی حصہ لیا ہے۔

آپ نے حسب ذیل کتب لکھیں ہیں جو ابھی تک زیورِ طباعت سے آراستہ نہ ہو سکیں۔[1]

۱۔ نماز صادقیہ ۲۔ امام حسنؑ ۳۔ نور محمدؐ ۴۔ ترجمہ باب میراث۔

ولدیت : سید منظور حسین نقوی

ولادت : جون ۱۹۵۱ء

مولانا سید افتخار حسین نقوی النجفی

سکونت : مدرسہ آیت اللہ خمینی، ماڑی انڈس، میانوالی

مولانا سید افتخار حسین نقوی ۱۹۵۱ء میں جنگل بیرہ مظفر آباد ضلع ملتان میں پیدا ہوئے۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخل ہو گئے۔ آپ اس مدرسے میں چھ ماہ تک پڑھتے رہے اور پھر ۱۹۶۹ء میں عازم عراق ہوئے جہاں ابتدائی کتابیں مولانا سید ساجد علی نقوی نجفی مدرس اعلیٰ مدرسہ آیت اللہ الحکیم اور حضرت مولانا علامہ شیخ منظور حسین سے پڑھیں۔

نحو، بلاغت اور علم لغات کے لئے حجۃ الاسلام مولانا محمد علی افغانی مدرس کی خدمت میں حاضری دی جبکہ کتبِ عقائد کے لئے حجۃ الاسلام حافظ بشیر حسین پاکستانی، اصولِ فقہ کے لئے حجۃ الاسلام علامہ مولانا سید ساجد علی نقوی اور حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد اسحاق فیاض افغانی مدظلہ، فلسفہ و منطق کے لئے حجۃ الاسلام علامہ شیخ عباس کوجانی مدظلہ اور حجۃ الاسلام مولانا سید ساجد علی نقوی مدظلہ،

[1] مکتوب مولانا حافظ اعجاز حسین بنام مولانا کاظمی۔

تفسیر کے لئے حجۃ الاسلام مرتضوی، علّامہ حافظ بشیر حسین مدظلہٗ اور حجۃ الاسلام اشرفی کے سامنے زانوئے ادب تہہ کئے۔

گرفتاری:

ذیقعدہ ۱۳۹۶ھ میں آپ کو حکومتِ عراق نے گرفتار کرلیا اور آپ ۲۸ دن تک جیل میں رہے۔ رہائی کے بعد ۱۸۔ ذی الحجہ کو آپ لوٹتے ہوتے ہوئے ملتان تشریف لائے اور کچھ عرصے مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں مدرس رہے اور محلہ جھک کی شیعہ مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ وہاں آپنے نوجوانوں کی ایک فعّال انجمن بنام "تنظیم سپاہ مہدی" قائم کی جس کے تحت آپ کی کئی کتابیں اشاعت پذیر ہوئیں۔ ان کتابوں میں سے ایک "اعمال ماہِ رجب" بھی ہے۔ اس میں آپنے ذکر کیا ہے کہ ۲۲ رجب المرجب کو جو کونڈے کی نیاز پڑھی جاتی ہے اس کی کوئی سند نہیں[1]۔

ماہ جنوری ۱۹۷۸ء کو آپ جامعۃ اہل البیت اسلام آباد تشریف لے آئے۔ آپ کے ایماء اور کوشش سے شوال ۱۳۹۸ھ سے ماہنامہ "الزہرا" شائع ہونا شروع ہوا۔ یہ رسالہ علمی رسالوں میں سے ایک تھا۔

تصانیف:

آپ کی تصانیف حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ احکام صیام ۲۔ گناہانِ کبیرہ ۳۔ آداب مجالس و محافل ۴۔ اعمالِ ذی الحجہ ۵۔ اعمالِ محرم ۶۔ تحریکِ حسینی ۷۔ اعمال ماہ رجب۔

تراجم:

آپنے حسبِ ذیل کتابوں کے تراجم بھی کئے ہیں:

۱۔ صفاتِ شیعہ اور فضائلِ شیعہ (علامہ شیخ صدوق)۔

۲۔ مشکلاتِ جنسی نوجوان (ناصر مکارم شیرازی)۔

---

[1] مولانا سیّد افتخار حسین نقوی، اعمال ماہ رجب المرجب۔ ص ۲۹-۳۰۔ ملتان۔

۳۔ مشرق کی پسماندگی کے اسباب ۔ (ناصر مکارم شیرازی)۔
۴۔ شہید ۔ (آیت اللہ مرتضیٰ مطہری)۔
۵۔ حیات جاوداں یا حیاتِ اخروی (" ")۔
۶۔ نظریۂ مہدویت ۔ (آیت اللہ باقرالصدر شہید)۔
۷۔ عورت کا اسلام میں مقام (آیت اللہ مرتضیٰ مطہری)
۸۔ داستان راستان دو جلد (" ")
۹۔ تاریخ کی قوتِ محرک (جعفر سبحانی)

تعلیم بالغاں ۔

آپ نے اسلام آباد میں تعلیم بالغاں (مذہبی) کا سلسلہ بھی قائم کیا تھا. خداوندعالم مزید توفیقات فرمائے.

جولائی ۱۹۸۰ میں اسلام آباد میں جو شیعہ کنونشن ہوئی تھی آپ اس کے روح رواں تھے.
پاکستان اور آزاد کشمیر کے کئی مقامات پر آپ مجالس عزا کے ذریعے علوم اہلبیت علیہم السلام کو پھیلاتے رہے ہیں.

آپ کچھ عرصہ جامع مسجد آئی نائن اسلام آباد اور مسجد جی نائن/۲ میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرماتے رہے ہیں. راقم الحروف کی آپ سے ایک عرصے سے ملاقات ہے. آپ فعال نوجوان علماء میں سے ہیں. دینی کام کی تڑپ رکھتے ہیں. مولیٰ کریم مزید توفیقات عنایت فرمائے.

لہ مکتوب جناب بلال مہدی بنام ملک ملازم حسین.

مولانا سید افضال رضا ممتاز الافاضل

ولدیت : مولانا سید اقبال رضا (م ۱۹۴۳ء)

ولادت : ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۰ء

وفات : یکم شوال ۱۳۸۸ھ / ۲۱ دسمبر ۱۹۶۸ء

مدفن : کراچی

مولانا سید افضال رضا ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء میں لکھنؤ کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد حکیم منے آغا اور دیگر اساتذہ سے تعلیم حاصل کر کے مدرسہ ناظمیہ میں داخل ہو گئے۔ ممتاز الافاضل کی سند حاصل کرنے کے بعد نجف اشرف تشریف لے گئے۔ کوئی دو سال تک وہاں رہے اور لکھنؤ واپس آ گئے۔ ۱۹۵۲ء میں کراچی کے ایک کالج میں دینیات کے استاذ مقرر ہوئے۔ یکم شوال ۱۳۸۸ھ/ ۲۱ دسمبر ۱۹۶۸ء کو کراچی میں انتقال فرمایا۔[۱]

مولانا اقبال حسین خان فاضل عربی

ولدیت : علی خان

ولادت : ۲۰ دسمبر ۱۹۵۵ء

سکونت : محلہ قریشیاں، شورکوٹ، ضلع جھنگ

آپ کی پیدائش ۲۰ دسمبر ۱۹۵۵ء کو موضع درگاہی شاہ متصل جھنگ میں ہوئی۔ آپ بلوچ ہیں۔ آپ نے مروجہ درس نظامی الجامعۃ الغدیر، احمد پور سیال جھنگ میں مکمل کیا۔ اس دورے میں آپ کے اساتذہ حضرت مولانا سید عاشق حسین نجفی اور مولانا کاظم علی نجفی ہیں اس کے بعد آپ مدرسۃ الواعظین لاہور لے گئے اور علامہ مرزا یوسف حسین، مولانا سید محمد عارف اور مولانا سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔

آج کل آپ مدرسہ ساجد العلوم الجعفریہ شورکوٹ ضلع جھنگ کے مہتمم ہیں، آپ امام جمعہ و جماعت بھی ہیں، صبح کو روزانہ درس قرآن دیتے ہیں، مختلف مقامات پر تبلیغ کے لئے بھی تشریف لے جاتے ہیں۔ آپ نے ایک رسالہ "وجوب لحیہ" یعنی داڑھی کا رکھنا واجب ہے، تحریر فرمایا ہے، غیر مطبوعہ ہے۔[۲]

---

[۱] مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۱۰۴۔ [۲] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

مولانا سیّد اقبال حسین نقوی

فاضل عربی

ولدیت : سیّد فضل حسین نقوی

ولادت : ۱۱ر جنوری ۱۹۴۹ء

سکونت : مدرسہ عربیہ دارالعلوم زینبیہ اثنا عشریہ اوچ موغلہ اوچ شریف۔ تحصیل احمد پور شرقیہ، بہاولپور۔

مولانا سیّد اقبال حسین نقوی ۱۱ر جنوری ۱۹۴۹ء کو بمقام پیلی راجن قتال ضلع بہاولپور میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم جامعۃ المعصومین سندھو پورہ فیصل آباد میں حاصل کی اس مدرسے میں مولانا موصوف دو سال تک رہے، اس کے بعد مدرسہ باب العلوم ملتان تشریف لے آئے کچھ عرصہ اس مدرسہ میں رہنے کے بعد مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں تشریف لے گئے۔ اسی مدرسے سے درسِ نظامی کی تکمیل کی اور فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔

اس دوران آپ نے حسبِ ذیل اساتذہ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔[له]

۱۔ حضرت علّامہ مولانا سیّد محمد یار شاہ مدظلّہ۔
۲۔ حضرت علّامہ مولانا سیّد گلاب علی شاہ مدظلّہ۔
۳۔ حضرت علّامہ مولانا سیّد امداد حسین شیرازی مدظلّہ۔
۴۔ حضرت علّامہ مولانا شیخ محمد حسین مدظلّہ۔
۵۔ حضرت علّامہ مولانا سیّد رضی عبّاس مدظلّہ۔
۶۔ حضرت علّامہ مولانا سیّد سراج الکاظم مدظلّہ۔
۷۔ حضرت علّامہ مولانا شبیر حسین خان مدظلّہ۔
۸۔ حضرت علّامہ مولانا سیّد ابوالحسن مدظلّہ۔
۹۔ حضرت علّامہ مولانا سیّد محمد تقی شاہ مدظلّہ۔
۱۰۔ حضرت مولانا علّامہ شیر علی شاہ مدظلّہ۔

سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد اوچ موغلہ شریف تشریف لے گئے اور ایک مدرسہ بنام مدرسہ عربیہ دارالعلوم زینبیہ اثنا عشریہ کھولا جہاں آج کل مدرسِ اعلیٰ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

ایک کتاب "سیرۃ المعصومین فی فضائل امیرالمؤمنین" تحریر فرمائی ہے، تبلیغ کی طرف بھی ہمہ تن مصروف

له ملک غلام باقر جوئیہ، "خوشخبری" ص ۳-۴۔

ہیں۔ کئی افراد کو مذہب حقہ میں داخل کیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔
ملک کے مشاہیر مقامات پر مجالس پڑھ چکے ہیں [1]

مولانا سیّد اقرار حسین کاظمی

ولدیت : سیّد مراد شاہ

ولادت : ۱۹۲۴ء

سکونت : مجھر کھادی، ڈاکخانہ فروکہ، تحصیل وضلع سرگودھا۔

آپ ۱۹۲۴ء میں بمقام سیدانوالہ تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم پیدا ہوئے آپ کا تعلق سادات کاظمی سے ہے۔ ۱۹۴۸ء میں میٹرک کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ ۱۹۵۶ء میں منشی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ آپ نے مندرجہ ذیل مدارس میں تعلیم حاصل کی :

۱۔ مدرسہ باب العلوم ملتان۔
۲۔ مدرسہ محمدیہ جلالپور ننگیانہ ضلع سرگودھا۔
۳۔ دارالعلوم محمدیہ سرگودھا۔
۴۔ جامعہ باب النجف جاڑا ضلع ڈیرہ اسماعیل خان۔

مندرجہ ذیل اساتذہ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا :

۱۔ استاذالعلماء مولانا سیّد محمد یار شاہ نجفی۔
۲۔ مفسر قرآن مولانا حسین بخش فاضل نجف۔
۳۔ حضرت مولانا محمد حسین ڈھکو۔
۴۔ مولانا سیّد زین العابدین مرحوم ملتان۔
۵۔ مولانا شیخ محمد یار مرحوم لبہ۔
۶۔ مولانا محمد مصطفیٰ جوہر کراچی۔

شروع سے اب تک مجھر کھادی ہی میں خطیب ہیں۔ آپ نے نماز جعفریہ جدید بھی تالیف کی ہے۔ آپ نے میانچنوں، جہلم، اٹک، خانپور وغیرہ میں مجالس عزا سے خطاب کیا ہے [2] راقم کو آپ سے نیاز حاصل ہے۔

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سیّد محمد ثقلین کاظمی۔
[2] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سیّد محمد ثقلین کاظمی۔

مولانا سید اکبرؒ

ولادت : ۱۸۹۵ء

وفات : ۱۹۶۵ء

مولانا سید اکبر ۱۸۹۵ء کے لگ بھگ چکر کوٹ ضلع کوہاٹ میں پیدا ہوئے آپ نے مدرسہ عالیہ رامپور میں درسِ نظامی کی تکمیل کی وطن واپس آکر گھر ہی پہ درس دیا کرتے تھے۔ ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء میں انتقال کیا۔[۱]

مولانا اللہ بخش بلوچ فاضل عربی

ولدیت : جناب اللہ داد بلوچ

ولادت : ۸۔مارچ ۱۹۴۹ء

سکونت : کوٹ جائی تحصیل وضلع ڈیرہ اسماعیل خان

مولانا اللہ بخش بلوچ ۱۹۴۹ء میں کاٹھ گڑھ تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں پیدا ہوئے مڈل پاس کرنے کے بعد جامعہ علمیہ فیض النجف بستی تحصیل تونسہ میں داخل ہوگئے جہاں عرصہ تین سال تک مولانا سید امداد حسین شاہ آف میانوالی کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا، اس کے بعد مدرسہ مخزن العلوم جعفریہ ملتان تشریف لے گئے وہاں آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے :

۱۔ استاذ العلماء حضرت مولانا سید گلاب علی شاہ نقوی مدظلہ۔

۲۔ حضرت مولانا سید فضل حسین نقوی مدظلہ، حال مدرس اعلیٰ جامعۃ الشیعہ کوٹ ادو۔

۳۔ حضرت مولانا سید امیر حسین شاہ مدظلہ۔

کچھ عرصہ یہاں رہنے کے بعد مدرسہ باب النجف جاڑا ڈیرہ اسماعیل خان تشریف لے گئے اور حضرت مولانا غلام حسن مدظلہ کی خدمتِ اقدس میں رہے۔ ۱۹۶۹ء میں ملتان بورڈ سے فاضلِ عربی کا امتحان پاس کیا اور پھر تین سال تک اسی مدرسے میں مدرس رہے، مزید تعلیم کے لئے ایران جانے کی خواہش کی مگر نہ جا سکے، اس کے بعد ایک سال تک دار العلوم جعفریہ خانپور ضلع رحیم یار خان میں مدرس رہے۔

---

[۱] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۱۰۵۔

آج کل گورنمنٹ پائی اسکول کوٹ جائی تحصیل و ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں مدرس ہیں۔ اُدھر تبلیغی فریضہ سے بھی غافل نہیں رہے۔[1]

مولانا امام بخش

مولانا امام بخش اعوان ولد ملک نور خان موضع سندرال ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے پیدائشی سُنی تھے مگر کوئی بیس سال کی عمر میں اپنی تحقیق سے شیعہ ہو گئے۔ مبلغ و مناظر تھے انتہائی متقی تھے تبلیغ دین فی سبیل اللہ کرتے تھے۔ ۸۰ سال کی عمر پائی۔[2]

مولانا سیّد امداد حسین کاظمی مرحوم

فاضلِ عربی

ولدیت : سید عباس علی کاظمی مرحوم

ولادت : ۱۹۰۱ء

وفات : ۱۲ستمبر ۱۹۷۵ء

مدفن : پڈے ریلوے روڈ، گجرات

مولانا سیّد امداد حسین کاظمی المشہدی ۱۹۰۱ء میں گجرات میں پیدا ہوئے آپ کا سلسلۂ نسب ۳۲ واسطوں سے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ آپ کے جدّ اعلیٰ سیّد اسمٰعیل تھے جن کا مزار مشہد مقدس میں ہے۔ سید اسمٰعیل کی چوبیسویں پشت سے علامہ مرحوم کے جدّ اعلیٰ جناب عبداللہ ابوالقاسم ۱۰۶۴ھ بمطابق ۱۶۴۵ء مشہد مقدس سے گجرات پنجاب تشریف لائے۔

علامہ مرحوم نے ابتدائی تعلیم گجرات میں حاصل کی، پھر وزیر آباد تشریف لے آئے۔ بعد ازاں گوجرانوالہ اور لاہور میں قیام پذیر رہے جہاں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے منشی فاضل، ادیب فاضل اور مولوی فاضل کے امتحانات پاس کیے۔ گورمکھی میں آپ گیانی تھے۔ اس کے علاوہ پرائیویٹ طور پر بی اے بھی کیا۔ علومِ دینی کے مختلف

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

[2] مکتوب مولانا سید ولایت شاہ مدظلہ۔

شعبوں سے آپ کو خصوصی شغف تھا بظاہر آپ نے کسی دینی مدرسے سے باقاعدہ نہیں پڑھا۔
مئی ۱۹۳۲ء میں انجمن جعفریہ پونچھ کی دعوت پر آپ ریاست پونچھ تشریف لے گئے پونچھ اور اس کے مضافات مینڈھر، ترنی، کوٹ وغیرہ میں تقاریر کیں، راجہ جگت دیو سنگھ والئ پونچھ نے اپنی صدارت میں چھ دن تک مختلف عنوانات پر تقاریر کروائیں اور راجہ صاحب نے آپ کو "ابوالفضل ثانی" کا خطاب دیا۔ آپ نے پاک و ہند اور بنگلہ دیش کے مختلف مقامات پر تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دیا۔

۱۹۵۵ء سے لاہور سے ماہنامہ معارف اسلام" شائع ہونا شروع ہوا۔ آپ جب سے آخر وقت تک اس کے نگران رہے آپ کی انگریزی نظمیں کلکتہ اور لندن کے رسالے وکٹری اور دہلی کے رسالے کامریڈ میں شائع ہوتی رہیں۔ مرحوم انگریزی "پوسٹ آفس گزٹ" کے ایڈیٹر بھی تھے۔ آپ نے قرآن پاک کا ترجمہ اور تفسیر بھی تحریر فرمائی، گو اس کے بعض مقامات محل نظر ہیں۔ دیگر چند کتب حسب ذیل ہیں:

۱۔ فتنۂ تفسیر بالرائے۔	۲۔ اخلاق المعصومین۔
۳۔ تحقیق مہدی۔	۴۔ برکات محرّم۔
۵۔ الفاطمہ۔	۶۔ تطبیق الشہادۃ۔ معیار الصداقت۔
۷۔ کاسر الانف۔	۸۔ تحقیق الروایات محرم۔
۹۔ بشریت رسولؐ۔	۱۰۔ اُمّی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
۱۱۔ ملک چین میں اسلام اور ائمہ علیہ السلام کا تعارف	۱۲۔ جنتری کا قرآنی تصوّر وغیرہ وغیرہ۔

ایک کتاب "افضلیت السادات" تاحال شائع نہیں ہوئی۔

آپ کے علامہ حافظ کفایت حسین مرحوم، علامہ مرزا احمد علی مرحوم، مولانا محمد بشیر اور مولانا سید مرتضیٰ حسین مدظلہ سے خصوصی مراسم تھے۔ آپ کی ذاتی لائبریری ماخذات پر مشتمل ہے۔ راقم کی آپ سے ملاقات تو نہیں ہوئی لیکن لائبریری دیکھی ہے، کاش یہ لائبریری کسی دینی مدرسے کے حوالے کر دی جائے تاکہ مرحوم کی رُوح

خوش ہو سکے۔

آپ کا انتقال ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ / ۲۱ ستمبر ۱۹۷۵ء بروز سہ شنبہ ہوا اور ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ / ۲۲ ستمبر ۱۹۷۵ء کو آپ اپنے آبائی قبرستان متصل امام بارگاہ کاظمیہ سادات گجرات سپرد خاک کر دیئے گئے۔ علامہ سہیل بنارسی نے اس مصرعے سے سالِ وفات نکالی۔ ع

"سمتِ یزداں مولوی امداد رفت"[1]

۱۳۹۵ھ

مختلف اخبارات و رسائل نے آپ کی وفات پر تعزیتی شذرات لکھے اکابرین علماء نے تعزیتی خطوط بھیجے۔ حضرت العلام مولانا محمد حسین ڈھکو نے بتاریخ ۲۹ ستمبر ۱۹۷۵ء کو حسبِ ذیل پیغام بھیجا:

"مگر اس قحط الرجال کے منحوس دور میں تو ایک باکردار عالم و فاضل بلکہ مجموعۂ فضائل و فواضل کی موت صرف ایک شخص کی موت نہیں بلکہ پوری قوم و ملت کے لئے عظیم سانحہ اور پوری قوم کا ایک عظیم نقصان ہے۔"

ولدیت: سید نادر علی شاہ

مولانا سید امداد حسین شیرازی فاضلِ قم

ولادت: ۱۹۳۸ء

سکونت: مدرسِ علی مدرسہ باب العلوم، ابدالی روڈ ملتان

مولانا سید امداد حسین شیرازی ۱۹۳۸ء میں موضع سید رحمن تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی تعلیم مدرسہ محمدیہ جلالپور ننگیانہ میں حاصل کی۔ درسِ نظامی کی تکمیل دارالعلوم محمدیہ سرگودھا میں کی۔ مدرسہ محمدیہ جلالپور ننگیانہ میں آپ کے استاذ، استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد یار شاہ مدظلہ تھے۔

کچھ عرصہ جامعہ امامیہ لاہور اور مدرسہ باب العلوم ملتان کے مدرسِ اعلیٰ رہے۔ پھر مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے قم تشریف لے گئے۔ آج کل آپ مدرسہ باب العلوم ملتان کے مدرسِ اعلیٰ ہیں۔[2]

---

[1] شیخ غیاث الدین مرحوم کے شائع شدہ مضمون سے اخذ کیا گیا۔
[2] انٹرویو مولانا مدظلہ، بذریعہ سید محمد ثقلین، بمقام لاہور۔

مولانا امداد حسین خانؒ

ولدیت : وزیر علی خان

ولادت : (حدود) ۱۸۹۰ء

وفات : ۱۹۶۴ء

مدفن : مومن پورہ لاہور

مولانا امداد حسین خان ۱۸۹۰ء کے لگ بھگ امہٹ ضلع سلطانپور (یوپی) میں پیدا ہوئے، مدرسۃ الواعظین کی خصوصی جماعت میں داخل ہوئے. قریہ قریہ تشیعیت کی تبلیغ کی چوہتر برس کی عمر میں جہلم میں رحلت کی اور مومن پورہ لاہور میں دفن ہوئے۔[۱]

مولانا سید امیر حسن سہاؒ

محدث دہلوی

ولدیت : مولانا سید غضنفر علی خان غضنفر

ولادت : یکم جنوری ۱۸۶۴ء/۱۴ ربیع الاول ۱۲۸۱ھ

وفات : ۲۱ نومبر ۱۹۵۰ء

مدفن : حیدرآباد (سندھ).

مولانا سید امیر حسن سہا یکم جنوری ۱۸۶۴ء/۱۴ ربیع الاول ۱۲۸۱ء میں دہلی میں پیدا ہوئے، مولانا مرحوم نے دینی تعلیم اپنے والد حضرت مولانا سید غضنفر علی غضنفرؒ اور اپنے دادا حضرت مولانا سید نجف علی خانؒ (م ۱۲۹۸ھ) سے حاصل کی. حدیث حضرت مولانا سید عبدالرحمٰن نقوی اور مولانا سید احمد حسین سے پڑھی. سند طب اپنے نانا میر احمد حسین دہلوی سے حاصل کی. آپ کی زندگی کا بیشتر حصہ محکمۂ تعلیم میں صرف ہوا. ملک کی تقسیم کے بعد آپ حیدرآباد (سندھ) تشریف لے آئے اور ۲۱ نومبر ۱۹۵۰ء کو انتقال فرمایا.

مولانا مرحوم کئی کتابوں کے مترجم اور مؤلف تھے جن میں سے بعض حسب ذیل ہیں:

تراجم:

۱۔ تفسیر احمد ملا جیون (تفسیر).
۲۔ تفسیر شیخ اکبر محی الدین ابن عربی (تفسیر).

---

[۱] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۱۲۱.

۳۔ اسنی المطالب (حدیث)
۴۔ بہجۃ النظر (حدیث)۔
۵۔ منتخبات الصناعۃ (علم صنعت)۔
۶۔ تشریح افلاک (ہیئت)۔
۷۔ نخبۃ الاسرار (رمل)۔
۸۔ خواص الاشیاء (تین جلدیں)۔

تالیفات :

۱۔ رسالۃ الظاہر فی علم جفر (علم جفر)۔
۲۔ رشیدیہ (مناظرہ)۔
۳۔ ذوالفقار (مناظرہ)۔
۴۔ القول المشہور فی احوال القبور (مناظرہ)۔[1]

آپ کے والد مولانا سید غضنفر علی خان نقوی ۱۸۴۱ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ بھی کئی کتابوں کے مصنف ہیں، جن میں سے بعض یہ ہے :

۱۔ تاریخ بیت المقدس۔
۲۔ ترجمہ اسکندرانی۔
۳۔ رسالہ در رمل۔
۴۔ مجموعہ قصائد بے نقط (عربی فارسی اردو)۔

آپ کے دادا مولانا سید نجف علی نجفؒ ۱۲۳۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۹۸ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ بھی کوئی ڈیڑھ سو کتابوں کے مؤلف تھے جن میں سے بعض حسبِ ذیل ہیں :

۱۔ تفسیر غریب القرآن، ۵ جلدیں (فارسی)۔
۲۔ سحر الکلام شرح مقامات حریری بے نقط (عربی)۔
۳۔ فتوحات عراق و عجم (نظم فارسی)۔
۴۔ شرح حماسہ (فارسی)۔
۵۔ شرح چغمینی (فارسی)۔
۶۔ شرح قصیدۂ بردہ (فارسی)
۷۔ ترجمہ صواعق محرقہ (فارسی)۔
۸۔ شرح سبعہ معلقات (فارسی)۔
۹۔ مجموعہ لغات بے نقاط (عربی)۔
۱۰۔ درۃ التاج شرح منیہات ابن حجر عسقلانی (نظم فارسی)۔[2]

---

[1] دیباچہ رسالہ الدر الفرید فی عقیدۃ التوحید، از مولانا سید امیر حسن سنھا۔
[2] مکتوب سید ضیاء الحسن نقوی مدظلہ۔

آپ کے بھائی مولانا نظیر حسین سخا دہلوی بھی کوئی پچاس کے قریب کتابوں کے مصنف و مؤلف تھے۔

مولانا امیر الدینؒ

ولدیت : حافظ مستقیم

ولادت :

وفات : ۸ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۳ء

مولانا امیر الدین چک جلال دین جھنگ کے رہنے والے تھے۔ تفسیر حدیث، فقہ وغیرہ میں قابل تھے۔ شیعوں کے سخت مخالف تھے۔ رؤسائے جہانیاں شاہ سرگودہا کے معالج تھے۔ ایک مرتبہ مولانا عبد العلی طہرانیؒ جہانیاں شاہ تشریف لائے ہوئے تھے انہیں دنوں مولانا امیر الدین اور ان کے استاذ حافظ علی محمد خانؒ بھی وہیں تھے۔ آپ دونوں حضرات نے حضرت شیخؒ سے تبادلۂ خیالات کئے طویل مباحثہ کے بعد استاد شاگرد دونوں شیعہ ہو گئے حافظ صاحب مرحوم نے اہلسنت کے خلاف عربی زبان میں ایک کتاب بنام "فلک النجاۃ" لکھی اور مولانا امیر الدین مرحوم نے اس کو اردو میں منتقل کیا۔ فن مناظرہ میں یہ کتاب ایک خاص اہمیت کی حامل ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور کتاب بنام "ابطال استدلال لاہل الزیغ والضلال" بھی ہے۔[1]

مولانا مرحوم کا ایک اچھا کتب خانہ تھا۔ آپ کی وفات کے بعد کچھ تو ضائع ہو گیا اور باقی دار العلوم حسینیہ جھنگ میں ہے آپ کے اساتذہ میں حافظ علی محمد خانؒ کے علاوہ مولانا غلام حسین بھی تھے۔

آپ کے شاگردوں میں دیگر علماء کے علاوہ مولانا حافظ عبد العلی بھی شامل تھے۔ ۸۔ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ میں آپ واصل بحق ہوئے۔[2]

مولانا سید امیر شاہؒ

وفات : ۱۹۷۳ء

مولانا سید امیر شاہ بلتستان میں پیدا ہوئے عراق میں تعلیم حاصل کی آیت اللہ حسین حمامی سے

---

[1] حافظ محمد سبطین، ڈائری۔ [2] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۱۲۰۔

اجازہ رکھتے تھے۔ ۱۳۴۹ھ میں واصل بحق ہوئے۔ آپ کے صاحبزادے مولانا شیخ محمد نجفی آپ کی علمی روایات کے وارث ہیں۔[1]

مولانا سید امیر حسین شاہ

ولادت : ۱۲۹۸ھ/۱۸۸۰ء
وفات : ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۷ء

مولانا سید امیر حسین شاہ ۱۲۹۸ھ/۱۸۸۰ء میں گدائی ضلع ڈیرہ غازی خان میں پیدا ہوئے، مختلف مدارس میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ درس نظامی کی تکمیل کی ان کا مسلک اخباریت یعنی شیعہ غیر مقلد تھا اپنے ہی علاقے میں درس دیتے تھے۔ مفتی عابد حسین مرحوم آپ کے شاگردوں میں تھے۔[2]

مولانا سید امیر حسین نقوی النجفی

ولدیت : سید غلام عباس شاہ
ولادت : ۱۹۲۳ء
سکونت : کینیڈا

مولانا سید امیر حسین نقوی ۱۹۲۳ء میں لاہور کے نواحی گاؤں علی رضا آباد میں ایک مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے، میٹرک سنٹرل ماڈل اسکول لاہور اور بی اے اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور سے کیا پھر کچھ عرصہ لاہور میں ریلوے میں ملازمت کرلی۔ لیکن بعد میں دینی تعلیم حاصل کرنے کا شوق ہوا۔ ملازمت چھوڑ کر نجف اشرف تشریف لے گئے۔ تکمیل علوم آل محمد علیہم السلام کے بعد وطن مراجعت فرمائی۔ پھر خوجہ شیعہ اثناعشری جماعت افریقہ کی دعوت پر نیروبی تشریف لے گئے وہاں آپ کا تقریباً دس سال قیام رہا۔ اس کے بعد تنزانیہ کے شہر لنڈی میں ایک سال، کمپالہ میں پانچ سال ٹنڈغاسکر چھ سال اور انگلستان میں دو سال رہے آجکل کینیڈا میں تعلیمات محمد علیہم السلام کو نشر فرما رہے ہیں۔

اس دوران آپ نے دوسرے مذاہب کے کئی علماء اور دانشوروں سے مباحثے کئے اور کئی غیر مسلموں کو

---

[1] مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل مطلع الانوار، ص ۶۲۱۔

[2] ایضاً: ص ۱۱۲۔

اسلام میں داخل کیا، ان میں افریقی باشندے اور انگریز شامل ہیں۔ مذہبیات پر کئی ایک کتابیں اردو اور انگریزی میں تحریر کی ہیں اور کئی کتابوں کے انگریزی میں ترجمے بھی کئے ہیں

آپ عربی، فارسی، اردو اور انگریزی پر خاصی دسترس رکھتے ہیں۔ پنجابی آپ کی مادری زبان ہے۔ ۱۹۷۷ء میں آپ نے عالمی شیعہ فیڈریشن کے نمائندہ کی حیثیت سے دنیا کا دورہ کیا۔ مختلف ایشیائی اور یورپی ممالک میں مقیم شیعہ افراد کے اعداد و شمار اور مسائل دریافت کئے۔[ا]

مولانا سیّد امیر حسین نقوی

فاضل عربی

ولدیت : سیّد محمد حسین نقوی

ولادت : ۲۱ مارچ ۱۹۵۲ء

سکونت : لندن

مولانا سید امیر حسین نقوی ۲۱ مارچ ۱۹۵۲ء کو ٹھٹھی سیداں تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلۂ نسب سیّد شیر شاہ سرخ بخاری اوچ شریف سے مل کر حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ آپ کا ننھیال ملہوالی تحصیل پنڈی گھیب میں آباد ہے علامہ سیّد گلاب علی شاہ، مولانا سیّد ساجد علی شاہ نقوی اور شیخ الادب والفنون مولانا سیّد شبیر علی شاہ اسی گاؤں سے تعلق رکھتے ہیں۔

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں سیّد سیدان شاہ سے حاصل کی۔ ۱۹۶۳ء میں مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان تشریف لے گئے۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا محمد امین گرمانی، مولانا سیّد ابوالحسن شاہ، مولانا سیّد فضل حسین شاہ، مولانا سیّد سکندر علی شاہ، مولانا امیر حسن، مولانا سیّد ساجد علی شاہ نقوی، مولانا سیّد شبیر علی شاہ اور علامہ سیّد گلاب علی شاہ نقوی شامل ہیں۔ ۱۹۷۰ء میں سندِ فراغت حاصل کی۔ اسی سال ملتان بورڈ سے فاضل عربی کا امتحان اوّل پوزیشن میں پاس کیا۔ کچھ عرصہ استاذ العلماء علامہ سیّد محمد یار شاہ نجفی کے سامنے بھی زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ اس کے بعد میٹرک، او ٹی اور ایف اے

[ا] مکتوب جناب سیّد عباس علی نقوی بنام سیّد محمد ثقلین کاظمی۔

کے امتحانات بھی نمایاں پوزیشن میں پاس کئے۔
ایک سال مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں مدرس بھی رہے۔ پھر اسلام آباد آگئے اور ایک سرکاری سکول میں عربی کے استاذ مقرر ہو گئے۔ اسی دوران مولانا شیخ محسن علی نجفی مدظلہ مہتمم جامعۃ اہل البیت سے بھی علمی استفادہ کیا۔ کچھ عرصہ مسجد جعفریہ ڈھوک رتہ راولپنڈی میں امامت کے فرائض انجام دیئے۔ چند ماہ قم (ایران) میں بھی رہے مگر آب و ہوا موافق نہ آنے کی وجہ سے وطن واپس آگئے۔[1]

مولانا امیر محمد تونسویؒ

ولادت : ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء

وفات : ۱۳۹۴ھ/ ۱۹۷۴ء

مولانا امیر محمد تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان کے رہنے والے تھے۔ ۱۹۴۰ء کے لگ بھگ مولانا فیض محمد مکوڈیالوی (م ۱۳۷۰ھ) سے مناظرے کے بعد شیعہ ہوئے۔ آخیر عمر میں دائرہ دین پناہ میں سکونت اختیار کی تھی۔ ۸۔ جمادی الاولی ۱۳۹۴ھ/ یکم جون ۱۹۷۴ء میں انتقال ہوا۔ آپ کے صاحبزادے مولانا غضنفر عباس اپنے والد کی علمی روایات کے وارث ہیں۔[2]

مولانا امین الدین خان حسینؒ

ولدیت : میر ابوالبقا امیر خانؒ

وفات : ۱۱۲۷ھ/ ۱۷۱۵ء

مولانا امین الدین خان حسین ۱۱۲۰ھ میں بھکر کے فوجدار اور ۱۱۲۴ھ میں ٹھٹھے کے والی ہوئے سکھر میں انہوں نے ایک مسجد بنوائی بکلی میں ان کی قبر محفوظ ہے۔ آپ نے حسب ذیل دو کتابیں لکھیں:
۱۔ رشحات الفنون۔ ۲۔ معلومات الآفاق   ۱۱۲۷ھ/ ۱۷۱۵ء میں آپکا انتقال ہوا۔[3]

۱؎ مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔
۲؎ مولانا مرتضی حسین فاضل۔ مطلع الانوار۔ ص ۱۱۴۔
۳؎ تحفۃ الکرام۔ ج ۳، ص ۳۴۵۔

مولانا سیّد انتصار مہدی

ولدیت : سیّد توحید حسین مرحوم

ولادت : ۳۰ نومبر ۱۹۲۳ء

صدر الافاضل۔ ایم اے (عربی)

سکونت : مکان نمبر ایچ/۵۹/۲۳ گلی ملک مظفر میانوالی

مولانا سیّد انتصار مہدی ۳۰ نومبر ۱۹۲۳ء کو زید پور ضلع بارہ بنکی (یوپی) کے ایک مذہبی اور علمی گھرانے میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد سلطان المدارس لکھنؤ میں داخل ہو گئے اور چودہ سال تک باقاعدہ تعلیم حاصل کرتے رہے۔ سند الافاضل اور آخر میں صدر الافاضل کی سندات حاصل کیں۔ اس کے علاوہ آپ نے :

عربی میں : عالم۔ فاضل اور فاضل ادب کی اسناد ڈیپارٹمنٹ آف پبلک انسٹرکشن یو۔پی اور لکھنؤ یونیورسٹی سے حاصل کیں۔ ایم۔اے (عربی) پنجاب یونیورسٹی سے کیا۔

فارسی میں : دبیر ماہر، دبیر کامل، کامل کی اسناد بھی مندرجہ بالا اداروں سے حاصل کیں۔

اُردو میں : اعلیٰ قابلیت کا امتحان ڈیپارٹمنٹ آف پبلک انسٹرکشن یو۔پی سے پاس کیا۔

آپ نے جن جن اساتذہ سے اخذ فیض کیا وہ حسب ذیل ہیں :

۱۔ حضرت مولانا سیّد محمد مجتہد۔
۲۔ حضرت مولانا سید محمد حسن مجتہد۔
۳۔ حضرت مولانا سیّد محمد حسین مجتہد۔
۴۔ حضرت مولانا سیّد ظہور الحسن مجتہد۔
۵۔ حضرت مولانا سیّد عالم حسین المعروف ادیب خطیب
۶۔ خطیبِ اعظم حضرت مولانا سیّد ابن حسن نونہروی۔
۷۔ ماہر معقولات حضرت مولانا سید عبد الحسین اعلی اللہ مقامہم۔

آپ ۱۹۴۳ء سے ۱۹۴۹ء تک شیعہ ڈگری کالج لکھنؤ میں عربی کے استاذ رہے، پھر پاکستان تشریف لے آئے اور کچھ عرصے گورنمنٹ ہائی سکول پنڈی گھیب اور گورنمنٹ ہائی سکول چکوال میں استاذ رہے۔ اس کے بعد گورنمنٹ ڈگری کالج میانوالی میں تقرر ہو گیا اور اب تک وہیں کام کر رہے ہیں۔

آپ کو عربی، فارسی، انگریزی اور اردو پر عبور حاصل ہے جب کبھی وقت ملتا ہے تبلیغ فی سبیل اللہ کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ کوئٹہ، خیرپور میرس، ڈھاکہ، کومیلا اور راولپنڈی میں مجالس عزا سے خطاب فرما

چکے ہیں۔[1]

آپ کی تقاریر میں علم و ادب کے موتی ہوتے ہیں۔ راقم کو ایک مرتبہ آپ کی تقریر سننے کا اتفاق ہوا ہے امید کی جاتی ہے کہ حضرت علامہ علمی میدان میں شیعیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کریں گے اور علوم اہل بیت علیہم السلام کو عام کر کے اپنے اساتذہ کی ارواح کو خوشنود کریں گے۔

مولانا سید انصار حسین مرحوم

ممتاز الافاضل

ولدیت : سید محمد احسن مرحوم

ولادت : ۱۸۷۴ء

وفات : ۱۹۵۲ء

مدفن : چکوال ضلع جہلم

مولانا سید انصار حسین ۱۸۷۴ء میں کندرکی ضلع مراد آباد (یوپی) کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ راقم الحروف کی پیدائش بھی اسی قصبے میں ہوئی ہے مولانا مرحوم راقم کے اسلاف میں سے ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد مرحوم سے حاصل کی جو ایک مشہور سوز خوان تھے۔ بعد ازاں آپ مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ تشریف لے گئے اور حضرت مولانا سید نجم الحسن اعلی اللہ مقامہٗ اور حضرت مولانا سید ظہور الحسن اعلی اللہ مقامہٗ اور دیگر علمائے اعلام سے اخذ فیض فرمایا۔ غیر منقسم ہندوستان کے مشہور و معروف خطیب حضرت مولانا سید سبط حسن مرحوم آپ کے ہم جماعت تھے۔

لکھنؤ سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ وطن واپس تشریف لائے اور مقامی شیعہ مسجد میں خطیب ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد رامپور تشریف لے گئے۔ نواب حامد علی خان (م ۱۹۳۰ء) آپ کی بہت عزت و توقیر کرتے تھے اور حقیقت ہے کہ نواب صاحب مرحوم نے علاقے میں شیعیت کے فروغ کے لئے بہت کچھ کام کیا۔ ۱۹۰۰ء میں آپ شیعہ مسجد رامپور کے خطیب مقرر ہوئے اور ساتھ ہی مدرسہ عالیہ میں مدرس بھی رہے۔ اس کے علاوہ آپ گھر پر بھی طلبہ کو درس دیتے تھے اور اس سلسلے میں شیعہ سنی کی کوئی تفریق نہ تھی۔

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

جیسا کہ تحریر ہو چکا ہے کہ نواب صاحب مرحوم خود بھی ایک انتہائی مذہبی آدمی تھے، ان کا معمول تھا کہ وہ مختلف متنازعہ فیہ مسائل پر علماء کے درمیان مباحثہ کراتے رہتے خود بھی سنتے اور اس طرح مذہب شیعہ کی تبلیغ میں حصہ لیتے۔ ۱۹۳۰ء میں نواب حامد علی خان کا انتقال ہو گیا، آپ ہی نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور اُن کی میت کو نجفِ اشرف میں دفن کیا گیا۔ حامد علی خان مرحوم کے بعد ان کے صاحبزادے رضا علی خان نواب ہوئے۔ ۱۹۴۷ء میں پاکستان بنا جہاں ہندوؤں سکھوں نے شیعوں کو نقصان پہنچایا وہاں غیر شیعوں کو بھی نہیں چھوڑا۔ نواب صاحب مرحوم کی شیعہ نواز پالیسی کی وجہ سے شیعوں کو خوب نقصان پہنچایا لیکن مولانا مرحوم چونکہ اہلسنت میں بھی ہردلعزیز تھے اس لئے انہیں کوئی گزند نہ پہنچا۔ ۱۹۵۰ء میں مولانا مرحوم پاکستان تشریف لے آئے اور چکوال ضلع جہلم کو اپنا وطن ثانی قرار دیا کیونکہ آپ کے صاحبزادے جناب سید محمدؐ مقامی کالج میں جغرافیے کے پروفیسر تھے۔ چکوال میں بھی مولانا مرحوم نے شیعوں اور شیعیت کے لئے بہت کام کیا۔

۱۹۵۲ء میں آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا، راقم کے دادا مولانا سید دلدار حسین نقوی (م ۱۹۶۴ء) نے قطعۂ تاریخ لکھی جو آج بھی لوحِ مزار پر کندہ ہے۔ قطعہ:

فخرِ سادات نجیبُ الطّرفین ذاکرِ سبطِ رسُولِ الثقلینؐ
گفت ہاتف کہ بہ جنّت برسید حضرتِ سیّد انصار حسین
۱۹۵۲ء

آپ نے ایک رسالہ بعنوان "البحث العجیب" تحریر فرمایا تھا، اس کے علاوہ "شرح و ترجمہ زیارتِ عاشورہ" بھی لکھی جو طبع نہ ہو سکی۔ مولانا مرحوم بلند پایہ شاعر بھی تھے تبرکاً کچھ کلام تحریر کیا جاتا ہے۔

نمونۂ کلامِ فارسی:

رسید ساعتِ اکمالِ دین ختمِ رُسُلؐ ولیٔ عہدِ نبیؐ شد علیؑ عمرانی
تمام نعمتِ خود کرد منعمِ یکتا رضائے خویش عطا کرد ہر مسلمانی
ز حجِ آخری آمد رسولِ ایزدِ پاک غدیرِ خُم شدہ مانند طورِ نورانی

نمونۂ کلامِ اُردو:

کہاں ہے ساقیٔ عالی مقام و باتوقیر — پلائے ساغرِ صہبائے نابِ خمِ غدیر
بہت دنوں سے پیاسے ہیں رندِ مئے آشام — خدا کے واسطے اب تو روا نہ کر تاخیر
یہ دن وہ ہے کہ پھرے حج آخری سے رسولؐ — فرودگاہِ نبی بن گئی زمینِ غدیر

مولانا مرحوم کا ایک عظیم کتب خانہ تھا جو تقسیمِ ملک کی وجہ سے ضائع ہوگیا۔ مولانا مرحوم کے صاحبزادے جناب پروفیسر سیّد محمد آج کل کراچی میں مقیم ہیں۔[1]

مولانا سیّد انیس الحسنین رضوی

ممتاز الافاضل

ولدیت : سیّد ابوالقاسم
ولادت : ۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء
وفات : ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء
مدفن : کراچی

مولانا سیّد انیس الحسنین رضوی ۵ار شعبان المعظم ۱۳۱۴ھ / ۳۱ر جنوری ۱۸۹۶ء میں امروہہ ضلع مرادآباد میں پیدا ہوئے۔ آپکا تاریخی نام سیّد ظفر مہدی ہے۔ آپ مولانا نجم الحسنؒ امروہی کے بھتیجے تھے۔ ابتدائی تعلیم نورالمدارس امروہے میں حاصل کی۔ اس کے بعد کچھ عرصے اسکول میں پڑھتے رہے۔ ۱۹۱۲ء میں مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ میں داخل ہوئے۔ ۱۹۲۲ء میں اس مدرسے کی اعلیٰ ترین سند ممتاز الافاضل حاصل کی اسی دوران منشی فاضل اور ملا فاضل کے امتحانات بھی پاس کئے اس کے بعد مدرسۃ الواعظین لکھنؤ میں داخل ہو گئے۔ ۱۹۲۶ء میں آپ کو بطور مبلغ ڈیرہ اسماعیل خان بھیج دیا گیا۔ ۱۹۲۷ء میں کراچی تشریف لے آئے خوجہ اثنا عشری مسجد کھارادر کے خطیب ہوگئے پھر سندھ مدرسۃ الاسلام میں دینیات کے مدرس مقرر ہوئے۔[2]

مولانا مرحوم نے تحریکِ آزادی اور قیامِ پاکستان میں بڑا حصّہ لیا پاکستان بننے کے بعد کراچی میں

---

[1] مکتوب پروفیسر سیّد محمد بنام سیّد محمد ثقلین کاظمی۔
[2] سیّد صغیر حسن تقوی رضوی، الوارقم، ص ۸۷، کراچی ۱۹۷۳ء۔

رضویہ کالونی. رضویہ مسجد و امام بارگاہ بنوائی۔[۵]

آپ نے مختلف مضامین کے علاوہ "المراجعات" کا ترجمہ کیا۔ اور داڑھی کے وجوب پر ایک رسالہ لکھا۔[۶] آپ نے آغا خانیوں اور بوہروں میں بہت تبلیغ کی اور سینکڑوں سعید روحوں کو شیعیت کی طرف کھینچ لائے۔

۱۶ شعبان المعظم ۱۳۹۵ھ مطابق ۲۵ اگست ۱۹۷۵ء آپ کا کراچی میں انتقال ہوگیا۔ آپ کے صاحبزادوں میں مولانا سید محمد حسن رضوی مدظلہ معروف ہیں۔ آپ نے مشارع العلوم قدم گاہ مولا علی حیدرآباد سے درس نظامی کی تکمیل کی کچھ عرصہ قم میں بھی رہے۔ فاضل عربی اور ایم اے (اقتصادیات) کے امتحانات بھی پاس کیے۔ آپ نے اصول کافی کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے جو چھپ چکا ہے۔

مولانا سید انیس الحسنین مرحوم کا تذکرہ نامکمل ہوگا اگر اسبات کا تذکرہ نہ کیا جائے کہ بانی پاکستان حضرت قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تجہیز و تکفین آپ نے کی اور نماز جنازہ آپ ہی نے پڑھائی غسل و کفن کی یہ خبریں اس زمانے کے اخبارات میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ قائد اعظم مرحوم کی تلقین مولانا سید غلام علی احسن مشہدی نے پڑھی۔ سوم کی مجلس جناب مولانا آغا علی حیدری مرحوم نے پڑھی۔ یاد رہے قائد اعظم کا نکاح شیعہ طریق سے مولانا ابوالقاسم (م ۱۹۳۱ء/۱۳۵۰ھ) نے بمبئی میں پڑھا تھا۔[۷]

مقام تعجب ہے کہ منشی عبدالرحمٰن خان نے اپنی کتاب "کردار قائد اعظم" میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ قائد اعظم مرحوم مولانا اشرف علی تھانوی کی تبلیغ سے سُنّی ہوگئے تھے بلکہ[۸] یوں کہنا چاہیئے کہ دیوبندی ہوگئے تھے حالانکہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

---

[۵] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۱۱۷۔

[۶] مکتوب مولانا محمد حسن رضوی مدظلہ۔

[۷] سید صغیر حسن نقوی رضوی، انوار قم، ص ۱۸۹۔

[۸] منشی عبدالرحمٰن خان، کردار قائد اعظم، ص ۱۹۵۔

خاں صاحب نے اپنی کتاب میں عبداللطیف سیٹھی کے حوالے سے اس بات کا بھی ذکر کیا ہے کہ شیعہ حضرات نے لیاقت علی خان مرحوم سے جو کہ خود نیم شیعہ تھے درخواست کی کہ انہیں اہلِ تشیع کے طریق کے مطابق قائداعظم کی میت کی تکفین و تدفین کرانے کا موقع دیا جائے۔[۱] وغیرہ وغیرہ۔

جہاں تک کہ لیاقت علی مرحوم کے نیم شیعہ ہونے کا تعلق ہے وہ بالبداہت غلط ہے کیونکہ لیاقت علی مرحوم اور ان کے آباؤ اجداد حضرت شاہ سکندر کیتھلی (م ۱۰۲۳ھ) کے خلفاء سے سلسلۂ قادریہ میں بیعت تھے۔[۲]

باقی تدفین، تلقین، تکفین اور نمازِ جنازہ کے لئے اس زمانے کے اخبارات میں فوٹو ابھی تک دیکھی جا سکتی ہیں کہ کس طرح قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ حضرت عباس علمدار علیہ السلام کے علم کے سایے میں اٹھا اور اسی سایے میں تلقین پڑھی گئی۔[۳] قائدِ اعظمؒ نے شیعی رسومات کے مطابق ۲۱ رمضان المبارک کو مسٹر گاندھی سے مذاکرات کرنے سے بھی انکار کر دیا تھا کہ اس دن حضرت علی کی شہادت تھی۔[۴]

مولانا انور شاہؒ

مولانا سیّد میر انور شاہ ۱۱۱۲ھ/۱۷۰۰ء میں تیراہ کے مرکز موضع کلایہ تبلیغ کے لئے تشریف لائے آپ کی تبلیغ سے کافی افراد نے مذہبِ حقہ اختیار کیا۔ ان کے مرید آج کل "میاں مرید" کہلاتے ہیں۔[۵]

---

۱ منشی عبدالرحمٰن خان، کردار قائد اعظم، ص ۴۷۹۔

۲ سیّد خورشید حسین بخاری، تذکرہ شاہ سکندر کیتھلی، ص ۱۸۰۔

۳ سیّد صغیر حسین نقوی رضوی۔ انوارِ قم، ص ۱۹۰۔

۴ صدیق علی خان، بے تیغ سپاہی، ص ۳۱۲۔

۵ مولانا مرتضٰے حسین فاضل، مطلع الانوار، ۱۴۷۔

مولانا باقر علی خان نجفی

ولادت : ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء
وفات : ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۶ء

مولانا باقر علی خان ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم و تربیت کے بعد مختلف اساتذہ کے علاوہ مولانا محمد حسین ہندی (م ۱۳۲۷ھ) سے بھی اخذ فیض کیا۔ کچھ عرصے تک نجف اشرف میں بھی پڑھتے رہے۔

حیدرآباد، علی گڑھ، لکھنؤ میں استاذ رہے اور آخر میں محکمۂ تعلیم پنجاب سے وابستہ ہو گئے۔ لاہور کے ایک اسکول میں بھی اُستاد رہے اس لئے یہیں مکان بنوالیا۔ کچھ عرصے میانوالی کے اسکول میں بھی رہے چنانچہ مولانا کوثر نیازی رقم طراز ہیں:

"علامہ باقر علی نجفی بھی لکھنؤ کے مشہور شیعہ عالم دین اور خطیب تھے لیکن وہ تقسیم ہند سے پہلے پاکستان میں آباد ہو گئے تھے میں جب میانوالی گورنمنٹ ہائی سکول میں زیر تعلیم تھا تو وہاں اردو اور فارسی کے مدرس تھے اکثر اسکول کے بعد بھی ان کی مجالس میں بیٹھنے کا موقع ملتا تھا ان کی تقریریں تفہیم اور تعلیم کا رنگ نمایاں تھا اور مجھے اعتراف ہے کہ میں نے حضرت علامہ سے کافی فیض حاصل کیا ہے"[1]

آپ نے قرآن پاک کا ترجمہ بھی کیا تھا۔ آپ کا بہت بڑا کتب خانہ تھا جس میں آپ کے بھائی مولانا صادق علی خان (م ۱۹۱۶ء) کی کتابیں بھی تھیں مگر وہ کچھ تو پاکستان کے بنتے وقت اور کچھ آپ کے انتقال کے بعد ضائع ہوگئیں۔

آپ کا انتقال ۱۹۵۶ء میں ہوا۔[2]

---

[1] مولانا کوثر نیازی، انداز بیاں، ص ۸۶۔

[2] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۱۲۴۔

مولانا باقر علی

ولدیت : اخوند غلام محمد

ولادت : ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۵ء

سکونت : مدرس جامع المنتظر، ایچ بلاک، ماڈل ٹا[ؤن]

لاہور۔

مولانا باقر علی، علاقہ شگر بلتستان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے علاقے میں حاصل کی، پھر جا[مع] المنتظر لاہور میں داخلہ لیا۔ درس نظامی کی تکمیل اسی مدرسے میں کی۔ اس کے بعد میٹرک، ایف۔اے ا[ور] او، ٹی کے امتحانات پاس کئے۔ آج کل جامع المنتظر لاہور میں مدرس ہیں۔[1]

مولانا برکت علیؒ

وفات : ۱۲۷۰ھ

مدفن : لاہور

مولانا سید برکت علی لاہوری جناب سلطان العلماء مولانا سید محمد (م ۱۲۸۴ھ) کے شاگرد [تھے] ریاضی و فقہ میں اپنی مثال آپ تھے۔ مولانا آغا مہدی رضوی کا بیان ہے کہ پنجاب میں جو کچھ تبلیغ ہوئی اس کا سہرا آپ کے سر ہے۔[2] مولانا مرحوم لاہور میں رہے اور مذہبی تبلیغ کرتے رہے۔ ۱۲۷۰ کے لگ بھگ آپ کا انتقال ہوا۔

مولانا سید برکت علی گوشہ نشین مرحوم

ولادت : یکم جنوری ۱۸۸۳ء

مدفن : وزیرآباد

مولانا سید برکت علی یکم جنوری ۱۸۸۳ء میں وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے میٹرک [تک] تعلیم حاصل کرنے کے بعد مختلف دینی مدارس میں پڑھتے رہے۔ ۱۹۰۸ء میں گوشہ نشین ہوگئے۔ آپ [نے] کئی کتابیں لکھیں جن میں سے بعض حسب ذیل ہیں :

---

[1] مکتوب مولانا باقر علی بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

[2] مولانا سید آغا مہدی رضوی مدظلہ، تاریخ سلطان العلماء، ص ۱۶۴۔

۱۔ کلیدِ مناظرہ ۔ ۲۔ کنز المطاعن ۔
۳۔ آئینۂ مرزائیت ۔ ۴۔ قادیان کا جھوٹا نبی (انگریزی) ۔
۵۔ نمیات گوشہ نشین ۔

آپ شعر و شاعری سے بھی دلچسپی رکھتے تھے ذیل کے اشعار آپ ہی کے ہیں:

اے قادیان کے پیر تیرا قول نرالا گردن میں تیری جھوٹ کی اور مکر کی مالا
مہدی تو بنا عیسیٰ بنا میر عرب بھی بہروپ عجب جان جہاں تو نے نکالا[1][2]

آپ ... میں واصل بحق ہوئے ۔

ولدیت : صادق علی
ولادت :

مولانا حافظ بشیر حسین فاضل نجف

سکونت : نجف اشرف عراق

مولانا حافظ بشیر حسین جالندھر (مشرقی پنجاب) کے ایک مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے آپ کے دادا مولانا محمد ابراہیم ایک عالم تھے آپ کے چچا مولانا خادم حسین مرحوم معروف شیعہ عالم دین تھے جن کا باٹا پور ضلع لاہور میں انتقال ہوا ۔ جب آپ کا خاندان ۱۹۴۷ء میں ہندوستان سے باٹا پور منتقل ہوا تو یہاں شیعیت نہ ہونے کے برابر تھی یہ آپ کے بزرگوں کی تبلیغ ہی کا اثر ہے کہ یہاں شیعوں کی اچھی خاصی تعداد دکھائی دیتی ہے ۔

آپ نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے دادا اور اپنے چچا سے حاصل کی ۔ اس کے بعد قرآن پاک حفظ کیا ۔

---

[1] مولانا سید برکت علی مرحوم ، کلیدِ مناظرہ ، ابتدائیہ ۔

[2] خود بانی سلسلہ قادیانیہ مرزا غلام احمد قادیانی نے درثمین میں کہا ہے :

منم کلیم خدا و منم مسیح زماں
منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد

۱۹۶۱ء میں آپ جامع المنتظر لاہور میں داخل ہو گئے جہاں آپ ۱۹۶۵ء تک رہے اور شیخ الجامعہ حضرت مولانا شیخ اختر عباس نجفی مدظلہٗ سے اخذ فیض کرتے رہے اس کے بعد آپ نجف اشرف تشریف لے گئے جہاں آپ نے حسب ذیل اساتذہ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا:

۱۔ حضرت آیت اللہ سید ابوالقاسم خوئی مدظلہٗ۔ ۲۔ استاذ العلماء حضرت مولانا محمد علی افغانی مدظلہٗ۔
۳۔ استاذ العلماء حضرت مولانا شیخ مرزا محمد کاظم تبریزی مدظلہٗ ۴۔ آیت اللہ سید محمد روحانی مدظلہٗ۔
۵۔ حجۃ الاسلام شیخ راستی مدظلہٗ۔

سند فراغ حاصل کرنے کے بعد سے اب تک آپ نجف اشرف ہی میں سلسلۂ درس و تدریس قائم رکھے ہوئے ہیں۔ آپ کئی عربی کتب کے مؤلف ہیں جو ابھی تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہو سکیں، ان میں سے بعض یہ ہیں:

۱۔ حاشیہ بر شرح تجرید (فلسفہ)۔ ۲۔ حاشیہ بر باب حادی عشر (علم کلام)
۳۔ حاشیہ بر منظومہ (فلسفہ)۔ ۴۔ شرح کفایہ۔
۵۔ حاشیہ بر مکاسب۔ ۶۔ مختصر تفسیر آیات الاحکام
۷۔ کتاب الاصول (علم اصول)۔ ۸۔ بعض فقہی قاعدے، مثلاً قاعدہ لاضرر، قاعدہ فی الکبائر والصغائر، بحث فی الغیبت، بحث فی العدالۃ بحث خمس۔
۹۔ قوانین الاصول کے مقدمے کی شرح۔

۹۔ مولانا مدظلہٗ عربی زبان پر عبور رکھتے ہیں۔ آپ نے نوشہرہ چھاؤنی، فیصل آباد اور باٹا پور میں مجالس پڑھی ہیں۔[1]

[1] مکتوب مولانا مدظلہٗ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

مولانا سیّد بشیر عباس نقوی
فاضل قم

ولدیت : سیّد ملازم حسین نقوی
ولادت نومبر ۱۹۴۹ء
سکونت جامعہ امامیہ کربلا گامے شاہ۔ لاہور

مولانا سیّد بشیر عباس نقوی نومبر ۱۹۴۹ء کو بمقام کلورکوٹ تحصیل و ضلع بھکر میں پیدا ہوئے آپ کا تعلق ایک مذہبی گھرانے سے ہے۔ ۱۹۶۲ء میں آپ نے مدرسہ باب النجف جاڑا ڈیرہ اسمٰعیل خان میں داخلہ لیا۔ چند پارے حفظ کئے اور درس نظامی کی دیگر کتب کی طرف متوجہ ہو گئے۔ حضرت مولانا غلام حسن نجفی مدرس اعلیٰ مدرسہ سے درس نظامی کی آخری کتب پڑھیں۔ ۱۹۷۰ء میں دارالعلوم جعفریہ خوشاب تشریف لے آئے اور فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد تین سال تک اسی مدرسے میں علوم و معارف کے دریا بہاتے رہے۔ مولانا ملک اعجاز حسین مدرس اعلیٰ دارالعلوم جعفریہ خوشاب کی تحریک پر آپ قم تشریف لے گئے اور پانچ سال تک۔ وہاں کے مشاہیر اساتذہ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔

حوزۂ علمیہ قم میں آپ کے اساتذہ آقائے مصطفیٰ اعتمادی اور آقائے حسین موسوی تھے۔ ۱۹۷۷ء میں سند فراغت حاصل کرنے کے بعد وطن مراجعت کی اور تا حال جامعہ امامیہ کربلا گامے شاہ میں بطور مدرس اعلیٰ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ مولانا ضمیر باقر نجفی کے بھائی ہیں جن کا ذکر دوسرے مقام پر آئے گا۔ راقم کو آپ سے شرف نیاز حاصل ہے۔[1]

مولانا قاری سیّد بہادر علی شاہ

وفات : ۱۳۳۵ھ/۱۹۱۶ء

مولانا قاری سیّد بہادر علی شاہ جلالپور جٹاں ضلع گجرات میں پیدا ہوئے وطن میں ابتدائی دینی تعلیم حاصل کی اس کے بعد دہلی چلے گئے اور وہاں قاری سیّد جعفر علی جارچوی (م ۱۳۱۴ھ) سے درس نظامی کی تکمیل کی، خطابت شروع کر دی، بہترین قاری تھے، پنجاب اور یوپی میں آپ بہت مقبول تھے۔[2]

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ، بنام ملک ملازم حسین
[2] مولانا سیّد مرتضیٰ حسین فاضل مدظلہ، مطلع الانوار، ص ۱۳۲

تبلیغِ مذہب کے لئے آپ مناظروں اور مباحثوں میں بھی شریک ہوتے تھے۔ چنانچہ آپ کا مباحثہ مولوی محمد قاسم سنی ساکن سنبلیہڑہ سے ہوا تھا۔[۵]

تصانیف: آپ کی حسبِ ذیل تصانیف ہیں:

۱۔ تفسیر سورۂ یوسف۔ ۲۔ دلیل الوصل فی جواب قوامع الفصل۔

۳۔ واقعات مناظرہ نگینہ۔ ۴۔ دلائل الصادقین تاریخ محمدی۔

آپ کے دو صاحبزادے تھے غلام علیؒ اور مولانا سیف علی مرحوم۔ مولانا سیف علیؒ مشہور خطیب تھے۔ آپ کے پوتے مولانا حافظ ذوالفقار علی شاہ پاکستان کے معروف قاری اور خطیب تھے۔ آپ کا انتقال ۷ جنوری ۱۹۸۲ء میں ہوا ہے اور جلال پور جٹاں ہی میں دفنائے گئے ہیں۔

مولانا قاری سید بہادر علی شاہؒ ۲۶ محرم ۱۳۳۵ھ میں واصل بحق ہوئے نواب محمد جعفر نے یہ قطعۂ تاریخ کہا:

بداں مسکنش پور بعد جلال کہ در پنج آبست این ارض پاک
مناظر بُدو در غم شاہ دین دلی در بغل داشتہ داغ داغ
شش و بست ماہ محرم بُد کہ سید درین جا گشتہ ہلاک
بگفتا چنین جعفر دل حزین بہادر علی شاہ نیک، آہ خاک

مولانا مرحوم کا کتب خانہ نادرات کا مجموعہ تھا جو ضائع ہو گیا۔[۶]

مولانا تاج الدین حیدری

ولدیت: حاجی میاں مہر الدین چوہان

ولادت: اکتوبر ۱۹۳۴ء

سکونت: دار التبلیغ الامامیہ، گوجرانوالہ کینٹ

مولانا تاج الدین حیدری چوہان اکتوبر ۱۹۳۴ء میں بمقام موضع لمبا نوالی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ میں

۵۔ مولانا سید محمد حسینؒ، تذکرۂ بے بہا، ص ۳۸۰۔
۶۔ مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل مدظلہ، مطلع الانوار، ص ۱۳۲۔

پیدا ہوئے، پرائمری تک تعلیم اپنے گاؤں ہی میں حاصل کی اس کے بعد دینی تعلیم حاصل کرنی شروع کر دی آپ کے سب سے پہلے استاد مولانا برکت علی حنفی تھے۔ دوسرے استاد مولانا اللہ دتہ امرتسری تھے جو مسلکاً اہل حدیث تھے۔ اس کے بعد آپ نے مولانا مفتی بشیر حسین بریلوی آف گوجرانوالہ سے استفادہ کیا۔ اس کے بعد آپ نے مولانا پیر ابوالعرفان سید عبدالقادر گیلانی سے سلسلۂ قادریہ میں بیعت کی اور پیر صاحب کے ارشاد کے مطابق ۳۷۲ چک چانواں تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مدرسے میں داخلہ لیا۔ دو سال تک اس مدرسے میں تعلیم حاصل کرتے رہے، اس کے بعد دارالعلوم محمدیہ ہنگھی شریف تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں داخل ہو گئے جہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ مولانا سید جلال الدین۔ ۲۔ مولانا محمد نواب۔

۳۔ مولانا محمد یوسف۔ ۴۔ مولانا غلام قاسم۔

درسیات کی تکمیل کے بعد بریلوی مکتب فکر کے مشہور عالم مولانا سردار احمد (م ۱۳۸۲ھ) کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور دورۂ حدیث پڑھا، پھر بخاری شریف کا سماع دیوبندی محدث مولانا سلطان محمود (۱۳۸۴ھ) کھٹالہ شیخاں تحصیل پھالیہ ضلع گجرات سے ترمذی کا سماع مشہور اہل حدیث محدث مولانا حافظ محمد گوندلوی سے کیا۔ اس کے بعد مختلف بریلوی حنفی مساجد میں خطیب رہے۔

اس زمانے میں مبلغ اعظم مولانا محمد اسمٰعیل اور سیف المناظرین مولانا حافظ سیف اللہ کی تبلیغ سے کراچی میں ان گنت افراد شیعہ ہو رہے تھے۔ اس لئے آپ ان کا زور توڑنے کے لئے کراچی تشریف لے گئے اور شیعوں کے خلاف انتہائی دل آزار تقاریر کیں۔ بالآخر ۱۹۶۱ء میں شیعہ ہو گئے اور جامع المنتظر لاہور میں داخل ہو گئے جہاں دس ماہ تک رہے اور استاذ العلماء حضرت مولانا سید صفدر حسین نجفی مدظلہ سے استفادہ کیا۔ کچھ عرصہ پندرہ روزہ "المنتظر" لاہور کے نگران اعلیٰ بھی رہے۔

آپ کی کچھ غیر مطبوعہ تصانیف حسب ذیل ہیں:

۱۔ البیان المعقول فی طہارت نسب الرسولؐ ۲۔ ایمان ابو طالب۔

۳۔ توضیح المرام فی اثبات عزاء الامام ۴۔ مذہب شیعہ من کتب سنیہ

البتہ "بیان والدابراہیمؑ" کے عنوان سے آپ کا مضمون چند اقساط میں "المنتظر" لاہور میں شائع ہو چکا ہے آپ نے دیوبندی، بریلوی اور اہل حدیث علماء سے مناظرے بھی کئے اور خدا کے فضل و کرم سے سینکڑوں افراد کو دربار اہلبیت علیہم السلام پر جھکا دیا ہے۔ آپ کا سب سے اہم مناظرہ موضع سو باوہ دلو آنہ گنگ روڈ متصل منڈی بہاؤ الدین ہے جس میں مد مقابل مولانا عبدالرشید جھنگوی اور مولانا عنایت اللہ سانگلہ ہل وغیرہ تھے۔ اس مناظرہ میں عین موقع پر ۵۰ افراد شیعہ ہوئے۔ تعجب ہے کہ مولانا محمد صدیق ہزاروی نے یہ لکھ دیا کہ مولانا عبدالرشید جھنگوی نے مولانا تاج الدین حیدری کو شکست فاش دی۔(ب)

مولانا تاج الدین حیدری کی شیعیت اختیار کرنے کے تقریباً چار ماہ بعد مبلغ اعظم مولانا محمد اسمٰعیل سے ملاقات ہوئی۔ اس لئے یہ کہنا کہ حضرت مبلغ اعظم کی کاوش سے مولانا حیدری شیعہ ہوئے درست نہیں ہے۔

مولانا حیدری مدظلہ کا زیادہ وقت تقاریر کرنے میں گزرتا رہا ہے، البتہ ماہ رمضان المبارک میں گھر پر طلباء کو آپ تبلیغی کورس کراتے ہیں، پاکستان کے اکثر مقامات پر مجالس پڑھ چکے ہیں۔[لہ]

مولانا تجمل واحد

ولدیت : میاں جیون

ولادت : ۱۹۳۵ء

سکونت : علی پور ضلع مظفر گڑھ

مولانا تجمل واحد ۱۹۳۵ء میں ایک سنی گھرانے میں پیدا ہوئے، مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد دینی مدارس کی طرف رجوع کیا، ابتدائی تعلیم جلالپور پیروالا میں حاصل کی۔ فاضل عربی کورس مکمل کرنے کے بعد بریلوی مکتب فکر کے مشہور عالم، غزالی دوران حضرت مولانا سید احمد سعید کاظمی مدظلہ کے مدرسے انوار العلوم ملتان میں دورۂ حدیث پڑھا پھر مدرسہ رضویہ بہاولپور میں داخلہ لیا اور فلسفہ میں سند تخصص حاصل کی، کچھ عرصہ مدرسہ عثمانیہ میں شیخ الحدیث بھی رہے۔

لہ انٹرویو مولانا تاج الدین حیدری بذریعہ سید محمد ثقلین کاظمی، اسلام آباد۔
(ب) مولانا محمد صدیق ہزاروی، تعارف علمائے اہلسنت۔

آپ نے بیت پور ضلع مظفر گڑھ میں جامعہ شمسیہ کی بنیاد رکھی جو آج تک موجود ہے۔ ۱۹۶۱ء میں مذہب حقہ اختیار کیا۔ آپ کو عربی، فارسی، اردو اور سرائیکی میں اچھی دسترس حاصل ہے اب تک آپ کی تبلیغ سے سینکڑوں افراد شیعہ ہو چکے ہیں۔ آپ کے مشہور اساتذہ مندرجہ ذیل ہیں جو زیادہ تر بریلوی مکتبۂ فکر سے تعلق رکھتے ہیں:

۱۔ غزالی دوراں حضرت مولانا سید احمد سعید کاظمی مدرسہ انوار العلوم ملتان۔

۲۔ شیخ الحدیث حضرت علامہ سردار احمد مرحوم لائلپور۔

۳۔ شیخ القرآن حضرت علامہ عبد الغفور ہزاروی مرحوم وزیر آباد۔

آج کل آپ محافل و مجالس کو زینت بخش رہے ہیں[۱]، خداوند عالم تا دیر سلامت رکھے۔

مولانا سید تسلیم حسین کاظمی

فاضل عربی

ولدیت: سید شاہ حسین مرحوم

ولادت: ۱۹۴۷ء

سکونت: سید، تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

مولانا سید تسلیم حسین کاظمی ۱۹۴۷ء میں سید تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے، مولانا موصوف مشہدی خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ ۱۹۶۱ء سے آپ کی دینی تعلیم کا آغاز دار العلوم جعفریہ خوشاب سے ہوا۔ اس مدرسے میں آپ نے حضرت علامہ حسین بخش مدظلہ العالی، حضرت مولانا علامہ ملک اعجاز حسین نجفی اور حضرت مولانا محمد حسین مدظلہ العالی کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔ درس نظامی کی ابتدائی کتب یہیں پڑھیں، جب مولانا علامہ حسین بخش نجفی جامع المنتظر لاہور تشریف لے گئے تو آپ بھی لاہور چلے آئے جہاں دیگر علماء کے علاوہ حضرت مولانا سید صفدر حسین نجفی مدظلہ العالی سے بھی اخذ فیض کیا۔ شرح لمعہ (جلدین) آپ ہی سے مکمل کیں۔ ۱۹۶۶ء میں فاضل عربی کا امتحان پاس کیا، اس کے بعد محمد علی ہائی اسکول چکوال ضلع جہلم میں عربی معلم مقرر ہوئے اور اسکول ہی کی مسجد میں امام جماعت بھی رہے۔ آج کل گورنمنٹ کاظمیہ ہائی اسکول سید میں استاذ ہیں اور حتی الامکان علوم آل محمد علیہم السلام کو عام کر رہے ہیں[۲]۔ خداوند عالم مزید توفیقات عنایت فرمائے۔

---

[۱] بذریعہ سید تبشر رضا کاظمی۔
[۲] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

مولانا سید ثابت علی شاہؒ

ولدیت : مدار علی شاہؒ

ولادت : ۱۱۵۳ھ/۱۷۴۰ء

وفات : ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء

مدفن : سیون، ضلع دادو

مولانا سید ثابت علی شاہ ۱۱۵۳ھ میں ملتان میں پیدا ہوئے آپ دراصل ملتان کے رہنے والے تھے[۱] میر کرم علی شاہ کے مقربین میں سے تھے تمام عمر سندھ میں ہی گزری۔ مخدوم محمد احسان سے عربی کی تعلیم حاصل کی اور مخدوم محمد مراد واعظ سے تفسیر، حدیث اور فقہ۔ نور الحق اور میاں غلام علی مداح سے اصلاح اشعار لی[۲]۔ آپ مندرجہ ذیل کتابوں کے مصنف تھے :

۱۔ مرثیے (تین جلدیں)۔
۲۔ ہجو میں چٹک (شعلہ)[۳]۔

۲۷ جمادی الثانی ۱۲۲۵ھ / ۱۸۱۰ء میں سیون میں آپ واصل بحق ہوئے۔

مقام تعجب ہے کہ پیر حسام الدین راشدی مرحوم نے مولانا سید ثابت علی شاہؒ کو سندھی میں مرثیہ گوئی کا بانی اور موجد لکھا ہے[۴] حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت شاہ عبد اللطیف سندھ میں مرثیے کے بانی تھے چنانچہ شاہ مرحوم کے رسالے میں "سر کیڈارو" کے عنوان سے کافی ابیات مرثیے کے انداز میں موجود ہیں ان میں سے بعض یہ ہے :

حضرت زین العابدینؑ سے رخصت ہوتے ہوئے امام حسینؑ نے فرمایا

۱۔ تاریخ ادبیات مسلمانان پاک و ہند۔ ج ۱۳۔ ص ۵۲۷۔
۲۔ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ۔ سندھ میں اردو شاعری۔
۳۔ تاریخ ادبیات مسلمانان پاک و ہند، ج ۱۳۔ ص ۵۲۷۔
۴۔ پیر حسام الدین راشدی، سندھی ادب، ص ۶۷۔

شاہ گھوڑے سے اتر کر خیمے کے اندر اشکبار آئے
سرہانے بیٹھ کر کہنے لگے
اے میرے دل کے قرار عابد
تو ذرا آنکھیں کھول اور ہوشیار رہو جا
میں تو مرنے چلا ہوں اور
یہ نا موس نبی صلعم آپ کے حوالے کر چلا ہوں۔[۵]

مولانا مفتی جعفر حسین

ولدیت : حکیم چراغدین
ولادت : ۱۹۱۶ء
فاضل نجف
مدفن : کربلا گامے شاہ لاہور

مولانا مفتی جعفر حسین ۱۹۱۶ء میں گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے آپ کا خاندان علماء اور اطباء کا خاندان ہے آپ نے ابتدائی اسکول کی تعلیم کے بعد گلستان بوستان، اخلاق محسنی اور حلیۃ المتقین وغیرہ اپنے نانا حکیم شہاب الدین احمد سے پڑھیں، پھر شہر کے بعض اطباء سے میزان الطب، طب اکبر اور مفرح القلوب پڑھیں۔ اہلسنت کے مقامی مدرسے انوار العلوم سے منطق میں قطبی تک، فلسفہ میں ہدیہ سعیدیہ تک اور ادب میں سبع معلقہ اور مقامات حریری تک کتابیں پڑھیں۔ ۱۹۲۸ء میں آپ مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ میں داخل ہو گئے اور وہاں سے ممتاز الافاضل کی سند حاصل کی۔ اس کے علاوہ لکھنؤ یونیورسٹی سے فاضل ادب اور فاضل حدیث کی سند بھی حاصل کی۔ لکھنؤ میں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ نجم الملت مولانا سید نجم الحسنؒ (م ۱۳۵۷ھ)۔ ۲۔ مولانا سید ظہور حسن بارہویؒ۔
۳۔ مولانا سید ابوالحسنؒ (م ۱۳۵۵ھ) والد علامہ سید علی نقی مدظلہ۔ ۴۔ مولانا سید سبط حسین جونپوریؒ۔

---

[۵] تاریخ ادبیات مسلمانان پاک و ہند، ج ۱۳، ص ۵۲۷۔

۵۔ مولانا مفتی سید محمد علیؒ (م ۱۳۶۱ھ)۔
۶۔ حضرت مولانا مفتی سید احمد علیؒ (م ۱۳۸۸ھ)۔

لکھنؤ سے فراغت کے بعد آپ نجف اشرف تشریف لے گئے جہاں آپ پانچ سال تک رہے۔ سطحیات کے علاوہ درس خارج میں بھی شرکت کی۔ وہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ حجۃ الاسلام آقائے شیخ عبدالحسین رشتیؒ۔
۲۔ " " " میرزا باقر زنجانیؒ۔
۳۔ " " " سید جواد تبریزیؒ۔
۴۔ " " " آقائے شیخ ابراہیم رشتیؒ۔
۵۔ " " " سید علی نوری۔

۱۹۴۸ء میں آپ وطن واپس آئے اور حضرت نجم الملت کے حکم پر مدرسہ باب العلوم نوگانواں سادات ضلع مراد آباد میں صدر مدرس ہو گئے۔ کچھ عرصے کے بعد گوجرانوالہ میں مدرسہ جعفریہ قائم ہوا اور آپ یہاں تشریف لے آئے۔ اگست ۱۹۴۹ء میں تعلیمات اسلامیہ بورڈ کے ممبر منتخب ہوئے، ۱۸ مئی ۱۹۵۲ء میں جہانگیر پارک کراچی میں چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی کی تقریر ہوئی جس کی وجہ سے آل پاکستان مسلم پارٹیز کی کراچی میں ایک کانفرنس طلب کی گئی اس کے دعوت ناموں پر جن جن علماء کرام نے دستخط فرمائے حضرت مولانا مفتی جعفر حسینؒ ان میں سے ایک تھے اس کانفرنس میں ذیل کے مطالبات کی تشکیل کی گئی تھی۔

۱۔ احمدی ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جائیں۔
۲۔ چوہدری ظفر اللہ خان کو وزیر خارجہ کے عہدے سے الگ کر دیا جائے۔
۳۔ احمدی تمام کلیدی اسامیوں سے ہٹا دیئے جائیں۔[1]

---

[1] رپورٹ تحقیقاتی عدالت ۱۹۵۴ء، ص ۸۰۔

آپ دو مرتبہ صدر محمد ایوب خان مرحوم کے دور میں اسلامی مشاورتی کونسل کے ممبر رہے۔
۱۹۷۷ء میں قومی اتحاد کا بھرپور ساتھ دیا موجودہ صدر مملکت جناب محمد ضیاء الحق نے آپ کو اسلامی مشاورتی کونسل کا ممبر نامزد کیا لیکن چونکہ مفتی صاحب کی نفاذ فقہ جعفریہ کے سلسلے میں کوئی بات نہیں مانی جارہی تھی اس لئے آپ نے ۳۰ اپریل ۱۹۷۹ء میں استعفیٰ دے دیا۔ اسی سال بھکر کنونشن میں آپ کو "قائد ملت جعفریہ" چنا گیا تھا۔ جولائی ۱۹۸۰ء کی اسلام آباد شیعہ کنونشن میں آپ نے قوم کی قیادت کی اور چوبیس گھنٹے سے زیادہ سیکرٹریٹ اسلام آباد کا گھیراؤ کیا۔
۱۹۷۹ء میں جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں آپ نے جامعہ جعفریہ کا افتتاح کیا جو اس وقت بفضلہ تعالیٰ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔
ان تمام قومی کاموں کے علاوہ آپ نے تصنیف و تالیف کی طرف بھی توجہ دی، حسب ذیل کتابیں شائع ہو چکی ہیں:

۱۔ ترجمہ و حواشی نہج البلاغہ۔ اس کا انگریزی ترجمہ قم (ایران) اور کراچی سے شائع ہو چکا ہے۔
۲۔ ترجمہ و حواشی صحیفۂ کاملہ۔
۳۔ سیرت امیرالمؤمنین (دو جلدیں)۔

لکھنؤ کے زمانۂ تعلیم میں آپ اردو اور عربی میں قصائد بھی لکھتے تھے نمونے کے طور پر عربی کے دو اشعار ملاحظہ فرمائیں:

یطوف فؤادی حول حدیک شلھا   یطوف فراش حول شمع جمالک
دنی فتدلی منہ شوقا لوصلہ   فاحرقہ حتی غدامسک خالک[1]

حضرت مفتی صاحب نے جہاں ملکی ہر قومی تحریک میں حصہ لیا وہاں شیعیت کی ترقی کی طرف بھی خصوصی توجہ دی جس وقت بعض روضہ خوان حضرات نے شیعیت کو شیخیت میں تبدیل کرنے کی اسکیم

---

[1] مکتوب مفتی صاحب مدظلہ۔

بیانی آپ نے کھل کر مخالفت کی اور یوں مذہب شیعہ کو غالیانہ نظریات سے محفوظ رکھا۔ آپ نے ۱۹۵۱ء کے اس اجلاس میں بھی شرکت کی تھی جسے بائیس نکات کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

حضرت مفتی صاحب مدظلہ عالم باعمل اور نیک سیرت انسان ہیں دھوکہ و فریب سے انتہائی نفرت ہے اللہ تعالیٰ مزید توفیقات عنایت فرمائے۔

مولانا سید جعفر حسین شاہ

ولدیت : مولانا سید میر جعفر

ولادت : ۱۲۹۰ھ

وفات : ۱۳۶۰ء

مولانا سید جعفر حسین شاہ ۱۲۹۰ھ میں استرزئی پایاں ضلع کوہاٹ میں پیدا ہوئے۔ دینی تعلیم اپنے والد مرحوم سے حاصل کی پھر مڈل کا امتحان پاس کیا۔ ایک اسکول میں ملازم ہوگئے کچھ عرصے کے بعد مولانا مرزا یوسف حسین مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایک عرصہ تک اخذ فیض کرتے رہے۔ آپ پشتو کے قادر الکلام شاعر تھے۔ مرثیہ بھی کہتے تھے عمر کے آخری چار سالوں میں قرآن پاک کا پشتو میں منظوم ترجمہ کیا جو چھپ چکا ہے۔ آپ کا تخلص "ریختونی" تھا جس کا مطلب ہے راستباز۔[1]

مولانا سید جواد الاصغر نقوی

صدر الافاضل

ولدیت : سید شبیہ محمد نقوی مرحوم

ولادت : ۸ محرم ۱۳۳۶ھ

سکونت : اے ۲/۵۵ ایف بی ایریا کراچی

مولانا سید جواد الاصغر ۸ محرم الحرام ۱۳۳۶ھ میں کھجوہ ضلع سارن (بہار) میں پیدا ہوئے آپ کا تعلق ایک مذہبی گھرانے سے ہے آپ نے ابتدائی تعلیم کھجوہ ہی میں حاصل کی، ملا اور مولوی کے امتحانات پاس کرنے کے بعد ۱۹۳۵ء میں آپ سلطان المدارس لکھنؤ چلے گئے اور آٹھویں جماعت میں داخل ہوگئے اور صدر الافاضل کی سند حاصل کی۔ اس مدرسے میں آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے:

۱۔ مولانا ابن حسن نونہروی (م ۱۴۰۰ھ)۔ ۲۔ مولانا صغیر حسین۔

---

[1] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۱۴۸۔

۳۔ مولانا عبدالحسین فلسفیؒ (م ۱۳۸۱ھ)۔ ۴۔ مولانا الطاف حسین۔

۵۔ مولانا سیّد حسینؒ۔ ۶۔ مولانا سید محمدؒ۔

مندرجہ بالا اساتذہ کے علاوہ آپ نے مولانا حافظ کفایت حسینؒ۔ سعیدالملت مولانا محمد سعیدؒ، مولانا مفتی احمد علیؒ اور مولانا محمد مصطفیٰ جوہر مدظلہ سے بھی اخذ فیض کیا۔

۱۹۴۷ء میں آپ لاہور تشریف لے آئے اور وہاں سے کراچی منتقل ہو گئے، دینی اور سماجی کاموں میں مصروف ہو گئے پاکستان کے اکثر مقامات پر مجالس پڑھ چکے ہیں۔ ۱۹۷۰ء سے آپ نے کراچی سے پندرہ روزہ "ارشاد" بھی جاری کیا جو باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔

آپ کے والد مرحوم نے اپنے قصبہ میں ایک پریس بنام مطبع الاسلام جاری کیا تھا اور پندرہ روزہ "الاسلام" بھی نکالتے تھے اس میں اپنے والد مرحوم کی کتاب "کبریت احمر" بالاقساط شائع ہوتی رہی یہ کتاب، خادم حسین بھیروی قادیانی کی کتاب تعیین واقعات کربلا کے جواب میں تھی۔ اس کے علاوہ ان کی دو کتابیں اور بھی تھیں۔

۱۔ توضیح الخطبتین۔ ۲۔ عشرۂ مبشرہ۔[1]

مولانا شیخ جوّاد حسین

صدر الافاضل

ولدیت : جناب عبدالمجید

ولادت : ۱۹۰۳ء

سکونت : کاشانۂ جوّاد، ہنگو، ضلع کوہاٹ

مولانا شیخ جوّاد حسین ۱۹۰۳ء میں مبارکپور ضلع اعظم گڑھ (یو پی) کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ قرآن شریف، فارسی اور اردو کی کتب اپنے گھر پر پڑھیں اس کے بعد اہلسنّت کے مقامی مدرسے میں داخل ہو گئے۔ پھر مدرسۂ ایمانیہ بنارس میں داخلہ لیا۔ اس مدرسے میں مولانا سیّد ناظر حسن صدر الافاضل، مولانا سیّد محمد سجّاد اور مولانا سیّد علی جوّاد سے اخذ فیض کیا۔ ۱۹۱۹ء میں لکھنؤ جا کر

---

[1] انٹرویو مولانا سیّد جوّاد الاصغر بذریعہ مولانا کاظمی۔

مدرسہ سلطان المدارس میں داخلہ لیا۔ ۱۹۲۴ء میں سند الافاضل اور صدر الافاضل کی اسناد لیں

اساتذہ: لکھنؤ میں آپ کے اساتذہ مندرجہ ذیل تھے:

۱۔ حضرت مولانا سید محمد رضا فلسفیؒ ۲۔ حضرت مولانا سید عالم حسین ادیبؒ۔

۳۔ حضرت مولانا سید محمد ہادی مجتہدؒ۔ ۴۔ حضرت مولانا سید محمد باقر مجتہدؒ۔

اس کے بعد آپ لکھنؤ کے عربی کالج میں داخل ہوگئے اور ادب اور علم الکلام کی تکمیل کی۔ اس کے علاوہ حکیم سید مظفر حسین سے علم طب کی تعلیم بھی حاصل کی۔ ۱۹۲۵ء میں مدرسۃ الواعظین لکھنؤ میں داخلہ لیا۔ اس مدرسے تین سالہ کورس دو سال میں مکمل کرلیا اور فنِ مناظرہ میں ایک خاص مقام حاصل کیا۔ اس مدرسے میں آپ کے اساتذہ حضرت مولانا سید سبط حسن اعلی اللہ مقامہ اور علامہ علی نقی مدظلہ کے والد جناب مولانا ابوالحسن عرف منن اعلی اللہ مقامہ تھے۔ ۱۹۲۸ء سے ۱۹۳۰ء تک بمبئی، ۱۹۳۱ء میں دہلی، آگرہ، میرٹھ، ۱۹۳۲ء میں علی پور ضلع مظفر گڑھ۔ ۳۵-۱۹۳۴ء میں ضلع جھنگ میں تبلیغی دورے کئے۔ ۱۹۳۶ء میں رنگون میں محرم پڑھا اور اسی سال آپ کو پارہ چنار صوبہ سرحد میں بحیثیت مفتی بھیج دیا گیا جہاں چار سال تک یہ خدمت سرانجام دی۔ ۱۹۴۲ء میں آپ ہنگو ضلع کوہاٹ تشریف لائے اور اس وقت وہیں پر علم و عرفان کے دریا بہا رہے ہیں۔

تحریک پاکستان میں آپ نے نمایاں حصہ لیا۔ یہ علاقہ کانگریس اور سرخپوشوں کا گڑھ تھا آپ نے خان عبدالقیوم خان اور خان ملک رحمٰن کیانی کے ہمراہ دورے کئے اور لوگوں کو مسلم لیگ میں شامل کیا۔

بمبئی میں آپ کا عیسائی مشنری سے مناظرہ بھی ہوا اس کو شکست فاش دی اور بھاگنے پر مجبور کیا۔

آپ کے ایک بھائی مولانا شیخ علی حسین صدر الافاضل دس بارہ سال تک افریقہ میں تبلیغی خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں اور اب واپس اپنے وطن مالوف میں پہنچ گئے ہیں اور مدرسہ بابُ العلم مبارکپور کی نگرانی فرما رہے ہیں[1]۔ احقر کو حضرت مولانا سے نیاز حاصل ہے۔ آپ ایک انتہائی سادہ طبیعت کے مالک ہیں۔

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

مولانا سیّد حامد علی موسوی النجفی

ولدیت : سیّد نذر علی شاہ

ولادت : ۱۹۴۰ء

سکونت : ۱۲۹/۱۱/ بی۔ جامعۃ المؤمنین علی مسجد سیٹلائٹ ٹاؤن۔ راولپنڈی۔

مولانا سید حامد علی موسوی اب سے کوئی چالیس سال قبل پٹھانوں کی گوٹھ ضلع میرپور خاص (سندھ) میں پیدا ہوئے آپ کا تعلق چکوال کے مشہور و معروف مشہدی خاندان سے ہے۔ آپ کا اصلی وطن وریامال تحصیل چکوال ضلع جہلم ہے۔ آپ دارالعلوم محمدیہ سرگودھا میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد نجف اشرف تشریف لے گئے وہاں آپ کے اساتذہ مندرجہ ذیل تھے:

۱۔ حضرت آیۃ اللہ روح اللہ خمینی دامت برکاتہم العالیہ۔

۲۔ حضرت آیۃ اللہ سید ابوالقاسم خوئی مدظلہ العالی۔

۳۔ حجۃ الاسلام مولانا مفتی سیّد محمد اردبیلی مدظلہ۔

۴۔ استاذ الاساتذہ حضرت مولانا شیخ محمد علی افغانی مدظلہ العالی۔

نجف اشرف سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ راولپنڈی تشریف لے آئے۔ بعد میں علی مسجد سیٹلائٹ ٹاؤن میں خطابت و امامت کے فرائض انجام دینے شروع کئے۔ ۱۹۷۰ء میں اسی مسجد میں ایک مدرسہ بنام جامعۃ المؤمنین کی بنیاد رکھی جو بفضلہ تعالیٰ ابھی تک قائم ہے اور ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔

آپ کے دو صاحبزادے سید محمد مرتضیٰ موسوی اور سید علی روح العباس موسوی دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ آپ دو کتب "تذکرۂ حبیب" اور درسِ ہدایت کے مصنف ہیں۔[1]

آپ ایک اچھے مدرس اور عمدہ خطیب ہیں۔ کم گو ہیں۔ خاموشی کے ساتھ تبلیغ دین فرما رہے ہیں خداوندعالم قبول فرمائے۔

---

[1] مکتوب سرفراز حسین صفدر متعلم جامعۃ المؤمنین بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

مولانا حبیب حسن نجفی

ولدیت : مکرم حسین مرحوم

ولادت : ۱۹۱۲ء

سکونت : سادات کالونی یونٹ نمبر۹ لطیف آباد، حیدرآباد سندھ۔

مولانا حبیب حسن ۱۹۱۲ء میں بدایوں (روہیل کھنڈ، یوپی) میں پیدا ہوئے، بچپن ہی میں یتیم ہو گئے تھے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد "بیت المال" لکھنؤ میں داخل ہو گئے، یہاں دو سال تک رہے۔ اس کے بعد مدرسہ ناظمیہ میں چلے گئے، اس مدرسے میں دو سال تک پڑھتے رہے اور پھر مدرسہ منصبیہ میرٹھ میں چلے گئے اور مروجہ درسِ نظامی کی تکمیل وہیں کی۔ ۱۹۳۶ء میں نجفِ اشرف چلے گئے جہاں پانچ سال تک علوم آلِ محمد علیہم السّلام حاصل کرتے رہے۔ ۱۹۴۱ء میں بدایوں واپس آئے اور دو سال تک دودھ کا کاروبار کرتے رہے۔ چند سال تک نگینہ ضلع بجنور میں خطبہ ارشاد فرماتے رہے۔

پاک وہند کے مختلف مقامات پر آپ نے تقاریر فرمائی ہیں آپ کے صاحبزادے مولانا محمد طٰہٰ مدظلہ ہیں جو صاحب علم ہیں[1]

مولانا سیّد حسن نقویؒ

ولدیت : مولانا سیّد زین العابدینؒ

وفات : ۱۰۲۰ھ

مولانا سید حسن نقوی بخاریؒ مولانا سیّد زین العابدینؒ کے بیٹے اور مولانا سیّد محمد راجوؒ کے پوتے تھے ان شیعہ علماء میں سے تھے جو بلا تقیہ زندگی گزارتے تھے مجالس المؤمنین کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے حضرت شہید ثالثؒ سے خصوصی تعلقات تھے جس زمانے میں حضرت شہید ثالثؒ لاہور میں تھے اس وقت مولانا سیّد بخاریؒ نے حضرت شہید ثالثؒ کی خدمت میں نواحی سندوسوئی پور سے ایک سوالنامہ بھیجا تھا ان میں سے پہلا سوال اور جواب یہ تھا:

---

[1] انٹرویو مولانا حبیب حسن مدظلہ بذریعہ مولانا کاظمی۔

سوال از طرف سید حسن بخاری: "کس دلیل سے مذہب امامیہ اثنا عشری مذہب امام جعفر صادق ہے؟"
جواب از طرف شہید ثالث: "امام شافعی کے مقلدین اپنے آپ کو شافعی مذہب کا پیرو کہلواتے ہیں اور مقلدین امام ابو حنیفہ اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں اسی طرح شیعہ اثنا عشریہ جو کہ امامت ائمہ اہلبیت علیہم السلام کے قائل ہیں کہتے ہیں کہ ہم جعفری ہیں البتہ مخالفین کا نہ جاننا کہ مذہب شیعہ مذہب امام جعفر صادق اور ان کے آبائے طاہرین کا ہے تو اس عدم علم سے مذہب شیعہ پر کوئی ضرر انداز نہیں ہوتا ہے جیسا کہ ہم شوافع حضرات سے سن کر تسلیم کر لیتے ہیں کہ واقعی وہ امام شافعی کے ماننے والے ہیں حالانکہ حقیقت مذہب شافعی سے روشناس نہیں ہوتے ہیں اسی طرح محض ادعا پر ہم مقلدین امام ابو حنیفہ کو حنفی سمجھتے ہیں کیونکہ کسی مذہب کی معلومات نہ رکھنا اس مذہب کے ہونے یا نہ ہونے پر اثر انداز نہیں ہوتے ہیں[1]

مولانا سید حسن امداد جعفری

ممتاز الافاضل

ولدیت: مولانا سید علی شاہ

ولادت: ۱۵۔ فروری ۱۹۱۷ء

سکونت: سی ۱۸/۲ ایف بی ایریا، کراچی

مولانا سید حسن امداد جعفری، غازی پور (یوپی) کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے، ابتدائی دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ میں داخل ہو گئے جہاں ۱۹۳۷ء میں "ممتاز الافاضل" کی سند حاصل کی، اس کے بعد لکھنؤ یونیورسٹی سے عربی میں عالم، قابل، فاضل کے امتحانات پاس کئے اور فارسی میں "دبیر کامل" کی سند حاصل کی۔ الہ آباد یونیورسٹی سے اردو میں "اعلیٰ قابلیت" کا امتحان پاس کیا۔ آپ کے مشاہیر اساتذہ حسب ذیل تھے:

۱۔ مولانا مفتی احمد علی لکھنوی۔
۲۔ نجم العلماء علامہ سید نجم الحسن امروہوی۔
۳۔ مولانا اصغر حسین۔
۴۔ مولانا مرتضیٰ حسین۔

۱۹۵۰ء میں آپ پاکستان آگئے اور گورنمنٹ سیکنڈری اسکول نمبر ۱ میں عربی کے استاذ مقرر ہو گئے، ۱۹۷۴ء میں پنشن لے لی[2]

---

[1] مولانا وصی حیدر خان، نادرۃ الزمن، ص ۱۸۔ [2] انٹرویو مولانا مدظلہ بذریعہ محمد ثقلین کاظمی بمقام کراچی۔

مولانا سید حسن ظہیر نقوی نجفی

ولدیت : سید ظہیر الحسن نقوی
ولادت : یکم ستمبر ۱۹۳۴ء
سکونت : امامیہ مسجد سمن آباد، لاہور

مولانا سید حسن ظہیر نقوی نجفی مدظلہ العالی یکم ستمبر ۱۹۳۴ء کو لاہور کے مشہور نقوی سادات گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ نے دینی تعلیم نجف اشرف میں حاصل کی، بعدازاں بی۔اے کیا، نجفِ اشرف میں آپ کے اساتذہ مندرجہ ذیل تھے :

۱۔ شیخ الجامعہ حضرت علامہ شیخ اختر عباس نجفی وقمی مدظلہ العالی۔
۲۔ عمدۃ المدرسین حضرت علامہ شیخ محمد علی بریری مدظلہ العالی۔
۳۔ حضرت علامہ شیخ ذبیح اللہ مدظلہ العالی۔
۴۔ جناب شیخ مستقیم مدظلہ العالی۔

آج کل آپ امامیہ مسجد سمن آباد میں امام جمعہ وجماعت ہیں۔ آپ اردو، فارسی، عربی اور انگریزی کو بخوبی جانتے ہیں، تبلیغ کا بے حد شوق ہے اور اچھوتے انداز میں تبلیغ فرما رہے ہیں۔ پاکستان کے مشہور مقامات اور افریقہ کے مختلف شہروں میں مجالسِ عزا سے خطاب فرما چکے ہیں[۱]

مولانا سید حسن فاضل

فاضل نجف وقم

ولدیت : سید میر زمان
ولادت : ۱۹۲۷ء
مدفن : ایران وفات : اپریل ۱۹۸۴ء

مولانا سید حسن الفاضل ۱۹۲۷ء میں پیدا ہوئے آپ کا تعلق ایک علمی اور مذہبی گھرانے سے ہے، آپ نے مذہبی تعلیم کوئی بیس سال تک حاصل کی، آٹھ سال تک قم میں رہے جہاں آپ کے اساتذہ حسبِ ذیل تھے :

۱۔ حضرت مولانا علامہ سید محمد باقر سلطانی جن سے آپ نے مکاسب، رسائل اور کفایہ پڑھیں۔

---

[۱] مکتوب مولانا مدظلہ، بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

۲۔ حضرت آقائے منتظری مدظلہ،
۳۔ حضرت آقائے مشکینی مدظلہ۔
۴۔ آیۃ اللہ العظمیٰ حضرت آقائے شہاب الدین مرعشی دامت برکاتہم العالیہ۔
اس کے بعد بارہ سال تک نجف اشرف میں رہے جہاں آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے:
۱۔ آیۃ اللہ العظمیٰ حضرت سید ابوالقاسم الخوئی دامت برکاتہم العالیہ۔
۲۔ آیۃ اللہ العظمیٰ حضرت سید روح اللہ خمینی دامت برکاتہم العالیہ۔
۳۔ آیۃ اللہ العظمیٰ حضرت آقائے صدرا مدظلہ۔
۴۔ آیۃ اللہ العظمیٰ حضرت سید عبدالاعلیٰ سبزواری مدظلہ۔
تعلیم سے فراغت کے بعد آیۃ اللہ حضرت آقائے محسن الحکیم نے آپ کو کوئٹہ بھیج دیا جہاں آپ نے جامعہ امام جعفر صادق کی بنیاد رکھی۔[۱]

"مولانا مدظلہ ایران اور پاکستان کے بعض مقامات پر مجالس پڑھ چکے ہیں، آپ کی تقاریر عربی یا فارسی میں ہوتی ہیں۔ حضرت مولانا کو عربی اور فارسی میں عبور حاصل ہے۔ نہج البلاغہ کا اکثر حصہ حفظ ہے۔

مولانا سید حسین احمدؒ
فاضل عربی

ولادت : ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء
وفات : ۷، ذی قعدہ ۱۳۹۶ھ/۲، نومبر ۱۹۷۶ء
مدفن : ملتان

مولانا سید حسین احمد ۱۳۲۸ھ میں پیدا ہوئے میرٹھ اور رامپور سے درس نظامی کی تکمیل کی پنجاب یونیورسٹی سے فاضلِ عربی کا امتحان پاس کیا۔ طب سے بھی شغف تھا۔ ریواڑی اور ملتان کے اسکولوں میں عربی کے استاذ تھے۔ ریٹائرڈ ہونے کے بعد ملتان ہی میں اقامت اختیار کی تھی۔ آخر عمر میں فالج ہوگیا تھا۔
۷۔ ذی قعدہ ۱۳۹۶ھ میں ملتان میں انتقال کیا۔

---
[۱] مکتوب مولوی سید نصیر حسین۔

آپ کی حسبِ ذیل دو تصانیف ہیں :

۱۔ اصلاح المصلین .

۲۔ معراج الصلوٰۃ شرح اصلاح المصلین۔[1]

مولانا سید حسین اصغر جلالوی

وفات : ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء

مولانا سید حسین اصغر جلالی ضلع علی گڑھ کے رہنے والے تھے، مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ میں تعلیم حاصل کی مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل مدظلّہ سے بھی شرائع الاسلام کا درس لیا وطن سے ہجرت کرکے کراچی آگئے مگر نوعمری ہی میں ۱۳۹۵ھ/ ۲۳ مئی ۱۹۷۵ء میں انتقال کیا۔[2]

مولانا حسین اکبر

ولدیت : آخوند مہربان علیؒ

ولادت : مئی ۱۹۴۲ء

سکونت : مرکز تہذیب الاطفال مدرسہ آخوند مہربان علی مرحوم مہرباں پورہ گلگت .

مولانا اخوندزادہ حسین اکبر مئی ۱۹۴۲ء میں گلگت میں پیدا ہوئے آپ کے والد مولانا مہربان علیؒ گلگت کے معروف عالم دین اور خطیب تھے۔ مولانا حسین اکبر نے ابتدائی دینی تعلیم مقامی مدرسے میں حاصل کی اس کے بعد دار العلوم محمدیہ سرگودہا میں داخل ہو گئے اور کچھ عرصے وہاں دینی علوم کے ساتھ ساتھ جدید علوم سے بھی واقفیت حاصل کی .

مولانا حسین اکبر بہترین خطیب ہیں . شینا زبان میں مرثیہ نگاری بھی کرتے ہیں . علاقے کے بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ دیتے ہیں۔[3]

---

[1] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل ، مطلع الانوار ، ص ۲۰۳ .

[2] ایضاً ، ص ۲۰۴ .

[3] مکتوب اخوندزادہ بنام مولانا کاظمی .

مولانا حسین بخش

ولدیت : ملک اللہ یار

ولادت : ۱۹۲۰ء

فاضل نجف

سکونت : دریا خان ضلع بھکر

مولانا حسین بخش ۱۹۲۰ء میں بمقام جاڑا ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۳۵ء میں مڈل کا امتحان پاس کیا اور دینی علوم حاصل کرنے کے لیے حضرت مولانا سید محمد باقر نقوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چک نمبر ۳۸ تحصیل خانیوال ضلع ملتان چلے گئے جہاں آپ نے صرف و نحو، ادب و فقہ کی تحصیل کی۔ اس کے بعد حضرت مولانا سید محمد یار شاہ نجفی مدظلہ اور حضرت مولانا مفتی جعفر حسین مدظلہ کی خدمت میں کئی سال گزارے اور اخذ فیض کرتے رہے۔ بعد ازاں اہلسنت کے مدارس گوجرانوالہ انہی ضلع گجرات میں معقولات کی تکمیل کی۔ ۱۹۴۵ء میں پنجاب یونیورسٹی سے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔[۱] اس کے بعد ۱۹۴۶ء میں مدرسہ محمدیہ جلال پور ننگیانہ میں مدرس ہو گئے۔ تقسیم ہند کے کچھ عرصے بعد تک مدرسہ صادقیہ خان پور ضلع رحیم یار خان میں تدریسی فرائض سر انجام دیتے رہے۔ ۱۹۵۱ء میں دارالعلوم محمدیہ سرگودہا بحیثیت صدر مدرس چلے گئے اور وہاں سے کچھ عرصے بعد مزید تعلیم کے لئے نجف اشرف چلے گئے اور سطحیات کی تحصیل حسب ذیل اساتذہ سے کی:

۱۔ آیت اللہ سید محمود مرعشیؒ۔

۲۔ آیت اللہ سید محمد تقی عربؒ۔

درسِ خارج میں آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے:

۱۔ آیت اللہ سید ابوالقاسم خوئی مدظلہ العالی۔
۲۔ آیت اللہ سید عبداللہ شیرازی مدظلہ۔
۳۔ آیت اللہ مرزا حسن یزدیؒ۔
۴۔ آیت اللہ میرزا بجنورویؒ
۵۔ آیت اللہ مرزا محمد باقر زنجانیؒ۔

---

[۱] مولانا حسین بخش مدظلہ، لمعۃ الانوار، ص ۵۱۔

۱۹۵۶ء میں آپ پاکستان واپس آئے اور جاڑا ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ایک مدرسہ بنام "جامعہ علمیہ باب النجف" قائم کیا جہاں آج کل حضرت مولانا غلام حسن نجفی مدظلہ طلبہ کو درس دے رہے ہیں۔

آپ کچھ عرصے دار العلوم جعفریہ خوشاب اور جامع المنتظر لاہور میں بھی مدرس اعلیٰ رہے۔ ۱۹۷۰ء میں دوبارہ دار العلوم محمدیہ سرگودھا آگئے اور طلبہ کو علوم آلِ محمد علیہم السلام سے آگاہ کرتے رہے۔

آپ نے اپنی تقاریر اور تحاریر میں مؤمنین کو عمل کی طرف خاص دعوت دی جس کی وجہ سے بعض روضہ خوان حضرات آپ پر فتوؤں کی بوچھاڑ کرتے رہے اسی زمانے میں شیخیت کا بھی غلغلہ تھا آپ نے اس فتنے کا ڈٹ کر مقابلہ کیا لیکن ۱۹۷۵ء میں "بیا کہ من بسپر انداختم" آپ نے شیخ احمد احسائی کی حمایت و وکالت شروع کر دی یہ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ شیخ کے شاگردوں کی طرف رجوع نہیں کیا۔ ۱۹۷۵ء اور اس سے قبل کے آپ کو بیانات اور تحریریں شیخ کی مخالفت میں تھیں لیکن اس کے بعد ان کی حمایت شروع کر دی چنانچہ تفسیر انوار النجف کے بعد کے ایڈیشنوں میں ہمیں یہ عبارت ملتی ہے:

"ہماری ذاتی تحقیق کے ماتحت شیخ احمد احسائی مرحوم کا دامن ان اتہامات سے پاک ہے جو ان کی طرف منسوب ہیں۔"[۱]

آپ نے تقریر و تدریس کے علاوہ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا، چنانچہ آپ کی حسب ذیل کتابیں شائع ہو چکی ہیں:

۱۔ تفسیر انوار النجف (چودہ جلدیں)۔
۲۔ لمعۃ الانوار فی عقائد الابرار۔
۳۔ اصحاب الیمین (واقعات کربلا)۔
۴۔ المجالس الفاخرہ۔
۵۔ المجالس المرضیہ (حضرت مولانا محمد باقرؒ کی مجالس کا مجموعہ)۔
۶۔ اسلامی سیاست۔
۷۔ معیارِ شرافت۔

---

[۱] مولانا حسین بخش مدظلہ، تفسیر انوار النجف، ج ۱، ص ۱۱۔

۸۔ نماز امامیہ۔ ۹۔ چور کی سزا۔
۱۰۔ اسلامی فکر۔ ۱۱۔ دین و اسلام۔ یہ آیت اللہ کاشف الغطاءؒ کی کتاب الدین والاسلام کا ترجمہ ہے۔
۱۲۔ امامت و ملوکیت۔ بجواب خلافت و ملوکیت مولانا مودودی[1]

علامہ حسین بخش مدظلہ نے یہ کتاب مولانا مودودی کی کتاب خلافت وملوکیت کے جواب میں لکھی جبکہ مولانا مودودی کی کتاب کا موضوع سیاسیات ہے اور علامہ حسین بخش مدظلہ کے اس جواب کا موضوع عقائد ہے غالباً علامہ صاحب مولانا مودودی کی کتاب کا "مرکزی خیال" نہ سمجھ پائے۔

حضرت علامہ ایک اچھے مقرر، اچھے مدرس اور اچھے محرر ہیں گو ان کے بعض خیالات سے اختلاف کیا جا سکتا ہے جیسا کہ اس کتاب کے مؤلف کو شیخ احمد احسائی کے بارے میں آپ سے ہے۔

مولانا شیخ حسین جان مرحوم

ولدیت : جناب عبدالحلیم مرحوم
ولادت : ۱۹۲۲ء
وفات : ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء
مدفن : منتوکہ ضلع بلتستان

مولانا شیخ حسین جان منتوکہ ضلع بلتستان کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے، تمام تر دینی تعلیم حضرت مولانا علامہ سید حسین آف چھترون سے حاصل کی، علم فقہ میں آپ کو خصوصی مہارت تھی، حضرت مولانا سید علی بلتستانی مدظلہ، مولانا شیخ حسین جان کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں،

احد اعلام بلتستان وکان عالماً مجاهداً شاعراً عابداً زاهداً ورعاً بصیراً علی تبلیغ الاحکام الشرعیه وقد نظم اصول العقائد فی ابیات عددها

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ۔

نحو ماۃ بیت و نظم احکام شکیات الصلوٰۃ وله مراثی عدیدہ فی مدح الرسول الاعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم[1]

مولانا مرحوم نے سندات فراغت حاصل کرنے کے بعد ترویج علم دین شروع کی، تعلیم بالغان کا ایک بھرپور اور وسیع سلسلہ شروع کیا جس میں خواتین کو بھی مذہبی تعلیم دی جاتی تھی۔

آپ نے تمام شکیات نماز کو عام افراد کی آسانی کے لئے نظم کیا، اصولِ عقائد کو بھی نظم کیا جن کے ساتھ ساتھ دلائل بھی تھے، مراثی و قصائد بھی کہتے تھے، نمازِ تہجد کے پابند تھے، نمازِ فجر کے بعد باقاعدگی سے مصائبِ اہلِ بیت علیہم السلام بیان فرماتے تھے۔

۱۳۷۳ھ مطابق ۱۹۵۴ء میں واصل بحق ہوئے۔[2]

آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا علامہ شیخ محسن علی نجفی مدظلہ جامعۃ اہل البیت اسلام آباد کے مؤسس و مدرسِ اعلیٰ ہیں۔

میر حسین علی تالپور

ولدیت : میر نور محمد خان

وفات : ۲۶ ربیع الاوّل ۱۲۹۵ھ

مدفن : میرن جا قبا حیدر آباد

میر حسین علی خان حیدر آباد میں پیدا ہوئے علماء و فضلاء سے تلمذ رہا۔ جب انگریزوں نے میران تالپور کو گرفتار کیا تو نواب حسین علی خان بھی کلکتہ میں نظر بند رہے۔ ۱۸۵۹ء میں رہائی ملی۔ ۲۶۔ ربیع الاوّل ۱۲۹۵ھ میں حیدر آباد میں رحلت کی۔ آپ کی تصانیف حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ مناقبِ علوی ۲۔ شاہدالامامت ۳۔ لب لباب (فارسی) ۴۔ اردو اور فارسی میں دیوان۔[3]

---

[1] مولانا سید علی بلتستانی، النہج السّوی۔ د ب ط نجفِ اشرف۔

[2] مکتوب علامہ شیخ محسن علی النجفی بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

[3] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۱۵۷۔

مولانا سیّد حسین مرتضیٰ

ایم اے اسلامیات

ولدیت : مولانا سیّد مرتضیٰ حسین صدرالافاضل
ولادت : مارچ ۱۹۵۰ء
سکونت : قم (ایران)

آپ مارچ ۱۹۵۰ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی مکتبی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ ایم اے اسلامیات فرسٹ ڈویژن میں کیا اور کراچی یونیورسٹی سے علّامہ حلّی پر پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ مزید دینی تعلیم کے لئے ۱۹۷۵ء میں ایران تشریف لے گئے تھے اور اب دوبارہ ایران تشریف لے گئے ہیں اور قم میں تحصیلِ علم کر رہے ہیں۔

مولانا سیّد حسین مرتضیٰ نے کافی مقالے اور کئی کتابیں لکھی ہیں جو حسب ذیل ہیں :

۱۔ شیعہ کتبِ حدیث کی تاریخِ تدوین۔ ۲۔ تاریخ فقہ شیعی۔
۳۔ ضرورت امام۔ ۴۔ کردار کی روشنی میں[1]

خدا وند عالم آپ کو مزید توفیقاتِ علمی مرحمت فرمائے۔

مولانا سیّد حشمت علی رح

فاضلِ نجف

ولدیت : حاجی سیّد جماعت علی رح
ولادت : ۱۲۷۵ھ/۱۸۵۸ء
وفات : ۲۵ رمضان ۱۳۵۳ھ/یکم جنوری ۱۹۳۵ء
مدفن : خیراللہ پور ضلع سیالکوٹ

مولانا سیّد حشمت علی ۱۲۷۵ھ میں خیراللہ پور تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ فارسی کی تعلیم مولانا سیّد عبدالرب جعفری سے حاصل کی۔ اس کے بعد علّامہ ابوالقاسم حائری کے ہمراہ میں لاہور چلے گئے اور درسِ نظامی کی تکمیل اورینٹل کالج لاہور سے کی۔ اس کے بعد لکھنؤ گئے اور اعلام سے فقہ و اصول کی کتابیں پڑھیں پھر دیوبند چلے گئے اور کچھ عرصے وہاں مدرسے میں پڑھتے رہے۔ دیوبند سے واپسی پر کچھ عرصے گھر پر رہے پھر نجف اشرف چلے گئے اور وہاں کامل تیرہ سال تک تفسیر

---

[1] مکتوب مولانا سیّد مرتضیٰ حسین مدظلہ بنام سیّد محمد کاظمی۔ [illegible]
۱۹۷۶۔

حدیث، فقہ، فلسفہ و منطق کی تعلیم حاصل کی۔

نجف اشرف میں حسب ذیل آپ کے اساتذہ تھے:

۱۔ محقق اردکانی ؒ ۲۔ مرزا عبدالوہاب مازندرانی ؒ

۳۔ محقق شہرستانی ؒ ۴۔ علامہ سید محمد حسین ؒ

جب وطن واپس آئے تو یہاں علمی برکات کی بجائے مناظروں کا زور شور تھا۔ مذہب کی ترویج و ترقی کے لئے مناظروں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا قومی ترقیاتی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

۲۵۔ رمضان المبارک ۱۳۵۲ھ بمطابق یکم جنوری ۱۹۳۵ء میں واصل بحق ہوئے۔ امام بارگاہ خیراللہ پور میں سپردِ خاک کئے گئے۔ آپ کے صاحبزادے مولانا سید نذیر احمد عالمِ دین تھے جن کا ۱۶ اپریل ۱۹۸۰ء میں انتقال ہوا ہے۔

آپ نے حسب ذیل کتابیں تحریر فرمائیں:

۱۔ معراجیہ (ثبوت معراج جسمانی) ۲۔ رسالہ ضرورت امام

۳۔ شرح حدیث طینت ۴۔ رسالہ عرشیہ (رد تناسخ)

۵۔ نماز شبیہ مترجم مع اصولِ دین[1]

آپ "صدرا" کے حافظ تھے اور اس کا ہر سال باقاعدہ دورہ کرتے تھے۔[2]

مولانا حشمت علی

ممتاز الافاضل

ولدیت : جناب ابراہیم حسین مرحوم

ولادت : ۵ اکتوبر ۱۹۲۲ء

سکونت : محلہ ٹنڈو طیب حیدرآباد (سندھ)

مولانا حشمت علی ۵ اکتوبر ۱۹۲۲ء کو شکارپور ضلع بلند شہر (یوپی) میں پیدا ہوئے آپ نے دینی تعلیم کی

۱۔ مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۲۰۹۔

۲۔ مولانا محمد حسین ؒ، تذکرہ بے بہا، ص ۱۴۳۔

ابتدا مدرسہ احسن المدارس شکارپور سے کی اور مولانا سید محمد عوض نقوی اعلی اللہ مقامہٗ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد آپ لکھنؤ تشریف لے گئے اور ۱۹۳۱ء سے ۱۹۴۶ء تک مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ فروری ۱۹۴۷ء میں لاڑکانہ بطور مبلغ تشریف لائے۔ ۱۹۵۲ء تک بطور مبلغ مختلف جگہوں پر تشریف لے جاتے رہے۔ ۱۹۵۲ء سے اب تک حیدرآباد (سندھ) میں قیام ہے۔ آپ درس نظامی کی مروجہ تعلیم کے علاوہ درج ذیل ڈگریوں کے بھی حامل ہیں:

۱۔ مولوی، عالم، اعلیٰ قابلیت الہ آباد یونیورسٹی۔

۲۔ دبیر کامل (فارسی)۔ لکھنؤ یونیورسٹی

۳۔ فاضل ادب (عربی)۔ لکھنؤ یونیورسٹی

آپ کے اساتذہ میں سرکار نجم الملۃ علامہ نجم الحسن اعلی اللہ مقامہ،

۲۔ حضرت مفتیٔ اعظم ہند مفتی سید احمد علی اعلی اللہ مقامہٗ، اور

۳۔ استاذ العلماء مولانا سید عدیل اختر اعلی اللہ مقامہٗ شامل ہیں۔

آج کل آپ حیدرآباد کے ایک اسکول میں استاد ہیں، فرصت کے جو لمحات بھی میسر آتے ہیں ان میں کسی نہ کسی رنگ میں دین کی خدمت کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے "حیاۃ القلوب" مجلسی کی تیسری جلد کا ترجمہ بنام "ضیاء النفوس" کیا ہے جس کو جناب صادق علی عرفانی ایڈیٹر ہفت روزہ "شیعہ" لاہور نے نہایت آب و تاب کے ساتھ شائع کیا ہے۔ آپ کے سینکڑوں مضامین مختلف اخبارات و رسائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ آپ کے زیرادارت ماہنامہ "المعرفت" عرصہ سولہ سال سے شائع ہو رہا ہے، اس کے اب تک نبوت نمبر، قرآن نمبر، ناطق نمبر، حضرت خدیجہؑ نمبر، خصوصی اشاعت کے حامل رہے ہیں اس کے علاوہ آپ آجکل بچوں کو ابتدائی دینی تعلیم دینے میں بھی مصروف ہیں۔[۱]

آپ ایک معروف خطیب، صاحب درد عالم ہیں، حق کو حق اور باطل کو باطل کہنا آپ کی خصوصیات

---

[۱] مکتوب مولانا مدظلہ، بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

میں فاضل ہے۔ جب آپ نے مولانا محمد اسمعیل مرحوم کو ان کی شخصیت کی تبلیغ پر ٹوکا تو حضرت مبلغ اعظم نے آپ سے بے حد سخت لہجہ اختیار کیا۔ خداوند عالم آپ کو تا دیر سلامت رکھے۔

مولانا خادم حسین جاوید سلطان الافاضل

ولدیت: غلام حسین۔ ولادت: ۲ جنوری ۱۹۵۰ء
سکونت: امام بارگاہ، بلاک نمبر ۷، سرگودہا

مولانا خادم حسین جاوید ولد غلام حسین موضع بونگہ بلوچا نوالہ تحصیل شاہ پور ضلع سرگودہا میں پیدا ہوئے ابتدائی عربی کی تعلیم استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد یار شاہ مدظلہ مدرسہ محمدیہ جلالپور ننگیانہ میں حاصل کی اس کے بعد دار العلوم محمدیہ سرگودہا میں داخل ہو گئے۔ جہاں حضرت مولانا علامہ شیخ محمد حسین نجفی مدظلہ، اور حضرت مولانا نصیر حسین مدظلہ سے اخذ فیض کیا۔ ۱۹۶۴ء میں فاضل عربی کا امتحان پاس کیا پھر اسی مدرسے میں سلطان الافاضل کی کلاس میں داخل ہو گئے اور دو سال کے بعد سلطان الافاضل کی سند حاصل کی آج کل جامع مسجد شیعہ بلاک نمبر ۷ سرگودہا میں خطیب ہیں۔[1]

مولانا سید خادم حسین شیرازی
فاضل عربی

ولدیت: سید کرم حسین شیرازی
ولادت: ۱۹۳۷ء
سکونت: مدرسہ علمیہ جلالپور جدید ننگیانہ تحصیل شاہ پور ضلع سرگودہا۔

مولانا سید خادم حسین شیرازی ۱۹۳۷ء میں میگھ تحصیل شاہپور میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۵۰ء میں دار العلوم محمدیہ جلالپور ننگیانہ تحصیل شاہپور ضلع سرگودہا تشریف لائے اور استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ سید محمد یار شاہ نجفی مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت علامہ سے معالم الاصول، شرح لمعہ، سلم العلوم، شمس بازغہ تک کتب پڑھیں، بعد ازاں فاضل عربی کا امتحان پاس کیا اور اسی مدرسے میں مدرس ہو گئے۔

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ۔

۱۹۵۹ء میں حضرت استاذ العلماء اس مدرسے سے چلے گئے اور آپ ان کی جگہ مدرس اعلیٰ مقرر ہوئے۔ ۱۹۶۴ء میں فاضل فارسی اور میٹرک پاس کیا۔ آپ کے زیرِ اہتمام فاضل عربی اور فاضل فارسی کے امتحانات دلوائے جاتے ہیں۔

آپ متعدد بار حج و زیارات سے مشرف ہو چکے ہیں[1]

مولانا مفتی سید خادم حسین نقوی مرحوم

صدر الافاضل

ولدیت : سید احمد شاہ نقوی بخاری

ولادت : حدود ۱۸۹۵ء

وفات : مئی ۱۹۵۵ء

مدفن : کربلائے معلّٰی

مولانا مفتی سید خادم حسین نقوی ۱۸۹۵ء میں بمقام بہل تحصیل و ضلع بھکر میں پیدا ہوئے۔ تحصیلِ علم کے شوق میں رام پور چلے گئے اور مدرسۂ عالیہ میں داخلہ لیا جہاں مولوی فاضل کیا، اس کے بعد سلطان المدارس لکھنؤ تشریف لے گئے، اور صدر الافاضل کی سند حاصل کی، اس کے بعد مدرسۃ الواعظین میں داخل ہو گئے۔ فارغ ہو کر ڈیرہ غازی خان میں مبلغ مقرر ہوئے اس کے بعد خیرپور تشریف لے آئے اور ریاست کے مفتی مقرر ہوئے یہاں آپ نے ایک دینی مدرسہ بنام سلطان المدارس قائم کیا جو خدا کے فضل و کرم سے اب تک قائم ہے۔ جب مولوی محمد بخش چار یاری نے شیعوں کے خلاف ایک رسالہ لکھا تو حضرت مفتی صاحب نے اس کا جواب "کرار غیر فرار" کے نام سے دیا ——— مولانا مرحوم نے اپنے فرزند مولانا سید ملازم حسین کو لکھنؤ بغرضِ تعلیم دینی بھیجا لیکن وہ جلد ہی انتقال کر گئے[2] ——— حضرت مفتی صاحب نے ملک کے مشہور مقامات پر کامیاب مجالس پڑھیں، مئی ۱۹۵۵ء میں انتقال فرمایا[3]

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ، بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

[2] مکتوب مولانا مرزا یوسف حسین بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

[3] مکتوب سید محمد سبطین نقوی بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

مولانا مفتی خادم علی خان مرحوم

ولدیت : سردار بلاول خان بلوچ

ولادت : ۱۸۸۹ء

وفات : ۲۹ ستمبر ۱۹۵۹ء

مدفن : دربار پیر محمد راجنؒ، لیہ

مولانا مفتی خادم علی خان رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۸۹ء میں بمقام ملکانی قلندر ضلع ڈیرہ غازی خان کے ایک مذہبی بلوچ گھرانے میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم اپنے علاقے میں حاصل کی پھر حضرت مولانا آغا سید شرف حسین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھکر تشریف لے گئے۔ کچھ عرصہ یہاں رہنے کے بعد لکھنؤ تشریف لے آئے۔ لکھنؤ میں عدم واقفیت کے سبب اہل سنت کے مدرسے مدرسۂ نظامیہ میں داخل ہو گئے۔ وہاں آپ کے اساتذہ نے آپ کا نام "خادم علی" سے "خادم چار یار" رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ "میرے والدین نے تو مجھے صرف ایک شخصیت کا خادم بنایا ہے۔ میں کمزور آدمی ہوں چار کی خدمت کیسے کر سکوں گا؟" آخر ان کے اساتذہ آپ کو احمد علی کے نئے نام سے پکارنے لگے۔ کچھ عرصے کے بعد آپ یہاں سے حضرت مولانا علامہ سید نجم الحسن کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ہی کے مدرسے سے سندِ فراغت حاصل کی۔

لکھنؤ سے مراجعت فرمانے کے بعد مولانا سید شرف حسین نے آپ کو بستی شادو خان تحصیل و ضلع لیہ بھیج دیا۔ آپ نے اس علاقے کو اپنی تبلیغ کا مرکز بنایا اور سینکڑوں خاندانوں کو صراطِ مستقیم کی ہدایت کی۔

مولانا مرحوم نے مذہبِ حقہ کے دفاع کے لئے کئی مناظرے کئے ہیں جن میں مناظرۂ نا ڑی تونسہ، چوٹی ضلع ڈیرہ غازی خان اور مناظرہ کروڑ لعل عیسن قابلِ ذکر ہیں۔ کروڑ لعل عیسن کا مناظرہ ۱۹۰۷ء میں ہوا، دوران مناظرہ اور اختتامِ مناظرہ پر سینکڑوں سعید روحوں نے مذہبِ حقہ قبول کیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مولانا مرحوم کا زیادہ وقت تبلیغ و ہدایت میں گزرا اس لئے لکھنے کی طرف زیادہ متوجہ نہ ہو سکے، البتہ ایک رسالہ بنام "السرور لاہل الشعور" تحریر فرمایا جو شائع ہو چکا ہے۔ آپ کے شاگردوں میں حضرت مولانا ملک فیض محمد لکھیالوی معروف ہیں۔

مولانا مرحوم انتہائی لائق مدرس تھے، منکسر المزاج تھے، لومۃ لائم کی پرواہ کئے بغیر کلمۂ حق کہنے میں

جری تھے، آپ سادات کی بہت عزت کرتے تھے، غریب نواز اور یتیم پرور تھے، اعلیٰ درجے کے متقی و پرہیزگار تھے۔[1] فقہ و کلام پر عبور رکھتے تھے۔

آپ کا ایک عظیم کتب خانہ تھا جو اس وقت بستی شادو خان میں شاہ محمد خان ولد واجد علی خان بلوچ کے پاس ہے۔[2]

علم و عمل کا یہ چلتا پھرتا انسائیکلوپیڈیا ۲۹ ستمبر ۱۹۵۹ء کو بعمر ۷۰ برس عالم جاودانی کی طرف سدھارا۔[3]

جناب اختر راہی صاحب مؤلف "تذکرہ علمائے پنجاب" کا یہ تحریر فرمانا کہ آپ کا انتقال ۱۹۷۰ء سے قبل ہوا، حقیقت کے خلاف ہے۔[4]

آپ کا مزار حضرت محمد علی راجن مرحوم لیہ کے روضے کے مشرقی جانب ہے۔ لوحِ مزار پر یہ اشعار کندہ ہیں:

مؤسسو البعد از زیارت حضرت راجن علی ایک عالم کی لحد پر لوٹ کر آؤ سبھی
زیرِ تربت سو رہا ہے ایک عالم اک جری نام تھا خادم علی اور کام خدمت دین کی
حق سکھایا جس نے تم کو اس کا حق دیتے چلو اے ترابی فاتحہ پڑھ کر دعا لیتے چلو[5]

---

[1] مکتوب جناب محمد اکبر خان ترابی نبیرۂ اکبر مولانا مفتی مرحوم بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔
[2] جناب اختر راہی، "تذکرہ علمائے پنجاب"، ج ۱، ص ۱۶۸، لاہور۔
[3] مکتوب جناب محمد اکبر خان ترابی نبیرۂ اکبر مولانا مفتی مرحوم بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔
[4] جناب اختر راہی، تذکرۂ علمائے پنجاب، ج ۱، ص ۱۶۸، لاہور۔
[5] مکتوب جناب محمد اکبر خان ترابی نبیرۂ اکبر مولانا مفتی مرحوم بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

مولانا سید خورشید حسین شیرازی مرحوم

فاضل عربی

ولدیت : سید حاکم علی شاہ

ولادت : ۲۸ مئی ۱۹۱۵ء

وفات : یکم فروری ۱۹۸۲ء

مدفن : شادیوال، ضلع گجرات

مولانا سید خورشید حسین شیرازی ۱۳ رجب المرجب ۱۳۳۳ھ بمطابق ۲۸ مئی ۱۹۱۵ء بھدر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ گھرانہ چونکہ مذہبی تھا اس لئے ابتدائی دینی تعلیم وہیں حاصل کی۔ تعلیم سے فارغ ہو کر پنجاب یونیورسٹی سے فاضل عربی، فاضل فارسی اور فاضل اُردو کی سندات حاصل کیں۔ جامعہ امامیہ لاہور میں مدرس رہے پھر گورنمنٹ ملازمت میں آ گئے۔ آپ نے مختلف سماجی اور فلاحی کاموں میں حصہ لیا۔

آپ کی تالیفات مندرجہ ذیل ہیں جو چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ کی صورت میں ہیں:

۱۔ القول الجلی فی حل اختلاف اہل السنۃ و شیعہ علی۔
۲۔ تحقیق مسئلۂ خمس۔
۳۔ العرفان فی دلائل ایمان حضرت عمران۔
۴۔ ازہار الجنان من سہل الایمان والایقان۔
۵۔ حسین اور کعبہ (ترجمہ)۔
۶۔ احکام ائمہ (الموعظ والتنبیہ)۔
۷۔ مخزن المسائل (ترجمہ)۔
۸۔ تجلی طور (ترجمہ فضائل اہلبیت)۔

بظاہر آپ نے درس نظامی کی تکمیل نہیں کی۔

آپ نے کئی مناظروں میں بھی شرکت کی۔ پاکستان کے مختلف شہروں اور بیرون پاکستان آپ اکثر خطاب فرماتے رہتے ہیں۔[1]

آپ کا انتقال یکم فروری ۱۹۸۲ء کو ہوا اور آپ کو وصیت کے مطابق شادیوال ضلع گجرات میں دفن کیا گیا۔[2]

---

[1] مکتوب سید سبطین حیدر شیرازی بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

[2] ایضاً۔

مولانا خیر محمد خان

فاضلِ عربی

ولدیت : جناب مٹھا خان
ولادت : ۱۹۳۹ء
سکونت : نتکانی تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان

مولانا خیر محمد خان کی پیدائش ۱۹۳۹ء میں تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں ہوئی، آپ کے دادا جناب حیات محمد خان مرحوم اس علاقے کے واحد عزادارِ حسینؑ تھے لیکن خواجگان تونسہ کو آپ کی یہ عزاداری پسند نہ تھی، چنانچہ آپ کا سوشل بائیکاٹ کیا گیا اور طرح طرح کے جھوٹے مقدمات میں ملوث کر دیا گیا لیکن آپ کی استقامت فی الدین کی وجہ سے خواجگانِ تونسہ اور عوام سپر انداختہ ہوگئے۔

مولانا خیر محمد خان نے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد حضرت مولانا مفتی عابد حسین مرحوم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دو سال تک ابتدائی دینی تعلیم حاصل کی، پھر دو سال تک سیّد امیر حسین شاہ کی خدمت میں رہے جہاں دینی تعلیم خصوصاً فارسی میں مہارت حاصل کی، پھر مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان تشریف لے گئے۔ ۱۹۶۰ء میں فاضلِ عربی کا امتحان پاس کیا، اس مدرسے میں حضرت مولانا شیخ محمد حسین مدظلہ، مدرسِ اعلیٰ جامعۃ المعصومین سدھو پورہ فیصل آباد سے خصوصی اخذِ فیض کیا۔ مدرسہ سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے ذاکری شروع کر دی۔[1]

مولانا خیر محمد ملک کے مشہور ذاکرین میں سے ہیں، خداوندِ عالم توفیقات میں اضافہ فرمائے۔ آپ ملک کے گوشے گوشے میں مجالس پڑھ چکے ہیں۔

مولانا راجہ دلدار حسین

فاضلِ عربی

ولدیت : جناب راجہ محمد انعام
ولادت : ۱۳؍ جنوری ۱۹۴۰ء
سکونت : موضع دھرابی تحصیل چکوال ضلع جہلم

مولانا راجہ دلدار حسین ۱۳؍ جنوری ۱۹۴۰ء میں بمقام دھرابی راجگان تحصیل چکوال ضلع جہلم کے ایک

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ، بنام سیّد محمد ثقلین کاظمی۔

مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے آپ نے دینی تعلیم (۱) دارالعلوم محمدیہ سرگودھا، (۲) مدرسہ باقرالعلوم داؤدیہ، شیر گڑھ اور (۳) مدرسۃ الواعظین لاہور میں حاصل کی، ان مدارس میں آپ کے حسبِ ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ حضرت مولانا علامہ شیخ محمد حسین نجفی مدظلہ۔
۲۔ حضرت مولانا نصیر حسین نجفی مدظلہ۔
۳۔ حضرت مولانا احمد عباس نجفی مدظلہ۔
۴۔ حضرت مولانا غلام مہدی مرحوم۔
۵۔ حضرت مولانا سبط احمد مدظلہ۔
۶۔ حضرت مولانا غلام حیدر۔
۷۔ حضرت مولانا حافظ سید زوار حسین مرحوم۔

فاضلِ عربی کا امتحان پاس کرنے کے بعد ایف اے تک دنیاوی تعلیم حاصل کی، او ٹی کی ٹریننگ حاصل کی اور گورنمنٹ ہائی اسکول میں ملازمت اختیار کر لی، آج کل گورنمنٹ اسلامیہ ہائی اسکول چکوال میں مدرس ہیں اور اسکول ٹائم کے بعد دارالعلوم جعفریہ چکوال میں بچوں کو قرآن پاک ناظرہ کی تعلیم دیتے ہیں اور خطبۂ جمعہ اپنے گاؤں ہی میں دیتے ہیں۔ مختلف مقامات پر مؤمنین کو اپنے مواعظِ حسنہ سے مستفید بھی فرماتے ہیں۔[1]

مولانا سیّد دلدار حسین نقویؒ

ولدیت : سیّد ذاکر حسینؒ
ولادت : ۱۸۸۵ء
وفات : ۱۹۶۴ء
مدفن : راولپنڈی

مولانا سیّد دلدار حسین نقوی ۱۸۸۵ء میں کندرکی ضلع مراد آباد میں پیدا ہوئے آپ نے ابتدائی دینی تعلیم مولانا سیّد ممتاز حسین سُرسوی سے حاصل کی اس کے بعد مدرسہ منصبیہ میرٹھ میں داخل ہوگئے بعد ازاں مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ میں داخل ہوگئے۔ یہاں آپ کے حسبِ ذیل اساتذہ تھے:

[1] مکتوب مولانا مدظلہ، بنام سیّد محمد ثقلین کاظمی۔

۱۔ نجم الملت مولانا سید نجم الحسنؒ (م ۱۳۵۷ھ)۔

۲۔ باقر العلوم حضرت مولانا محمد باقرؒ (م ۱۳۴۶ھ)۔

۳۔ حضرت مولانا سید ظہور حسینؒ (م ۱۳۵۰ھ)۔

۴۔ حضرت مولانا سید سبط حسینؒ (م ۱۳۷۲ھ)۔

دورانِ تعلیم آپ تکمیل الطب کالج لکھنؤ میں داخل ہو گئے اور حکیم عبدالرشید مرحوم و حکیم عبدالعزیز مرحوم سے علومِ طبیہ کی تکمیل فرما کر کالج سے سند حاصل کی۔ سند فراغ حاصل کرنے کے بعد آپ راجہ صاحب چرکھاری کے طبیبِ خاص ہو گئے اس کے بعد ریاست اصغر آباد ضلع علی گڑھ میں کامل بائیس سال تک رہے۔ ۱۹۴۷ء میں راولپنڈی آ گئے جہاں ۱۹۷۴ء میں وفات پائی۔

آپ مندرجہ ذیل کتب کے مصنف تھے :

۱۔ القول الصحیح فی ولادت المسیحؑ (رد سر سید احمد خان)۔ ۲۔ شمع ہدایت (ردِ مرزائیت)۔

۳۔ تفسیر آیات۔ ۴۔ حیات المسیح (ردِ مرزائیت و سر سید احمد خان)۔

۵۔ بشارت المسیح (رد سر سید احمد خان)۔ ۶۔ کتاب المجالس

۷۔ نسخہ جات طب۔

مولانا موصوف نے تبرا ایجی ٹیشن میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اذان میں شہادتِ ثلاثہ کے بارے میں ڈبائی ضلع بلند شہر میں مخالفین کی طرف سے جو مقدمہ دائر کیا گیا تھا اس میں بھی عملاً شریک ہوئے احقر کے پاس وہ اصل موجود ہے جو مولانا مرحوم نے جمع کروائی تھی۔

پاکستان میں آنے کے بعد آپ نے مذہبی ترقی کے لئے فی سبیل اللہ کام کیا اور روحانی علاج کے ساتھ ساتھ جسمانی علاج بھی شروع کیا اس کے لئے کوہاٹی بازار راولپنڈی میں مطب قائم کیا۔

عیدین کی نماز آپ ہی پردہ کلب لیاقت باغ راولپنڈی میں تاحینِ حیات پڑھاتے رہے۔ مولانا مرحوم اس کتاب کے مؤلف کے دادا تھے۔

مولانا ذاکر حسین
فاضلِ عربی

ولدیت : مولانا شیخ مہدی علی
ولادت : دسمبر ۱۹۵۶ء
سکونت : مسجد نبوی امام بارگاہ حسینی، سیکٹر E/5 نئی کراچی۔

مولانا ذاکر حسین، دسمبر ۱۹۵۶ء میں شگر بلتستان میں پیدا ہوئے، آپ کا گھرانا ایک علمی گھرانا ہے۔ پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد حضرت مولانا شیخ مہدی علی مدظلہٗ سے حاصل کی۔ اس کے بعد آپ جامعۃ المنتظر لاہور میں داخل ہو گئے جہاں آپ نے درسِ نظامی کی تکمیل کی اس کے بعد مظفر المدارس، مدرسۃ الواعظین لاہور میں داخل ہو گئے جہاں آپ چار سال تک رہے، اسی مدرسے میں آپ نے تبلیغ، تقریر، تصنیف کی تربیت حاصل کی۔

آپ نے دینی تعلیم کے دوران فاضلِ عربی، میٹرک، ایف اے، بی اے کے امتحانات پاس کئے، آج کل آپ مسجد نبوی امام بارگاہ حسینی، سیکٹر ۵/ ۴ نئی کراچی میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں اور بلال ایجوکیشن ٹرسٹ کی طرف سے اس مسجد میں طلباء کو دینی تعلیم بھی دے رہے ہیں۔

آپ نے ایک رسالہ بنام "اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ" بھی تحریر کیا جس کا تعلق فنِ مناظرہ سے ہے[1] امید ہے مولانا مدظلہٗ دینی تبلیغ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔

مولانا سید ذاکر حسین اختر واسطی مرحوم

ولدیت : جناب سید فرزند علی
ولادت : ۱۳۱۵ھ
وفات : ۱۹۵۲ء
مدفن : گوجرہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

مولانا سید ذاکر حسین واسطی، بھریلی ضلع انبالہ میں پیدا ہوئے، آپ کے والدِ ماجد کا اسمِ گرامی

[1] مکتوب مولانا مدظلہٗ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

سیّد فرزند علی واسطی تھا، مذہبی تعلیم اور علمِ طبابت کے بعد آپ ایک ہفت روزہ بنام "اثنا عشری" کے ایڈیٹر مقرر ہوئے، کچھ عرصے بعد آپ پھر یہاں تشریف لائے اور ماہنامہ "العرفان" جاری کیا جو قیامِ پاکستان تک نکلتا رہا۔

علم و ادب سے آپ کو خصوصی لگاؤ تھا، شعر و شاعری بھی کرتے تھے، تخلص اختر تھا۔ حسب ذیل کتابیں آپ کی یادگار ہیں:

۱۔ سیرتِ فاطمہؑ۔ ۲۔ ہمارے مرتضیٰؑ کی شان۔

۳۔ ترجمہ نہج البلاغہ۔ ۴۔ گلِ عباسی (ناول)۔

آپ نے مجالسِ عزا کے ذریعے مذہب شیعہ کی خوب تبلیغ کی، چنانچہ حیدر آباد دکن، انبالہ، مدراس، بنگلور، گجرات، لاہور اور گوجرہ میں عوام کو علومِ آل محمد علیہ السلام سے روشناس کرایا، نواب شہید یار جنگ سے خصوصی مراسم تھے۔ نواب صاحب نے آپ کا وظیفہ بھی مقرر کیا ہوا تھا، ۱۹۵۲ء میں گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

آج کل آپ وہیں پہ ابدی نیند سو رہے ہیں۔[۱]

مولانا سیّد ذوالفقار حسین نقوی

فاضلِ عربی

ولدیت : سیّد فرزند علی نقوی

ولادت : ۱۵ جنوری ۱۹۴۶ء

سکونت : دارالعلوم حیدریہ، نوشہرہ ورکاں، ضلع گوجرانوالہ۔

مولانا سیّد ذوالفقار حسین نقوی ۱۵ جنوری ۱۹۴۶ء کو دو کوہا سادات ضلع جالندھر (مشرقی پنجاب) میں پیدا ہوئے، میٹرک پاس کرنے کے بعد آپ مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخل ہو گئے، ایک سال اس مدرسہ میں رہنے کے بعد دارالعلوم محمدیہ سرگودھا تشریف لے آئے۔ درسِ نظامی کی اس مدرسے میں تکمیل کی اور سلطان الافاضل کی سند حاصل کی، آپ کے اساتذہ مندرجہ ذیل تھے:

۱۔ استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ سیّد گلاب علی شاہ مدظلہ۔

---

[۱] مکتوب سیّد نیر عباس زیدی۔

۲۔ حضرت مولانا علامہ شیخ محمد حسین نجفی مدظلہ۔

۳۔ حضرت مولانا شیخ نصیر حسین نجفی مدظلہ۔

۴۔ حضرت مولانا سید فضل حسین شاہ مدظلہ۔

۵۔ حضرت مولانا نذر حسین ظفر مدظلہ۔

سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد مدرسہ امامیہ بھلوال تشریف لے آئے یہاں کچھ عرصہ رہے اس کے بعد جامعہ امامیہ لاہور تشریف لے گئے اور آج کل دارالعلوم حیدریہ نوشہرہ ورکاں میں مدرسِ اعلیٰ کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

آپ اب تک چکوال، لاہور، سرگودھا، فیصل آباد، شیخوپورہ میں مجالس پڑھ چکے ہیں۔[لہ] خداوند عالم مزید توفیقات عنایت فرمائے۔

مولانا ملک ذوالفقار علی
فاضلِ عربی

ولدیت : ملک فتح خان

ولادت : ۱۵ر جون ۱۹۴۱ء

سکونت : جنڈ، ضلع اٹک

مولانا ملک ذوالفقار علی ۱۹۴۱ء میں جنڈ کے ایک متموّل گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۰ء میں میٹرک کرنے کے بعد مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخل ہو گئے یہاں مختلف اساتذہ سے اخذِ فیض کرتے رہے۔ ایک سال تک یہاں رہنے کے بعد دارالعلوم جعفریہ خوشاب چلے گئے درسِ نظامی کی تکمیل کے بعد ۱۹۶۸ء میں فاضلِ عربی کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد او۔ ٹی کا امتحان پاس کیا اور گورنمنٹ ہائی اسکول جنڈ میں عربی کے استاذ مقرر ہو گئے۔

مولانا ملک صاحب مدظلہ فعال نوجوان علما میں سے ہیں۔ جنڈ میں توحید و سنّت کے پرچارک ہیں، لومۃ لائم کی پرواہ کئے بغیر حق و صداقت کے اعلان میں جری ہیں۔ غلو و تفویض کے فتنے کا

لہ مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

ڈٹ کر اور کھل کر مقابلہ کیا۔ امید ہے علم دین آپ کے گھرانے میں نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتا رہے گا۔

مولانا ذیشان حیدر خان یزدانی

فاضلِ مشرقیات

ولدیت : غلام حسین

ولادت : ۱۹۵۸ء

سکونت : معرفت جامعہ المنتظر، ایچ بلاک، ماڈل ٹاؤن لاہور۔

مولانا ذی شان حیدر خان یزدانی جن کا سابق نام غلام حُر ہے ۱۹۵۸ء میں بھکر میں پیدا ہوئے، میٹرک کرنے کے بعد مدرسہ باقر العلوم الجعفریہ کوٹلہ جام ضلع بھکر میں داخل ہو گئے اور یہاں فقہ میں شرح لمعہ (جلدین) اصول میں معالم الاصول، منطق میں منطقِ مظفر، فلسفہ میں ہدایت الحکمت پڑھیں اور یہیں سے فاضلِ عربی و فارسی کا امتحان دیا جو امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔ ۷۶-۱۹۷۵ء میں دار العلوم الجعفریہ کربلا خوشاب میں پڑھتے رہے۔

۱۹۷۷ء کے وسط سے ۳ اپریل ۱۹۸۰ء تک مدرسہ آیۃ اللہ الحکیم ٹرنک بازار راولپنڈی میں پڑھتے رہے اور بعض اسباق طلباء کو پڑھاتے بھی رہے، تھوڑا عرصہ جامعہ امامیہ لاہور میں بھی مدرس رہے اور آج کل علامہ اختر عباس صاحب کے مدرسہ کلیۃ القضاۃ الجعفریہ لاہور میں قاضی کلاس میں مزید فقہی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔[1]

آپ نے مندرجہ ذیل اساتذہ سے اخذِ فیض کیا:

۱۔ ماہر الفنون حضرت مولانا ملازم حسین مدظلہ۔

۲۔ مولانا ملک عطاء اللہ مدظلہ۔

۳۔ مولانا حافظ غلام محمد مدظلہ۔

۴۔ حضرت مولانا ملک اعجاز حسین نجفی مدرسِ اعلیٰ دار العلوم الجعفریہ خوشاب۔

۵۔ مولانا کاظم حسین اثیر جاڑوی مدظلہ۔

۶۔ حضرت مولانا سید ساجد علی نقوی النجفی مدظلہ، مدرسِ اعلیٰ آیۃ اللہ الحکیم۔ راولپنڈی۔

۷۔ حضرت مولانا علامہ شیخ محسن علی النجفی مدرسِ اعلیٰ جامعۃ اہل البیت اسلام آباد۔

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام ملک ملازم حسین۔

آپ نے دو کتابوں یعنی یوحنا مسیح درجستجو حقیقت اور مناظرہ یک بانوئے شیعہ کا اردو ترجمہ بھی کیا ہے۔

خداوند عالم مزید توفیقات عنایت فرمائے۔

مولانا رضا حسین خان رشید ترابیؒ

(ایم اے)

ولدیت : شرف حسین خان

ولادت : ۱۳۲۶ھ/ ۱۹۰۸ء

وفات : ۲۳۔ ذی قعدہ ۱۳۹۳ھ/ ۱۹۔ دسمبر ۱۹۷۳ء

مولانا رضا حسین خان رشید ترابی ۱۳۲۶ھ میں حیدرآباد دکن کے ایک دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے تمام تعلیم سرکاری اسکولوں میں پائی۔ سیاست سے خاص شغف تھا اسلئے تحریکِ پاکستان میں قائدِ اعظم کے ساتھ کام کیا۔ تقاریر کرنے کا شروع ہی سے شوق تھا پاک و ہند میں تقریباً تمام ہی مشہور مقامات پر تقاریر کیں تقسیم

مرحوم نے حسبِ ذیل علمائے کرام سے اخذ فیض کیا :

۱۔ سید ابوبکر بن شہاب مرعشی تلمیذ زینی دحلان۔

۲۔ مولانا علی حیدر نظم طباطبائیؒ۔

۳۔ مولانا سبطِ حسن لکھنوی

۴۔ مولانا مرزا محمد ہادی رسوا۔

۵۔ شیخ الحدیث آغائے بزرگ تہرانی۔

آپ کو تفسیر، حدیث، رجال، تاریخ و ادب میں خاص درک تھی۔ آخر ۶۵ سال کی عمر پاکر ۲۳ ذی قعدہ ۱۳۹۳ھ/ ۱۹۔ دسمبر ۱۹۷۳ء کو بمقام کراچی انتقال کیا اور امام بارگاہ سجادیہ میں آسودہ لحد ہیں

آپ کی مندرجہ ذیل تصانیف ہیں :

۱۔ کنزِ مخفی۔ ۲۔ طبِ معصومین۔ ۳۔ حیدرآباد کے جنگلات۔ ۴۔ دستورِ علمی اخلاقی مسائل۔ ۵ جعفر علی کے حضرت مالک بن اشتر کے نام خط کا انگریزی ترجمہ ——— مرحوم بہترین شاعر بھی تھے۔[1]

[1] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۲۳۸۔

مولانا سید رضی جعفر نقوی

ولدیت: حضرت مولانا علامہ سید علی حیدرؒ۔ ولادت: ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۷ء

فاضل عراق۔

سکونت: خطیب شاہ کربلا ٹرسٹ، رضویہ ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی نمبر ۱۸

مولانا سید رضی جعفر نقوی دامت برکاتہم العالیہ بمقام کھجوا ضلع سارن صوبہ بہار کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے آپ کے والد حضرت مولانا سید علی حیدر رحمۃ اللہ علیہ مشاہیر شیعہ علماء میں سے ہیں آپ کے خاندان کی اشاعتِ مذہبِ شیعہ کے لئے خدمات بے حد و حساب ہیں۔

آپ نے اپنے والد ماجد ہی کی نگرانی میں قرآنِ پاک اور دینیات کی تعلیم حاصل کی گورنمنٹ اسکول سے مڈل کا امتحان پاس کیا بارہ سال کی عمر میں سلطان المدارس لکھنؤ میں داخلہ لیا۔ ۱۹۶۲ء میں سند الافاضل کی سند حاصل کی اسی دوران آپ نے الہ آباد بورڈ سے "مولوی" اور "عالم" کا امتحان پاس کیا، علی گڑھ یونیورسٹی سے ادیب کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۶۵ء میں آپ پاکستان آگئے اور جامعہ امامیہ مدرسۃ الواعظین میں داخل ہو کر ممتاز الواعظین کی سند حاصل کی اور کراچی بورڈ سے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا اور اسی یونیورسٹی سے گریجو ایشن کیا۔ اس کے بعد آپ قم چلے گئے اور آقائے اعتمادی مدظلہ سے رسائل و مکاسب تک تعلیم حاصل کی۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد نجفِ اشرف چلے گئے وہاں آپ ۱۹۶۸ء سے ۱۹۷۵ء تک رہے، نجفِ اشرف میں آپ کے حسبِ ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ آیت اللہ سید محسن حکیم طباطبائیؒ۔
۲۔ آیت اللہ سید ابو القاسم خوئی مدظلہ العالی۔
۳۔ آیت اللہ سید روح اللہ خمینی مدظلہ العالی۔
۴۔ آیت اللہ سید محمد باقر الصدر الشہیدؒ
۵۔ آیت اللہ سید عبد الاعلیٰ سبزواری مدظلہ
۶۔ آیت اللہ شیخ جواد تبریزی مدظلہ۔
۷۔ آیت اللہ شیخ مجتبیٰ لنکرانی مدظلہ۔
۸۔ آیت اللہ شیخ راستی مدظلہ۔

وطن واپسی پر آپ جامعہ امامیہ کراچی کے صدر مدرس ہو گئے اسی دوران آپ نے کراچی یونیورسٹی سے ایم اے (عربی) کا امتحان پاس کیا۔

حضرت علامہ مدظلہ کی جہاں تدریس اور تقریر کے میدان میں بے مثال خدمات ہیں اسی طرح تصنیف و تالیف میں بھی وہ کسی سے پیچھے نہیں ہیں چنانچہ آپ کی بعض تصانیف حسب ذیل ہیں:

۱۔ عقائد الشیعہ۔
۲۔ زادسفر۔
۳۔ تلاشِ حق۔
۴۔ صدرِ اسلام کے شیعہ مؤلفین۔
۵۔ اللہ اور عقل۔
۶۔ وجود حضرت حجتؑ اور عقل۔
۷۔ مسئلہ شفاعت اور قرآن۔
۸۔ کیا تبرا گالی ہے۔
۹۔ نور و نار۔
۱۰۔ مقصدِ حیات۔
۱۱۔ تقلید کی ضرورت۔
۱۲۔ حج کیسے ادا کریں۔
۱۳۔ طرزِ بندگی۔
۱۴۔ سوانح حضرت قنبرؒ۔
۱۵۔ سوانح حضرت کمیلؒ۔
۱۶۔ سوانح آقائے سید باقر الصدرؒ
۱۷۔ رہنمائے حج۔
۱۸۔ تدوینِ حدیث و حالات محدثین
۱۹۔ فقہ جعفری اور زکوٰۃ۔
۲۰۔ غزواتِ امیر المؤمنینؑ۔

پاکستان کے اکثر شہروں میں اور بیرونِ پاکستان مسقط، دوبئی، کویت، بغداد، لکھنؤ، پٹنہ، مانچسٹر لندن میں مجالس پڑھ چکے ہیں۔

آپ کی سرکردگی میں پاکستان میں شیعہ دینی مدارس کھولنے کا ایک عظیم منصوبہ ہے چنانچہ "تنظیم المکاتب" کے زیرِ اہتمام ملک میں ایک ہزار مدارس کھولے جائیں گے جس میں سے اس وقت تک تیس قائم ہو چکے ہیں۔[۱]

آپ کے والد حضرت مولانا سید علی حیدر (م ۱۳۸۱ھ) برصغیر کے مشاہیر علماء میں سے تھے آپ کی سو سے

---

[۱] مکتوب مولانا مدظلہ بنام مولانا کاظمی۔

زیادہ تصانیف ہیں جن میں سے اکثر شائع ہو چکی ہیں، منجملہ ان کتب میں سے ایک کتاب عبدالحلیم شرر کی کتاب کے جواب میں "حضرت سکینہ" بھی ہے جس میں آپ نے اس بات کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ حضرت سکینہ کا انتقال ۱۱۷ھ میں مدینہ میں ہوا تھا۔[۱]

مولانا سید رضی عباس

فاضل عربی

ولدیت : جناب سید بادشاہ حسین

ولادت : ۱۴۔ اگست ۱۹۴۲ء

سکونت : مدرس اعلیٰ جامعۃ القائم، عیدگاہ روڈ لیہ۔

مولانا سید رضی عباس ۱۴۔ اگست ۱۹۴۲ء میں بگرہ تھانہ چونترہ تحصیل وضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے، پانچویں جماعت تک موضع مجاہد کے پرائمری اسکول میں تعلیم حاصل کی اور وظیفہ کے امتحان میں بیٹھے، وظیفہ حاصل کیا۔ پھر مڈل اسکول سہالہ میں داخل ہوئے اور آٹھویں میں بھی وظیفہ حاصل کیا لیکن وظیفہ کی پرواہ کئے بغیر دارالعلوم محمدیہ سرگودہا میں داخل ہو گئے کچھ عرصہ جامعہ امامیہ لاہور میں بھی رہے۔ ۱۹۶۵ء میں فاضل عربی کا امتحان بھی پاس کیا۔ اس دوران میں آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے:

۱۔ مولانا نذر حسین۔ ۲۔ مولانا حافظ محمد عنایت۔

۳۔ مولانا غلام حیدر۔ ۴۔ مولانا غلام مہدی۔

۵۔ مولانا سید امداد حسین شیرازی۔ ۶۔ مولانا سید نسیم عباس رضوی۔

۷۔ استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد یار شاہ نجفی مدظلہ۔

سند فراغ حاصل کرنے کے بعد دس سال تک مدرسہ باب العلوم ملتان میں مدرس رہے۔ ۱۹۷۶ء میں مولانا مفتی سید عنایت علی شاہ مدظلہ، کی تحریک پر لیہ چلے گئے اور وہاں شیعہ مسجد میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرماتے رہے۔ اسی سال علامہ سید محمد یار شاہ نجفی کی تحریک پر لیہ میں ایک مدرسہ بنام جامعۃ القائم کا اجراء کیا جو بفضلہ تعالیٰ علوم محمد و آل محمد علیہم السلام کو نشر کر رہا ہے۔

---

[۱] مولانا سید علی حیدر، سکینہ بنت الحسینؑ۔

مولانا مدظلہٗ کئی کتابوں کے مؤلف و مترجم بھی ہیں جن میں سے بعض حسبِ ذیل ہیں :

۱۔ صوم و ماہِ صیام .

۲۔ الاخلاقیات .

۳۔ دینی باتیں حصّہ اوّل و دوم .

مولانا مدظلہٗ ارشاد و تبلیغ میں خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں۔ اصلاحِ معاشرہ کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ مولانا کے دو صاحبزادے ہیں' ایک قاری حافظ سیّد محمد عباس جو گجرہ ہی میں خطیب ہیں' دوسرے سیّد ظلِّ حسنین جو مدرسے میں زیرِ تعلیم ہیں۔

اُمید ہے کہ ہر دو صاحبزادگان اشاعت علومِ دینیہ میں اپنے والد مدظلہٗ کے نقشِ قدم پر چلیں گے۔[1]

مولانا سیّد رضی عباس رضوی

ولدیت : جناب سیّد حفیظ الحسن رضوی

ولادت : ۷۔ ربیع الثانی ۱۳۲۳ھ/ ۱۲۔ جون ۱۹۰۵ء

سکونت : ۲۷۔ نیلم بلاک' علامہ اقبال ٹاؤن ' لاہور .

مولانا سیّد رضی عباس رضوی مدظلہٗ ۷۔ ربیع الثانی ۱۳۲۳ھ میں چھولس ضلع بلند شہر (یوپی) کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم چھولس ہی میں حاصل کی' پھر مدرسہ منصبیہ میرٹھ' نور المدارس امروہہ' مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ اور مدرسۃ الواعظین لکھنؤ میں تعلیم حاصل کی' آپ کے مشہور اساتذہ حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ استاذ العلماء حضرت مولانا سیّد مرتضیٰ حسین .

۲۔ حجۃ الاسلام حضرت مولانا سیّد یوسف حسین نجفی .

۳۔ استاذ الفقہاء حضرت مولانا علامہ سیّد خورشید حسین فلسفی .

۴۔ حجۃ الاسلام حضرت مولانا سیّد سبطِ نبی نجفی .

۵۔ حجۃ الاسلام' سیّد الفقہاء حضرت مولانا مفتی سیّد احمد علی رحمہم اللہ .

---

[1] مکتوب بشیر احمد جسکانی بنام سیّد محمد ثقلین کاظمی .

تعلیم سے فراغت کے بعد مدرسۃ الواعظین لکھنؤ کی طرف سے ماہِ صیام کے لئے ضلع الہ آباد تشریف لے گئے، ۱۹۲۹ء سے ۱۹۳۰ء تک اٹک میں رہائش پذیر رہے، ۱۹۳۱ء میں مضافات اٹک میں تبلیغ فرمائی۔ مؤمنین کو جو اس سے قبل فقہی مسائل میں اہلِ سنّت کی طرف رجوع کرتے تھے فقہ جعفری سے آشنا کیا۔ ۱۹۳۳ء میں مقاماتِ مقدسہ کی زیارات سے مشرف ہوئے۔ ۱۹۳۴ء میں پھر اٹک تشریف لے گئے، کامرہ میں اہلِ سنّت سے مناظرہ ہوا، فتح عظیم حاصل ہوئی اور لوگ جوق در جوق شیعیت میں داخل ہونے لگے۔

شیعہ مسجد اٹک کی توسیع کرائی اس مسجد میں اہلِ سنّت بھی نماز ادا کرتے تھے اس لئے اس ڈر سے کہ کہیں کسی وقت مسجد کے بارے میں جھگڑا نہ ہو۔ مسجد میں حسبِ ذیل قطعۂ تاریخ لکھوایا:

مسجد جامع ساداتِ جلیل — جس کی ہے بزم حسینیہ کفیل
فضلِ حق سے ہوئی تکمیل تمام — شکر کیجئے رضی نیک انجام
کیئے تاریخ بلا کاری گری — مسجدِ حقۂ اثناء عشری

مسجدِ حقۂ اثناء عشری مادۂ تاریخ ہے۔

آپ نے یہاں شیعیت کی تبلیغ کے لئے ایک مدرسہ رضویہ بھی قائم کیا، حضرت مولانا سید گلاب علی شاہ نقوی اور جناب قاضی احمد حسن آپ کے شاگرد ہیں۔ آپ نے شیعہ سادات کو خصوصی درسِ اخلاق دیا جس کی وجہ سے وہاں تبلیغ کے لئے فضا اور ساز گار ہوگئی، آپ نے سینکڑوں افراد کو شیعیت میں داخل کیا ان میں سے بعض کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

مقام		تاریخ	تعداد
۱۔ موضع بگھیرہ تحصیل فتح جنگ	:	مئی ۱۹۳۳ء	: ۱۴
۲۔ موضع مجاہد ضلع راولپنڈی	:	اپریل ۱۹۳۴ء	۳
۳۔ چکری و چک دینال ضلع راولپنڈی	:	مئی ۱۹۳۴ء	۱۳
۴۔ موضع مورت تحصیل فتح جنگ	:	جون ۱۹۳۴ء	۱۷
۵۔ موضع چہان ضلع راولپنڈی	:	مئی ۱۹۳۵ء	۵

۱۹۳۸ء میں شکار پور (یوپی) تشریف لے گئے۔ ۱۹۵۲ء میں پاکستان تشریف لائے اور گوجرانوالہ میں قیام فرمایا۔ ۱۹۵۷ء میں فریضۂ حج ادا فرمایا، کئی جگہوں پر مساجد کی توسیع کی اور بنیاد رکھی۔

آپ نے ایک رسالہ "فلسفۂ شہادتِ حسینؑ" لکھا جو پہلی مرتبہ ۱۹۳۹ء میں "الواعظ" لکھنؤ میں شائع ہوا، بعد ازاں گوجرانوالہ سے کتاب کی صورت میں شائع ہوا۔ برِصغیر ہند و پاکستان کے مشہور مقامات پر آپ نے مجالس پڑھی ہیں، عربی، فارسی پر آپ کو مکمل عبور حاصل ہے۔[1]

مولانا ریاض حسین طاہری

ولدیت : جناب امام بخش

ولادت : ۱۹۵۵ء

سکونت : ملکانی براستہ خان بیلہ تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان۔

مولانا ریاض حسین طاہری ۱۹۵۵ء میں رحیم یار خان میں پیدا ہوئے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم الجعفریہ خانپور ضلع رحیم یار خان میں داخلہ لے لیا۔ اور اسی مدرسہ سے درسِ نظامی کی تکمیل کی، حضرت مولانا سید فضل حسین شاہ آف کوٹ ادو سے اخذِ فیض کیا۔ مدرسہ سے سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم کاظمیہ کوٹ سمابہ ضلع رحیم یار خان میں مدرس رہے اور اس کے بعد مزید دینی تعلیم کے لئے مشہدِ مقدس چلے گئے اور آج تک وہیں تعلیم میں مشغول ہیں۔ آپ نے دارالعلوم حسینیہ ملکانی کی بنیاد رکھی ہے خدا اس مدرسہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عنایت فرمائے۔ آپ کے دو صاحبزادے طاہر عباس اور اطہر عباس دینی مدرسے میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔[2]

---

[1] مکتوب مولانا سید رضی عباس رضوی بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔
[2] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

مولانا ملک ریاض حسین فیاض

فاضلِ عربی

ولدیت : ملک شبیر محمد

ولادت : ۱۱۔ اپریل ۱۹۵۹ء

سکونت : مدرس اعلیٰ مدرسہ عربیہ ناصر العلوم محمدیہ دلیووال تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا۔

مولانا ملک ریاض حسین ۱۱۔ اپریل ۱۹۵۹ء میں بستی نوروالی اَنلبیرہ نشیب کروڑ لعل عیسن ضلع لیّہ کے ایک سنّی گھرانے میں پیدا ہوئے جب آپکے والدین نے شیعت قبول کی تو آپ بھی شیعہ ہو گئے۔ آپ کو مدرسہ باب الرضا کروڑ لعل عیسن میں حضرت مولانا سید محمد حسین رضوی نجفی اعلی اللہ مقامہٗ کی خدمتِ اقدس میں بھیج دیا گیا۔ دو سال آپ نے اس مدرسے میں تعلیم حاصل کی تو حضرت مولانا سید محمد حسین نجفی اعلی اللہ مقامہٗ کا انتقال ہوگیا۔ آپ ۱۹۷۱ء میں مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان تشریف لے آئے اور ایک سال تک یہاں تعلیم حاصل کی، اس کے بعد گھر تشریف لے گئے اور کاشتکاری میں مصروف ہو گئے۔

دو سال کے بعد پھر حضرت مولانا سید گلاب علی شاہ نقوی کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور کامل چھ سال تک علومِ دین حاصل کرتے رہے۔ آپنے اسی مدرسے درسِ نظامی کی تکمیل کی۔ ۱۹۷۹ء میں فاضلِ عربی کا امتحان امتیازی نمبروں کے ساتھ پاس کیا۔ تبلیغی رنگ آپ پر غالب تھا اس لئے دورانِ تعلیم بھی آپ اس فرض کو ادا فرماتے رہے۔

فارغ التحصیل ہونے کے بعد حضرت مولانا سید گلاب علی شاہ نقوی کے حکم پر مدرسہ ناصر العلوم محمدیہ دیووال میں بطور مدرس تشریف لے گئے اور آج تک وہیں خدمتِ دین انجام دے رہے ہیں۔[1]

مولانا حافظ سیّد ریاض حسین نقوی

فاضلِ نجف

ولدیت : سیّد حسین بخش نقوی

ولادت : ۲۸۔ ستمبر ۱۹۴۱ء

سکونت : جامعۃ المنتظر، ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور۔

جناب مولانا حافظ سیّد ریاض حسین نقوی ۲۸ ستمبر ۱۹۴۱ء کو اپنے آبائی وطن چاہ سیّداں والا مضافات

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہٗ بنام سیّد محمد ثقلین کاظمی۔

علی پور، مظفر گڑھ میں پیدا ہوئے آپ استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد یار شاہ نجفی مدظلہٗ کے بھتیجے ہیں۔ سات سال کی عمر میں مدرسہ محمدیہ جلال پور ننگیانہ ضلع سرگودہا میں اپنے عم محترم کی سرپرستی میں تعلیم کا آغاز کیا۔ حضرت مولانا حافظ سید غلام قاسم شاہ مرحوم سے قرآن پاک حفظ کیا۔ ۱۹۵۰ء سے آپ نے شرح لمعہ، رسائل شرح منظومہ پڑھنی شروع کیں۔ ۱۹۵۷ء میں آپ لاہور جامع المنتظر تشریف لے آئے جہاں آپ نے شیخ الجامعہ حضرت مولانا اختر عباس نجفی اور حضرت علامہ سید صفدر حسین مدرس اعلیٰ جامع المنتظر کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔ ۱۹۶۳ء میں آپ نجف اشرف تشریف لے گئے وہاں آپ نے رسائل و مکاسب و کفایہ دوبارہ حضرت آیت اللہ شیخ جواد مدظلہٗ کے محضر اقدس میں پڑھیں۔ فلسفہ کی شرح منظومہ آیت اللہ سید محمد تقی قمی مدظلہ سے اور فلسفہ کی آخری کتاب اسفار حضرت مولانا مرزا فتح اللہ اصفہانی سے پڑھیں۔ فقہ کا درس خارج آیت اللہ العظمیٰ سید محسن الحکیم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت آیت اللہ العظمیٰ روح اللہ خمینی مدظلہٗ سے حاصل کیا۔ اصول فقہ کا درس آیت اللہ سید ابوالقاسم خوئی دامت برکاتہم العالیہ سے لیا۔ ۱۰۔اکتوبر ۱۹۶۹ء کو آپ جامع المنتظر لاہور تشریف لے آئے جہاں آجکل علم و عرفان کے دریا بہا رہے ہیں۔

درس و تدریس کے ساتھ ساتھ ۱۹۷۱ء سے امامیہ مسجد مغل پورہ لاہور میں خطبۂ جمعہ بھی ارشاد فرما رہے ہیں۔

۱۹۷۹ء میں آپ نے وفاق علمائے شیعہ کی تشکیل کی جس میں تمام ان علماء کو شامل کیا گیا جو قم کے فارغ التحصیل تھے۔ اس وقت یہ تنظیم فقہ جعفریہ سے متعلق تمام قومی امور حل کروانے کی کوشش میں مصروف ہے۔

مولانا کے مشہور تلامذہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ حضرت علامہ حافظ بشیر حسین مدظلہ، آپ کا شمار نجف اشرف کے معروف اساتذہ میں ہے۔

۲۔ حضرت مولانا محمد شفیع نجفی مدظلہٗ مدرس جامع المنتظر لاہور۔

۳۔ حضرت مولانا موسیٰ بیگ نجفی مدظلہٗ

۴۔ حضرت مولانا عاشق حسین نجفی مدرس اعلیٰ جامعۃ الغدیر احمد پور سیال جھنگ۔

۵۔ حضرت مولانا غلام رضا ناصر مدرس اعلیٰ، جامع حیدری باب حیدر ضلع سرگودھا۔

قسام ازل نے آپ کو حافظہ وافر فرمایا تھا. قرآن پاک صرف پندرہ ماہ میں حفظ کیا اور عام طور پر صرف ڈھائی گھنٹے میں قرآن پاک سنا دیتے ہیں، آپ نے اہل سنت کی طرف سے یہ چیلنج کئی مرتبہ قبول فرمایا کہ "شیعوں میں حافظ نہیں ہوتے۔" چنانچہ اس قسم کے چار مناظروں میں آپ نے شرکت کی.

۱۔ وچھ ضلع سرگودھا.

۲۔ ساہیوال ضلع سرگودھا.

۳۔ پپلاں ضلع میانوالی.

۴۔ کنوال ضلع جہلم، اس مناظرے میں حافظ عبدالعلی مرحوم اور جناب حافظ محمد عنایت مدرس دارالعلوم محمدیہ سرگودھا بھی موجود تھے۔[۱]

مولانا حافظ سید ریاض حسین نقوی

فاضل عربی

ولدیت : سید حسین شاہ نقوی

ولادت : ۱۹۵۲ء

سکونت . جامع مسجد امام الصادق، جی ۹/۲ اسلام آباد.

مولانا حافظ سید ریاض حسین نقوی ۱۹۵۲ء میں سرگودھا کے ایک علمی اور مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے آپ پیر سید فضل شاہ (م ۱۹۶۶ء) کے بھتیجے ہیں آپنے دارالعلوم محمدیہ سرگودھا سے قرآن پاک حفظ کیا درس نظامی کی تکمیل بھی یہیں سے کی. اس کے بعد سلطان الافاضل کلاس میں داخلہ لیا. بعد ازاں ملتان بورڈ سے فاضل عربی، فاضل فارسی، فاضل اُردو کے امتحانات پاس کئے پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کیا اور راولپنڈی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے او ٹی کی سند لی.

سند فراغ حاصل کرنے کے بعد مولانا موصوف ایک اسکول میں استاذ ہو گئے. کامل آٹھ سال تک شیعہ مسجد جوہر کالونی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے رہے. آپ پنجاب کے مختلف اضلاع میں مجالس پڑھ

---

۱ مکتوب مولانا حافظ سید محمد سبطین نقوی بنام سید تقلین کاظمی.

بچے ہیں مولانا کچھ عرصے مدرسہ امیر المؤمنین خیابان شیرازی مشہد مقدس میں مزید علوم آلِ محمد علیہم السلام حاصل کرتے رہے۔[1]

سید ریاض علی بنارسیؒ

وفات : ۱۳۶۱ھ/۱۹۴۲ء

مولانا سید ریاض علی بنارسی معروف معنوں میں علماء میں سے تو نہ تھے لیکن انہوں نے مذہب کی تبلیغ کے لئے کام وہ کئے ہیں جو بہت کم لوگ کر سکتے ہیں آپ بہترین مبلغ، بہترین مناظر، بہترین خطیب و شاعر تھے۔ شعبان ۱۳۶۱ھ/۲۔ ستمبر ۱۹۴۲ء میں لاہور میں انتقال کیا۔ آپ کی تصانیف حسب ذیل ہیں :

۱۔ الکرار ۲۔ ذبحِ عظیم (جلدین) ۳۔ سوانح فاطمہ زہرا ۴۔ خصوصیاتِ اسلام۔[2]

مولانا سید زوار حسین ہمدانی
فاضلِ نجف

مولانا سید زوار حسین ہمدانی تلہ گنگ ضلع اٹک میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد نجفِ اشرف چلے گئے جہاں آیت اللہ سید محسن الحکیمؒ کے حلقۂ ارادت میں رہے وطن واپسی پر دارالعلوم محمدیہ سرگودھا آ گئے اور دارالعلوم کے ماہنامہ المبلغ کے ایڈیٹر ہو گئے اس کے بعد آپ تلہ گنگ ضلع اٹک چلے گئے اور مکتبہ الہمدانی کے ذریعہ شیعہ کتب کی اشاعت کی۔

لہ مکتوب حافظ صاحب بنام مولانا کاظمی۔

لہ مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۲۴۲۔

حضرت مولانا محمد حسنین سابقی مدظلہٗ کی کتاب جواہر الاسرار، آپ ہی نے شائع کرائی تھی اس میں حضرت مولانا ہمدانی نے عرض ناشر کے تحت مولانا محمد بشیر انصاری کے بارے میں لکھا ہے کہ ہمیں مولوی محمد بشیر صاحب کی کتاب حقائق الوسائط دیکھ کر بجا طور پر شدید رنج ہوا کہ انھوں نے علمی حقائق کے بجائے اکثر و بیشتر ذاتیات پر بحث کی ہے جو ایک عالم کی شان کے بالکل بعید ہے[1]۔ مولانا ہمدانی آج کل دبئی میں مقیم ہیں۔

مولانا سیّد زین العابدین نقوی مرحوم

سند الافاضل

ولدیت : سیّد ممتاز علی مرحوم

ولادت : ۱۲ صفر المظفر ۱۳۰۵ھ

وفات : ۱۳۔ ربیع الاوّل ۱۳۸۴ھ

مدفن : احاطہ درگاہِ حضرت شاہ یوسف گردیزؒ ملتان

مولانا زین العابدین ۱۲۔ صفر المظفر ۱۳۰۵ھ میں موہنہ ضلع گوڑ گاؤں (مشرقی پنجاب) کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے خاندان میں مولانا سیّد محمد صادق اعلی اللہ مقامہٗ جیسے علماء گزرے ہیں[1]۔ آپ کے چچازاد بھائی حضرت مولانا سیّد مرتضیٰ صدر الافاضل تھے جو تقریباً چالیس سال تک محلہ ناصر آباد (جھک) ملتان میں خطیب رہے جن کا انتقال پُر ملال حال ہی میں کراچی میں ہوا ہے۔ مولانا سیّد زین العابدین مرحوم کے جدِ اعلیٰ حضرت شاہ یوسف گردیزی کے بھانجے ہیں۔

جب آپ کی عمر تیرہ سال کی ہوئی تو آپ نے عربی علوم کی طرف توجہ کی۔ اس سلسلے میں آپ کے زیادہ شفیق استاد حضرت مولانا محمد ظفر یاب مرحوم تھے جن کے طریقۂ تعلیم سے آپ کو آخر تحصیل تک کافی مدد ملی۔ مولانا محمد ہارون مرحوم زنگی پوری کے سامنے بھی زانوے ادب تہہ کیا۔ آپ کے حضرت مولانا شیخ مظفر علی خان[2] مراد آبادی

---

[1] سیّد اعجاز حسین رضوی، انجمن سادات و مومنین کا سلور جوبلی نمبر، ۱۹۳۶ء طبع دہلی۔

[2] مولانا شیخ مظفر علی خان مراد آبادی صدیقی شیخ تھے آپ نے ابتدائی تعلیم مولانا سیّد تفضل حسین مرحوم سنبھلی سے معقولات علماء اہلسنّت سے شرائع الاسلام جناب قاری سیّد جعفر علی جارچوی (م ۱۳۱۴ھ) سے جناب عماد العلماء میر آغا اور جناب نجم العلماءؒ سے فقہ اور اصول فقہ پڑھا۔ آپ ریاست رامپور میں ۱۳۴۱ھ تک رہے آپ کی اور مولانا مقبول احمد مرحوم (م ۱۳۴۰ھ/۱۴ نومبر ۱۹۲۱ء) کی کچھ شکر رنجی سی تھی۔ تذکرہ بے بہا فی تاریخ العلماء، ص ۴۰۰۔

سے خصوصی تعلقات تھے آپ حضرت شیخ رہ کے شاگرد تھے. جب مولانا شیخ مظفر علی خان لکھنؤ سے رامپور تشریف لے آئے تو مولانا زین العابدین بھی رامپور تشریف لے گئے اور مولانا شیخ مظفر نے آپ کو مدرسۂ عالیہ میں داخل کرا دیا. بعد ازاں سلطان المدارس لکھنؤ میں پانچ سال تک زیر تعلیم رہے اور وہاں کا مروجہ نصاب مکمل کرلیا. حضرت مولانا علامہ سید علی نقی مدظلہ بھی آپ کے شاگردوں میں سے ہیں.

سلطان المدارس سے فارغ ہونے کے بعد آپ ملتان تشریف لے گئے اور مسجد شاہ یوسف گردیز میں خطیب ہو گئے. مدرسہ باب العلوم میں درس و تدریس کا سلسلہ بھی قائم کیا، ملک اور بیرون ملک آپ کے سینکڑوں شاگرد علماء موجود ہیں.

مولانا مرحوم نیک سیرت اور کلمۂ حق کہنے میں تیغ عریاں تھے. رؤساء کے ہاں جانا اپنی توہین سمجھتے تھے. شرعی احکامات کے سلسلے میں اپنا مقام اور شرعی وظیفہ جانتے اور پہچانتے تھے ایسی شادی میں جہاں باجے وغیرہ ہوں شرکت نہیں فرماتے تھے. چنانچہ شیعانِ ملتان اپنے یہاں شادی وغیرہ میں غیر شرعی امور کا ارتکاب نہیں کرتے.

آپ نے ۱۹۵۳ء کی ختم نبوت کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا.

مولانا مرحوم کا ۱۳ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ میں ملتان ہی میں انتقال ہوگیا. آپ کی آخری آرام گاہ احاطہ درگاہ حضرت یوسف شاہ گردیزؒ ملتان ہے آپ کی وفات پر استاذ العلماء مولانا مفتی سید احمد علی مدرس اعلیٰ مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ حسب ذیل قطعہ تاریخ کہی ہے

رُوحِ انور ہے جناں میں، جسم اطہر زیر خاک	دِل کے آئینہ میں ہے تصویر زین العابدین
تھی زمینِ ہند روشن پہلے ان کے نُور سے	اب وہی جنت میں ہے تنویر زین العابدین
مصرعۂ تاریخ ہجری میں قلم سے یہ لکھا	آج ہے خلدِ بریں جاگیر زین العابدین

۱۳۸۴ھ

مولانا سیّد ساجد علی نقوی

ولدیت : سیّد محمد علی شاہ

ولادت : ۱۹۴۰ء

فاضل نجف و قم

سکونت : مدرسہ آیۃ اللہ الحکیم ٹرنک بازار . راولپنڈی

مولانا سیّد ساجد علی نقوی النجفی ۱۹۴۰ء میں ملھووالی تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک میں پیدا ہوئے آپ معروف عالم دین حضرت علاّمہ سید گلاب علی شاہ مدظلّہ کے بھتیجے ہیں . دینی تعلیم کی ابتدا آپ نے مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان سے کی اور مروّجہ درس نظامی کی سند فراغت یہیں سے حاصل کی آپ کے اساتذہ میں حضرت مولانا سیّد گلاب علی شاہ مدظلّہ، اور حضرت مولانا محمد حسین مدرس اعلیٰ مدرسہ جامعۃ المعصومین فیصل آباد قابلِ ذکر ہیں . ۱۹۵۸ء میں آپ نے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا . ۱۹۵۸ء سے ۱۹۷۰ء تک اسی مدرسے میں رہے اور علوم اہلبیت علیہم السّلام کے دریا بہاتے رہے . ۱۹۷۰ء میں نجف اشرف مزید تعلیم کے لئے تشریف لے گئے ، نجفِ اشرف میں آپ کا قیام ۱۹۷۵ء تک رہا . یہاں کے قابلِ ذکر اساتذہ حسبِ ذیل ہیں :

۱۔ حجۃ الاسلام حضرت مدرس افغانی مدظلّہ،۔

۲۔ حضرت آیۃ اللہ شیخ جوّاد تبریزی مدظلّہ،۔

۳۔ حضرت امام سیّد محمد باقر الصدر الشہید رحمۃ اللہ علیہ ۔

۴۔ حضرت آیۃ اللہ امام ابوالقاسم خوئی دامت برکاتہم العالیہ ۔

۵۔ مجاہد اکبر حضرت آیۃ اللہ روح اللہ خمینی دامت برکاتہم العالیہ۔

جب غیر ملکی علماء کو عراق سے نکالنا شروع کیا گیا تو آپ بھی وہاں سے ہجرت کر کے ۱۹۷۵ء میں قم تشریف لے آئے، یہاں پہنچ کر آپ نے آیۃ اللہ العظمیٰ سیّد محمد رضا گلپائیگانی مدظلّہ، کے درسِ خارج میں شرکت کی .

نجف و قم میں بھی آپ نے تدریس کو نہ چھوڑا، حضرت مولانا سیّد افتخار حسین نقوی مدظلّہ اور مولانا غلام رسول عرفانی آپ کے شاگردوں میں سے ہیں .

۱۹۷۸ء میں راولپنڈی تشریف لے آئے اور مدرسہ آیۃ اللہ الحکیم میں مدرسِ اعلیٰ مقرر ہوئے، آپ کی

آمد سے اس مدرسے میں جان پیدا ہوگئی۔ آپ نے یہاں علماء کی ایک تنظیم "ہیئت علماء امامیہ" قائم کی اسی ہیئت علماء ہی نے جولائی ۱۹۸۰ء میں شیعہ کنونشن اسلام آباد میں منعقد کی، اسی کنونشن کی وجہ سے شیعوں میں سیاسی زندگی کا احساس ہوا۔[1]

آپ نے حضرت امام باقر الصدر الشہید رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب لمحۃ فقہیہ عن دستور الجمہوریۃ الاسلامیہ" کا ترجمہ فرمایا ہے جس کو دفتر تبلیغات اسلامی اسلام آباد نے شائع کیا ہے۔

احقر کو حضرت علامہ سے ایک عرصے سے نیاز حاصل ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ حضرت بعض ایسی کتابوں کا ترجمہ فرمائیں جو کہ اس زمانے میں انتہائی اہم ہوں تاکہ موجودہ اور آنے والی نسلوں کو اس سے فائدہ ہو سکے۔

مولانا سید سجاد حسین بخاری

فاضل عربی

ولادت : یکم فروری ۱۹۵۱ء

سکونت : مدرسہ تعلیمات آل محمد بھائی پھیرو، ضلع قصور۔

مولانا سید سجاد حسین بخاری یکم فروری ۱۹۵۱ء میں پہاڑ پور ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۵ء میں مڈل کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۶۶ء میں جامعہ حسینیہ جھنگ میں داخل ہوگئے اور حضرت مولانا سید محمد عارف نقوی مدظلہ سے علوم آل محمد علیہم السلام کی تحصیل کی۔ فاضل عربی کا امتحان پاس کرنے کے بعد مدرسۃ الواعظین لاہور میں داخل ہوگئے ۱۹۷۸ء میں اس مدرسے سے سند فراغ حاصل کی آجکل بھائی پھیرو ضلع قصور میں تبلیغ کر رہے ہیں اور ساتھ ایک مدرسہ بنام "مدرسہ تعلیمات آل محمد" میں درس و تدریس میں بھی مصروف ہیں[2] روزانہ نماز فجر کے بعد درس قرآن دیتے ہیں ایک مناظرہ بھی کیا جو دو دن تک جاری رہا اور کتنے ہی افراد نے مذہب شیعہ اختیار کیا۔[3]

---

[1] مکتوب مولانا سید امیر حسین نقوی بنام ملک ملازم حسین۔
[2] مکتوب مولانا مدظلہ بنام مولانا کاظمی۔
[3] رپورٹ اور مختصر تعارف مظفر المدارس مدرسۃ الواعظین لاہور، ۱۹۷۴ء تا ۱۹۷۹ء، ص ۱۹

مولانا سیّد سجاد حسین بخاری

سلطان الافاضل

مولانا سیّد سجاد حسین بخاری ۱۹۵۰ء کے لگ بھگ منڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات میں پیدا ہوئے میٹرک کرنے کے بعد دارالعلوم محمدیہ سرگودہا میں داخل ہو گئے جہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے :

۱۔ حضرت مولانا علامہ شیخ محمد حسین نجفی مدظلہ۔

۲۔ حضرت مولانا شیخ نصیر حسین مدظلہ۔

۳۔ مولانا نذر حسین ظفر مدظلہ۔

۴۔ مولانا حافظ محمد عنایت مدظلہ۔

اس مدرسے کی آخری سند "سلطان الافاضل" حاصل کرنے کے بعد درس آلِ محمد فیصل آباد میں مدرس ہو گئے آجکل لنڈن میں اشاعتِ مذہب میں مگن ہیں آپ نے "نماز جعفریہ" کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی ہے۔

آپ کے چھوٹے بھائی مولانا سیّد فدا حسین بخاری یکم اکتوبر ۱۹۵۵ء کو منڈی بہاؤ الدین میں پیدا ہوئے ۱۹۷۳ء میں میٹرک کرنے کے بعد ۱۹۷۷ء میں دارالعلوم محمدیہ سرگودہا میں داخل ہو گئے جہاں "شرح لمعہ" تک کتابیں پڑھیں آجکل قم جانے کا پروگرام رکھتے ہیں۔

مولانا سجّاد حسین خان

سلطان الافاضل

ولدیت : طالب حسین خان

ولادت : ۲۴ جنوری ۱۹۳۲ء

سکونت : شیعہ مسجد اڈہ پسرُوریاں، سیالکوٹ

مولانا سجاد حسین خان ۲۴ جنوری ۱۹۳۲ء کو موضع ڈب بلوچاں ضلع میانوالی میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم مولانا سیّد محمد غوث شاہ نقوی سے جو مولانا سیّد محمد باقر شاہ نقوی اعلی اللہ مقامہ کے شاگرد ہیں سے حاصل کی، بعدازاں جامع المنتظر لاہور میں داخل ہو گئے۔

اس مدرسے میں آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے :

۱۔ شیخ الجامعہ حضرت مولانا اختر عباس فاضل عراق و قم۔
۲۔ حضرت مولانا سید صفدر حسین نقوی مدرسِ اعلیٰ جامع المنتظر، لاہور
علاوہ ازیں مولانا حافظ سید ریاض حسین فاضلِ عراق۔ حضرت مولانا غلام حسین فاضل عراق۔ حضرت مولانا ملک اعجاز حسین فاضلِ عراق اور حضرت مولانا ظفر عباس مبلغ افریقہ آپ کے ہم درس ہیں۔
پنجاب یونیورسٹی سے آپ نے فاضلِ فارسی بھی کیا اور وہاں آپ کے اساتذہ حسبِ ذیل تھے۔

۱۔ حضرت مولانا عبد الصمد صارم ازہری۔

۲۔ حضرت مولانا محفوظ الحق۔

اس کے بعد آپ سیالکوٹ کی شیعہ جامع مسجد میں خطیب ہو گئے اور تا حال خطبۂ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں اور مومنین کے دلوں کو حرارتِ ایمانی سے گرما رہے ہیں۔ آپ احقاقِ حق اور ابطالِ باطل میں کسی لومۃ لائم کی پرواہ نہیں کرتے۔ مسجد ہی میں درسِ قرآن اور درسِ فقہ دیتے ہیں۔ مومنینِ سیالکوٹ ایک عرصے سے آپ سے اخذِ فیض کر رہے ہیں۔ آپ روضہ خوانی بھی کرتے ہیں مگر روایاتِ صحیحہ کے ساتھ، من گھڑت روایات و مسائل سے اجتناب کرتے ہیں۔ آپ کی تقاریر علم و حکمت اور وعظ و نصیحت پر مشتمل ہوتی ہیں۔ مناظرانہ مسائل سے دلچسپی نہیں رکھتے کیونکہ ان مسائل کو بیان کرنے سے عموماً دلوں میں کدورت اور نفرت جنم لیتی ہے۔[۱]

احقر کو آپ سے نیاز حاصل ہے اور آپ کی شخصیت سے متأثر ہے۔ خداوندِ عالم آپ کو علم و عمل میں ترقی عنایت فرمائے۔

مولانا سردار علی مرحوم

بی۔اے

ولدیت : چوہدری فیض محمد بھٹی

ولادت : ۱۳ر مئی ۱۹۳۷ء

وفات : ۴ر اکتوبر ۱۹۷۸ء

مدفن : چک دھرور تحصیل و ضلع فیصل آباد

مولانا سردار علی مرحوم ۱۲ر مئی ۱۹۳۷ء کو مستیاں تحصیل سلطان پور لودھی ریاست کپورتھلہ (مشرقی پنجاب)

---

[۱] مکتوب سید منظور حسین نقوی بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

یں پیدا ہوئے تمام تر دینی تعلیم مدرسۃ الواعظین کراچی سے کی۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا احمد عباس مدظلہٗ اور حضرت مولانا سید ظفر حسن نقوی امروھی قابلِ ذکر ہیں۔

مولانا مرحوم امام بارگاہ حسینیہ سجادیہ کراچی اور عزاخانہ شبیر جعفریہ ٹرسٹ فیصل آباد میں خطیب بھی ہے، دو کتابیں بھی تحریر فرمائیں جو حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ مولودِ حرم۔

۲۔ گلستانِ اہلِ بیتؑ۔

آپ کوئی چھ سال تک ڈھاکہ میں مجالس پڑھتے رہے، اس کے علاوہ کراچی، لاہور اور فیصل آباد میں بھی محرم کی مجالس پڑھیں۔ مولانا مرحوم عربی، فارسی، اردو اور انگریزی میں کامل دسترس رکھتے تھے ۴ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو بمقام چک دھروڑ تحصیل وضلع فیصل آباد میں داعی اجل کو لبیک کہا[۱]

مولانا سرفراز حسین نیازؔ مرحوم

ولدیت : ملک اللہ بخش

ولادت : ۱۴؍جون ۱۹۱۳ء

وفات : ۲۹؍دسمبر ۱۹۷۹ء

مدفن : قبرستان شاہ قاف (ٹیوکٹاریاں) راولپنڈی

مولوی عالم، فاضلِ فارسی، فاضلِ اُردو

مولانا سرفراز حسین نیازؔ ۱۴؍جون ۱۹۱۳ء کو ضلع بھکر میں پیدا ہوئے، آٹھویں کلاس تک مڈل اسکول پنج گرائیں میں تعلیم حاصل کی، آپ کا گھرانہ سنّی تھا مگر آپ کی رغبت شیعیت کی طرف تھی، شیعیت سے یہ محبت آپ کو شیعوں کے دینی مدارس کی طرف کشاں کشاں لے گئی، چنانچہ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آپ چکڑالہ ضلع میانوالی تشریف لے گئے اور مولانا سید طالب حسین نقوی اعلی اللہ مقامہ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا، اس کے بعد مدرسہ بابُ العلوم ملتان تشریف لے گئے وہاں سے فارغ ہونے کے بعد مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ تشریف لے گئے۔ سرکار نجم الملّت اعلی اللہ مقامہ نے آپ کی طرف خصوصی توجہ

---

[۱] مکتوب مولانا محمد حسین وجھ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

ڈی۔ ۱۹۳۵ء میں آپ نے "مولوی عالم" کا امتحان الہ آباد یونیورسٹی سے پاس کیا۔ ۱۹۳۹ء میں فاضل فارسی اور ۱۹۴۲ء میں فاضل اردو کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے پاس کیا۔

۱۹۳۸ء میں آپ نے ملازمت اختیار کر لی اور جون ۱۹۷۱ء تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ آپ ملازمت کے دوران جن جن مقامات پر تبدیل ہو کر جاتے وہاں کے شیعوں کو دینی تعلیم دیتے اور اس طرف متوجہ فرماتے آپ نے مختلف فلاحی اور سماجی اداروں میں بھی اعزازی طور پہ کام کیا اور آخر ۹ صفر المظفر مطابق ۲۹ نومبر ۱۹۷۹ء مومنین راولپنڈی کو چھوڑ کر عالم آخرت کی طرف سدھار گئے۔[۱]

راقم کو ایک عرصے سے نیاز حاصل تھا، احقر کو کوہمری میں آپ نے اپنے مسوّدات بھی دکھائے تھے مگر افسوس کہ وہ اشاعت پذیر نہ ہو سکے۔ آپ آخر عمر تک دینی خدمت میں منہمک رہے۔ آپ کی اولاد امجاد میں جناب پروفیسر ملک ممتاز حسین جعفری ایم اے خصوصی قابلیت کے حامل ہیں، خداوند عالم مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کی اولاد امجاد میں تا قیام قیامت علم دین جاری وساری رکھے۔

مولانا سعید احمد

ولدیت : شبیر احمد بلوچ

ولادت : ۵ مئی ۱۹۵۵ء

سکونت : کنڈ کوٹ ضلع جیکب آباد

مولانا سعید احمد بلوچ دارالرشاد میں مدرس تھے یاد رہے کہ اس مدرسے کی بنیاد مولانا عبیداللہ سندھی نے ۱۹۰۱ء میں رکھی تھی اس کے علاوہ نیو سعید آباد کی مسجد میں خطبۂ جمعہ بھی ارشاد فرماتے تھے اتفاقاً نیو سعید آباد میں حضرت مولانا محمد اسماعیلؒ کی تقریر تھی مولانا بھی وہاں پہنچ گئے، کافی بحث مباحثہ ہوا۔ اس کے بعد ایک عرصے تک اپنی تحقیق کے بعد شیعہ ہو گئے۔ شیعہ ہونے کے بعد آپ کچھ عرصے درس آل محمد فیصل آباد میں رہے۔ اس کے بعد جامع المنتظر لاہور آ گئے جہاں شرح لمعہ رسائل و مکاسب وغیرہ کتب پڑھیں آج کل اپنے علاقے میں شیعیت کی ترویج کے لئے کافی کام کر رہے ہیں۔ کنڈھ کوٹ کی جامع مسج

---

[۱] مکتوب ملک ممتاز حسین ایم اے بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

میں خطیب ہیں۔ آپ کی تقریر عموماً سندھی زبان میں ہوتی ہے۔ آپ نے بعض کتابیں بھی لکھی ہیں، جن میں سے "نمازِ حیدری" شائع ہو چکی ہے۔ "قرآن اور انقلابِ ایران" اور "احکام القرآن" اشاعت کی منتظر ہیں۔ ریڈیو پروگرام میں بھی شرکت کرتے ہیں[۱]

مولانا سلطان علیؒ

صدرالافاضل

ولادت : ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء

وفات : ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء

مدفن : کراچی

مولانا سلطان علی ۱۳۱۰ھ میں سیتاپور میں پیدا ہوئے، تمام تر تعلیم مدرسہ سلطان المدارس لکھنؤ میں حاصل کی اور صدرالافاضل کی سند لی مولانا مرحوم کا تمام وقت اصلاح وارشاد میں گزر گیا۔ ایک مدت مدید تک خوجہ مسجد کھارادر کراچی میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرماتے رہے۔ یکم محرم الحرام ۱۳۹۲ھ میں انتقال ہوا[۲]

مولانا سید علی شاہؒ

ولدیت : شیرزمان شاہ

ولادت : ۱۸۷۰ء

وفات : اپریل ۱۹۴۴ء۔ مدفن: پنن وال تحصیل پنڈدادنخان

مولانا سید علی ۱۸۷۰ء میں پنن وال تحصیل پنڈدادن خان ضلع جہلم میں پیدا ہوئے، مڈل تک تعلیم بھیرہ میں حاصل کی۔ سید بہادر شاہ زمیندار علی پور سیداں متصل بھیرہ کی تبلیغ کی وجہ سے آپ شیعہ ہوئے اب آپ نے دنیوی تعلیم کو خیرباد کہا اور حضرت مولانا سید زین العابدین بٹالوی (م ۱۳۲۴ھ) کی خدمت اقدس میں بٹالہ ضلع گورداسپور پہنچے اور درس مروّجہ کی تکمیل کی فن مناظرہ میں یدِطولیٰ حاصل کیا سائیں سید علی شاہ جو ذاکر اہلبیت تھے ان کی خدمت میں بھی رہے، پھر حضرت مولانا سید حشمت علی خیراللہ پوریؒ کی

---

[۱] مکتوب مولانا مدظلہ بنام مولانا کاظمی۔

[۲] مولانا مرتضیٰ حسین صدرالافاضل، مطلع الانوار، ص ۲۶۹۔

خدمت میں حاضر ہوئے اور فقہ میں مزید دسترس حاصل کی ۔

آپ ۱۹۴۴ء میں واصل بحق ہوئے ۔

آپ کے نواسے مولانا سید محمد حسنین مدظلہ؛ دار العلوم محمدیہ سرگودہا میں پڑھتے رہے اس کے بعد نجف اشرف تشریف لے گئے اور تین سال تک آیت اللہ محسن الحکیمؒ کے درسِ خارج میں شریک ہوئے، خرابی صحت کی بنا پر ۱۹۵۵ء میں وطن واپس آئے ۔

آپ کے دوسرے نواسے سید محمد سبطین نقوی ہیں جو کئی کتابوں کے مؤلف ہیں اور تیسرے نواسے جناب سید نجم الحسن ایم اے بی ایڈ ہیں جو مندرجہ ذیل کتابوں کے مؤلف ہیں :

۱۔ مآل کار ترجمہ کیفر کردار ۔

۲۔ ترجمہ انوار المجالس ۔

۳۔ اقبال آلِ محمد کے دربار میں ۔

۴۔ دیوانہ بکار خویش ہوشیار یعنی بہلول دانا کے حالات ۔

مولانا میر سید محمدؒ

پیر سید فضل شاہ (م ۱۹۶۶ء) کی چھٹی پشت میں ایک بزرگ میر سید احمدؒ گزرے ہیں، مولانا میر سید محمدؒ آپ کے بھائی تھے آپ تبلیغ دین کے سلسلے میں برصغیر ہند و پاک میں مختلف جگہوں پر پھرتے رہے، ہوتے ہواتے بھیرہ ضلع سرگودھا پہنچے کوئی شناسا نہ تھا ایک نانبائی نے روٹی کھلائی اور چھپر میں رہنے کے لئے جگہ دی. نانبائی کی اہلیہ دردِ زہ میں مبتلا تھی آپ کی دعا سے بچے کی پیدائش میں آسانی ہوگئی اس وجہ سے آپ کی شہرت اور ہوگئی اور یوں شیعیت کی تبلیغ کا کام آسان ہوگیا. آپ کا مزار بھیرہ میں بنام "میران شاہ" ہے اور مرجع عوام ہے[1]

---

[1] مکتوب مولانا سید اعجاز حسین شاہ مدرس دار العلوم محمدیہ بنام مؤلف ۔

مولانا سیف علی نجفی

ولدیت : محمد رمضان کھرل

ولادت : ۱۹۳۸ء

سکونت : فاروق اعظم روڈ، حافظ آباد، ضلع گوجرانوالہ

مولانا سیف علی ۱۹۳۸ء میں حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد جناب محمد رمضان اپنی تحقیق سے سنّی سے شیعہ ہوئے تھے۔ ایف اے کرنے کے بعد آپ دارالعلوم محمدیہ سرگودہا میں داخل ہوگئے دو سال تک ابتدائی فنون کی تحصیل کی اور پھر لاہور میں حضرت مولانا سید صفدر حسین نقوی مدرسِ اعلیٰ جامع المنتظر کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جہاں شرح باب حادی عشر، تہذیب اور معالم الاصول کے کچھ اسباق پڑھے۔ اس کے بعد نجفِ اشرف تشریف لے گئے وہاں آپ کا قیام صرف ایک سال رہا۔ بیماری کی وجہ سے قم منتقل ہوگئے وہاں بھی صرف چھ ماہ رہے اور پھر وطن واپس آگئے۔ ۱۹۶۱ء سے ۱۹۷۱ء تک لاہور میں جنرل پوسٹ آفس میں ملازم رہے اور اسی دوران پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس میں امام جماعت بھی رہے۔

پاکستان کے اکثر مقامات پر مجالس پڑھ چکے ہیں۔ ماہنامہ "البشر" لاہور میں "اسلام" کے موضوع پر آپ کے مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔[1]

مولانا نیک سیرت اور خدا ترس عالم ہیں، اللہ مزید توفیقات عنایت فرمائے۔ مذہب حق کی اشاعت کا جذبہ رکھتے ہیں، اہلِ علم سے گفتگو کرنا اور قائل کرنا جانتے ہیں۔

مولانا حافظ سیف اللہ جعفری

ولدیت : مولانا حفیظ اللہ

ولادت : ۱۵ ربیع الاول ۱۳۴۴ھ

وفات : ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ

مدفن : چونیاں

مولانا حافظ سیف اللہ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۴۴ھ میں موضع آدرحمان لدھیانہ کے ایک معزز اور مذہبی گھرانے

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

میں پیدا ہوئے۔ آپ کا گھرانہ پشتہا پشت سے ایک مذہبی گھرانہ تھا گھر پر قرآن پاک حفظ کیا اور ابتدائی دینی تعلیم حاصل کی اس کے بعد مدرسہ انوریہ شاہی مسجد لودھیانہ میں شرح جامی تک پڑھا پھر مدرسہ انوارالعلوم گوجرانوالہ، اتھی ضلع گجرات اور مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی میں درس نظامی کی تکمیل کی۔ دیوبند بھی گئے مگر وہاں زیادہ عرصے نہ رہے۔

سند فراغ حاصل کرنے کے بعد لدھیانہ کی لوکوشیڈ جامع مسجد میں خطیب ہوگئے، جب پاکستان بنا تو ٹوبہ ٹیک سنگھ کے قریب ایک گاؤں میں اپنے والدین کے ساتھ رہنے لگے۔ ۱۹۴۹ء میں نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کی دیوبندی حضرات کی جامع مسجد میں خطیب ہوگئے اور درس و تدریس کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔

نوشہرہ ورکاں میں شیعہ بھی موجود ہیں چنانچہ جب آپ نے دیکھا کہ بعض دیوبندی حضرات شیعوں کی مجالس میں جاتے ہیں تو آپ نے انہیں روکا انہوں نے کہا ہم مجالس میں ذکر اہلبیت سننے جاتے ہیں کسی اور غرض سے نہیں، چنانچہ آئندہ جمعہ سے آپ نے بھی فضائل اہلبیت علیہم السلام بیان کرنے شروع کر دیئے مگر وہاں کے دیگر علمائے دیوبند کو حافظ صاحب کی یہ ادا پسند نہ آئی اور شہرت دے دی گئی کہ حافظ صاحب شیعہ ہوگئے ہیں۔ فضائل اہلبیت علیہم السلام کے بارے میں حافظ صاحب نے اپنی تحقیق جاری رکھی اور بالآخر ۳۱ر دسمبر ۱۹۵۲ء کو مسجد سے استعفیٰ دے کر اگلے دن شیعہ ہونے کا اعلان کر دیا۔

جونہی آپ نے شیعہ ہونے کا اعلان کیا دیوبندیوں کے یہاں ہر طرف کھلبلی مچ گئی کیونکہ جیسا کہ سابقاً تحریر ہو چکا ہے کہ حافظ صاحب کا گھرانہ ایک علمی اور مذہبی گھرانہ تھا، آپ کے ماموں مشہور احرار لیڈر مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی تھے۔ مولانا عبداللہ والد محمد حمزہ آپ کے خسر تھے جامع مسجد اسلامیہ ہائی اسکول راولپنڈی کے خطیب مولانا محمد یوسف فاضل دیوبند آپ کے قریبی عزیز تھے۔ اس لئے خاندان میں سخت ردِعمل ہونا ہی تھا۔ آپ کے والد کو آپ سے بحث کے لئے بلایا گیا لیکن بات تو خاندان کو بٹہ لگنے کی تھی بحث کیا ہوتی بات ہاتھا پائی تک پہنچی۔ آپ کے والد نے آپ کو اپنی جائداد منقولہ وغیر منقولہ سے محروم الارث کر دیا۔ البتہ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ آپ کے ساتھ آپ کے چھوٹے بھائی مولانا امان اللہ مدظلہ

جو ان دنوں مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ میں پڑھ رہے تھے انہوں نے آپ کی والدہ اور آپ کی اہلیہ جناب حمزہ کی بہن نے شیعہ ہونے کا اعلان کر دیا۔

حافظ صاحب نے شیعہ ہوتے ہی نوشہرہ ورکاں میں دار العلوم جیدریہ کا اجراء کیا اور یوں علوم محمد و آل محمد علیہم السلام کو عام کیا۔ شیعہ منبر سے ایک نئی طرز کا اجرا کیا۔ شاید پاکستان کا کوئی گاؤں ایسا ہوگا جہاں حافظ صاحب کا بیان نہ ہوا ہو۔ حافظ صاحب نڈر اور بے باک مبلغ تھے۔ جہاں مخاطبین کو ان کی غلطی پر ٹوکتے تھے وہاں انہوں کو علم و عمل کی طرف راغب کرتے تھے۔ آپ کی تقاریر علم و عمل کا مرقع ہوتی تھیں۔ آپ کی وفات کے وقت عمر ۵۶ سال تھی اس میں سے ۲۸ سال بطور سنی اور ۲۸ سال بطور شیعہ کے گزارے۔

مدرسہ جامعۃ المعصومین سدھو پورہ فیصل آباد اور مدرسہ باقر العلوم کوٹلہ جام ضلع بھکر کی تاسیس میں آپ نے نمایاں حصہ لیا۔

حافظ صاحب ۱۹۶۳ء میں نوشہرہ ورکان سے چونیاں منتقل ہو گئے تھے وفات سے کچھ عرصے قبل دار العلوم جعفریہ خوشاب میں مدرس ہو گئے تھے افسوس موت نے زیادہ عرصے کام کرنے کی مہلت نہ دی اور ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ/ ۱۲ اگست ۱۹۸۰ء میں واصل بحق ہوئے اور چونیاں میں دفنائے گئے۔[۱]

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

جناب مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل نے اپنی کتاب مطلع الانوار میں حافظ صاحب مرحوم کے ذکر میں لکھا ہے کہ ان کی تقاریر میں اہلسنت کے خلاف مسائل اور یا رسول اللہ و یا علی کے مسائل بھی زیر بحث آتے تھے۔ یا رسول اللہ اور یا علی کے بارے میں انہوں نے اپنے سابقہ نظریات کی تبلیغ شروع کی جس کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا۔[۲]

---

[۱] مؤلف کی ذاتی معلومات، مکتوب حضرت مولانا محمد حسین نجفی مدظلہ۔ مطلع الانوار، ۶۴۷۔

[۲] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۶۵۷۔

اس کتاب کے مؤلف کو مولانا مرحوم کو بہت قریب سے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ وہ بحیثیت ایک عالم دین اپنے اوپر کچھ ذمہ داریاں سمجھتے تھے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ:

۱۔ کلّ بدعۃ ضلالۃ و کل ضلالۃ فی النار۔[۱]

۲۔ اذا ظھرت البدع فی امتی فلیظھر العالم علمہ فمن لم یفعل فعلیہ لعنۃ اللّٰہ۔[۲]

۳۔ قال علی علیہ السلام ما احد ابتدع بدعۃ الا ترک بھا سنۃ۔[۳]

اور پھر قرآن پاک میں تو مؤمن کی یہ شان بیان کی گئی ہے کہ وہ اچھے کام کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں البتہ منافق برائیوں کا حکم دیتے ہیں اور اچھائیوں سے روکتے ہیں۔

اور قیامت کے دن تو سب سے سوال ہوگا کیا حضرات انبیاء علیہم السلام اور کیا دیگر اصفیاء و علماء حدیث میں ہے۔

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم یا معشر القراء القرآن اتقوا اللّٰہ عز وجل فیما حملکم من کتابہ فانی مسؤول وانکم مسؤولون انی مسؤول عن تبلیغ الرسالۃ واما انتم فتسالون عما حملتم من کتاب اللّٰہ وسنتی۔[۴]

ایک دفعہ احقر کو نوشہرہ ورکاں جانے کا اتفاق ہوا ایک مولائی سے ملاقات ہوئی اس نے بجائے السلام علیکم کہنے کے "علی رب" کہا حالانکہ حدیث میں واضح موجود ہے کہ

عن ابی جعفر علیہ السلام قال مر امیر المؤمنین علی علیہ السلام بقوم فسلّم علیہم فقالوا علیک السلام ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ و مغفرتہ ورضوانہ فقال لھم امیر المؤمنین علیہ السلام لا تجاوزوا بنا مثل ما قالت الملائکۃ لابینا ابراھیم علیہ السلام

---

[۱] محمد بن یعقوب کلینی الاصول من الکافی، ج ۱، ص ۵۷

[۲] ایضاً: ج ۱، ص ۵۴

[۳] ایضاً: ″ ص ۵۸ [۴] ایضاً: ج ۲، ص ۶۰۶۔

انما قالوا رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت[۱]

سوال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی ذمہ داری پوری کرے تو ہمیں اس پر چیں بجبیں ہونا چاہیئے یا اللہ رب العزت کا شکر گزار ہونا چاہیئے کہ اب بھی اس قسم کے افراد موجود ہیں جو کتاب وسنت کے حامل اور عامل ہیں۔ حقیقت میں پیشہ ور روضہ خوانوں کا شور و غوغا یارسول اللہ اور یا علی کے مسائل پر نہ تھا بلکہ حافظ صاحب کی اصلاحی تبلیغ کے خلاف تھا علاوہ افراد جنہوں نے اپنی احادیث وتفاسیر کے ٹائیٹل پیج بھی نہ دیکھے ہوں انہیں مخالفت کا کیا حق پہنچتا ہے؟ اور جو کلمے کے دوسرے جز کو ہمیشہ "محمد الرسول اللہ" لکھتے ہیں انہیں علمی بحث سے کیا واسطہ۔ اور ویسے بھی نعرۂ رسالت اور نعرۂ حیدری یعنی رسالت اور حیدر کرار کا نعرہ اللہ اکبر ہی تھا اور وہ بھی میدان جنگ یا کسی خاص موقعے پر۔

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ ان کا پروگرام ہے کہ ماہ رمضان المبارک میں دورۂ تفسیر قرآن کرایا کریں اور الکافی کی وہ احادیث جو از روئے سند متصل اور صحیح ہیں ان کو الگ کر کے چھپوایا جائے۔ پہلا کام تو وہ نہ کر سکے معلوم نہیں دوسرا کام بھی ہوا یا نہیں۔

آپ کا زیادہ وقت تقاریر میں صرف ہو جاتا تھا اس لئے تحریر کی طرف زیادہ متوجہ نہ ہو سکے البتہ دو کتابچے آپ کی یادگار ہیں جو طبع ہو چکے ہیں۔

۱۔ کربلا میں سید الشہداء کی نماز۔

۲۔ جواز ماتم۔

مولانا سیف اللہ ٹھٹھوی

وفات: ۱۱۴۲ھ/۱۷۳۰ء

مولانا سیف اللہ ٹھٹھوی، نواب ابراہیم خان بن علی مردان خان کی فوج میں شامل تھے۔ ۱۱۰۷ھ میں ٹھٹھہ گئے یہاں آپ نے ملازمت کی فرائض کے علاوہ تشیع کی خوب تبلیغ کی آپ نے مکلی میں "جلوہ گاہ امامین"

---

[۱] محمد بن یعقوب کلینی الاصول من الکافی، ج ۲، ص ۶۴۶۔

کی تعمیر کروائی اور اسی میں دفن ہوئے۔ تاریخ وفات ۹ ذی قعدہ ۱۱۴۲ھ ہے۔[1] آپ کی قبر پہ یہ عبارت کندہ ہے:

"یا اللہ اللھم صل علی محمد المصطفیٰ و علی المرتضیٰ و فاطمۃ الزہرا و الحسن والحسین و علی بن الحسین زین العابدین و محمد الباقر و جعفر الصادق و موسیٰ الکاظم و علی الرضا و محمد التقی و علی النقی و الحسن العسکری و محمد المہدی صاحب الزمان صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین۔

سیف جنگ خلا منزل از دلی کز وفاتش خلق مشتاق فناست
از برائے جستن تاریخ او نکتہ سنجان را زفکرش جان بکاست
بلبل طبعم زغم نالید و گفت دست وے با دامن آل عباست

نہم ذی قعدہ ۱۱۴۲ھ

ولدیت:

ولادت: ۱۹۵۶ء

مولانا سیّد شاہد حسین بخاری

سکونت: قم المقدس (ایران)

مولانا سیّد شاہد حسین بخاری ۱۹۵۶ء میں موضع بدو چیدہ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے ابتدائی قرآنی تعلیم اپنے دادا سیّد نور علی شاہ سے حاصل کی، پھر اسکول میں داخل ہو گئے، ۱۹۷۳ء میں علامہ اقبال کالج سیالکوٹ سے ایف اے کیا اور مولانا حافظ سیّد محمد ثقلین مدظلہ کی تحریک پر جامع المنتظر لاہور میں داخل ہو گئے اسی مدرسے میں سات سال تک رہے اور یہیں سے سَنَدِ فراغت حاصل کی۔

جامع المنتظر لاہور کے حسبِ ذیل اساتذہ سے آپ نے تعلیم حاصل کی:

۱۔ حضرت مولانا علاّمہ سیّد صفدر حسین نقوی مدظلہ، مدرسِ اعلیٰ۔

۲۔ حضرت مولانا حافظ سیّد ریاض حسین نجفی مدظلہ،

---

[1] تحفۃ الکرام۔ ص ۲۷۳۔

۳۔ حضرت مولانا محمد شفیع مدظلہ

مولانا کا قیام آج کل قم (ایران) میں ہے جہاں مزید دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔
آپ لاہور اور مواضعاتِ سیالکوٹ میں مجالس پڑھ چکے ہیں۔[۱]

ولدیت : جناب سید نور حسین نقوی مرحوم

ولادت : ۱۸۵۵ء

وفات : ۱۳۷۰ھ/۱۹۵۰ء

مولانا آغا سید شرف حسین مرحوم

مدفن : بھکر

مولانا سید شرف حسین ۱۸۵۵ء میں بھکر کے قریب ایک گاؤں ڈگر شادا کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ فاضل، متواضع، حق گو، عابد و متقی بزرگ تھے، آپ نے مذہب شیعہ کی تبلیغ کی اور بستیوں کی بستیاں شیعہ بنائیں۔ تعلیم سے فراغت کے بعد آپ بستی نوانی تشریف لائے اور ایک عرصہ تک خطبۂ جمعہ ارشاد فرماتے رہے، یہاں آپ نے اپنے ذاتی مصرف سے ایک مدرسہ کھولا جہاں دس بارہ طلباء پڑھتے تھے۔

آپ اپنے وقت کے مناظر تھے، آپ نے مظفر گڑھ، جلالپور پیروالا، کروڑ لعل عیسن، واسو (جھنگ) احمد پور سیال، ترگڑاں والا میں مناظرے کئے، بدعات کے سخت خلاف تھے اور احکامِ شریعت کے نفاذ میں سخت گیر تھے۔

آپ کے وہ شاگرد جنہوں نے نام پیدا کیا حسب ذیل تھے:

۱۔ مولانا خادم علی خان مرحوم۔

۲۔ مولانا سید کرم حسین شاہ مرحوم

۳۔ مولانا سید کرم حسین شاہ رضائی شاہ مرحوم۔

۴۔ مولانا سید غلام مہدی

---

[۱] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

آپ نے مسئلہ متعہ پر ایک کتاب لکھی تھی اس کے علاوہ آئمہ اطہار علیہم السلام کی شان میں فارسی اور پنجابی میں مناقب لکھے جو شائع ہو چکے ہیں [۱]

مولانا مرحوم کے دو صاحبزادے علمی روایات کے وارث تھے: ایک مولانا سید آغا محسن شہید، دوسرے ذاکر اہلبیت مولانا سید آغا حسین۔[۲]

مولانا سیّد شمشیر حسین
فاضل عربی

ولدیت: سید قطب علی شاہ

ولادت: ۱۹۵۵ء

سکونت: مدرسہ جامع الغدیر (ٹرسٹ) احمد پور سیال تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ۔

مولانا سید شمشیر حسین نقوی البھاکری ۱۹۵۵ء میں شورکوٹ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعۃ الغدیر احمد پور سیال میں داخل ہو گئے۔ درسِ نظامی کی تکمیل اسی مدرسے سے کی۔ اس کے بعد فاضلِ عربی کا امتحان پاس کیا۔ بعد ازاں مدرستہ الواعظین میں داخل ہو گئے۔ آپ نے مندرجہ ذیل اساتذہ سے اخذ فیض کیا:

۱۔ حضرت مولانا سید عاشق حسین نقوی نجفی۔
۲۔ حضرت مولانا شیخ کاظم علی نجفی۔
۳۔ حضرت مولانا محمد حسنین سابقی نجفی۔
۴۔ حضرت مولانا مرزا یوسف حسین مدظلہ۔
۵۔ حضرت مولانا سید محمد عارف مدظلہ۔

۱۔ مکتوب مولانا سید قلندر حسین شاہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔
۲۔ مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۲۷۷۔

۶۔ حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسین نقوی فاضل۔

۷۔ حضرت مولانا شبیہ الحسنین محمدی مدظلہ۔

مدرسۃ الواعظین سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد جامعۃ الغدیر میں مدرس ہوگئے، خطبۂ جمعہ بھی ارشاد فرماتے ہیں۔ ملک کے مختلف حصوں میں مجالس عزا سے خطاب فرما چکے ہیں[1]

مولانا ماشاء اللہ جوان ہیں امید ہے قوم و ملت کے لئے کوئی عظیم کام کریں گے۔

مولانا شمیم السبطین

فاضلِ عربی

ولدیت : جناب غلام یٰسین

ولادت : ۲؍فروری ۱۹۵۰ء

سکونت : ماڑی شہر، تحصیل و ضلع میانوالی

مولانا شمیم السبطین ۲؍فروری ۱۹۵۰ء کو ماڑی ضلع میانوالی کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم آپ نے اپنے گھر میں حاصل کی، اس کے بعد اسکول میں داخل ہوگئے، آٹھویں جماعت پاس کرنے کے بعد آپ دارالعلوم محمدیہ سرگودھا میں داخل ہوگئے۔ ۱۹۶۷ء میں فاضلِ عربی کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا اور اس کے بعد درجہ سلطان الافاضل کی تکمیل کی، پروگرام نجفِ اشرف جانے کا تھا جو تشنۂ تکمیل رہا۔

سرگودھا میں آپ نے جن جن اساتذہ سے کسبِ فیض کیا وہ یہ ہیں :

۱۔ حضرت العلامہ مولانا شیخ محمد حسین ڈھکو نجفی مدظلہ العالی۔

۲۔ حضرت مولانا علامہ نصیر حسین نجفی مدظلہ۔

۳۔ حضرت مولانا محمد حسنین السابقی النجفی مدظلہ۔

۴۔ حضرت مولانا نذر حسین ظفر مدظلہ۔

ماڑی شہر میں آپ امام جمعہ و جماعت ہیں۔ تبلیغِ اسلام کے لئے آپ دور دور کا دورہ فرماتے

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید ثقلین کاظمی۔

ہیں، خداوندعالم قبول فرمائے۔ آپ نے مجالس کے موضوع پر"تذکرۃ السبطین" نامی رسالہ تالیف فرمایا ہے جس میں ساٹھ مجالس ہیں جو ابھی منصۂ شہود پر نہیں آیا۔[۱]

مولانا سید شبیر علی نقوی

ولدیت : سید محمد علی شاہ

ولادت : ۱۹۳۸ء

سکونت : مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ سوج میانی ملتان

مولانا سید شبیر علی نقوی ۱۹۳۸ء میں ملھووالی تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک میں پیدا ہوئے پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۴۹ء میں مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخل ہو گئے ۱۹۵۴ء میں اسی مدرسے سے درسِ نظامی کی تکمیل کی آپ نے تمام تر تعلیم استاذ العلماء حضرت مولانا سید گلاب علی نقوی مدرسِ مخزن العلوم سے حاصل کی۔

۱۹۵۴ء سے اب تک اسی مدرسے میں مدرس ہیں آپ صرف نحو اور ادب عربی میں خصوصی قابلیت کے حامل ہیں آپ نے ایک کتاب "حدیث منزلت" عربی میں تحریر فرمائی ہے جو ابھی تک زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہو سکی۔

مولانا مدظلہ ایک بہترین مدرس ہیں جس کو حق سمجھتے ہیں لومۃ لائم کی پرواہ کئے بغیر کہہ دیتے ہیں آپ کے چاروں صاحبزادے سید عبدالسلام حسن رضا۔ سید عبدالجلیل حسین رضا۔ محسن الرضا۔ احسان الرضا مختلف دینی مدارس میں پڑھ رہے ہیں ۔۔۔ اُمید ہے سند فراغ حاصل کرنے کے بعد ہر ایک اپنے والد محترم مدظلہ کی علمی روایات کے وارث ہوں گے

مولانا سید صابر حسین نقوی

ولدیت : سید حسین علی شاہ

ولادت : ۱۹۳۸ء

سکونت : منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

ممتاز الواعظین

مولانا سید صابر حسین نقوی ۱۹۳۸ء کو بمقام سیلمان تحصیل پھالیہ ضلع گجرات پیدا ہوئے ابھی دسویں جماعت میں

---

[۱] مکتوب مولانا مدظلہ، بنام سید محمد ثقلین۔

پڑھ رہے تھے کہ آپ کے والد نے آپ کو مدرسہ محمدیہ جلالپور ننگیانہ میں داخل کرا دیا جہاں آپ نے استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد یار شاہ نجفی مدظلہ سے اخذ فیض کیا۔ درسِ نظامی کی تکمیل یہیں سے کی اس کے بعد آپ مدرسۃ الواعظین کراچی میں داخل ہو گئے جہاں سے تین سال کے بعد "ممتاز الواعظین" کی سند حاصل کی یہاں آپ کے حسبِ ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ حضرت علامہ شیخ محمد مصطفیٰ جوہر مدظلہ۔

۲۔ حضرت ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن امروہی مدظلہ۔

۳۔ حضرت مولانا علامہ مفتی سید طیب آغا مدظلہ۔

۱۹۶۱ء میں آپ سندِ فراغ حاصل کر کے وطن مالوف تشریف لائے اور بجائے گاؤں میں رہنے کے منڈی بہاؤالدین میں قیام کیا اور وہاں کی شیعہ جامع مسجد کے خطیب کے فرائض سرانجام دیئے۔

آپ کی تقاریر تبلیغی ہوتی ہیں سنا ہے کہ ان تقاریر سے متاثر ہو کر کافی افراد نے شیعت اختیار کی ہے۔ پاکستان کے اکثر مقامات پر آپ تقاریر فرما چکے ہیں[1]۔ انشاء اللہ جلد ہی اس علاقے میں مدرسہ کھولنے کا پروگرام رکھتے ہیں خداوند عالم کامیابی عنایت فرمائے۔

مولانا حافظ صادق حسین مرحوم

ولدیت : مولانا حکیم امداد حسین مرحوم

ولادت :

وفات : ۱۹۴۲ء

مدفن : کربلائے معلّٰی (عراق)

مولانا موصوف فارسی میں اپنا نظیر نہ رکھتے تھے اور عربی میں بھی اچھی قابلیت تھی پیش نماز تھے، اردو فارسی فنِ شعر گوئی میں بھی بہت اچھا ملکہ تھا۔ تاریخ اردو، فارسی، عربی خوب کہتے تھے۔ موصوف نے جس قدر علم حاصل کیا تھا وہ اپنے والد صاحب قبلہ زبدۃ الحکما مولانا مولوی حکیم امداد حسین مرحوم سے

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام مولانا کاظمی۔

کیا تھا، ۱۸ برس کی عمر میں فارغ التحصیل ہو گئے اور ساکنان سانکھی ضلع بلند شہر کی خواہش پر اپنے وطن مالوف ہی میں مدرسۂ دینیات قائم فرمایا جس کے موصوف عرصہ بیس سال تک معلم رہے اور معلمی ہی کی حالت میں حفظ قرآن مجید کا شوق ہوا. طلباء کے درس سے فارغ ہو کر ایک دو رکوع روزانہ یاد کر لیا کرتے تھے حتیٰ کہ رفتہ رفتہ تمام قرآن مجید یاد کر لیا، آپ کو ایک دو سنّی حافظوں سے بھی مناظرہ در پیش ہوا جس میں سنّی حافظوں کو شکستِ فاش ہوئی عرصہ بیس سال کے بعد جب مدرسۂ سانگھی کی حالت قابلِ اطمینان نہ رہی تو آپ جناب حاجی غلام علی مدیر اخبار "راہِ نجات" (بہاولنگر) کے طلبیدہ صوبہ سندھ میں آکر ملازم ہوئے. جب آپ کی حاجی صاحب سے ملاقات ہوئی تو حاجی صاحب نے آپ کے حفظِ قرآن کا امتحان لیا اور آپ کو میرپور بٹورو (سندھ) میں بغرضِ تبلیغ و پیش نمازی مقرر کیا. میرپور بٹورو پہنچ کر موصوف نے مدرسہ قائم کیا اور ایک عرصے تک درس و تدریس فرماتے رہے. اطراف سندھ میں یہ اعتراض بڑے شد و مد کے ساتھ کیا جاتا تھا کہ شیعوں میں حافظِ قرآن نہیں ہوتے تھے، جب مولانا سندھ میں تشریف فرما ہوئے تو ہر چہار طرف سے آپ کی آمد کی شہرت ہوئی کیونکہ اس سے قبل سندھ میں نہ کوئی شیعوں کا حافظ تھا نہ عالم، شیعوں نے اعلان کیا کہ اگر کوئی مناظرہ کرنا چاہیے تو میدانِ مناظرہ میں آئے مگر کوئی نہ نکلا تو آپ کو کامیابی ہوئی اس کے بعد واگیر تجی تحصیل جمیس آباد سندھ میں تبدیل ہو کر تشریف لائے اور یہاں مدرسہ جاری فرمایا اور چھ سات سال تک یہیں قیام رہا. ۱۳۳۳ھ میں بیمار ہو کر وطن تشریف لے گئے جب مرض سے کچھ صحت ہوئی تو واگیر تجی کے نزدیک ایک گاؤں ہے جو شیر شاہ کوٹ کے نام سے مشہور ہے وہاں پیش نماز کی ضرورت محسوس ہوئی اور موصوف طلب کئے گئے چنانچہ تین چار برس وہاں قیام پذیر رہے. ۱۳۴۲ھ میں نہایت ضعف و اضمحلال کی حالت میں زیارت عتبات عالیات کو روانہ ہوئے اور بعد شرفِ زیارت کربلا سے دوسرے اسٹیشن پر جہاں گاڑی تبدیل ہوتی ہے، انتقال فرمایا، لاش واپس کربلا پہنچائی گئی اور وہیں دفن ہوئے ——— آپ کے ایک صاحبزادے جناب مولانا میرزا محمد علی واگیر تجی سندھ میں پیشِ نماز ہوئے ہیں [1]

---

[1] سید علی نقی مولانا "تذکرہ حفاظِ شیعہ" ص ۱۵۶-۱۵۸، طبع لکھنؤ۔

مولانا سیّد صادق علی نقوی
فاضل نجف

ولدیت : سیّد قطب علی شاہ نقوی مرحوم
ولادت : ۸ راگست ۱۹۳۲ء
سکونت : ۵۹۵/این سمن آباد لاہور

مولانا سید صادق علی شاہ ۸ راگست ۱۹۳۲ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ ایف اے کرنے کے بعد ملازمت اختیار کر لی۔ اسی اثناء میں آپ کو علوم دینی کی تڑپ پیدا ہوئی۔ چنانچہ ۱۹۵۳ء میں آپ نجف اشرف تشریف لے گئے اور پندرہ سال تک باب مدینۃ العلم پر اخذ فیض کرتے رہے۔ ان پندرہ سالوں میں آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ اور دیگر متداول علوم حاصل کئے۔ آیت اللہ العظمیٰ سید محسن الحکیم اعلی اللہ مقامہ کے درس خارج میں بھی شرکت کی۔ کئی سالوں تک آپ حضرت آیۃ اللہ محسن الحکیم اعلی اللہ مقامہ کے اردو اور انگریزی کے مترجم بھی رہے ہیں۔ اسی دوران آپ نے کئی حج بھی کئے۔ مدینہ منورہ کے مستحق سادات و غیر سادات کی اپنی خصوصی اختیارات کے تحت مدد بھی فرماتے رہے۔

اساتذہ :

قیام نجف اشرف میں آپ کو مندرجہ ذیل اساتذہ رہے :

۱۔ آیت اللہ العظمیٰ محسن الحکیم اعلی اللہ مقامہ۔
۲۔ آیت اللہ العظمیٰ السید ابوالقاسم الخوئی دامت برکاتہم العالیہ۔
۳۔ آیت اللہ السید اسد اللہ مدنی " "
۴۔ حجۃ الاسلام آقای فاضل استرآبادی۔
۵۔ حضرت علامہ شیخ محمد راستی۔

دورۂ پاکستان :

۱۹۶۰ء میں آپ نے حجۃ الاسلام آقای محمد علی حکیم مدظلہ اور حجۃ الاسلام شیخ محمد رشتی کے ہمراہ ان کے خصوصی معاون و ترجمان کی حیثیت سے پاکستان کا دورہ کیا۔ ۱۹۷۰ء میں حجۃ الاسلام حضرت سید مہدی الحکیم مدظلہ کے ہمراہ پاکستان تشریف لائے پورے پاکستان کے دورے کئے اور مسلمانان پاکستان کو شیعۂ علم

کمیونزم اور صیہونیت کی عالمی سازش سے آگاہ کیا۔

تالیفات:

آپ نے مندرجہ ذیل کتابیں تصنیف و تالیف کیں:

۱۔ امامت۔ ۲۔ عقائد عمومی۔ ۳۔ حج۔ ۴۔ "علمِ امام" جو آیت اللہ السید باقر الصدر شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کا ترجمہ بھی کیا ہے۔

آپ کو خدا کے فضل و کرم سے عربی، فارسی، انگریزی، اُردو پر مکمل عبور ہے، گجراتی اور فرانسیسی سے بھی واقفیت ہے۔

مسجد جعفریہ نواں کوٹ لاہور جو انتہائی دگرگوں حالت میں تھی اس کو ٹھیک کروایا اس سے ملحقہ مکان بنوایا۔ الحمد للہ اب یہ مسجد مکمل طور پر آباد ہے۔ اس کے علاوہ حضرت آیت اللہ سید محسن الحکیم رحمۃ اللہ علیہ کے معتمدِ خاص ہونے کی وجہ سے پاکستان کے دینی مدارس کو کافی امداد بھی دلواتے رہے۔

عراق کی بعث کمیونسٹ حکومت آنے کی وجہ سے آپ پاکستان تشریف لے آئے اور کچھ عرصے جامعہ محمدی گلبرگ لاہور میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرماتے رہے اور مؤمنین کو علومِ آلِ محمد علیہم السلام سے آگاہ کرتے رہے۔

آپ نے سعودی عرب، ایران، عراق، شام، افغانستان، لبنان، اردن، دوبئی، کینیا، تنزانیہ، مڈغاسکر کے تبلیغی دورے بھی کیے ہیں۔

آپ کے تین صاحبزادے محمد جواد نقوی، محمد جعفر نقوی اور محمد شبیر نقوی ابتدائی دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔[۱]

راقم کو حضرت مولانا سے نیاز حاصل ہے، مولانا صلح جو مگر حق گو عالم با عمل ہیں۔ خصوصی دینی تڑپ رکھتے ہیں۔ شیعیت کا پیغام دُور دُور تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ دعا ہے اللہ کریم آپ سے اپنے دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت لے۔

---

[۱] مکتوب مولانا مدظلہ بنام قاری سید علی عابد نقوی۔

مولانا میرزا صفدر حسین مشہدی مرحوم

فاضلِ نجف

ولدیت : میرزا علی حسین مرحوم

ولادت : ۱۹۰۱ء

وفات : ۱۵ مارچ ۱۹۸۰ء

مدفن : پشاور

حضرت مولانا الحاج میرزا صفدر حسین مشہدی ۱۹۰۱ء میں بمبئی میں پیدا ہوئے آپ کا تعلق ایک علمی گھرانے سے ہے، حصولِ تعلیم کے لئے آپ لکھنؤ تشریف لائے جہاں آپ نے اپنے دادا حضرت علّامہ میرزا قاسم علی محدث رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا، ان کی وفات کے بعد حضرت مولانا سیّد محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور علوم اہلِ بیت علیہم السلام آپ سے حاصل کرتے رہے۔ آپ کے اساتذہ میں آیۃ اللہ شیخ محمد تقی طہرانی، آیۃ اللہ مرزا عبدالرحیم، آیۃ اللہ شیخ محمد حسن نجفی اور آیۃ اللہ شیخ ابوالقاسم کاشانی جیسے اعاظم واجل علماء شامل ہیں ایک عرصہ تک حوزۂ علمیہ نجف اشرف میں رہے۔

آپ ۱۹۴۰ء میں حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سیّد ابوالحسن اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر پشاور تشریف لائے۔ حضرت آیۃ اللہ کی وفات کے بعد بھی آپ حضرت آیت اللہ سیّد محسن الحکیم اور حضرت آیت اللہ العظمیٰ سیّد روح اللہ خمینی دامت برکاتہم العالیہ کے وکیل خاص رہے۔ پشاور تشریف لانے کے بعد یہاں آپ نے کئی فلاحی اور سماجی کام کئے۔ آپ نے آتے ہی حکومت سے مطالبہ کیا کہ یہاں سے فحاشی کا اڈہ ختم کرایا جائے چنانچہ فحاشی کا اڈہ ختم کر دیا گیا اور اس جگہ کا نام اسلام آباد رکھا گیا۔

مولانا مرحوم اتحادِ اسلامی کے حامی تھے چنانچہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں میں شرکت فرماتے تھے، تحریکِ ختمِ نبوت ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آپ کی سرپرستی میں ایک ماہنامہ "الحجۃ" شائع ہوتا رہا جو حکومت اور عوام کی غوغا آرائی کے باوجود ٹھیٹھ اسلامی نظریات پیش کرتا رہا۔ حضرت مولانا کلمۂ حق کہنے میں بیباک تھے، رویتِ ہلال کے سلسلے میں محض حکومت کے اعلان پر بھروسہ نہیں کرتے تھے۔ "الحجۃ" میں ان مسائل پر عموماً گفتگو ہوتی تھی، آپ ملک میں قمری کیلنڈر رائج کرنے کے بڑے حامی تھے۔ آپ نے پاک بھارت جنگ کے موقع

پر اسلامی سرحدوں کی حفاظت واجب سمجھتے ہوئے ملک کی دفاع کی خاطر لڑنے کو جہاد قرار دیا۔
تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے بھی سرگرم رکن تھے اور اس پیرانہ سالی اور بیماری میں بھی کئی مرتبہ شرکت فرمائی۔ آپ نے چودہ حج کئے۔ آپ اردو، عربی، فارسی اور گجراتی پر عبور رکھتے تھے، پشتو بھی بڑی روانی سے بولتے تھے۔ ان زبانوں میں آپ کی کئی مطبوعات ہیں جو حسب ذیل ہیں:

۱۔ توحید ۲۔ رسالت۔ ۳۔ تحریک سوشلزم۔ ۴۔ فلسفہ متعہ ۵۔ آئینہ حق نما
۶۔ یہودیوں کی کہنہ اور تاریخی اسلام دشمنی۔

غیر مطبوعہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ الاستدلال برؤیۃ الہلال۔
۲۔ فلسفۃ الصلوٰۃ۔
۳۔ حکومتِ الٰہیہ۔

ان کے علاوہ چھوٹے بڑے پمفلٹ اور بے شمار مضامین ہیں۔
آپ ۱۵ مارچ ۱۹۸۰ء کی صبح کو واصل بحق ہوئے خداوند عالم غریقِ رحمت فرمائے لے
راقم اثم کی آپ سے اکثر ملاقات رہتی تھی جب تک دادا مرحوم زندہ رہے حضرت مولانا میرزا صفدر حسین مشہدی رحمۃ اللہ علیہ جب کبھی بھی راولپنڈی تشریف لائے تو غریب خانے پر ضرور قدم رنجہ فرماتے۔

مولانا سیّد صفدر حسین نقوی

فاضلِ عراق

ولدیت : سید غلام سرور شاہ
ولادت : ۱۹۳۳ء
سکونت : جامع المنتظر، ایچ بلاک، ماڈل ٹاؤن، لاہور

مولانا سیّد صفدر حسین نقوی النجفی ۱۹۳۳ء میں علی پور ضلع مظفر گڑھ کے نواح میں پیدا ہوئے آپ کا سلسلۂ نسب سید جلال الدین نقوی البخاری اوچ شریف سے جا ملتا ہے۔ مولانا کے والد جناب سیّد

لے مکتوب مولانا میرزا محمد عالم مشہدی مدظلہ۔

غلام سرور کی خواہش تھی کہ وہ آپ کو دینی تعلیم دلائیں، چنانچہ ۱۹۴۰ء میں استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد یار شاہ نجفی کی خدمت میں چک نمبر ۳۸ خانیوال ضلع ملتان میں آپ کو بھیج دیا گیا، آپ نے چھ ماہ اسی مدرسہ میں گزارے اور پھر حضرت استاذ العلماء کے ساتھ دو ماہ مدرسہ باب العلوم میں گزارے اس کے بعد مدرسہ ٹھٹھہ سیال نواح مظفر گڑھ میں چھ ماہ رہے ۱۹۴۱ء میں جلالپور ننگیانہ چلے گئے جہاں ۱۹۴۵ء تک رہے جہاں سے چھ ماہ کے لئے سیت پور ضلع مظفر گڑھ تشریف لے گئے اس تمام عرصے میں حضرت استاذ العلماء آپ کے سرپرست رہے اور اس عرصے کی تمام تعلیم مکمل طور پر آپ ہی کے ذمہ رہی۔ ۱۹۴۶ء میں مدرسہ باب العلوم ملتان تشریف لے آئے اور حضرت مولانا سید زین العابدین مرحوم فاضل لکھنؤ اور حضرت مولانا شیخ محمد یار مرحوم فاضل لکھنؤ کے سامنے زانوے ادب تہہ کیا۔ ۱۹۴۸ء میں خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ میں حضرت مولانا احمد حسین قبلہ سے فیض اٹھایا اور شرح جامی، قطبی، شرح باب حادی عشر آپ سے پڑھیں۔ ۱۹۴۹ء میں جاڑا ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان تشریف لے گئے اور مفسر قرآن حضرت مولانا حسین بخش نجفی سے درس نظامی کی تکمیل کی۔ ۱۹۵۱ء میں نجف اشرف تشریف لے گئے اور ۱۹۵۶ء تک وہیں رہے، وہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ استاذ الاساتذہ حضرت علامہ شیخ محمد علی افغانی مدظلہ۔
۲۔ شیخ الجامعہ حضرت مولانا شیخ اختر عباس مدظلہ۔
۳۔ حضرت علامہ سید ابوالقاسم رشتی مدظلہ۔
۴۔ حضرت علامہ شیخ محمد تقی آل راضی مدظلہ۔
۵۔ آیۃ اللہ حضرت ابوالقاسم خوئی۔
۶۔ آیۃ اللہ محسن الحکیم (م ۱۹۷۰ء) اعلی اللہ مقامہ۔
۷۔ حضرت آقائے بزرگ طہرانی (م ۱۹۷۰ء) اعلی اللہ مقامہ سے حدیث کی روایت کی اجازت لی۔ ۱۹۵۶ء میں آپ پاکستان تشریف لے آئے اور جامع المنتظر میں مدرس مقرر ہوئے اس زمانے میں حضرت مولانا کے استاد حضرت علامہ شیخ اختر عباس اس مدرسے کے مدرس اعلیٰ تھے۔ ۱۹۶۷ء میں مولانا

اختر عباس عراق تشریف لے گئے اور آپ مدرس اعلیٰ مقرر ہوئے تا حال اسی عہدۂ جلیلہ پر کام کر رہے ہیں۔

تلامذہ:

ویسے تو حضرت مولانا کے سینکڑوں شاگرد ہیں مگر جنہوں نے نام پیدا کئے وہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ حضرت علامہ حافظ سید ریاض حسین نقوی النجفی مدظلہ مدرس جامع المنتظر لاہور۔

۲۔ حضرت مولانا غلام حسین نجفی مدظلہ۔

۳۔ حضرت مولانا محمد شفیع نجفی مدظلہ۔

۴۔ حضرت مولانا محمد موسیٰ بیگ نجفی مدظلہ۔

۵۔ حضرت مولانا ملک اعجاز حسین نجفی مدرس اعلیٰ دار العلوم الجعفریہ خوشاب۔

۶۔ حضرت مولانا عاشق حسین نجفی مدظلہ مدرس اعلیٰ جامعۃ الغدیر احمد پور سیال جھنگ۔

۷۔ حضرت علامہ شیخ محسن علی نجفی مدظلہ مدرس اعلیٰ جامعۃ اہل البیت اسلام آباد۔

۸۔ حضرت مولانا حافظ بشیر حسین نجفی مدظلہ۔

۹۔ حضرت مولانا تاج الدین حیدری مدظلہ۔

۱۰۔ حضرت مولانا شیخ کرامت علی مدرس الجامعۃ الجعفریہ گوجرانوالہ

۱۱۔ حضرت مولانا ملک محمد اسلم قمی ایم۔ اے۔

آپ نے تدریسی کام کے ساتھ ساتھ تحریری کام بھی کیا ہوا ہے۔ آپ کی مطبوعہ کتب حسب ذیل ہیں:

۱۔ حقوق اور اسلام۔

۲۔ السفینہ، اس کا ترجمہ کسی اور صاحب نے کیا ہے مگر آپ نے اس کی تصحیح فرمائی ہے۔

۳۔ تذکرۃ الخواص، یہ کتاب علامہ سبط ابن جوزی کی تالیف ہے آپ نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔

۴۔ توضیح المسائل، حضرت آیۃ اللہ روح اللہ خمینی دامت برکاتہم العالیہ نے تحریر فرمائی ہے حضرت مولانا نے اس کو اردو میں منتقل کیا ہے۔

۵۔ حکومت اسلامی، حضرت آیۃ اللہ خمینی دامت برکاتہم العالیہ کے دروس کو حضرت مولانا نے افادۂ

عام کے لئے اردو میں منتقل کیا ہے۔

۶۔ عرفان المجالس، حصۂ اوّل و دوم، یہ روضہ خوانی کی کتاب ہے۔

۷۔ سعادت الابدیہ، خاتم المحدثین حضرت علامہ شیخ عباس قمی رحمۃ اللہ علیہ کی تألیف "مقامات العلیا" کا رواں اُردو ترجمہ ہے۔

۸۔ معدن الجواہر، یہ علامہ شیخ محمد علی کراجکی کی عربی تألیف کا ترجمہ ہے۔

۹۔ رسالہ المواعظ، حضرت شیخ عباس قمی رحمۃ اللہ علیہ کی تألیف ہے آپ نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔

۱۰۔ ارشاد القلوب، علامہ شیخ محمد دیلمی کی تألیف ہے آپ نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔

۱۱۔ عقائد، حضرت آیۃ اللہ علامہ شیخ رضا المظفرؒ کی تألیف ہے جسے حضرت مولانا نے اردو میں منتقل کیا ہے۔

۱۲۔ بارہ امامی شیعہ اور اہلِ بیت، علامہ شیخ محمد جواد مغنیہ مرحوم کی کتاب کا رواں ترجمہ ہے۔

ان میں سے بعض کتب سیٹھ برادرز شاہ عالم مارکیٹ لاہور نے شائع کروا کر مفت تقسیم کی ہیں۔

۱۳۔ دینِ حق ــــــ عقل کی روشنی میں۔ ۱۴۔ مبادیات حکومتِ اسلامی ۱۵۔ چہل حدیث۔
۱۶۔ ترجمہ الارشاد مفیدؒ۔ ۱۷۔ اسلامی جمہوریہ ایران پر اعتراضات، دین و عقل کی روشنی میں۔
۱۸۔ حدود و تعزیرات۔ ۱۹۔ یزیدی فرقہ۔ ۲۰۔ مناسکِ حج۔ ۲۱۔ کتاب زیارات۔
۲۲۔ جہادِ اکبر۔ ان تقاریر کا مجموعہ جو آپ نے علماء کے سامنے نجفِ اشرف میں کیں۔ ۲۳۔ انتخاب تاریخ طبری۔ ۲۴۔ ترجمہ تفسیر قرآن مجید، انشاء اللہ بہت جلد شائع ہو جائے گی۔ ۲۵۔ منتھی الآمال محدث قمی کی تحریر کردہ ہے آپ نے اس کا ترجمہ کیا ہے جو چار حصّوں میں چھپ گیا ہے۔

اس کے علاوہ دو درجن کے قریب اور بھی چھوٹی چھوٹی مطبوعہ کتب ہیں۔ آپ کے شائع شدہ سینکڑوں مقالے مختلف رسائل و اخبارات میں بھی چھپ چکے ہیں۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السّلام کے جانباز صحابی حضرت مالک اشتر کے حالات پر مشتمل آپ نے ایک رسالہ تحریر فرمایا ہے جو غیر مطبوعہ ہے۔

مولانا سید محمد جعفر (م ۱۹۸۰ء) اعلی اللہ مقامہ کے بعد ماہنامہ "پیامِ عمل" میں سوالات کے جوابات

آپ ہی تحریر فرما رہے ہیں۔ مولانا تقریر کے میدان میں بھی ایک اہم مقام رکھتے ہیں۔ مناظرہ اور نعرہ بازی سے الگ تھلگ اصلاحِ ملت کی طرف متوجہ ہیں خداوندِ عالم مزید توفیقات عنایت فرمائے۔

آپ کی تحریک پر کئی دینی مدارس قائم ہوئے ہیں، کئی مساجد کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ امامیہ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے سرپرست ہیں۔ جولائی ۱۹۸۰ء میں اسلام آباد میں جو شیعہ کنونشن ہوئی تھی اس کے بھی آپ روحِ رواں تھے۔ قائدِ ملتِ جعفریہ حضرت علامہ مفتی جعفر حسین کے ہمراہ جو علماء صدرِ مملکت سے ملے تھے آپ بھی اس میں شامل تھے۔

۱۹۷۸ء میں جب عراق کی بعث حکومت نے حضرت آیۃ اللہ العظمٰی روح اللہ خمینی دامت برکاتہم العالیہ کو سرزمینِ عراق سے جلاوطن کر دیا بعد ازاں آپ فرانس تشریف لے گئے تو اس موقع پر آپ اہالیِ پاکستان کی طرف سے فرانس تشریف لے گئے تاکہ حضرت آیۃ اللہ کو آپ پاکستان آنے کی دعوت دیں۔ حضرت آیۃ اللہ مدظلہ نے اس موقع پر آپ کا شکریہ ادا کیا۔[1]

راقم کو حضرت مولانا سے نیاز حاصل ہے اور آپ کی تحاریر و تقاریر سے متاثر ہے خداوندِ عالم مزید توفیقات عنایت فرمائے اور علمِ دین آپ کی اولاد میں تاقیامت جاری و ساری رکھے تاکہ آنے والی نسلیں آپ کے علمی گھرانے سے استفادہ کرتی رہیں۔

مولانا سید ضامن حسین حائری
فاضلِ نجف

ولادت: ۱۳۰۸ھ/۹ جنوری ۱۸۹۱ء
وفات: صفر ۱۳۸۷ھ/۵ جولائی ۱۹۶۶ء

مولانا سید ضامن حسین حائری بتاریخ ۹ جنوری ۱۸۹۱ء/۱۳۰۸ھ بمقام لنڈی کچی ضلع کوہاٹ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وطن میں حاصل کی پھر عراق چلے گئے کوئی پچیس سال تک نجفِ اشرف میں رہے وطن واپسی پر درس و تدریس شروع کر دی اور علاقے کو کافی حد تک علومِ آلِ محمد علیہم السلام سے سیراب کیا اور

---

[1] مکتوب محترم صفدر رضا بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

د نواہی کی تاکید کی جس میں الحمد للہ کافی حد تک کامیاب رہے۔

مولانا مرحوم عابد زاہد اور عالم فاضل بزرگ تھے۔ صفر ۱۳۸۷ھ/ ۵ جولائی ۱۹۶۶ء میں واصل بحق ہوئے۔[1]

مولانا مرزا ضامن حسین مرحوم

صدر الافاضل

ولدیت : مرزا نادر حسین

ولادت : ۱۰ رجب المرجب ۱۸۱۹ھ

وفات : ۱۵ شعبان المعظم ۱۹۶۹ء

مدفن : میانوالی

مولانا مرزا ضامن حسین ۱۸۱۹ء میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ گھرانہ مذہبی تھا۔ ابتدائی علوم گھر میں حاصل کرنے کے بعد جامعہ سلطانیہ میں داخل ہو گئے۔ منطق، فلسفہ، ادب، فقہ و اصول سے لے کر انتہائی تعلیم یہیں پر حاصل کی اور آخر میں صدر الافاضل کی سند حاصل کی۔

سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ سید المدارس امروہہ ضلع مراد آباد میں مدرس مقرر ہو گئے۔ کچھ عرصے ڈی۔ اے۔ وی کالج لکھنؤ میں عربی کے پروفیسر رہے۔ آخر میں تبلیغ کے لئے ممباسہ مشرقی افریقہ تشریف لے گئے۔

آپ کے مشہور اساتذہ حسب ذیل ہیں :

۱۔ مولانا سید محمد باقر مجتہد۔
۲۔ مولانا سید محمد ہادی مجتہد۔
۳۔ سید محمد رضا فلسفی۔
۴۔ مولانا سید عالم حسین ادیب۔
۵۔ مولانا مفتی سید محمد علی مجتہد۔
۶۔ مولانا مفتی سید احمد علی مجتہد
۷۔ مولانا سید ابوالحسن عرف منن والد علامہ علی نقی نقوی۔

آپ نے چہاردہ معصومین علیہم السلام کی سوانح لکھی تھی مگر تاحال چھپ نہیں سکیں۔ ہند و پاک کے

---

[1] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۱۸۵۔

مشاہیر مقامات پر آپ نے مجالس عزا پڑھیں۔ ۱۹۶۹ء میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ حضرت مولانا مرزا یوسف حسین لکھنوی کے بڑے بھائی تھے۔[1]

ولدیت : سید ملازم حسین نقوی

ولادت : ۱۹۳۵ء

سکونت : کلورکوٹ، ضلع بھکر

مولانا سید ضمیر باقر نقوی نجفی

مولانا سید ضمیر باقر نقوی نجفی ۱۹۳۵ء میں کلورکوٹ ضلع بھکر میں پیدا ہوئے، آپ کے والد سید ملازم حسین شاہ ذاکر اہل بیت ہیں، ان کی خواہش تھی کہ علوم محمدؐ و آل محمد علیہم السلام کا ان کے گھر میں دور دورہ رہے چنانچہ آپ نے مولانا محمد بخش قریشی مرحوم کی خدمت میں بھیج دیا جہاں ان سے آپ نے قرآن پاک ناظرہ پڑھا، مڈل تک مقامی اسکول میں پڑھا اور ۱۹۵۶ء میں مدرسہ باب النجف ڈیرہ اسمٰعیل خان میں داخل ہو گئے اور مفسر قرآن حضرت مولانا حسین بخش نجفی کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔ درس نظامی کی سند فراغت آپ نے اسی مدرسہ سے لی۔ بعدازاں آپ حضرت مفسر قرآن کے ہمراہ جامع المنتظر لاہور تشریف لے گئے۔ ۱۹۶۱ء میں آپ حوزۂ علمیہ نجف اشرف تشریف لے گئے، تین سال تک وہاں قیام کیا اور پھر خرابی صحت کی وجہ سے ۱۹۶۵ء میں وطن مراجعت فرمائی۔

مولانا حسب ذیل چند کتب کے مؤلف ہیں جو طبع ہو چکی ہیں:

۱۔ توحید الشیعہ حصہ اول۔ ۲۔ عرفان الاعتقاد۔ ۳۔ عرفان الشیعہ یعنی مسئلہ نوع کی نوعیت۔

چند غیر مطبوعہ رسائل حسب ذیل ہیں:

۱۔ توحید الشیعہ حصہ دوم۔

۲۔ رسالہ بنات النبیؐ۔

۳۔ حقیقت العرفان یعنی رد مذہب لغان۔[2]

---

[1] مکتوب مولانا مرزا یوسف حسین بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

[2] مکتوب مولانا مدظلہ، بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

ملک کے مشہور مقامات پر آپ نے مجالس عزا سے خطاب کیا ہے۔ آپ کے بھائی حضرت مولانا سید بشیر عباس نقوی فی جامعہ امامیہ لاہور میں مدرس اعلیٰ ہیں جن کا ذکر اپنے مقام پر آئے گا، خداوند عالم آپ کی اولاد کو آپ کے علم کا وارث بنائے، احقر کو بھی آپ سے شرف نیاز حاصل ہے، آپ کی ذاکری مؤمنین کو متاثر کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔

مولانا سید ضمیر الحسن نجفی

ولدیت : سید ابوالحسن مرحوم

ولادت : یکم جنوری ۱۹۱۶ء

سکونت : احمد پور سیال تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ

مولانا سید ضمیر الحسن نجفی یکم جنوری ۱۹۱۶ء میں موضع شاہجیر پور ضلع اعظم گڑھ (یوپی) میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم وثیقہ اسکول فیض آباد میں پائی جہاں حضرت حجۃ الاسلام مولانا سید شبیر حسین اعلی اللہ مقامہ سے ابتدائی دینی تعلیم حاصل کی۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد مدرسہ ایمانیہ بنارس میں داخل ہو گئے جہاں مولانا سید حسین اعلی اللہ مقامہ اور مولانا سید محمد سجاد اعلی اللہ مقامہ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔ اس کے بعد سلطان المدارس لکھنؤ تشریف لے گئے۔ حضرت مولانا سید محمد باقر اعلی اللہ مقامہ نے آپ کی طرف خصوصی توجہ دی۔

لکھنؤ سے سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد نجف اشرف تشریف لے گئے جہاں حسبِ ذیل اساتذہ سے علوم آلِ محمد علیہم السلام حاصل کئے۔

اساتذہ :

۱۔ حضرت آیۃ اللہ سید ابوالحسن اعلی اللہ مقامہ۔

۲۔ حضرت آیۃ اللہ مرزا محمد حسین نائینی اعلی اللہ مقامہ۔

۳۔ حضرت علامہ ضیاء عراقی۔

۴۔ حضرت علامہ سید عبدالغفار اعلی اللہ مقامہ۔

۱۹۳۵ء میں نجفِ اشرف سے مراجعت فرمائی۔ مدرسہ باب العلوم ملتان کے مدرس اعلیٰ مقرر ہوئے۔

اس کے بعد بدھ رجبانہ ضلع جھنگ کے مدرسہ میں تشریف لے گئے۔ یہاں تین ماہ رہنے کے بعد احمد پور سیال تشریف لے آئے جہاں اپنی نگرانی میں ایک جامع مسجد اور عیدگاہ تعمیر کروائی۔ آپ نے اور آپ کے بھائی مولانا سید اختر حسین مرحوم نے احمد پور سیال میں ایک مدرسہ بنام "جامعۃ الغدیر" کی بنیاد رکھی جو بحمد اللہ خوب کام کر رہا ہے آج کل حضرت مولانا سید عاشق حسین مدظلہ اور مولانا شیخ کاظم علی مدظلہ، اور دیگر علماء وہاں تدریس کا کام کر رہے ہیں۔[1]

مولانا سید ضمیر الحسن نقوی

ولدیت : مولانا سید آغا محسن شہیدؒ

ولادت : ۱۹۵۰ء

سکونت : ناظم اعلیٰ مدرسہ باب الرضا کروڑ لعل عیسن مظفر گڑھ۔

مولانا سید آغا ضمیر الحسن نقوی۔ ۱۹۵۰ء میں بھکر کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے، میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے بڑے بھائی مولانا سید آغا حیدر حسن سے ابتدائی دینی تعلیم حاصل کی اس کے بعد دار العلوم محمدیہ سرگودھا میں داخل ہو گئے وہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے۔

۱۔ حضرت مولانا علامہ محمد حسین ڈھکو فاضل نجف مدظلہ۔
۲۔ حضرت مولانا علامہ حسین بخش فاضل نجف مدظلہ۔
۳۔ حضرت مولانا علامہ نصیر حسین فاضل نجف مدظلہ۔
۴۔ حضرت مولانا علامہ غلام مہدیؒ ممتاز الافاضل۔
۵۔ حضرت مولانا علامہ نذر حسین ظفر فاضل عربی مدظلہ۔

آپ حضرت مولانا علامہ سید محمد حسین رضوی (م ۱۹۷۲ء) کے داماد ہیں حضرت علامہ کے انتقال کے بعد آپ ہی اس مدرسے کے ناظم اعلیٰ ہیں، ۱۹۷۵ء سے دربار حضرت لعل عیسنؒ کی مسجد کے خطیب

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ، بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

بھی ہیں۔ مختلف علاقوں میں مجالس پڑھ چکے ہیں۔

آپ کے والد حضرت مولانا سید آغا محسنؒ (م ۱۹۵۸ء) علاقے کے بہترین خطیب تھے جنہیں ۱۹۵۸ء میں شہید کردیا گیا۔

مولانا ضیاء الحسن موسوی

ولدیت : نجم الحسن
ولادت : ۱۳۳۸ھ
وفات : ۱۳۹۸ھ
مدفن : کراچی

مولانا سید ضیاء الحسنؒ موسوی علامہ غلام حسنین کنتوری کے پوتے اور سرکار ناصر الملت کے نواسے تھے آپ نے تمام تر تعلیم لکھنؤ میں حاصل کی آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ حضرت مولانا سعادت حسین خان مدظلہٗ۔
۲۔ حضرت مولانا غلام عباس زید پوری۔
۳۔ حضرت مولانا حکیم ساجد حسین۔
۴۔ حضرت مولانا محمد نصیر۔

لکھنؤ یونیورسٹی سے فاضل ادب پاس کیا۔ آپ عربی ادب پر حاوی تھے قیامِ پاکستان کے بعد پاکستان آگئے تھے اور وزارت اطلاعات سے وابستہ تھے ۱۳۹۸ھ میں انتقال ہوا۔

آپ نے حسب ذیل کتابیں تالیف کیں:

۱۔ حیات امام زین العابدین۔
۲۔ واقعات کربلا کا پس منظر۔
۳۔ رسالہ فقہ جعفری۔
۴۔ مجموعہ نوحہ و سلام۔
۵۔ مجموعہ مضامین۔[۱]

---

[۱] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۲۸۶۔

ولدیت : میاں منشی کالو

ولادت : ۱۹۵۶ء

سکونت : درسگاہ باقر العلوم الجعفریہ ، مظفر روڈ ،

محلہ دین پورہ ، میلسی ضلع وہاڑی

مولانا طالب حسین حیدری فاضل عربی

مولانا طالب حسین حیدری ۱۹۵۶ء میں بستی نصیر ضلع ڈیرہ غازیخان میں پیدا ہوئے آپ کے والد کا تعلق ایک سنی گھرانے سے ہے مگر بعد میں آپ نے اپنی تحقیق سے مذہب شیعہ اختیار کر لیا ۔ ۱۹۶۹ء میں پرائمری پاس کی اور ۱۹۷۰ء میں آپ جامعہ عربیہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخل ہو گئے ، چھ سال تک آپ اسی مدرسہ میں پڑھتے رہے ، پھر جامعہ امامیہ لاہور تشریف لے گئے ۔ ۱۹۷۷ء میں جامعہ حسینیہ جھنگ تشریف لے گئے اور مولانا کاظم حسین اثیر جاڑوی کے سامنے زانوے ادب تہہ کیا ، اس مدرسہ میں مولانا حیدری کے پاس علامہ حافظ سیف اللہ جعفری رحمۃ اللہ علیہ تشریف لاتے رہتے تھے لیکن مولانا اثیر جاڑوی کو حافظ صاحب کا آنا پسند نہ تھا اس لئے مولانا حیدری اور ان کے دو اور ساتھیوں کو مدرسہ چھوڑنا پڑا اس کے بعد ۱۹۷۸ء میں آپ نے فاضل عربی کا امتحان دیا اور کامیاب ہوئے ۔ مابعد آپ جام پور تشریف لے گئے اور شیعہ مسجد میں خطیب مقرر ہوئے ۔ پھر مولانا شیرازی کی دعوت پر آپ درسگاہ باقر العلوم الجعفریہ میلسی تشریف لے آئے اور آج کل وہاں بطور مدرس فریضہ انجام دے رہے ہیں[1] خداوند عالم مزید علم و عمل کی توفیق عنایت فرمائے ۔

ولدیت : سید گل محمد شاہ

ولادت : ۱۸۷۸ء

وفات : ۱۳۷۱ھ / ۱۹۵۱ء

مدفن : چکڑالہ ضلع میانوالی

مولانا سید طالب حسین نقوی رح

مولانا سید طالب حسین ۱۸۷۸ء میں چکڑالہ ضلع میانوالی میں پیدا ہوئے پانچ سال کی عمر میں مقامی پرائمری

[1] مکتوب مولانا حیدری بنام ملک ملازم حسین ۔

اسکول میں داخل ہو گئے پرائمری تک تعلیم ختم کرنے کے بعد ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد مرحوم سے حاصل کی اس کے بعد موضع مکھڈ ضلع اٹک چلے گئے مکھڈ میں کچھ عرصے پڑھنے کے بعد واپس چکڑالہ تشریف لائے اور مولوی عبداللہ چکڑالوی[1] سے پڑھنے لگے۔ اس کے بعد آپ ہندوستان میں سنیوں کے مدارس میں چلے گئے لیکن گھر کسی کو اطلاع نہ دی گیارہ سال تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد اور سنیت کے رنگ میں رنگ کر داؤد خیل ضلع میانوالی آگئے اور اہلسنت کی مساجد میں وعظ کہنے لگے، جب ان کے والد کو اطلاع ملی تو انہوں نے پیغام بھیجا کہ نماز ہاتھ کھول کر پڑھو، چنانچہ آپ نے نماز ہاتھ کھول کر پڑھنی شروع کر دی تقریباً چھ ماہ تک آپکا اور آپکے چھوٹے بھائی استاذ العلماء حضرت مولانا محمد باقر کا علمی مباحثہ ہوتا رہا۔ انجام کار مولانا سید طالب حسین اپنے سابقہ مسلک یعنی مسلک اہلبیت پر آگئے۔

اس کے بعد آپ فقہ جعفری کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے امروہہ ضلع مراد آباد چلے گئے اور سید المدارس میں معلم و متعلم کی حیثیت سے کام کرنے لگے امروہہ سے واپس آکر چکڑالہ میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا، ۱۹۵۱ء میں آپ واصل بحق ہوئے۔ آپکے بعض شاگرد حسب ذیل تھے،

۱۔ ادیب اعظم حضرت مولانا سید ظفر حسن امروہوی مدظلہ۔
۲۔ حضرت مولانا سید محمد یار شاہ مدظلہ۔
۳۔ حضرت مولانا سید غلام عباس آف بھکر مدظلہ۔
۴۔ حضرت مولانا سید محبوب علی شاہ۔
۵۔ حضرت مولانا سید عبدالھادی نجفی[2]۔

---

[1] پہلے نام غلام نبی تھا اس میں شرک کی جھلک نظر آئی تو عبداللہ نام رکھ لیا، دہلی میں تعلیم حاصل کی اور اہل حدیث ہو گئے پھر زندگی میں انقلاب آیا اور حدیث کے منکر ہو کر اہلِ قرآن کہلانے لگے مولوی عبداللہ نے قرآن پاک کا پنجابی میں ترجمہ کیا۔ مولانا عبداللہ چکڑالوی کے صاحبزادہ مولانا ابراہیم سابقہ مسلک ہی پر ہے، مولف۔

[2] مولانا حافظ محمد سبطین مدظلہ، ڈائری۔

مولانا مفتی سید طیب آغا

ولدیت : مفتی سید محمد علیؒ
ولادت : ۱۹۲۸ء
سکونت : قم ایران
فاضلِ نجف

مولانا مفتی سید طیب آغا ۱۹۲۸ء میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے آپ حضرت مولانا مفتی سید محمد عباسؒ (م ۱۳۰۶ھ) کے اخلاف میں سے ہیں۔ مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ سے دینی تعلیم حاصل کی اور الہ آباد بورڈ سے مولوی عالم اور قابل کے امتحانات پاس کئے اس کے بعد نجف اشرف چلے گئے جہاں گیارہ سال تک تعلیم حاصل کرتے رہے اور ساتھ ہی ساتھ عربی میں ایک کتاب بنام "لمعہ ساطعہ" لکھی۔ نجفِ اشرف ہی میں درس و تدریس کا سلسلہ قائم کیا۔ اس کے بعد کراچی تشریف لے آئے اور مدرسۃ الواعظین کراچی کے مدرس اعلیٰ کی حیثیت سے کام کیا، پھر لاہور آ گئے اور جامع مسجد علامہ حائریؒ میں خطیب ہو گئے۔[1] لاہور میں ایک مکتبہ بنام ادارہ علوم آل محمد بھی قائم کیا اور اچھی اچھی کتابیں شائع کیں۔ آپ خود بھی کئی کتابوں کے مصنف اور مترجم ہیں، آج کل قم میں ہیں۔

مولانا خواجہ ظفر حسنؒ

ولادت : ۱۳۱۰ھ
وفات : ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء
مدفن : لاہور

مولانا خواجہ ظفر حسن سہارنپوری، مولانا خواجہ مختار احمد (م ۱۳۷۳ھ) کے چھوٹے بھائی تھے۔ پٹیالہ میں فارسی کے استاد تھے عالم فاضل اور متقی بزرگ تھے پچاسی سال کی عمر میں ۲۲۔اکتوبر ۱۹۷۵ء میں لاہور میں رحلت کی۔[2]

۱۔ ماہنامہ پیام عمل لاہور، اپریل ۱۹۶۳ء
۲۔ مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۲۹۳۔

مولانا سید ظفر حسن رہ

ولدیت : محقق ہندی مولانا سید محمد حسین

ولادت : ۱۷ ربیع الاوّل ۱۲۹۸ھ

وفات : ۱۳۷۵ھ

مدفن : میانوالی

مولانا سید ظفر حسن رہ ۱۷ ربیع الاوّل ۱۲۹۸ھ میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے تمام تر تعلیم اپنے والد محقق ہندی حضرت مولانا سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ اور علمائے لکھنؤ سے حاصل کی۔ اس کے علاوہ کچھ عرصے عراق میں بھی رہے۔ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد اپنے جدّی وطن مظفر نگر چلے گئے اور وہیں دینی کام سرانجام دیتے رہے۔ کچھ عرصے ملتان میں بھی رہے اور یہاں ایک یتیم خانہ قائم کیا کچھ عرصے موگا ضلع فیروز پور میں بھی قیام کیا۔ پاکستان بننے کے بعد بھل ضلع میانوالی چلے گئے اور وہیں مکان بنوالیا مگر بیمار ہو کر میانوالی میں اپنے صاحبزادے کے پاس آ گئے اور یہیں واصل بحق ہوئے۔

آپ کی حسبِ ذیل دو تصانیف ہیں :

۱۔ رسالہ فی اصول الفقہ (عربی)۔

۲۔ نورِ آخرت (فقہ)۔[۱]

مولانا سید ظفر حسن نقوی امروہی

ولدیت : سید دلشاد حسین نقوی مرحوم

ولادت : دسمبر ۱۸۹۰ء

سکونت : ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی نمبر ۱۸

مولانا سید ظفر حسن نقوی امروہوی دسمبر ۱۸۹۰ء میں امروہہ ضلع مرادآباد میں پیدا ہوئے آپ نے ابتدائی تعلیم سے لے کر شرائع الاسلام تک تمام تعلیم سید المدارس امروہہ میں حاصل کی۔ پھر مدرسہ

---

[۱] مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۲۹۳۔
مولانا محمد حسین نوگانوی، تذکرۂ بے بہا، ص ۲۰۷۔

ناظمیہ لکھنؤ تشریف لے گئے اور وہاں سے تعلیم مکمل کر کے وطن مراجعت فرمائی، آپ کے اساتذہ مندرجہ ذیل تھے:

۱۔ حضرت علامہ سید نجم الحسن اعلی اللہ مقامہ۔

۲۔ حضرت علامہ سید سبط حسن اعلی اللہ مقامہ۔

۳۔ حضرت مولانا سید جواد حسین امروہوی اعلی اللہ مقامہ۔

۴۔ حضرت مولانا سید اولاد حسن امروہوی اعلی اللہ مقامہ۔

۵۔ حضرت مولانا سید عالم حسین اعلی اللہ مقامہ۔

وطن مراجعت فرمانے کے بعد ملا فاضل اور منشی فاضل کے امتحانات بھی پاس کئے اور پھر مراد آباد کے ایک ہائی اسکول میں عربی، فارسی کے استاد ہو گئے وہاں سے ایک ماہنامہ "نور" بھی نکالنا شروع کیا جو ۱۹۶۸ء تک چلتا رہا۔ ۱۹۵۰ء میں پاکستان تشریف لے آئے اور کراچی میں جامعہ امامیہ (مدرسۃ الواعظین) کی بنیاد رکھی جو بحمد اللہ اب تک ترقی کی منازل پر گامزن ہے۔

ہزاروں سے متجاوز مضامین کے علاوہ آپ سینکڑوں کتابوں کے مترجم، مصنف اور مؤلف ہیں ان میں سے بعض حسب ذیل ہیں:

۱۔ تحفۃ الاخیار ترجمہ جامع الاخبار۔

۲۔ ترجمہ مناقب ابن شہر آشوب۔

۳۔ ترجمہ اصول کافی (دو جلدیں)۔

۴۔ ترجمہ فروع کافی (دو جلدیں)۔

۵۔ ترجمہ و تفسیر (پانچ جلدیں) تین جلدیں زیور طباعت سے آراستہ ہو چکی ہیں باقی جلدیں بھی انشاء اللہ جلد طبع ہو جائیں گی۔ یہ تفسیر بھی اپنے انداز میں منفرد تفسیر ہے۔

آپ نے پاک و ہند میں سینکڑوں مقامات پر مجالس پڑھی ہیں، ۲۵ سال تک متواتر پٹیالہ میں عشرۂ محرم الحرام پڑھتے رہے، پاکستان بن جانے کے بعد جب وہ خاندان پٹیالہ سے لاہور منتقل ہو گیا تو ۲۰ سال

متواتر انہیں کی امام بارگاہ ایبٹ روڈ لاہور میں مجالس عزا سے خطاب کیا اب جبکہ قوی مضمحل ہو گئے ہیں، دور دراز کا سفر ترک کر دیا ہے، خداوند کریم آپ کو تادیر سلامت رکھے۔

آپ نے کراچی میں شمیم بک ڈپو ناظم آباد نمبر ۲ میں قائم کیا ہے جو مذہب شیعہ کی کتب شائع کرتا ہے۔ آپ کے تمام صاحبزادگان اہم پوسٹوں پہ کام کر رہے ہیں، افسوس آپ کے کسی صاحبزادے نے دینی علوم کی طرف توجہ نہیں دی، امید کی جاتی ہے کہ کوئی نہ کوئی آگے بڑھ کر ضرور علوم آلِ محمدؐ علیہم السلام کی نشر و اشاعت میں مزید حصہ لے گا۔

ابھی حال ہی میں آپ نے امام بارگاہ گلستانِ زہراء ۲۶۔ ایبٹ آباد لاہور کا سنگِ بنیاد رکھا ہے، اس امام بارگاہ کی تعمیر میں خلیفہ صاحب پٹیالہ مرحوم کی اولاد امجاد حصہ لے رہی ہے، آپ خلیفہ صاحب مرحوم کے یہاں ہی اکاون سال متواتر مجالس محرم الحرام پڑھتے رہے۔[۱]

راقم الحروف کا خود بھی کندر کی ضلع مراد آباد سے تعلق ہے، اس نسبت سے بھی حضرت مولانا مدظلہ سے خصوصی لگاؤ ہے، آپ سے نیاز حاصل ہے اور آپ کی کتابیں دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا ہے۔ خداوند عالم توفیقات میں مزید اضافہ فرمائے۔

مولانا ملک ظفر عباس

فاضلِ عربی

ولدیت : محمد یوسف

ولادت : ۱۴۔ اپریل ۱۹۴۸ء

سکونت : لندن

مولانا ملک ظفر عباس ۱۴۔ اپریل ۱۹۴۸ء کو موضع جھمٹ ضلع اٹک میں پیدا ہوئے آپ جدّی پشتی شیعہ ہیں، مڈل تک سرکاری اسکول میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ مخزن العلوم شیعہ میانی ملتان میں چار سال پڑھتے رہے اور تقریباً اتنے ہی عرصے جامع المنتظر لاہور میں زیر تعلیم رہے اور سندِ فراغت حاصل کی۔ فاضل عربی کا امتحان جامعہ امامیہ لاہور سے دیا اور نمایاں نمبروں میں کامیابی حاصل کی۔ ۱۹۶۹ء

---

[۱] مکتوب مولانا مدظلہ، بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

سے ۱۹۷۴ء تک جامعہ امامیہ میں مدرس رہے اور اسی دوران بی۔اے کی تعلیم بھی مکمل کی۔

۱۹۷۴ء میں شیعہ اثنا عشری فیڈریشن کی دعوت پر کینیا تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے آپ کی تبلیغ سے ہزاروں افراد نے تشیعیت قبول کی وہاں آپ نے جگہ جگہ دینی مدارس کا جال بچھا دیا۔ کینیا کے علاوہ آپ نے تنزانیہ، برونڈی، کانگو اور روانڈا کے بھی تبلیغی دورے کئے۔ آپ نے ۱۹۷۸ء تک بلال مسلم آف کینیا کے چیف مشنری کی حیثیت سے یہ تبلیغی سرگرمیاں جاری رکھیں۔

آپ کی خواہش ہے کہ پاکستان میں بھی دینی مدارس کا جال بچھا دیا جائے، خداوند عالم کامیابی عنایت فرمائے۔[1]

آپ اردو، فارسی، عربی اور انگریزی کے علاوہ سواحلی زبان پر بھی اچھا خاصا عبور رکھتے ہیں۔ پاکستان کے مشہور شہروں اور افریقہ کے کئی ممالک میں مجالس عزاء سے خطاب کر چکے ہیں۔ مولانا کا قیام آج کل لندن میں ہے۔

مولانا ظفر عبّاس

سلطان الافاضل

ولدیت : دائم خان

ولادت : ۱۹۳۳ء

سکونت : دوبئی

مولانا ظفر عبّاس ۱۹۳۳ء میں دوسا ضلع جھنگ کے ایک بلوچ گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق ایک سنّی گھرانے سے ہے۔ لیکن اپنی تحقیق سے شیعہ ہو گئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے قریب ایک مدرسے میں مولانا دوست محمد خان اور مولانا عبدالکریم سے حاصل کی۔ اس کے بعد آپ مدرسہ احیاء العلوم چنیوٹ میں داخل ہو گئے اور مولانا قاری محمد حسین چنیوٹی کے سامنے زانوے ادب تہہ کیا، ۱۹۵۴ء میں جامع المنتظر میں استاذ العلماء حضرت مولانا شیخ اختر عبّاس مدظلہٗ فاضل عراق و عجم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ۱۹۶۱ء تک علوم آلِ محمدؐ علیہم السلام کے موتی سمیٹتے رہے۔ حضرت مولانا سیّد صفدر حسین نقوی فاضل

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہٗ بنام سیّد محمد ثقلین کاظمی۔

عراق مدرس اعلیٰ جامع المنتظر، مفسر قرآن حضرت مولانا حسین بخش فاضل عراق اور حضرت مولانا مفتی سید طیب آغا جزائری بھی آپ کے اساتذہ میں سے ہیں۔

سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کی مسجد میں تشریف لے آئے، ۱۹۶۱ء سے اوائل ۱۹۶۵ء تک یہیں رہے پھر کچھ عرصے کے لئے درس آل محمد فیصل آباد میں بطور مدرس اعلیٰ تشریف لے گئے، اس کے بعد جناب میر اسد اللہ ایم۔اے امرتسری کی ایما پر جامعۃ المعصومین سدھوپورہ فیصل آباد میں بطور مدرس اعلیٰ تشریف لے آئے ۱۹۶۹ء تک یہیں رہے اور پھر وزیر آباد مراجعت فرمائی جہاں ۱۹۷۷ء تک رہے۔

ستمبر ۱۹۷۷ء میں تنزانیہ کے دارالحکومت دارالسلام تشریف لے گئے اور تنزانیہ کے مختلف شہروں میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دیتے رہے ۲۷ جون ۱۹۸۰ء سے دوبئی میں قیام پذیر ہیں اور اپنی امکانی حد تک انتہائی خلوص کے ساتھ دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ کی ابھی تک اولادِ نرینہ نہیں ہے خداوند عالم عنایت فرمائے البتہ آپ نے اپنے بھتیجے کی توجہ دینی خدمت کی طرف مبذول کرائی بلکہ تحریری وصیت بھی فرمائی ہے کہ وہ قم جاکر دینی تعلیم کو مکمل کرے۔ اللہ مزید توفیق عنایت فرمائے[۱]

راقم کو حضرت مولانا سے ۱۹۶۳ء سے نیاز حاصل ہے جبکہ احقر جامعۃ الثقلین راولپنڈی میں زیرِ تعلیم تھا حضرت مولانا مدظلہ حضرت مولانا احمد حسین نوری جو جامعۃ الثقلین میں مدرس تھے کے پاس تشریف لایا کرتے تھے بلکہ ہدایۃ النحو کا ایک سبق بھی حضرت سے لیا ہے اس لئے آپ بھی میرے اساتذہ میں ہوئے جس کا مجھے فخر ہے۔ مولانا خلوص کے پیکر ہیں۔ اللہ کریم جل شانہٗ تا دیر آپ کو سلامت رکھے۔ آپ اس کے دین کی مدد فرماتے رہیں۔

مولانا مفتی عابد حسینؒ (خیر الافاضل)

مولانا مفتی عابد حسین فاضل پور تحصیل راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان کے رہنے والے تھے۔ آپ نے دینی

---

[۱] مکتوب مولانا مدظلہ، بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

تعلیم کی ابتدا مدرسہ باب العلوم ملتان سے کی اور حضرت مولانا سید زین العابدینؒ اور حضرت مولانا محمد یارؒ سے اخذ فیض کیا اس کے بعد مدرسہ جوادیہ بنارس چلے گئے۔ جہاں سے خیر الافاضل کی سند حاصل کی پھر وطن واپس آ گئے اور کچھ عرصے تک سڑھانوالی ضلع لیہ میں خطیب رہے اور درس و تدریس کا سلسلہ بھی قائم رکھا اس کے بعد ڈیرہ غازیخان میں خطیب ہو گئے، پنجاب اور سندھ کا شاید ہی کوئی ایسا علاقہ ہوگا جہاں آپ نے تقاریر نہ کی ہوں۔[1] وہیں وفات ہوئی۔

مولانا سیّد عابد حسین

صدر الافاضل

ولدیت : سیّد جرار حسین

ولادت : یکم مئی ۱۹۱۹ء

سکونت : محلہ چوکھنڈی نارووال ضلع سیالکوٹ

مولانا سیّد عابد حسین یکم مئی ۱۹۱۹ء کو نوگاواں ضلع مرادآباد کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی تعلیم مقامی مدرسے باب العلم میں پائی اور حضرت مولانا سیّد سبط نبی اعلی اللہ مقامہٗ کے سامنے زانوے ادب تہہ کیا۔ یہاں سے فراغت کے بعد لکھنؤ تشریف لے گئے اور مدرسۃ الواعظین میں داخلہ لے لیا جہاں سے صدر الافاضل کیا۔ لکھنؤ میں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے :

۱۔ حضرت مولانا سیّد محمد مجتہد مدرس اعلیٰ مرحوم۔

۲۔ حضرت مولانا مفتی سیّد احمد علی مرحوم۔

۳۔ نادرۃ الزمن حضرت مولانا علامہ سیّد ابن حسن نونہروی مرحوم اعلی اللہ مقامہٗ۔

۴۔ حضرت مولانا علامہ مفتی جعفر حسینؒ

آپ نے الہ آباد یونیورسٹی اور پنجاب سے اعلیٰ قابل، منشی کامل، فاضل فقہ اور مولوی فاضل کے امتحانات پاس کئے۔ شیعہ عربک کالج لکھنؤ سے عماد التفسیر کی سند بھی حاصل کی۔ پاکستان آنے کے بعد آپ گورنمنٹ ملازمت میں آ گئے جہاں سے اپریل ۱۹۷۹ء میں ریٹائر ہوئے۔ آپ آج کل

---

[1] مکتوب مولانا مرزا یوسف حسین مدظلہٗ بنام مولانا کاظمی۔

نارووال میں امام جمعہ و جماعت ہیں۔

آپ نے علاقے میں شیعت کو صحیح طور پر متعارف کروایا۔ ایک "مدرسہ باب العلم" بھی ابتدائی مراحل میں ہے خدا کرے کہ علاقے کی ضروریات پورا کرنے کے لئے یہ ایک اہم مدرسہ ہو۔[1]

آپ نے ملک کے اکثر حصوں میں مجالس پڑھی ہیں اور حضرات محمد و آلِ محمد علیہم السلام کو متعارف کروایا ہے خداوند عالم آپ کو تا دیر سلامت رکھے۔ مختلف ایجی ٹیشنوں اور تحریکوں میں حصہ لیا ہے اور زندگی کا کافی حصہ جیل یا ریل میں گزارا ہے۔

مولانا عابد حسین کانجو

ولدیت : ملک محمد شریف

ولادت : ۱۹۵۸ء

سکونت : مڈ سید اکبر شاہ نزد کوٹ سماہ
تحصیل و ضلع رحیم یار خان۔

مولانا عابد حسین کانجو ۱۹۵۸ء میں ہیٹو واہی کوٹلہ چاکر تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان میں پیدا ہوئے، پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مولانا عاشق حسین خطیب جامع مسجد شیعہ جلالپور پیروالا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ابتدائی فنون کی تعلیم حاصل کی، پھر دیوبندی مکتب فکر کے مدرسے دارالعلوم محمدیہ میں داخلہ لے لیا اور درسِ نظامی کی تکمیل کی، بعد ازاں مولانا وزیر حیدر فاضلِ عراق کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور کتب شیعہ کا درس لیا، آج کل آپ مڈ سید اکبر شاہ نزد کوٹ سماہ تحصیل و ضلع رحیم یار خان میں ہیں وہاں آپ نے ایک مدرسہ بنام "دربارِ قائم آلِ محمدؑ" کی بنیاد رکھی ہے۔

فیصل آباد، کشمور ضلع جیکب آباد، علی پور وغیرہ ہم میں مجالس پڑھ چکے ہیں۔[2]

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہٗ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔
[2] مکتوب مولانا مدظلہٗ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

ولدیت :

مولانا شیخ عابد حسین نجفی

ولادت : ١٧ فروری ١٩٤٩ء
سکونت : دار العلوم الحیدریہ. مرتضیٰ آباد، ہنزہ گلگت.

مولانا شیخ عابد حسین ١٧ فروری ١٩٤٩ء کو مرتضیٰ آباد (ہنزہ) گلگت میں ایک مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ١٩٥٦ء میں ایک پرائمری سکول میں داخلہ لیا. مارچ ١٩٦٠ء میں گورنمنٹ ہائی سکول گلگت میں داخلہ لیا. کچھ عرصہ گورنمنٹ پرائمری سکول میں پڑھاتے رہے. ١٩٦٨ء میں جامع المنتظر لاہور تشریف لے گئے جہاں مولانا عبد الغفور اور حضرت مولانا حافظ سیّد ریاض حسین نقوی مدظلہ کے محضر اقدس میں رہ کر علوم آل محمد علیہم السلام سے مالا مال ہوئے. ١٩٧٠ء میں عراق تشریف لے گئے جہاں دسمبر ١٩٧٨ء تک رہے. فقہ اور اصول فقہ کا درس آیت اللہ العظمیٰ سیّد ابوالقاسم خوئی دامت برکاتہم العالیہ سے حاصل کیا. قیام عراق کے دوران آپ عراقی بعثی حکومت کے ظلم وستم کا نشانہ بھی بنے رہے. دسمبر ١٩٧٨ء میں وطن واپس تشریف لے آئے اور دار العلوم الحیدریہ کی تاسیس فرمائی جہاں اس وقت حضرت شیخ مدظلہ کے علاوہ مندرجہ ذیل اساتذہ ہیں :

١. حضرت مولانا شیخ خادم حسین نجفی مدظلہٗ .

٢. حضرت مولانا محمد علی مدظلہٗ .

اس وقت اس مدرسے میں مقامی اور غیر مقامی طلباء کی کافی تعداد ہے[1] اُمید ہے حضرت شیخ مدظلہٗ کی موجودگی میں یہ مدرسہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کریگا. یاد رہے کہ اس وقت گلگت میں دیوبندی، اہلحدیث اور بریلوی ضرورت سے زیادہ تبلیغ کر رہے ہیں اور وہاں کے عوام کی غربت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں.

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سیّد محمد ثقلین کاظمی.

مولانا سید عابد حسین نقوی النجفی

ولدیت : سید غلام مرتضیٰ شاہ

ولادت : ۱۹۴۰ء

سکونت : خطیب جامع مسجد جوٹیاں تحصیل و ضلع خوشاب

مولانا سید عابد حسین شاہ نقوی ۱۹۴۰ء میں موضع ٹھٹھی سیداں تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک میں پیدا ہوئے، پرائمری تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخلہ لیا، جہاں حضرت مولانا سید گلاب علی شاہ مدظلہٗ اور حضرت مولانا محمد حسین آف وچھ کے سامنے زانوے ادب تہہ کیا، کچھ عرصہ یہاں رہنے کے بعد جامع المنتظر لاہور تشریف لے گئے جہاں حضرت مولانا علامہ اختر عباس نجفی مدظلہ اور حضرت مولانا علامہ سید صفدر حسین نقوی مدظلہ سے علوم اہلِ بیت حاصل کئے اور اسی مدرسے سے درسِ نظامی کی تکمیل کی، اس کے بعد نجف اشرف تشریف لے گئے، جہاں مختلف اساتذہ کے سامنے زانوے ادب تہہ کیا، نجف اشرف سے واپسی پر کچھ عرصہ تلمبہ تحصیل خانیوال ضلع ملتان اور ۱۹۷۱ء سے تا حال جوٹیاں تحصیل خوشاب میں قیام پذیر ہیں اور علومِ آلِ محمد علیہم السلام کے دریا بہا رہے ہیں۔

آپ حضرت مولانا سید گلاب علی شاہ مدظلہ کے قریب ترین اعزہ میں سے ہیں۔[۱]

مولانا شیخ عارف حسین

صدر الافاضل

ولدیت : حکیم شیخ عاشق حسین

ولادت : ۱۹۰۵ء

سکونت : سیکنڈ فلور گلستان کالونی نمبر ۲ خیرپور (سندھ)۔

مولانا شیخ عارف حسین نے پرائمری تک تعلیم بلہرہ ضلع بارہ بنکی (یوپی) میں حاصل کی، عربی کی ابتدائی تعلیم

---

[۱] مکتوب مولانا مدظلہٗ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

مولانا مفتی محمد علی اور مولانا مفتی محمد عباس رحمہا اللہ سے حاصل کی، پھر سلطان المدارس لکھنؤ تشریف لے گئے اور صدر الافاضل کی سند حاصل کی، اس کے بعد مولوی، عالم، دبیر کامل، فاضل فقہ اور ادیب فاضل الہ آباد اور لکھنؤ یونیورسٹی سے پاس کیا، پھر آپ سلطان المدارس میں مدرس ہو گئے. پاکستان بننے کے بعد خیر پور تشریف لے آئے، سلطان المدارس خیر پور کے مدرسِ اعلیٰ مقرر ہوئے. آپ کے لکھنؤ کے اساتذہ میں حضرت باقر العلوم حضرت نجم العلماء اور ناصر الملتہ جیسے قابلِ ذکر اساتذہ شامل ہیں.

مولانا کے بڑے صاحبزادے دینی مدرسے سے فارغ التحصیل ہیں اور ایم بی بی ایس ڈاکٹر بھی ہیں. مولانا کے شاگردوں میں حسبِ ذیل علماء شامل ہیں:

۱۔ مولانا سید جابر حسین رضوی، راولپنڈی.

۲۔ مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل، لاہور.

۳۔ مولانا سید ابن حسن رضوی، کراچی.

۴۔ مولانا شمس العباس آتو پی، کوئٹہ[1]

مولانا کی تالیف کردہ "سید الاوصیاء" حضرت علی علیہ السلام کے حالات پر مشتمل ہے، معروف ہے.[1]

مولانا ملک عاشق حسین مسکین قمی

ولدیت : ملک اللہ وسایا

ولادت : ۱۹۳۰ء

سکونت : ڈیرہ غازیخان.

مولانا ملک عاشق حسین ۱۹۳۰ء میں بمقام کوٹ چھٹہ تحصیل ڈیرہ غازی خان میں پیدا ہوئے گورنمنٹ کالج ڈیرہ غازیخان میں ایف اے تک پڑھتے رہے اسی دوران مقامی علماء سے کسب فیض کرتے رہے جن میں مولانا تاج محمد تونسوی نمایاں حیثیت کے مالک ہیں. آپ کو عربی زبان پر خصوصی دسترس حاصل ہوگئی تھی. اس کے بعد قم تشریف لے گئے.

---

[1] مکتوب سید غلام مصطفیٰ زیدی بنام سید محمد ثقلین کاظمی.

آج کل آپ تنظیم المکاتب پاکستان کی طرف سے مکاتیب ڈیرہ غازیخان کے نگران ہیں. آپ ایک اچھے شاعر اور خطیب ہیں۔[1]

مولانا عاشق حسین

ولدیت : جناب غلام باقر

ولادت : ۱۹۴۰ء

فاضلِ عربی

سکونت : موضع دیووال تحصیل بھلوال ضلع سرگودہا

مولانا عاشق حسین ۱۹۴۰ء میں موضع دیووال سرگودھا میں پیدا ہوئے' پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم محمدیہ دیووال میں داخل ہوگئے اور مولانا غلام قنبر فاضل لکھنؤ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا، اس کے بعد دارالعلوم محمدیہ سرگودہا میں داخل ہوگئے اور یہاں سات سال تک زیرِ تعلیم رہے. آپ نے خوشنویسی استادِ محترم سید وزیر حسین شیرازی مرحوم سے سیکھی جو اپنے دور کے بلند پایہ خوش نویس اور خطاط تھے. دارالعلوم سے سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ نے سرکاری اسکول میں ملازمت کرلی.

آج کل آپ اپنے وطنِ مالوف دیووال میں مقیم ہیں اور یہاں کی شیعہ جامع مسجد میں امام جمعہ و جماعت ہیں.

آپ مدرسۂ دینیہ دارالعلوم محمدیہ دیووال کی ترقی و ترویج میں خصوصی حصّہ لیتے ہیں' آپ کے پروگرام میں تعلیماتِ محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام کو عام کرنا ہے، خداوند عالم قبول فرمائے۔[2]

آپ کے اساتذہ میں

۱۔ حضرت مولانا نصیر حسین نجفی. ۲۔ حضرت مولانا غُلام مہدی ممتاز الافاضل لکھنؤ.
۳۔ حضرت مولانا نذر حسین ظفرؔ. ۴۔ حضرت مولانا سبطِ احمد، قابلِ ذکر ہیں.

---

[1] بذریعہ مولانا خیر محمد خان.

[2] مکتوب مولانا مدظلہٗ بنام سید محمد ثقلین کاظمی.

مولانا عبدالحسینؒ

ولادت : ۱۲۹۰ھ

وفات : ۱۳۶۵ھ

مولانا عبدالحسین شلوزان پاراچنار کے باشندے تھے عراق میں تحصیل علم کی اور وطن واپس آکر شیعت کی تبلیغ میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ آپ عالم فاضل اور مقدس بزرگ تھے کچھ عرصے علّامہ حافظ کفایت حسین کورم ایجنسی کے قاضی رہے تھے حافظ صاحب کے بعد مولانا عبدالحسین رحمۃ اللہ علیہ کورم ایجنسی کے قاضی تھے آپ سے حضرت مولانا مرزا یوسف حسین مدظلہ نے چانج لیا تھا۔ ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۵ء میں آپ کا انتقال ہوا۔[۱]

مولانا عبدالحق ہاشمی پشاوری مرحوم

مولانا عبدالحق ہاشمی عالم اہلِ سنّت تھے، انہیں تحقیقِ حق کا شوق ہوا۔ درگاہِ ایزدی میں انکشافِ حق کی دعا کی اور بعد نمازِ عشاء کنارۂ دریا پر سورۂ مزمّل کا عمل شروع کیا، چالیسویں دن وہ عمل پڑھ کر وہیں لیٹ گئے، خواب میں ایک بزرگ کو دیکھا جو فرما رہے تھے کہ " اے عبدالحق! اگر حق کی تلاش ہے تو شیعوں کے مولوی سیّد حامد حسین کی تصنیفات دیکھ کہ مثلِ آفتابِ حق کے روشن ہو جائے گا. خواب سے بیدار ہوئے اگرچہ اندھیری رات تھی، شہر کی طرف بھاگے اور حاجی ملک رحمٰن کے مکان پر آئے، حاجی صاحب سے پوچھا کہ شیعوں میں سیّد حامد حسین نامی عالم ہیں؟ حاجی صاحب نے فرمایا کہ مولانا سیّد حامد حسین لکھنؤ کے شیعہ علمائے اعلام میں سے تھے. مولانا عبدالحق نے پوچھا کہ ان کی کچھ تصانیف بھی ہیں؟ حاجی صاحب نے فرمایا کہ مناظرے میں ان کی بہت سی کتابیں ہیں. مولانا عبدالحق ہاشمی نے فرمایا کہ مجھے بھی ان کی کوئی کتاب دو تاکہ میں بھی کچھ فائدہ اٹھا سکوں. حاجی صاحب مرحوم نے عبقات کی حدیثِ طیروی، مولانا عبدالحق ہاشمی نے اس کا مطالعہ کیا اور شیعہ ہو گئے.[۲]

---

[۱] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۳۰۵.

[۲] مولانا سیّد محمد حسین نوگانوی "تذکرہ بے بہا"، ص ۱۳۷-۱۳۶.

ولدیت : مخدوم عبدالواسع منشی مرحوم

ولادت :

مولانا عبدالشکور ٹھٹھوی مرحوم

وفات : ۱۰۹۰ھ/۱۶۷۹ء

مدفن

مولانا عبدالشکور ٹھٹھوی نواب مظفر خان ناظم ٹھٹھہ کے متوسّل افاضل علماء میں سے تھے[1]۔ آپ دو کتابوں کے مصنف ہیں :

۱۔ "ذکر الحسینؑ"۔ سنِ تالیف ۱۰۷۹ھ

۲۔ "تاریخ دوازدہ امام"۔ ۱۰۷۵ھ

یہ کتاب نواب مظفر خان کے ناظم سے منسوب ہے، یہ بارہ ابواب اور مقدّمے پر مشتمل ہے۔ مقدمہ: در ذکرِ مناقب و مفاخر، خطیب منبرِ سلونی، وارثِ مرتبہ ہارونی امیرالمؤمنین علیؑ۔

باب اول : در بیانِ احوال اسداللہ الغالب علیؑ بن ابی طالب۔

فصلِ اوّل : در بیانِ ولادت آں شاہِ عالی جاہ۔

فصل دوم : در تزویج شاہِ اولیا بفاطمۃ الزہراؑ۔

فصل سوم : در تردد و شجاعت حیدر کرارؑ۔

فصل چہارم : در ترددات نمایاں و شجاعت ہائے بے پایاں۔

فصل پنجم : در طالع شدن آفتاب بعد از غروب جہت رعایت ادائی عصر نماز۔

فصل ششم : بردوش گرفتن حضرت رسالتؐ پناہ ولایت دستگاہ را جہت فرود آوردن اصنام از مواضع بلند کعبہ در روزِ فتح مکہ۔

فصل ہفتم : در ویران شدن بت خانۂ عظیم بزور بازوئی آن شاہ۔

---

[1] سید مرتضیٰ حسین مولانا، مطلع الانوار، ص ۳۶۲۔

فصل ہشتم : دربیان حوالہ فرمودنِ نبیؐ آوائل سورۂ براءت باعلیؑ۔

فصل نہم : در آگاہی یافتن حضرت از انتقال خویش ... دوست گرفتن امام ....

وخواندن" من کنت مولاہ. وتہنیت گفتن صحابہؓ۔

فصل دہم : ذکر بعضے از شجاعت ہائے امیرالمؤمنین درصحرائے صفین ...

فصل یازدہم : دربیان پرسیدن بعضے چیزہائے خضر از حضرت ولایت پناہ۔

فصل دوازدہم : درذکر واقعۂ ہائلہ امیرالمؤمنین دربیانِ اولاد۔

باب دوم : درذکرِ سبطِ رسولؐ امام حسن علیہ السلام۔

باب سوم : درذکر امام حسین علیہ السلام۔

باب چہارم : درذکر امام زین العابدین علیہ السلام۔

باب پنجم : درذکر امام محمد باقر علیہ السلام۔

باب ششم : درذکر امام جعفر صادق علیہ السلام۔

باب ہفتم : درذکر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام۔

باب ہشتم : درذکر امام علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام

باب نہم : درذکر امام محمد تقی علیہ السلام۔

باب دہم : درذکر امام علی نقی علیہ السلام

باب یازدہم : درذکر امام حسن عسکری علیہ السلام۔

باب دوازدہم : درذکر امام مہدی علیہ السلام۔

درج بالا دونوں قلمی نسخے پنجاب یونیورسٹی کی لائبریری کے مجموعہ حافظ شیرانی میں شمارۂ ۱۳۷۵ پر موجود ہیں۔ ذکر الحسین" ایک سے ۸۹ برگ تک اور "تاریخ دوازدہ امام". ۹۰ سے ۱۴۳ برگ تک مرقوم ہے[1]

---

[1] ظہور الدین احمد ڈاکٹر: "پاکستان میں فارسی ادب کی تاریخ"، ص ۵۵۵-۵۵۶۔

مولانا شیخ عبد العلی ہروی ؒ

ولدیت : شیخ احمد ؒ

ولادت : ۱۲۷۷ھ

وفات : ۱۳۴۱ھ/۱۹۲۲ء

مدفن : نجف اشرف

مولانا شیخ عبدالعلی ہروی ۱۲۷۷ھ میں مشہد میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم گھر ہی میں حاصل کی اس کے بعد مدرسہ فیض چلے گئے اور وہاں اساتذہ اور طلبہ میں اپنی علمیت کی دھاک بٹھا دی۔ متوسطات ختم کر کے آیت اللہ محمد کاظم خراسانی ؒ کے ساتھ درس میں شریک ہوئے آپ نے علوم ظاہری کے ساتھ ساتھ علوم باطنی کی طرف بھی توجہ دی اور اس طرح تزکیۂ نفس کی تعلیم ملا محمد اکبر ترشیزی سے حاصل کی۔

ناصر الدین شاہ قاجار نے آپ کو نائب وزیر خارجہ کا عہدہ پیش کیا جسے آپ نے قبول کیا آپ نے اپنی وزارت کے دور میں جہاں اور کام کئے وہاں ایک یہ بھی تھا کہ "قتل مرتد" کو عملاً نافذ فرمایا اور آپ کے حکم سے کوئی آٹھ ہزار بابی قتل کئے گئے[1] مگر یہ عجیب اتفاق ہے کہ بعد میں جب آپ ہندوستان تشریف لائے تو آپ کو بھی بابی کے لقب سے ملقب کیا گیا[2] جو کہ بالبداہت غلط ہے۔

ناصر الدین قاجار نے آپ کو شاہی خرچ سے برلن کا کتب خانہ دیکھنے کے لئے بھیجا وہاں آپ کامل دو سال تک رہے۔ ۱۳۲۰ھ میں کراچی تشریف لائے پھر مختلف شہروں میں ہوتے ہوئے لاہور کو اپنا مستقل مستقر ٹھہرایا۔ دیگر علماء کے علاوہ حضرت مولانا علامہ سید محمد سبطین ؒ کو اپنا مترجم ٹھہرایا۔ برصغیر پاک و ہند کے گوشے گوشے میں مجالس پڑھیں۔ البرہان نامی ماہنامہ جاری فرمایا۔ ۱۳۴۱ھ/۹، دسمبر ۱۹۲۲ء میں رحلت فرمائی امانتاً لاہور میں دفنائے گئے۔ ۶، جون ۱۹۲۶ء کو لاش لاہور سے عراق لے جائی گئی اور ۲۲، جون ۱۹۲۶ء کو نجف اشرف میں سپرد خاک کی گئی۔

---

[1] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۳۱۲۔

[2] مولانا محمد حسین ؒ، تذکرہ بے بہا، ص ۲۵۶۔

حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ جب پنجاب و سندھ میں تشریف لائے تو بقول حضرت علامہ محمد سبطین سرسوی یہاں کے شیعوں نے سوائے سندھی مصنوعی روایات مصائب کے اور کچھ سنا ہی نہ تھا۔[1] آپ نے اُن سندھی مصنوعی روایاتِ مصائب کی جگہ حقیقی مصائب بیان کرنے شروع کر دیئے۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی تقاریر کا مجموعہ جو مواعظ حسنہ کے نام سے چھپا ہوا موجود ہے، سے ظاہر ہوتا ہے کہ:

۱۔ حضرت عباس علمدار علیہ السلام خیام گاہ میں پانی لانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ شب عاشور خیام گاہ میں پانی تھا اور صبح عاشور اصحاب نے آخری غسل کیا۔[2]

اب معلوم نہیں یہ کہنا کہ عصر عاشور تک خیام گاہ میں پانی نہ تھا یہ سندھی مصنوعی روایت ہے یا یہ کہ صبح عاشور پانی موجود تھا اور اصحابِ حسین علیہ السلام نے غسل کیا۔ شاید اسی لئے حضرت عباس کو سقائے سکینہ کہتے ہوں کیونکہ سقا تو اسے ہی کہتے ہیں جو پانی لائے۔ اور پھر حضرت عباس علمدار علیہ السلام کو غازی بھی کہا جاتا ہے، حالانکہ آپ شہید ہیں، غالباً پہلی مرتبہ چونکہ پانی لانے میں کامیاب ہو گئے تھے اس لئے غازی کہا گیا اور دوسری مرتبہ شہید کر دیئے گئے۔

حضرت علامہ مرحوم کی تبلیغ کی وجہ سے شیعت کو خوب ترقی ہوئی بعض علماء مثل مولانا امیر الدین اور حافظ علی محمد شیعہ ہوئے۔ علامہ اقبال اور دیگر زعما بھی آپ سے متاثر تھے۔[3]

حضرت علامہ پر شیخیت کا الزام بھی لگایا گیا ہے۔[4] حقیقت حال خدا بہتر جانتا ہے مگر ان کی تقاریر کا مجموعہ جو مواعظ حسنہ کے نام سے شائع کیا گیا ہے سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کا میلان کچھ اس طرف تھا چاہے شیخ احمد احسائی کی کتب کے مطالعہ کی وجہ سے ہو یا منازل سلوک طے کرنے کی وجہ سے۔

---

[1] مولانا محمد سبطین سرسوی، مواعظ حسنہ، ص ۴۔

[2] علامہ شیخ عبدالعلی ہروی، مواعظ حسنہ، ص ۲۹۵۔

[3] مکتوبات اقبال بنام شاد

[4] مولانا محمد حسین، تذکرہ بے بہا، ص ۲۵۶۔

آپ کی تصانیف حسب ذیل ہیں :

۱۔ تفسیر قرآن استعاذہ سے اھدنا الصراط المستقیم تک ۔

۲۔ رسالہ مسئلہ قضاء و قدر ۔

۳۔ رسالہ اعمال ۔

۴۔ ثبوت معراج جسمانی بدلائل فلسفۂ طبیعہ ۔

۵۔ تفسیر انا کل شئ خلقنا بقدر ۔

۶۔ مسئلۂ امامت پر نوٹ ۔

۷۔ سورۂ کہف کی ان آیات کی تفسیر جن میں حضرت موسیٰ و خضر کا قصہ ہے ۔

۸۔ ہدایت ، ھادی اور اقسام ہدایت پر مضمون ۔

۹۔ مواعظِ حسنہ ۔

۱۰۔ رسالہ نور لہ

مولانا عبد العلی سابقی مرحوم

ولدیت : غلام حیدر سابقی مرحوم

ولادت : ۱۹۰۹ء

وفات : ۱۸ ، فروری ۱۹۶۴ء

مدفن : نورخان تحصیل و ضلع بھکر

مولانا عبد العلی سابقی ۲۹ ۱۳۲۷ھ بمطابق ۱۹۰۹ء لاہو ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں پیدا ہوئے، ۱۹۲۷ء میں مولانا مرزا یوسف حسین مدظلہ کے پاس ڈیرہ اسمٰعیل خان بغرض تعلیم تشریف لے گئے۔ گلستان، بوستان ، فصول اکبری حضرت مولانا مدظلہ سے پڑھیں، پھر چک نمبر ۳۸ ضلع ملتان تشریف لے گئے۔ اور استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ سید محمد باقر نقوی کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔ اس کے بعد

لہ مولانا مرتضیٰ حسین ، مطلع الانوار ، ص ۳۱۳ ۔

آپ جامعۂ ناظمیہ لکھنؤ تشریف لے گئے جامعۂ ناظمیہ سے فراغت کے بعد بدھ رجانہ ضلع جھنگ میں علامہ سیّد محمد باقر نقوی اعلی اللہ مقامہ کے زیرِ سایہ مدرس رہے۔ ۱۹۳۷ء میں آپ تلہ گنگ تشریف لے گئے اور بیس سال تک وہاں تبلیغ کرتے رہے۔ ہزاروں افراد کو تعلیماتِ آلِ محمد علیہم السلام سے روشناس کرایا اور کافی لوگوں کو مذہب اہلبیت علیہم السلام میں داخل کیا۔ ۱۹۵۷ء میں آپ مولانا مفتی سیّد عنایت علی شاہ مدظلہ کے اصرار پر خیرپور تشریف لے گئے اور طلبہ کو علوم اہلبیت سے روشناس کراتے رہے۔

لکھنؤ میں آپ کے اساتذہ مندرجہ ذیل تھے:

۱۔ علامہ سیّد ناصر حسین اعلی اللہ مقامہٗ۔

۲۔ علامہ سیّد کلب حسین اعلی اللہ مقامہٗ۔

۳۔ علامہ سیّد محمد قاسم زیدی۔

۴۔ علامہ شیخ عارف حسین مدظلہٗ۔

آپ کے تلامذہ میں حسب ذیل علماء شامل ہیں:

۱۔ مولانا سیّد محمد شاہ آف شور کوٹ۔

۲۔ مولانا غلام علی آف تلہ گنگ۔

۳۔ مولانا غلام اکبر خیرپور۔

۴۔ مولانا تلمیذ الحسن حیدرآباد۔

۵۔ مولانا غلام عابد، نواب شاہ۔

۶۔ حضرت مولانا محمد حسنین سابقی نجفی۔

آپ کی تصانیف حسب ذیل ہیں:

۱۔ علم الغیب (چار مجلدات)۔

۲۔ بارہ امام۔

۳۔ مجالس الاتقیا۔

علم و عمل کا یہ چراغ ۴ شوال ۱۳۸۴ھ کو غروب ہوگیا۔ اب آپ کے جانشین حضرت مولانا محمد حسنین سابقی نجفی ہیں۔ مولانا مرحوم کا ایک عظیم کتب خانہ ہے جو اب مولانا محمد حسنین سابقی کے پاس ہے۔

مولانا مرحوم اعلی اللہ مقامہ، عالم باعمل تھے۔ جذبۂ اشاعتِ مذہب کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا[1]۔ خدا اُن کے گھر میں تاقیامِ قیامت علوم آل محمد علیہم السلام جاری و ساری فرمائے۔

مولانا عبداللہ[۲]

ولادت : ۱۲۸۰ھ/۱۲ مئی ۱۸۶۳ء

وفات : ۱۳۶۵ھ/۷ جولائی ۱۹۴۶ء

مدفن : موضع ٹن ڈھیر۔

مولانا عبداللہ جنہیں حضرت مولانا شیخ عبدالعلی ہروی (م ۱۳۴۱ھ) عبداللہ مقدس فرمایا کرتے تھے۔ ۱۲۸۰ھ/۱۲ مئی ۱۸۶۳ء میں پیر پیائی ضلع پشاور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وطن ہی میں حاصل کی، سنسکرت پڑھی، ہندومت کا مطالعہ کیا، افغانستان، ایران اور عراق ہوتے ہوئے حج کے لئے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں ایک عرصے تک قیام رہا، پھر نجفِ اشرف کافی عرصے تک ٹھہرے رہے اور علماء سے کافی کچھ استفادہ کیا۔ اس کے بعد قم آ گئے اور یہاں حدیث و تفسیر کا خصوصی مطالعہ کیا۔

وطن واپسی پر آپ نے خوب تبلیغ کی بنگش اور تیراہ کے لوگوں میں مرجعیت تھی، وفات سے دو سال قبل علاقہ غیر، تیراہ درہ منی خیل میں موضع ٹن ڈھیر کو مسکن بنایا اور وہیں ۱۳۶۵ھ/۷ جولائی ۱۹۴۶ء میں انتقال فرمایا اور اسی جگہ امام باڑے کی دیوار سے متصل دفن ہوئے[2]۔

مولانا عبدالمجید زاہد

ولادت ۱۹۵۱ء

سکونت : منزل آیت اللہ شیرازی، مشہد مقدس۔ ایران

مولانا عبدالمجید زاہد ۱۹۵۱ء میں بستی باغوں کوٹ سمابہ ضلع رحیم یار خان میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۳ء میں

---

[1] مکتوب مولانا محمد حسنین سابقی مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

[2] مولانا مرتضی حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۳۱۹۔

پانچویں کلاس پاس کی اور اسی سال دارالعلوم جعفریہ خانپور ضلع رحیم یار خان میں داخل ہو گئے۔ اس مدرسے میں آپ نے مولانا غلام رضا ناصر، مولانا الٰہی بخش مرحوم، مولانا علی مدد اور مولانا نجم الحسن کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔ کچھ عرصے مخزن العلوم جعفریہ میں بھی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۶۷ء میں حضرت مولانا وزیر حیدر فاضل عراق کی خدمت میں رہے اور مقاماتِ حریری، حماسہ، متنبی آپ سے پڑھیں۔ ۱۹۶۹ء میں فراغت حاصل کی۔

اسی سال ملتان میں پیش نماز مقرر ہوئے۔ ۱۹۷۲ء میں تحصیل علی پور کے ایک گاؤں میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ۱۹۷۲ء میں اپنے گاؤں تشریف لے آئے اور مدرسہ حیدریہ میں انتہائی قلیل مشاہرہ پر مدرس مقرر ہوئے۔ جولائی ۱۹۸۰ء میں مشہدِ مقدس مزید تحصیل علم کے لئے تشریف لے گئے اور اب وہاں علوم آلِ محمد علیہم السلام سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔[۱]

مولانا عبدالمجید

ولدیت : خدا بخش۔ ولادت : ۲ر مارچ ۱۹۶۲ء

سکونت : مدرس دارالعلوم کاظمیہ کوٹ سمابہ ضلع رحیم یار خان۔

مولانا عبدالمجید ۲ر مارچ ۱۹۶۲ء میں بستی لنگرانواں ڈاکخانہ دڑی عظیم خان تحصیل وضلع رحیم یار خان میں پیدا ہوئے آپکا تعلق قوم لنگراہ سے ہے۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم جعفریہ خانپور میں داخل ہو گئے اس مدرسے میں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے :

۱۔ مولانا فیض الحسن مدظلہ۔ ۲۔ ملک غلام قادر۔

۳۔ مولانا محمد یعقوب مدظلہ ۴۔ مولانا ریاض حسین طاہری۔

سند فراغ حاصل کرنے کے بعد اپنی ہی بستی کے مدرسے دارالعلوم جعفریہ میں مدرس ہو گئے اور مقامی مسجد میں خطیب۔ تین سال کے بعد دارالعلوم کاظمیہ کوٹ سمابہ میں تشریف لے آئے۔ اب درس وتدریس کے ساتھ ساتھ تقاریر کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ آپ اضلاع بہاولپور و رحیم یار خان کے مختلف علاقوں میں مجالس پڑھ چکے ہیں۔[۲]

---

[۱] مکتوب مولانا مدظلہ، بنام ملک ملازم حسین۔ [۲] مکتوب سید خادم حسین کاظمی بنام مولانا کاظمی۔

مولانا سیّد عبدالہادی شاہ نقوی مرحوم

ولدیت : مولانا سیّد محمّد شاہ مرحوم

ولادت : ۱۹۰۹ء

وفات : ۸ رجب المرجب ۱۳۹۲ھ/ ۱۸ اگست ۱۹۷۲ء

مدفن : سیّد علیاں ڈیرہ اسمٰعیل خان

مولانا سیّد عبدالہادی نقوی ۱۹۰۹ء میں موضع سیّد علیاں ڈیرہ اسمٰعیل خان میں پیدا ہوئے، مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد دینی تعلیم کی طرف رغبت کی، ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد مولانا سیّد محمّد شاہ نقوی مرحوم سے حاصل کی، اس کے بعد چکڑالہ ضلع میانوالی میں مولانا سیّد طالب حسین نقوی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کوئی ڈیڑھ سال مولانا سے اخذ فیض کیا۔ اس کے بعد استاذ العلماء حضرت مولانا سیّد محمّد باقر نقوی کی خدمت میں جو اس وقت چک نمبر ۳۸ خانیوال میں تھے سے درسِ نظامی کی تکمیل کی، اس کے بعد نجفِ اشرف تشریف لے گئے اور نجفِ اشرف کے مشاہیر علماء سے علومِ آلِ محمّد علیہم السّلام کی تحصیل کی، پانچ سال بعد وطن مراجعت فرمائی آپ نے وطنِ مالوف میں کئی مناظرے کئے اور یوں شیعوں کی تعداد میں خاصا اضافہ کیا۔ مولانا ایک کامیاب اور شعلہ بیان مقرر تھے، ملک کے اکثر مقامات پر خطاب فرماتے رہے۔ مولانا مرحوم کے صاحبزادے سیّد عبدالحسین نقوی کے بیان کے مطابق مولانا ہر سال باقاعدگی سے سیّد عبداللطیف المعروف بری امام کے عرس پر تشریف لایا کرتے تھے، گویہ شیعہ معمولات کے خلاف ہے۔

مولانا مرحوم صاحبِ مطالعہ تھے۔ انہوں نے کتابوں کا ایک عظیم ذخیرہ چھوڑا ہے، آپ کے دو فرزند ہیں جن میں سے جناب ڈاکٹر سیّد ناصر حسین نقوی قومی و مذہبی معاملات میں خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں۔ آج کل امامیہ آرگنائزیشن کے ناظمِ اقتصادیات ہیں۔

حضرت مولانا نے ۸ رجب المرجب ۱۳۹۲ھ بروز جمعہ داعیِ اجل کو لبیک کہا۔[1]

---

[1] مکتوب سید عبدالحسین نقوی بنام سیّد محمد ثقلین کاظمی۔

مولانا سید عسکری حسن عارفؒ

وفات : ۲۷ر جولائی ۱۹۷۵ء / ۱۳۹۵ھ

مولانا سید عسکری حسن عارف میرٹھ میں پیدا ہوئے مدرسۂ منصبیہ میں پڑھنے کے بعد یہیں مدرس ہو گئے، مولانا سید محمد جعفر زیدیؒ اور مولانا سید ابن حسن جارچویؒ آپ کے ہمدرس تھے۔ شعر و شاعری سے خصوصی دلچسپی تھی۔ نور میرٹھی کے شاگرد تھے۔ اردو، فارسی اور عربی میں خوب شعر کہتے تھے پاکستان بننے کے بعد ڈسکہ ضلع سیالکوٹ آ گئے اور یہاں مذہب شیعہ کی تبلیغ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ڈسکہ میں آپ نے جناح اسلامیہ اسکول کھولا جو ۱۹۷۲ء میں قومیا لیا گیا۔ مندرانوالہ تحصیل ڈسکہ میں امام جمعہ و جماعت بھی تھے۔ توحید کے موضوع پر ایک کتاب بھی لکھی تھی جو ہندوستان میں شائع ہوئی تھی۔[۱]

۲۷ر جولائی ۱۹۷۵ء میں واصل بحق ہوئے آپ کی نماز جنازہ شیعہ طریق کے علاوہ سُنّی طریقے سے بھی ہوئی۔[۱] آپ کے صاحبزادے سید مفخر عالم ایم۔ اے عربی ہیں جو عربی زبان پر خصوصی دسترس رکھتے ہیں۔ آجکل گورنمنٹ امامیہ کالج ساہیوال میں عربی کے استاذ ہیں۔

مولانا عطا حسینؒ

وفات : ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء

مولانا عطا حسین احمد پور سیال کے رہنے والے تھے، عالم فاضل تھے آپ کا ایک بہت بڑا کتب خانہ تھا آپ نے اپنے علاقے میں شیعت کی خوب تبلیغ کی۔ ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ میں انتقال فرمایا۔[۲]

مولانا عطا محمد سندالافاضل

ولدیت : جناب فتح محمد مرحوم

ولادت : ۱۳ر جولائی ۱۹۱۹ء

سکونت : ڈھیری داخلی، پدھراڑ تحصیل و ضلع خوشاب

مولانا عطا محمد ۱۳ر جولائی ۱۹۱۹ء کو پدھراڑ تحصیل و ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی

---

[۱] سید غلام عباس نقوی، ہفت روزہ رضاکار ۱۶ر اگست ۱۹۷۵ء۔

[۲] مولانا محمد حسن شاٹے پوری، البرہان، جون ۱۹۱۴ء۔

تعلیم حضرت مولانا سید محبوب علی شاہ آف خوشاب سے حاصل کی۔ اس کے بعد مدرسہ منصبیہ میرٹھ تشریف لے گئے یہاں مولوی عالم اور فاضل ادب کے امتحانات پاس کئے۔ مدرسہ منصبیہ میں آپکے اساتذہ مندرجہ ذیل تھے:

۱۔ حضرت مولانا محمد قاسم مدظلہ۔

۲۔ حضرت مولانا قمر الزمان اعلی اللہ مقامہ۔

۳۔ حضرت مولانا بدر الاسلام۔

پھر آپ سلطان المدارس لکھنؤ تشریف لے گئے جہاں سند الافاضل پاس کیا۔ لکھنؤ میں آپ کے اساتذہ مندرجہ ذیل تھے:

۱۔ حضرت مولانا علامہ سید ابن حسن نونہروی رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۔ حضرت مولانا سید محمد مجتہد اعلی اللہ مقامہ۔

۳۔ حضرت مولانا جواد حسین۔

اس کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے فاضل عربی اور میٹرک کے امتحانات پاس کئے۔ ۱۹۴۵ء میں مدرسہ محمدیہ جلال پور ننگیانہ ضلع سرگودھا تشریف لے آئے اور متواتر چار سال تک اس مدرسے میں مدرس رہے۔ کچھ عرصے ایک ہائی سکول میں بھی عربی کی تعلیم دیتے رہے۔

۱۹۴۹ء میں دار العلوم محمدیہ سرگودہا کا اجراء ہوا جس کا آپ کو آنریری جنرل سیکرٹری نامزد کیا گیا اور آپ اب تک یہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

مولانا نے معاشی ضرورت کے لئے سرگودھا میں آڑھت کی دکان کھولی ہوئی ہے اور علمائے سلف کی طرح دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ عربی، فارسی، اردو اور پنجابی پر عبور حاصل ہے[1]۔

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

مولانا ابوالعرفان عطا محمد خان جتوئی

سلطان الافاضل

ولدیت : نبی بخش خان جتوئی

ولادت : ۱۹۵۰ء

سکونت : خطیب شیعہ جامع مسجد ڈیرہ غازیخان .

مولانا عطا محمد خان جتوئی ۱۹۵۰ء میں موضع ہزارہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں پیدا ہوئے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۶۶ء میں دارالعلوم محمدیہ سرگودھا میں داخل ہو گئے وہاں آپ نے حسبِ ذیل اساتذہ سے اخذِ فیض کیا .

۱۔ استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ شیخ محمد حسین نجفی مدظلہ .

۲۔ استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ حسین بخش نجفی مدظلہ .

۳۔ حضرت مولانا علامہ نذر حسین ظفر مدظلہ .

آپ اس مدرسے میں ۱۹۷۵ء تک پڑھتے رہے اور ہر امتحان میں اوّل و دوم آئے ، آخر میں سلطان الافاضل کا امتحان دیا جو کہ تمام تر عربی زبان میں تھا ، مولانا مدظلہ اس امتحان میں اوّل رہے . ۱۹۷۶ء میں ڈیرہ غازیخان کی شیعہ جامع مسجد میں خطیب مقرر ہو گئے اور تادمِ تحریر یہی فریضہ سرانجام دے رہے ہیں . اس کے علاوہ دارالعلوم حسینیہ میں مدرس بھی ہیں .

مولانا مدظلہ اپنے علاقے میں اصلاحِ معاشرہ اور شرک و بدعت کے خلاف نبرد آزما ہیں ، مخالفین کے بزدلانہ فتوؤں کو پرِ کاہ کے برابر بھی نہیں سمجھتے . مولانا کی اولادِ نرینہ ابھی چھوٹی ہے مگر آپ ابھی سے ان کی تربیت کی طرف متوجہ ہیں تاکہ دین و دینی علوم میں نمایاں مقام حاصل کر سکیں [1]

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی .

مولانا سیّد علمدار حسین نقویؒ

ولدیت : سیّد نثار علی

ولادت : ۱۲۴۸ھ

وفات : ۱۲۸۷ھ

مدفن : کربلا گامے شاہ لاہور

مولانا سید علمدار حسین نقوی ۱۲۴۸ھ میں بنیرہ سادات ضلع بجنور میں پیدا ہوئے۔ آپ نے گوالیار میں تعلیم حاصل کی اور پھر جالندھر میں انسپکٹر آف اسکولز ہو گئے اس کے بعد آپ گورنمنٹ کالج لاہور میں عربی کے استاذ مقرر ہوئے۔

مولانا مرحوم انتہائی نیک خلیق اور عالم فاضل تھے۔ صرف ۳۹ برس عمر پائی اور ۱۲۸۷ھ میں واصل بحق ہوئے کربلا گامے شاہ لاہور میں ابدی نیند سو رہے ہیں۔[1]

مولانا سیّد آغا علی حسین

مولانا سیّد آغا علی حسین ۱۰ر فروری ۱۹۵۲ء میں بھکر کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔

آپ مولانا سید شرف حسین آغا کے پوتے اور مولانا سیّد کرم حسین شاہ کے نواسے ہیں۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعۃ الغدیر احمد پور سیال ضلع جھنگ میں داخل ہو گئے، جہاں آپ نے درسِ نظامی کی تکمیل کی، پھر آپ نجفِ اشرف تشریف لے گئے اور استاذ العلماء مولانا شیخ محمد علی افغانی مدظلہ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔

نجف اشرف میں حالات خراب ہونے کی وجہ سے آپ قم تشریف لے گئے اور کچھ عرصہ وہاں کے اساتذہ سے اخذ فیض کیا۔

۱۹۷۸ء میں آپ نے وطن مراجعت فرمائی اور ایک مدرسہ بنام "جامعہ آلِ عمران فاطمیہ" کا افتتاح

---

[1] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۳۲۴۔

کیا جہاں پر مولانا محمد حسنین سابقی مدرسِ اعلیٰ مقرر ہوئے، مؤمنین کے عدم تعاون کی وجہ سے مولانا مدظلہٗ ملتان تشریف لے گئے اور اب مولانا غلام عباس یہاں کے مدرسِ اعلیٰ ہیں۔ آپ ودھیوالی سیال، ڈیرہ غازیخان، چوٹی زیرین میں مجالس پڑھ چکے ہیں۔[۱]

مولانا سیّد علی الحائریؒ

فاضل نجف

ولدیت : مولانا سیّد ابوالقاسم (م ۱۳۲۴ھ)

ولادت : ۱۲۸۸ھ

وفات : ۱۳۶۰ھ

مدفن : کربلا گامے شاہ لاہور

مولانا سیّد علی الحائری ۱۲۸۸ھ میں لاہور میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اور متوسطات اپنے والد ماجد حضرت مولانا علامہ سیّد ابوالقاسمؒ سے پڑھے اس کے بعد عازم عراق ہوئے، جہاں آپ کے حسبِ ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ آیت اللہ مرزا محمد حسن شیرازیؒ۔

۲۔ آیت اللہ مرزا حبیب اللہ رشتیؒ۔

۳۔ آیت اللہ سید کاظمؒ طباطبائی۔

۴۔ آیت اللہ محمد کاظم خراسانیؒ۔

عراق سے وطن واپسی پر شیعت کی تبلیغ کے لئے ٹھوس اور بنیادی کام کئے درس و تدریس تصنیف و تالیف میں گہری دلچسپی لی برصغیر کے تمام بڑے شہروں اور قصبوں میں مؤمنین کو اپنی تقاریر سے گرمایا۔ پنجاب و سندھ، برما و افریقہ میں مؤمنین آپ کی تقلید کرتے تھے۔

لاہور میں دیگر افراد کے علاوہ علامہ اقبالؒ آپ کے ارادتمندوں میں شامل تھے اسی لئے علامہ اقبالؒ کی نمازِ جنازہ آپ ہی نے پڑھائی تھی۔[۲]

---

[۱] مکتوب مولانا سیّد قلندر حسین شاہ بنام سیّد محمد ثقلین کاظمی۔

[۲] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۳۴۲۔

آپ کی تقریر میں سوز و گداز تھا بعض دفعہ تو دوران تقریر ہی لوگ شیعہ ہونے کا اعلان کر دیتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ لاہور میں تقیہ کے موضوع پر تقریر فرما رہے تھے تو اسی وقت بھرے مجمع میں تین افراد نے کھڑے ہو کر شیعہ ہونے کا اعلان کیا۔[1]

آپ نے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی (م ۱۹۰۸ء) کی ڈٹ کر مخالفت کی مرزا صاحب نے بھی اپنی مختلف کتابوں میں سید مرحوم کے حق میں ناشائستہ کلمات کہے۔ مرزا نے "ضمیمہ اعجاز احمدی" کے ٹائیٹل پیج پر لکھا:

"اس رسالے میں پیر مہر علی شاہ صاحب مولوی اصغر علی صاحب و مولوی علی حائری صاحب شیعہ وغیرہ بھی مخاطب ہیں جن کا نام رسالے میں مفصل درج ہے۔"[2]

مرزا صاحب نے اپنے اسی رسالے میں شیعان حیدر کرار کو یوں مخاطب کیا:

كذالك فى الاسلام شاع تشيعٌ
ابادوا كثيرا كاللصوص و دمّروا[3]

(اسی طرح اسلام میں شیعہ مذہب پھیل گیا۔ چوروں کی طرح بہتوں کو ہلاک کر چکے ہیں)۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کے بارے میں کہا:

وانى قتيل الحب لكن حسينكم
قتيل العدا فالفرق اجلى و اظهر[4]

(اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین۔ دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے)۔

---

[1] علامہ سید علی حائری، موعظہ تقیہ۔ ٹائیٹل۔

[2] مرزا غلام احمد قادیانی، ضمیمہ اعجاز احمدی، ٹائیٹل۔

[3] ایضاً: ص ۸۰۔

[4] ایضاً: ص ۸۱۔

مرزا صاحب نے ضمیمہ اعجاز احمدی کو ایک نشان قرار دیا ہے حالانکہ اس میں یہ شعر بھی درج ہے:

و اما حسین فاذکروا دشت کربلا
الیٰ ھذہ الایام تبکون فانظروا[1]

اہلِ علم جانتے ہیں کہ دشت فارسی کا لفظ ہے بقول ڈاکٹر غلام جیلانی برق، صحن چمن میں پھنسا باندھ دیا ہے۔

مقام افسوس ہے کہ ایک احمدی مصنف نے حضرت علّامہ سیّد علی الحائری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ایک ایسی بات منسوب کی ہے جس کا حقیقت سے دُور کا بھی واسطہ نہیں یعنی یہ کہ حضرت علّامہؒ نے میڈیکل ہاسٹل لاہور میں ۱۹۱۸ء میں تقریر کرتے ہوئے شق الصدر کا واقعہ[2] بیان کیا اور اس کی تائید کی حاشا وکلا۔

تصانیف:

آپ کی پچاس سے زیادہ تصانیف ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:

۱۔ تفسیر لوامع التنزیل (پندرہ جلدیں)
۲۔ غایۃ المقصود۔ چار حصص
۳۔ منہاج السلامہ۔
۴۔ احکام الشکوک وشکیات نماز۔
۵۔ میزان الاعمال درمیزان قیامت۔
۶۔ مناسک حج۔
۷۔ نمازِ شیعہ۔
۸۔ لمعہ بیانی درسجدہ بر خاک شفا۔
۹۔ رسالۂ طاعون۔
۱۰۔ تقریظات المشاہیر (چار جلدیں)۔
۱۱۔ تحذیر المعاندین درحال معاویہ۔
۱۲۔ مفید الصبیان۔
۱۳۔ عشرۂ کاملہ (مناظرہ)۔
۱۴۔ حجاب نسواں۔
۱۵۔ ہدایاتِ حائری۔
۱۶۔ فتاویٰ حائری (آٹھ حصے)۔

---

[1] مرزا غلام احمد قادیانی، ضمیمہ اعجاز احمدی، ص ۶۹۔

[2] عبدالرحمٰن مبشر احمدی، برہان ہدایت، ج ۱، ص ۳۰۰۔

۱۷۔ رسالہ المؤید (ردّ نصاریٰ)۔　　۱۸۔ رسالہ اللواء۔
۱۹۔ رسالہ سکوت امیر المؤمنین۔　　۲۰۔ رسالہ الہدیٰ۔
۲۱۔ قصائد مدحیہ۔　　۲۲۔ بشاراتِ احمدیہ
۲۳۔ سیف الفرقان در تحقیق فسق و ایمان۔　　۲۴۔ حدیث قرطاس۔
۲۵۔ موعظہ تقیہ　　۲۶۔ مواعظِ حسنہ۔
۲۷۔ موعظ مباہلہ۔　　۲۸۔ موعظ غدیر۔
۲۹۔ فلسفۂ اسلام۔　　۳۰۔ حجت شاہد بجواب خلافت راشدہ۔
۳۱۔ ملفوظات حائری۔　　۳۲۔ مسیح موعود۔

۳۳۔ موعظہ تحریف قرآن : اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ شیعہ تحریف قرآن کے قائل نہیں مگر یہ عجیب بات ہے کہ علامہ مرحوم نے حضرت مولانا مقبول احمد مرحوم کی تفسیر قرآن پر تقریظ بھی لکھی ہے حالانکہ مولانا مقبول احمد مرحوم کی تفسیر میں جگہ جگہ تحریف قرآن کا ذکر ہے۔[1]

۳۴۔ اباحۃ نکاح الہاشمیہ لغیر الہاشمی (فارسی)[2]۔

اس رسالے میں آپ نے بتایا ہے کہ سیدانی کا نکاح غیر سید سے ہو سکتا ہے جیسا کہ شیعوں کی تمام معتبر کتابوں میں موجود ہے۔ حال ہی میں ایک رسالہ بنام "عظمت سادات" شائع ہوا ہے جس کے ٹائیٹل پر لکھا ہے "بناتنا لبنینا" (حدیث) حالانکہ پوری حدیث یہ ہے : "بناتنا لبنینا و بنونا لبناتنا۔"[3]

اس کتاب میں دیگر علماء کے فتوؤں کے علاوہ حضرت مولانا سید نجم الحسن کراروی مرحوم کا فتویٰ بھی درج ہے کہ ایسا نکاح کرنے والا مسلمان نہیں بلکہ کافر ہے۔[4] اور یہ بہت بڑی جسارت ہے۔

---

[1] مولانا مقبول احمد، مقبول ترجمہ، ص ۲۵۔
[2] آغا بزرگ تہرانی، الذریعہ الیٰ تصانیف الشیعہ، ج ۱، ص ۵۵۔
[3] شیخ صدوق، من لا یحضرہ الفقیہ
[4] سید فضل عباس ہمدانی، عظمت سادات، ص ۲۳۔

مولانا سید علی حائری ۲۰ جمادی الثانیہ ۱۳۶۰ھ / ۲۸ جون ۱۹۴۱ء کو واصل بحق ہوئے۔ آپ کی وفات پر اخبارات نے خاص شمارے نکالے بے انتہا مجمع تھا، آپ کربلا گامے شاہ لاہور میں محوِ استراحت ہیں۔ کسی نے تاریخ وفات کہی:

تاریخ وفات سیدہ روز بے کہ یکشنبہ — رسیدہ روح آں مرحوم نزد حضرت احمد
چو شد "امر رقم" "فاضل ہم آواز ملک گشتہ" — بگو در خلد علامہ علی حائری آمد

۵۸۱ — ۱۳۶۰

۱۹۴۱ = ۵۸۱ + ۱۳۶۰

"غایت المقصود" جسکا ذکر پہلے آچکا ہے فارسی میں ایک جامع مبسوط کتاب ہے جو مسائل ختم نبوۃ و ختم وحی پر بحث کرتی ہے۔[1]

ولدیت: حضرت مولانا سید محمد رضا جعفری شمس پوری مرحوم

مولانا سید علی جعفری مرحوم

صدر الافاضل

ولادت: ۸ راگست ۱۹۲۲ء

وفات: ۸ راگست ۱۹۶۵ء

مدفن: قبرستان خراسان باغ، کراچی

ایم۔ اے (انگریزی، اردو، عربی، فارسی، اسلامیات)

مولانا سید علی جعفری ۸ راگست ۱۹۲۲ء کو شمس پور اعظم گڑھ (یوپی) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد استاذ الاساتذہ حضرت مولانا علامہ سید محمد رضا جعفری (م۔ ۱۳۴۰ھ) سلطان المدارس لکھنؤ میں مدرس تھے، موجودہ دور کے تمام علماء جو صدر الافاضل ہیں وہ یا تو براہِ راست آپ کے شاگرد ہیں یا آپ کے شاگردوں کے شاگرد۔ مولانا سید علی جعفری ابھی صرف آٹھ ماہ کے تھے کہ حضرت علامہ سید محمد رضا جعفری کا ۴۴ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔

آپ کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی، اس کے بعد آپ سلطان المدارس لکھنؤ میں داخل ہو گئے۔ اسی مدرسہ میں آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ اور فلسفہ کی مکمل تعلیم حاصل کی اور اس مدرسے کی آخری ڈگری "صدر الافاضل" حاصل کی۔ اس کے بعد علی گڑھ یونیورسٹی سے ایف۔ اے، اور الہ آباد یونیورسٹی سے بی اے پاس کیا، تقسیم کے بعد ہجرت کرکے بنگلہ دیش آگئے اور یہاں سے پانچ مضامین عربی، فارسی، انگریزی، اردو اور اسلامیات میں ایم۔ اے کئے اور اس کے ساتھ ہی ایل ایل بی کی ڈگری بھی حاصل کی۔

---

[1] تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند، ج ۵، ص ۶۴۶

اساتذہ : آپ کے اساتذہ میں

۱۔ حضرت مولانا سید محمد عادل رضوی اعلی اللہ مقامہ ،

۲۔ حضرت مولانا سید ظفر الحسن مدرس اعلی جامعہ جوادیہ بنارس کو خصوصی اہمیت حاصل ہے ۔

تصانیف : آپ کی مندرجہ ذیل تصانیف ہیں

۱۔ مقصد حسینؑ ۲۔ الشہید ۳۔ المرتضیٰ ۴۔ الشیعۃ الامامیہ ۵۔ رسولؐ و اہلِ بیتِ رسولؐ (دو حصے)۔ ان کے علاوہ بنگلہ زبان میں بیسیوں چھوٹے چھوٹے کتابچے بھی شائع کئے ۔

مرحوم عربی، فارسی، اردو، انگریزی اور بنگلہ پر دسترس رکھتے تھے۔ آپ ایک بہترین مقرر تھے۔ کراچی میں بارہا عشرۂ محرّم میں خطاب فرماتے رہے ہیں۔ مشرقی پاکستان سے ۱۹۶۵ء میں کراچی آ گئے تھے اور خراسان اسلامک سینٹر سے منسلک ہو گئے تھے۔ آپ کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد ۸ ر اگست ۱۹۶۵ء کراچی میں انتقال کر گئے، اس وقت آپ کی عمر ۴۳ برس تھی۔[1]

جنوری ۱۹۶۴ء میں کراچی میں مرحوم کے مکان پر علماء و افاضل طلاب قدیم سلطان المدارس کے ایک عظیم اجتماع میں یہ قرارداد منظور کی گئی کہ برادرانہ تنظیم عملی مقاصد کے لئے عمل میں لائی جائے چنانچہ صدر جلسہ ڈاکٹر مولانا سید اعجاز حسین مرحوم نے اس تنظیم کا نام "ہیئت افاضل و طلاب قدیم سلطان المدارس لکھنؤ پاکستان" تجویز فرمایا چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ اس مدرسہ کو قائم کیا جائے۔[2]

۳۰۔ اگست ۱۹۶۴ء کو دربار شاہ چن چراغ راولپنڈی میں اس مدرسے کا اجتماع ہوا جس میں مندرجہ ذیل علماء نے شرکت فرمائی :

۱۔ مولانا ڈاکٹر سید اعجاز حسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ ۔

۲۔ مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل ۔

---

[1] مکتوب سید سبطین علی جعفری بنام سید محمد ثقلین کاظمی ۔

[2] مولانا سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل ۔ ماہنامہ "سرفراز" ۱۶ ر اگست ۱۹۶۴ء ۔

۳۔ مولانا سید ابرار حسین گجرات۔

۴۔ مولانا سید اظہر حسن زیدی۔

۵۔ مولانا محمد اسمٰعیل مرحوم۔

۶۔ مولانا مرزا صفدر حسین اعلی اللہ مقامہٗ۔

۷۔ مولانا شمس العباس ایوبی کوئٹہ۔

۸۔ مولانا سید نجم الحسن کراروی پشاور۔

۹۔ مولانا اختر حسین، جھنگ۔

۱۰۔ مولانا محمد ناصر قاسمی۔

۱۱۔ مولانا شیخ جواد حسین، ہنگو۔

۱۲۔ مولانا سید جابر حسین رضوی۔

افسوس کہ اس کے ایک سال کے اندر اندر ہی مولانا کا انتقال ہوگیا اور یوں مدرسے کی تحریک بھی سردہ ہوگئی اس مدرسہ کے قیام کے سلسلے میں جن جن علماء نے شرکت کی تھی ان کی اکثریت ابھی بفضلہ تعالیٰ بقیدِ حیات ہے، کیا ہی بہتر ہو اگر وہ اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں اور اس اہم کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔

مولانا شیخ علیؒ فاضل نجف

وفات: ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء
مدفن: برولمو بلتستان

مولانا شیخ علی برولمو بلتستان کے رہنے والے تھے طلب علم کے لئے نجفِ اشرف گئے اور آیت اللہ مرزا محمد حسینؒ کے شاگرد ہوئے واپس وطن آکر اسلام اور شیعت کی خوب تبلیغ کی اسلامی قوانین کے نفاذ کے حامی تھے شرک و بدعات کے سخت خلاف، انگریز کے سخت خلاف تھے۔ مولانا مرحوم نے علاقے میں کئی مدارس، مساجد اور امام باڑے تعمیر کروائے، علمِ دین کو عام کیا۔ ۱۹۷۴ء میں برولمو میں واصل بحق ہوئے۔[1]

[1] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۳۴۵۔

مولانا علی افتخاری

ولدیت :

ولادت : ۱۹۴۷ء

سکونت : مدرسہ جامع امام صادق کوئٹہ

مولانا علی افتخاری ۱۹۴۷ء میں افغانستان میں پیدا ہوئے چھوٹی ہی عمر میں نجف اشرف چلے گئے اور وہاں تحصیل علم کرتے رہے۔ تہران اور قم کے مدارس میں بھی رہے۔ ان مدارس سے آپ نے صرف ونحو، منطق، معانی وبیان، اصولِ فقہ، فقہ فلسفہ وکلام، ہیئت وعرفان کی تعلیم حاصل کی ان فنون کی تعلیم دینے والے آپ کے حسبِ ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ حضرت علامہ مرزا کاظم تبریزی۔
۲۔ حضرت علامہ شیخ مجتبیٰ لنکرانی۔
۳۔ حضرت علامہ سید اسداللہ مدنی شہید۔
۴۔ حضرت علامہ مطہری شہیدؒ۔
۵۔ حضرت آیۃ اللہ منتظری مدظلہ۔

حضرت علامہ مدظلہٗ کی حسبِ ذیل تالیفات ہیں:

۱۔ الطریق الی حاشیۃ التہذیب۔
۲۔ اقوال الحکماء حول الکلی الطبیعی
۳۔ اقوال الفلاسفہ حول عقول العشرہ۔
۴۔ حاشیہ علی شرح منظومہ سبزواریؒ

جب آپ نے تعلیم سے فراغت حاصل کی تو وطن جانے کا پروگرام تھا مگر اسی دوران روس نے افغانستان پر حملہ کر دیا اور افغانستان میں بھی سوشلسٹ حکومت قائم ہوگئی اس لئے آپ افغانستان جانے کی بجائے پاکستان آگئے اور کوئٹہ میں جامعہ امامیہ قائم کیا جہاں بفضلہ تعالیٰ طلبہ علومِ دین حاصل کر رہے ہیں[1]

[1] مکتوب مولانا مدظلہٗ بنام مولانا کاظمی۔

مولانا علی حسنین شفیقہ

ولدیت : محمد قیوم مرحوم

تاج الافاضل
ولادت : ۱۹۲۶ء

ایم اے (عربی، فارسی، اُردو، اسلامیات)
سکونت : ۱۲/۱۱۱ اسٹیڈیم روڈ، سرگودہا۔

مولانا علی حسنین شیفتہ ۱۹۲۶ء میں جونپور (یوپی) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد غیر سید تھے جبکہ آپ کی والدہ سادات زیدیہ سے تھیں۔ بچپن ہی میں آپ کے والد کا انتقال ہو گیا تھا اس لئے آپ کی پرورش آپ کے ماموں سید زوار حسین مرحوم[۱] نے کی۔ ابتدائی تعلیم شبعہ مڈل سکول جونپور میں حاصل کی جو اب شیعہ ڈگری کالج ہے۔[۲] پھر آپ مدرسہ ناصریہ جونپور میں داخل ہو گئے۔ فاضل فقہ اور تاج الافاضل تک مسلسل وباقاعدہ دینی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ البتہ درمیان میں ایک مختصر عرصے کے لئے مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ تشریف لے گئے لیکن جلد ہی مدرسہ ناصریہ جونپور میں واپس آگئے۔ ۱۹۴۴ء میں تاج الافاضل اوّل درجے میں پاس کیا۔ پھر کچھ عرصے کے لئے اسی مدرسے میں مدرس مقرر ہو گئے۔ ۱۹۵۱ء تک میٹرک سے لے کر ایم۔اے (فارسی) تک تمام امتحانات پرائیویٹ طور پر پاس کئے۔ اسی دوران الہ آباد یونیورسٹی سے منشی، کامل، قابل و اعلیٰ قابل کے امتحانات اوّل درجے میں پاس کئے۔ ۱۹۵۰ء میں ہندی زبان کا پہلا امتحان "پرتھما" بھی پاس کر لیا۔

۱۹۵۱ء میں پاکستان تشریف لے آئے۔ یہاں آکر پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے (عربی) ایم۔اے (اسلامیات) اور کراچی یونیورسٹی سے ایم۔ اے (اردو) فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔

مروّجہ درسِ نظامی کی تکمیل کے لئے آپ نے مندرجہ ذیل اساتذہ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا:

۱۔ حجۃ الاسلام مولانا سید محسن نواب اعلی اللہ مقامہ۔

۲۔ مولانا سید حسین مہدی مرحوم۔

۳۔ مولانا سید محمد محسن مرحوم۔

۱؎ مکتوب مولانا مدظلہ، بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

۲؎ علامہ علی حسنین شیفتہ ایم۔ اے "مذہب اہلبیت میں نے کیوں اختیار کیا؟"

۴۔ مولانا محمد سعید مرحوم۔

۵۔ فلسفیِ دوران مولانا منصب علی مرحوم۔

پاکستان میں آکر حضرت مولانا شیخ مصطفیٰ جوہر مدظلہ العالی کے حلقۂ ارادت میں شامل ہو گئے بعد ازاں ۱۹۵۶ء میں آپ گورنمنٹ کالج فارمین ناظم آباد میں لیکچرار مقرر ہوئے اور اب بطور اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ ڈگری کالج سرگودہا میں تعینات ہیں۔

تصانیف و تالیفات:

آپ مندرجہ ذیل کتب کے مصنف ہیں جو طبع ہو چکی ہیں:

۱۔ معقول مذہب۔
۲۔ تحفۃ الواعظین۔
۳۔ تاثراتِ شیفتہ
۴۔ علم الحدیث۔
۵۔ سب سے پہلے مداحِ رسولؐ حضرت ابوطالب۔
۶۔ نصابی تاریخ اسلام پر تحقیقی تبصرے۔
۷۔ کلامِ ابی طالب۔
۸۔ حدیثِ غدیر۔
۹۔ کتاب المؤمن کا انگریزی ترجمہ۔
۱۰۔ میں نے مذہبِ اہلبیت کیوں اختیار کیا؟ (ترجمہ)۔
۱۱۔ کلمہ علیؑ ولی اللہ۔
۱۲۔ تحقیقِ حق۔
۱۳۔ تحقیقِ حق پر علماء کے تبصرے۔
۱۴۔ انسان معصوم۔
۱۵۔ عزاداری تقاضائے فطرت۔

"تحقیقِ حق":

جب مولانا نے کتاب تحقیقِ حق شائع کی تو راقم آثم نے ہفت روزہ "رضا کار" لاہور میں اس پر اپنا تبصرہ شائع کرایا، کیونکہ اس کتاب میں بظاہر حضرت مولانا محمد حسین ڈھکو فاضل عراق دامت برکاتہم العالیہ کو سامنے رکھا گیا مگر حقیقت میں شیخیت کی ترجمانی کی گئی تھی۔ یہ صرف میرا ذاتی خیال نہ تھا بلکہ اس کی تائید حضرت مولانا مرتضیٰ حسین فاضل نے بھی کی، چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:

مولوی محمد حسین ڈھکو کے خیالات کا جائزہ درست و معقول، ان باتوں کا جواب وقت کا تقاضا اور تحفظِ عقائد کی ضرورت ہے۔ البتہ بحوالہ شیخیت گفتگو محلِ نظر ہے۔ علماءِ اعلام سلف شیخ احمد احسائی

کی تبلیغات سے بیزار چلے آ رہے ہیں اور بوجہ من الوجوہ اس گروہ کے حوالے کو ناپسند کرتے ہیں آپ نے خود اپنے مصادر ولغت سے حوالہ دیا ہے پھر مواضع تہم سے گزرنا کیوں نہ چھوڑا جائے۔[1]

چنانچہ میری طرف سے شائع شدہ تبصرہ کے جواب میں ایک چھوٹی سی کتاب لکھی بنام "تحقیق حق پر علمائے حق تبصرے" اس کے ابتدائی بائیس صفحات احقر کے لئے مختص ہیں اور ان بائیس صفحات میں میرا نام "حسین عارف" ۵۶ مقامات پر آیا ہے۔

کتاب "تحقیق حق" کا جواب سرگودہا ہی سے "توثیقِ حق" کے نام سے راجہ محسن علی نے دیا اور توثیقِ حق کا جواب "تائیدِ حق" کے نام سے کسی پروفیسر سید تصدق حسین بخاری نے دیا لیکن ان میں سے کوئی کتاب بھی مولانا محمد حسین ڈھکو مدظلہ کی کتاب "اصولِ شریعہ" کا پاسنگ بھی نہیں، محض شہیدوں میں نام لکھوانے کے لئے جوابات لکھے گئے ہیں۔

آج کل آپ خوارج و نواصب کی طرف سے شائع شدہ کتب کے جوابات لکھ رہے ہیں۔ راقم الحروف کو آپ سے نیاز حاصل ہے نظریاتی اختلافات کے باوجود گذشتہ دوتین سال سے جب بھی سرگودھا گیا ہوں حضرت علامہ سے ضرور ملاقات کی ہے، آپ انتہائی پرخلوص طریقے سے ملے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت علامہ ایک قابل شخصیت ہیں۔ اگر شیخیت کے سلسلے میں آگے نہ آتے تو ایک غیر متنازعہ شخصیت ہوتے۔

مولانا حکیم سید علی حیدر جعفری مرحوم

ولدیت : سید شفیع حیدر جعفری
ولادت :
وفات : ۱۳ اگست ۱۹۸۰ء
مدفن : جنت البقیع کراچی

مولانا حکیم سید علی حیدر جعفری اعلی اللہ مقامہ موضع شفیع آباد (ہند) میں پیدا ہوئے، بچپن ہی

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔
[2] علامہ علی حسنین شیفتہ ایم اے "تحقیق حق پر علمائے حق کے تبصرے"۔ ص ۳۰-۳۱۔

سے دین کی طرف رجحان رکھتے تھے اس لئے والد صاحب مرحوم نے ابتدائی دینی تعلیم گھر پر دلوائی اور سلطان المدارس لکھنؤ بھیج دیا جہاں آپ نے تفسیر، حدیث کی انتہائی تعلیم حاصل کی حسب ذیل اساتذہ کے سامنے آپ نے زانوئے ادب تہہ کیا:

۱۔ حضرت مولانا سید ناصر حسین۔

۲۔ حضرت مولانا سید نجم الحسن امروہوی۔

۳۔ حضرت مولانا سید محمد باقر۔

۴۔ حضرت مولانا شیخ محمد مصطفےٰ جوہر مدظلہٗ۔

مولانا مرحوم قرآن پاک کا جدید طرز پر ترجمہ کرنا چاہتے تھے مگر ابھی چند پاروں کا ترجمہ کر پائے تھے کہ ایک حادثہ میں آپ کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی جس کی وجہ سے ایک عرصے تک صاحب فراش رہے اور ترجمہ کا کام رُک گیا۔

مولانا علم طب کے ماہر تھے، روغن سنکھیا آپ ہی نے ایجاد کیا تھا، ۱۹۲۷ء میں اجودھیا ضلع فیض آباد (ہند) میں آپنے ایک مطب بھی جاری کیا تھا، ۱۹۵۰ء میں پاکستان تشریف لے آئے، ۱۹۵۴ء میں ایک مطب قائم کیا۔

حضرت مولانا کلمۂ حق کہنے میں لومۃ لائم کی پرواہ نہیں کرتے تھے، نام و نمود کے بالکل خواہش مند نہیں تھے، دینی کام فی سبیل اللہ کرتے تھے، کراچی کی مختلف مساجد میں امامت فرماتے رہے۔

مولانا طالب جوہری جو آج کل اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبر ہیں آپکے شاگرد ہیں۔

۳۱ اگست ۱۹۸۰ء کو آپ نے کراچی میں رحلت فرمائی اور معروف قبرستان جنت البقیع کراچی میں دفن ہوئے[۱]

---

[۱] مکتوب جناب سید حیدر رضا رضوی بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

مولانا شیخ علی رضا

فاضل نجف

ولدیت :

ولادت : ۱۹۴۷ء

سکونت : حمری نگر، ضلع گلگت

مولانا شیخ علی رضا ۱۹۴۷ء میں نگر ضلع گلگت میں پیدا ہوئے آپ ابھی چودہ برس کے تھے کہ نجف اشرف چلے گئے وہاں تیرہ سال تک پڑھتے اور پڑھاتے رہے آپ نے وہاں خصوصاً آیت اللہ العظمیٰ ابوالقاسم خوئی مدظلہ العالی سے اخذ فیض کیا۔ ۱۹۷۳ء میں واپس پاکستان تشریف لے آئے کچھ عرصے کراچی میں رہے۔ ۱۹۷۷ء میں دارالعلوم جعفریہ جعفرآباد نگر ضلع گلگت کے مدرس اعلیٰ ہوگئے، کچھ عرصے بعد یہاں سے مستعفی ہوگئے اب گلگت میں تبلیغی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

مولانا علی سرور سرحدی

فاضل عربی

ولدیت : لال خان

ولادت : ۱۲ر فروری ۱۹۵۴ء

سکونت : جامعہ علی مسجد نوشہرہ صدر ضلع پشاور

مولانا علی سرور، ۱۲ر فروری ۱۹۵۴ء کو چکر کوٹ بالا ضلع کوہاٹ میں پیدا ہوئے، ۱۹۷۱ء میں میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد ۱۵ر اگست ۱۹۷۱ء کو مدرسہ جعفریہ پاراچنار میں داخل ہوگئے۔ وہاں ایک سال تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۲۵ر ستمبر ۱۹۷۲ء کو جامعہ امامیہ لاہور تشریف لے گئے، ۱۹۷۴ء میں لاہور بورڈ کا ادیب عربی کا امتحان پاس کیا، ۱۹۷۶ء میں فاضل عربی کا امتحان نمایاں پوزیشن میں پاس کیا۔

۱۹۷۷ء میں منظر المدارس مدرستہ الواعظین میں داخلہ لیا، یہاں تین سال کا کورس مکمل کرنے کے بعد ۱۹۸۰ء میں سند فراغت حاصل کی اور اب مدرستہ الواعظین لاہور کی جانب سے نوشہرہ ضلع پشاور میں بطور واعظ تشریف فرما ہیں۔ آپ یہاں خطبۂ جمعہ ارشاد فرماتے ہیں۔ ائمہ اطہار علیہم السلام کی ولادت وشہادت کے سلسلے میں تقاریر فرماتے ہیں اور نوشہرہ کے قرب وجوار میں تبلیغ فرماتے رہتے ہیں۔ مولانا اردو اور پشتو دونوں زبانوں میں

تقاریر کرتے ہیں۔

۱۵ اکتوبر ۱۹۸۰ء سے گورنمنٹ ہائی اسکول نمبر ا نوشہرہ میں عربی معلّم کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ فیصل آباد، ہنگو، کوہاٹ میں عشرۂ محرم الحرام پڑھ چکے ہیں۔ آپ کی ایک کتاب "نمازِ امامیہ" بھی شائع ہو چکی ہے[1] راقم کی آپ سے ملاقات ہے۔ خداوندعالم علم وعمل میں ترقی عنایت فرمائے۔

مولانا علی شیر قانع ٹھٹھوی

ولادت : ۱۱۴۰ھ

وفات : ۱۲۰۳ھ

مدفن : ٹھٹھہ

مولانا علی شیر قانع ۱۱۴۰ھ میں ٹھٹھہ میں پیدا ہوئے، متعدد کتابوں کے مصنّف تھے، ۱۲۰۳ھ میں ٹھٹھے میں رحلت کی۔ آپ کی کتاب مقالات الشعراء مشہور ہے[2] آپ کے صاحبزادے میر غلام علی مائل آپکی علمی روایات کے وارث تھے۔

مولانا سیّد علی عسکر شاہ

ولدیت : سید چراغ حسین شاہ

ولادت : ۱۳۰۱ھ

وفات : ۱۳۵۹ھ

مولانا سید علی عسکر شاہ مرئی ضلع کوہاٹ کے رہنے والے تھے، مسائل فقہ پر عبور تھا۔ درس وتدریس اور خطابت شغل تھا، بنگش کے عوام آپ کے مقلّد تھے۔ فن تجوید وقرأت کے ماہر تھے۔

محرم ۱۳۵۹ھ/ ۱۲ فروری ۱۹۴۰ء میں واصل بحق ہوئے۔[3]

---

[1] مکتوب سید یاور حسین کاظمی بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

[2] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۳۶۱۔

[3] ایضاً : ص ۳۶۳۔

مولانا علی مدد نجفی

ولدیت : جناب علی سرور مرحوم

ولادت : ۱۹۳۷ء

سکونت : خطیب عسکری مسجد، دستگیر سوسائٹی کالونی نمبر ۹

فیڈرل بی ایریا، کراچی نمبر ۳۸

مولانا شیخ علی مدد نجفی ۱۹۳۷ء میں نگر (گلگت) میں پیدا ہوئے، قرآن مجید اور ابتدائی دینی کتابیں پڑھنے کے بعد نجفِ اشرف تشریف لے گئے۔ آٹھ سال تک نجفِ اشرف میں رہے۔ آپ کے اساتذہ میں استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ شیخ محمد علی افغانی مدظلہ، سرِفہرست ہیں، اس کے بعد پاکستان تشریف لے آئے، یہاں آکر منشی فاضل کا امتحان پاس کیا۔

آپ گذشتہ پندرہ سال سے کراچی میں عسکری مسجد میں خطیب ہیں۔ ہیئتِ آئمۂ مساجدِ امامیہ کراچی کے صدر ہیں[1]۔ مولانا خوش اخلاق اور فعّال آدمی ہیں۔

قاری حافظ علی محمدؒ

ولدیت : حسین احمد

ولادت : ۲۰ر جنوری ۱۹۱۲ء

وفات : ۱۹۸۰ء

مدفن : لاہور

قاری حافظ علی محمدؒ ۲۰ر جنوری ۱۹۱۲ء میں سہارنپور میں پیدا ہوئے کم سنی ہی میں قرآن پاک حفظ کیا اس سلسلے میں آپ کے استاد حافظ شیر جنگ خان تھے۔ فنِ قرأت و تجوید قاری عبد الخالق سے حاصل کیا۔ تکمیلِ فن کے لئے مدرسہ منصبیہ میرٹھ میں داخل ہوگئے اور قاری حافظ فیاض حسین انصاریؒ (م ۱۳۵۱ھ) سے اخذ فیض کیا اور روایت حفص کی تکمیل کی۔ پاکستان بننے کے بعد جب موچی دروازے میں امامیہ قرأت کالج قائم ہوا تو آپ اس میں مدرس ہوگئے[2]۔ ۱۹۸۰ء میں واصل بحق ہوئے۔

---

[1] انٹرویو مولانا مدظلہ، بذریعہ سید محمد ثقلین کاظمی بمقام لاہور

[2] ماہنامہ پیام عمل نومبر ۱۹۷۸، ص ۲۵۔

مولانا سیّد علی نقی شاہ مرحوم

ولدیت : مولانا سیّد غلام شاہ

ولادت : حدود ۱۲۶۰ھ

وفات : ۱۳۳۵ھ

مدفن : ملتان

مولانا سیّد علی نقی شاہ گوڑگانواں (مشرقی پنجاب) میں پیدا ہوئے، علم کے شوق میں لکھنؤ تشریف لے گئے جہاں مختلف علماء سے پڑھا لیکن زیادہ تلمّذ جناب فردوس مآب سیّد حامد حسین قبلہ سے رہا۔ فارغ التحصیل ہوکر وطن مراجعت فرمائی، وہاں سے مؤمنین ملتان کے اصرار پر ملتان آگئے۔

۱۲۹۸ھ میں سادات باہرہ بمقام میراں پور کے مدرسہ ایمانیہ میں تشریف لے آئے چند ماہ یہاں رہے اور پھر ملتان تشریف لے گئے۔

مولانا مرحوم شریف النفس، منکسر مزاج تھے، طلباء پر باپ کی طرح شفیق تھے، طلباء کی بہت عزت کرتے تھے۔ آپ نے ایک ضخیم کتاب انساب کے بارے میں تحریر کی تھی جو غیر مطبوعہ ہے۔ محرم الحرام ۱۳۳۵ھ میں ملتان میں انتقال فرمایا اور وہیں دفن ہوئے۔ جناب نواب صاحب نے یہ قطعۂ وفات کہا:

مولد سُلطان پور بودش — مدفنِ ملتان شہر صد آہ
درماہِ عزا از دارِ فانی — رفتہ سیّد علی نقی شاہ

۱۳۳۵ھ

مولانا سیّد عماد الدین رح

وفات : ۱۲۹۷ھ

مولانا سیّد عماد الدین محمود حسینی لاہور میں پیدا ہوئے اپنے والد کے ساتھ مشہد مقدس چلے گئے تعلیم کی تکمیل کے لئے اصفہان میں مولانا سیّد اسد اللہ بن سیّد محمد باقر اور کربلا میں مولانا سیّد ابراہیم موسوی سے درس لیا۔

لہ مولانا سیّد محمد حسین نوگانوی، "تذکرہ بے بہا" ۲۵۵۔

سید عماد الدین عظیم محدث، فقیہ، زاہد و عامل بزرگ تھے۔ ۱۲۹۷ھ میں مشہد میں واصل بحق ہوئے۔ "المنھل الرائع فی شرح الشرائع" جو کئی مجلدات پر مشتمل ہے آپ کا علمی شاہکار ہے۔[1]

مولانا سید عنایت علی شاہ نقوی البخاری مرحوم

ولدیت : مولانا سید مرتضیٰ شاہ مرحوم

ولادت : ۱۸۷۰ء

وفات : ۳۰ رجون ۱۹۶۸ء

مدفن : لوہدرے ڈاکخانہ درِ نجف تحصیل و ضلع سیالکوٹ

مولانا سید عنایت علی شاہ ۱۸۷۰ء میں لوہدرے سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آجکل یہ گاؤں "درِ نجف" کے نام سے موسوم ہے۔ آپکے والد جناب مولانا سید مرتضیٰ شاہ مرحوم عربی فارسی میں فاضل تھے۔ مولانا سید عنایت علی اعلی اللہ مقامہ نے دینی تعلیم اپنے والد مرحوم سے حاصل کی۔[2]

مولانا مرحوم نے جب ہوش سنبھالا تو پنجاب میں مناظرہ کی وبا عام تھی۔ دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث اور مرزائی رسائل شیعوں کے خلاف لکھتے رہتے تھے۔ چنانچہ آپ نے شیعہ مسلک کے دفاع کے لئے ۱۹۰۸ء میں ہفت روزہ درِ نجف" جاری کیا جو تحریک ستمبر (۱۹۳۱ء) کے زمانے میں ایک سال تک بطور روزنامہ شائع ہوتا رہا۔ مولانا مرحوم نے اس اخبار کے سلسلے میں بہت محنت کی۔ آپ خود ہی خبریں مہیا کرتے، خود کتابت کرتے اور خود ہی خریداروں کو بھجواتے۔[3]

مولانا مرحوم عربی، فارسی، اُردو اور پنجابی کے شاعر بھی تھے۔[4]

تصانیف :

۱۹۰۶ء میں ایک غیر مقلد مولوی نبی بخش المعروف "ملاں بنفشہ" نے شیعوں کے خلاف پنجابی نظم

---

[1] علامہ محسن الامین اعیان الشیعہ ج ۴۷، ص ۱۷۲۔

[2] اختر راہی، "تذکرہ علمائے پنجاب" ج ۱، ص ۴۰۰۔۴۰۱۔

[3] ایضاً۔

[4] ایضاً۔

"ذوالفقار حیدری" نامی ایک کتاب لکھی۔ مولانا مرحوم نے اس کا ترکی بہ ترکی جواب پنجابی نظم ہی میں "ذوالفقار صفدری" میں دیا۔

۲۔ مولانا ثناء اللہ (م ۱۳۶۷ھ) غیر مقلد ایڈیٹر ہفت روزہ "اہلحدیث" نے ۱۹۱۲ء میں وزیر آباد میں شیعوں کے خلاف انتہائی زہریلی تقریر کی مولانا مرحوم نے ان کی اس تقریر کا جواب "شمشیر ولایت" حصّہ اوّل میں دیا

۳۔ وزیر آباد کی خفت مٹانے کے لئے مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم نے قادر آباد تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں شیعوں سے مناظرہ کیا۔ شیعوں کی طرف سے مناظرہ میں مولانا سیّد احمد شاہ مرحوم آف راولپنڈی تھے۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کو شکست ہوئی اور اس علاقے میں شیعت تیزی کے ساتھ پھیل گئی۔ آپ نے اس مناظرہ کی روداد "شمشیر ولایت" حصّہ دوم میں شائع کی۔

۴۔ سوہدرے کے کسی اہلحدیث مولوی نے یہ دعویٰ کیا کہ حضرت علی علیہ السّلام کی شان میں قرآنِ پاک میں بمشکل چند آیات ہیں۔ حضرت مولانا مرحوم نے "درِ نجف" کا نصف صدی نمبر "القرآن مع علی" شائع کیا جس میں ثابت کیا کہ کم ازکم پانچ سو آیات حضرت مولائے کائنات علیہ السّلام کی شان میں ہیں۔

۵۔ "الحق مع علی" بھی "درِ نجف" کا ایک نمبر شائع کیا۔

۶۔ مرزائیوں نے "بضعۃ الرسول" نامی ایک کتاب میں سیدۃ النساء العالمین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے متعلق نازیبا کلمات استعمال کئے۔ آپنے اس کا جواب "خاتونِ جنّت" نامی کتاب میں دیا۔

۷۔ حضرت امیر مختارؒ کے حالات میں آپ نے "جذبۂ انتقام" نامی کتاب شائع کی۔

۸۔ "عنایت بخاری" نام کی ایک کتاب لکھی جو ابھی تک شائع نہیں ہو سکی۔ اس کے تین حصّے ہیں۔ اس کے علاوہ "مقدّماتِ سیالکوٹ" نامی ایک کتاب بھی لکھی ہے جو غیر مطبوعہ ہے۔ علاوہ ازیں آپ کے سینکڑوں مقالے ہیں جو اخبارات میں شائع ہوتے رہے۔ "درِ نجف" میں باب المسائل کا ایک پورا

لے امداد حسین کاظمی مولانا، ہفت روزہ "درِ نجف" "بابائے صحافت نمبر، ۱۵ دسمبر ۱۹۶۸ء۔

صفحہ ہوتا تھا جس میں آپ آئے ہوئے سوالات کے جوابات دیا کرتے تھے۔

مناظرے:

آپ نے مذہب حق کے دفاع کے لئے کئی مناظرے کئے مثلاً:

۱۔ ۱۹۱۳ء میں شیعوں اور مرزائیوں کے درمیان موضع مدرسہ ضلع گوجرانوالہ میں مناظرہ ہوا مولانا مرحوم نے اس میں شرکت کی۔

۲۔ ۱۹۲۳ء میں آپ کا مولانا ثناء اللہ مرحوم اہلحدیث سے مناظرہ ہوا، جس میں اہلحدیث کو شکست فاش ہوئی۔ مناظرہ کے اختتام پر مولانا مرحوم کو ایک جلوس کی صورت میں قیام گاہ تک لے جایا گیا۔

۳۔ ۱۹۳۳ء میں جلال پور جٹاں ضلع گجرات میں شیعوں اور سنیوں کے درمیان مناظرہ ہونا قرار پایا لیکن اہلسنت کا کوئی عالم نہ پہنچ سکا چنانچہ سنیوں نے مرزائیوں کے دو علماء حافظ روشن علی اور مولوی جلال الدین شمس کو بلایا۔ شیعوں کی طرف سے مولانا غلام علی شاہ مرحوم مولانا فیض محمد مکھیالوی مرحوم اور ڈاکٹر شاہ مدنی مرحوم اور مولانا سید عنایت علی شاہ مرحوم شامل تھے۔ حافظ احمد دین المعروف حافظ کلہاڑا مرحوم اور مولانا سید امداد حسین کاظمی مرحوم بھی اس مناظرے میں بطور سامع موجود تھے۔ شیعوں کو اس مناظرے میں زبردست کامیابی ہوئی۔ مرزائی مناظر جلال الدین شمس اس مناظرے میں لفظ خصوصاً کو بھی چبا پڑھتے رہے۔

۴۔ ۱۹۳۸ء میں مولانا مرحوم کا مناظرہ مولوی محمد شفیع سنکھتروی سے عمران والی میں ہوا۔ موضوع تھا دامادی حضرت عثمانؓ اور دامادی حضرت عمرؓ، مولوی سنکھتروی کو منہ کی کھانی پڑی۔ اسی طرح ۱۹۱۱ء میں وزیر آباد میں مولوی محمد صدیق کے ساتھ، ۱۹۱۲ء میں کوٹ عنایت خان میں مولوی ننھے خان کے ساتھ اور ۱۹۱۳ء میں مولوی محمد عبداللہ کے ساتھ مناظرہ ہوا اور الحمدللہ ہر مناظرے میں فتح مبین حاصل کی اور ہر طرف شیعت کا خوب چرچا ہوا۔

انتقال:

آپ کا انتقال ۳۰ جون ۱۹۶۸ء میں ہوا۔ حضرت مولانا سجاد حسین خان مدظلہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور علم و عمل کی اس عظیم شخصیت کو حوالہ خدا کر دیا۔ آپ کے انتقال کے بعد آپ کے صاحبزادے

جناب سید شبیر حسین نقوی نے اخبار کی ادارت سنبھالی۔ افسوس کہ ۱۸ ستمبر ۱۹۷۸ء میں وہ بھی راہی عدم ہوئے۔ اللہ عزّ و جل رحمت کرے۔ اب اخبار کی ادارت مولانا سید عنایت علی شاہ مرحوم کے پوتے جناب سید حسن رضا نقوی کر رہے ہیں۔ اخبار کی اب ۷۲ ویں جلد ہے۔

راقم آثم کو آپ سے نیاز حاصل تھا انتہائی علمی اور مدلّل گفتگو فرماتے تھے۔ کبھی کبھار مزاح سے بھی کام لیتے تھے۔

ولدیت : سید لطف علی

ولادت : ۱۹۰۴ء

مولانا مفتی سید عنایت علی نقوی

سکونت : خطیب جامع مسجد شیعہ شاہ گردیز، ملتان

مولانا مفتی سید عنایت علی شاہ ۱۹۰۴ء میں بمقام نواں سیداں (موجودہ چک نمبر ۸۸ ٹی۔ ڈی۔ اے) مضافات کروڑ ضلع لیّہ میں پیدا ہوئے، اوائل عمر ہی میں والدین کے سایۂ رحمت سے محروم ہو گئے تھے۔ اسکول میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد دینی تعلیم کی ابتدا حضرت مولانا علامہ سید محمد باقر چکڑالوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے بھائی مولانا سید طالب حسین نقویؒ سے کی اس کے بعد آپ مدرسہ باب العلوم ملتان چلے گئے اور حضرت مولانا سید زین العابدینؒ سے اخذ فیض کیا۔ ۱۹۲۷ء میں مدرسہ منصبیہ میرٹھ میں داخل ہو گئے۔ ۱۹۲۹ء سے ۱۹۳۶ء تک مدرسہ ناظمیہ و سلطان المدارس لکھنؤ میں رہے اور ساتھ ساتھ طبیہ کالج لکھنؤ میں بھی پڑھتے رہے۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد بدایون میں مطب شروع کر دیا، کچھ عرصے کے بعد چنیوٹ ضلع جھنگ آ گئے، پھر بدایون چلے گئے کیونکہ وہاں آپ کی سسرال تھی آپ کی شادی حضرت مولانا شیخ محمد اعجاز حسن محمدی رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی سے ہوئی تھی، پھر کچھ عرصے بعد شمس آباد ضلع فتح گڑھ چلے گئے اس کے بعد یکم اگست ۱۹۴۳ء کو خیر پور میرس آ گئے جہاں آپ ۱۹۵۵ء میں ریاست کے مفتیٔ اعظم کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہوئے۔ ۱۹۷۱ء میں ریٹائرڈ ہو کر لیہ آ گئے اور آجکل شیعہ جامع مسجد شاہ گردیز ملتان میں خطیب ہیں۔[1] میرٹھ اور لکھنؤ کے

[1] مولانا مفتی سید عنایت علی نقوی، مذہب اہلبیت، ص ۲۔

دینی مدارس میں آپ کے اساتذہ حسبِ ذیل تھے :

۱۔ مولانا حافظ فیض حسینؒ۔
۲۔ مولانا سیّد ابرار حسینؒ۔
۳۔ مولانا سیّد بدر الاسلامؒ۔
۴۔ حضرت مولانا سیّد نجم الحسنؒ۔
۵۔ حضرت مولانا سیّد ظہور الحسنؒ۔
۶۔ حضرت مولانا مفتی سیّد احمد علیؒ۔
۷۔ حضرت مولانا سیّد ظہور الحسنؒ۔
۸۔ حضرت مولانا سیّد عبد الحسینؒ۔
۹۔ حضرت مولانا سیّد اصغر حسنؒ۔
۱۰۔ حضرت مولانا شاہ عنایت اللہ فرنگی محل۔

تالیفات : آپ کی حسب ذیل تراجم و تالیفات ہیں :

۱۔ ترجمہ ارشاد القلوب (فضائل)۔
۲۔ ترجمہ منہاج الصالحین (فقہ)۔
۳۔ رسالہ وجوبِ جمعہ۔
۴۔ ترجمہ مذہب اہلِ بیت۔
۵۔ رہبر حجاج۔
۶۔ زبدۃ الطاعات فی الجمعہ و الجماعات (فقہ)۔
۷۔ حدود و تعزیرات۔
۸۔ طب الصادق (طب)۔
۹۔ ترجمہ فضائل الشیعہ حضرت شیخ صدوقؒ
۱۰۔ ترجمہ صفات الشیعہ، حضرت شیخ صدوقؒ۔
۱۱۔ ایتلاف الامۃ ترجمہ الفصول المہمہ۔
۱۲۔ ترجمہ عقائد امامیہ۔
۱۳۔ رسالہ سجدہ گاہ
۱۴۔ علی اور شیعہ۔

آپ نے لیہ میں مدرسۃ القائم کی بنیاد رکھی جو بفضل تعالیٰ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔[1]

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام مولانا کاظمی۔

مولانا ایک عالم فاضل شخصیت ہیں علوم جدیدہ و قدیم پر حاوی ہیں، امید ہے آپ دین کی تبلیغ کے لئے اپنی ہمت سے بڑھ چڑھ کر کام کریں گے۔ آپ کے صاحبزادہ جناب پروفیسر سید علی رضا شاہ کراچی کے مشہور خطیب ہیں۔

مولانا غُلام جعفر نجفی

ولدیت : باز خان

ولادت : یکم جون ۱۹۴۷ء

سکونت : اے/۳۱۰، سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا

مولانا غلام جعفر نجفی، یکم جون ۱۹۴۷ء کو چک نمبر ۱۱۔ ایس بی سیداں والا میں پیدا ہوئے آپ کے آباء و اجداد موضع سرکلاں علاقہ ونہار ضلع جہلم کے رہنے والے تھے، آپ کے والد مرحوم شیعت قبول کرنے کے بعد پیر سید فضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں چک نمبر ۱۲ بھلوال ضلع سرگودھا تشریف لے گئے اور آخر وقت تک وہیں رہے۔ پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ مدرسہ محمدیہ دیووال ضلع سرگودہا تشریف لے گئے اور مقدمات مولانا غلام قنبر سے پڑھے اور بعد ازاں دار العلوم محمدیہ بلاک نمبر ۱۹ سرگودہا آگئے۔ وہاں آپ نے مندرجہ ذیل اساتذہ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا :

۱۔ حضرت العلامہ محمد حسین ڈھکو نجفی دامت برکاتہم العالیہ۔

۲۔ علامہ نصیر حسین نجفی مدظلہ۔

۳۔ جناب مولانا غلام مہدیؒ۔

۴۔ جناب مولانا نذر حسین ظفرؒ۔

۵۔ جناب مولانا غلام حیدر قبلہ۔

۶۔ جناب مولانا غلام حسنین قبلہ۔

دار العلوم محمدیہ سے سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ نجف اشرف تشریف لے گئے اور مندرجہ ذیل اساتذہ سے اخذ فیض کیا :

۱۔ حجۃ الاسلام سید محمد علی شیرازی دامت برکاتہم العالیہ۔

۲۔ حضرت مولانا شیخ وحیدی مدظلہٗ۔

۳۔ مولانا شیخ انصاری مدظلہٗ۔

۴۔ حجۃ الاسلام مولانا سید روحانی مدظلہٗ۔

جب عراق کی سوشلسٹ پارٹی نے علمائے کرام پر مظالم ڈھانے شروع کر دیئے تو آپ قم تشریف لے آئے اور رسائل کا دورہ حجۃ الاسلام حضرت شیخ اعتمادی مدظلہ سے پڑھا اور مکاسب وکفایہ بالترتیب آیۃ اللہ العظمیٰ حضرت الشیخ ستودہ مدظلہٗ اور آیۃ اللہ العظمیٰ حضرت شیخ محسن سے پڑھیں اور اس کے بعد اپنے وطن مالوف سرگودھا تشریف لے آئے۔

آپ نے مسائل حج کے سلسلے میں ایک کتاب بھی لکھی ہے بنام "مصباح الحج والزیارات"۔ آپ نے ایک مناظرے میں بھی شرکت کی اور مولوی سید احمد شاہ چوکیروی دیوبندی کو شکست فاش دی۔ آپ ملک کے مختلف حصوں میں بسلسلۂ تبلیغ دورہ فرماتے رہے ہیں[1]۔

راقم کو حضرت سے نیاز حاصل ہے۔ آپ حضرت علامہ اختر عباس نجفی کے داماد ہیں۔ سنا ہے آپ کے پاس اچھی خاصی لائبریری ہے۔ خداوند عالم علم وعمل میں ترقی عنایت فرمائے اور تادیر آپ کی اولاد میں دین کو جاری و ساری رکھے۔

مولانا غلام حسن
فاضل نجف

ولدیت : ملک شیر محمد

ولادت : ۱۹۳۰ء

سکونت : الجامعۃ العلمیہ باب النجف، جاڑا، ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

مولانا غلام حسن نجفی ۱۹۳۰ء میں کچھی کا ٹھگڑہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں پیدا ہوئے، ۱۹۴۸ء میں مڈل پاس کیا۔ ۱۹۵۲ء میں فاضل عربی کا امتحان پاس کیا، پھر دو سال تک مختلف شیعہ سُنّی مدارس میں تعلیم حاصل

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

کرتے رہے، ۱۹۵۴ء سے ۱۹۶۱ء تک نجف اشرف میں رہے۔

پاکستان میں آپ نے مندرجہ ذیل اساتذہ سے استفادہ کیا:

۱۔ مفسرِ قرآن علامہ حسین بخش نجفی۔

۲۔ استاذ العلماء مولانا محمد باقر اعلی اللہ مقامہ۔

۳۔ استاذ العلماء مولانا سید محمد یار شاہ نجفی۔

۴۔ علامہ مفتی جعفر حسین نجفیؒ

باب مدینۃ العلم نجف اشرف میں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ آیۃ اللہ آقائے محسن الحکیم اعلی اللہ مقامہٗ۔

۲۔ حضرت علامہ محمد باقر زنجانی مدظلہ۔

۳۔ آیۃ اللہ ابو القاسم خوئیؒ مدظلہٗ۔

۴۔ آیۃ اللہ سید عبد اللہ شیرازی مدظلہٗ۔

۵۔ حضرت علامہ السید عبد الاعلیٰ سبزواری مدظلہٗ۔

۱۹۶۱ء میں آپ وطن واپس تشریف لائے اور مدرسہ باب النجف جاڑا کا نظام سنبھالا کیونکہ مولانا حسین بخش پنجاب تشریف لے جا چکے تھے اپنے گاؤں میں آپ امام جماعت بھی ہیں۔[۱]

راقم کو آپ سے نیاز حاصل ہے، صاحب درد ہیں، قومی مسائل میں خاصی گہری دلچسپی لیتے ہیں، عالم باعمل ہیں، تقاریر میں مؤمنین کو اعمالِ صالحہ کی طرف متوجہ کرتے ہیں، خداوند عالم مزید توفیقات عنایت فرمائے۔

---

[۱] مکتوب مولانا مدظلہٗ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

مولانا سیّد غلام حسن کاظمی المشہدی

ولدیت : سیّد گل حسن شاہ کاظمی المشہدی (م، ۱۹۵۰ء)

ولادت : ۱۹۰۵ء

سکونت : معرفت ہاشمی بک ڈپو، مظفر آباد (آزاد کشمیر)

حضرت مولانا علامہ سیّد غلام حسن شاہ کاظمی ۱۹۰۵ء میں موضع توری شریف بوئی (ہزارہ) میں پیدا ہوئے کوئی چار پانچ سال کی عمر میں کو لگام انترچھی پورہ ضلع بارہ مولا اپنے والدین کے ہمراہ مولانا سیّد عبدالرحمٰن نقشبندی کی خدمت میں تشریف لے گئے۔ میاں عبدالرحمٰن نقشبندی کا تعلق ایک قادری المشرب بزرگ حضرت میاں جان محمد قادری سے تھا جو سوات کے اخوند عبدالغفور کے خلفاء میں سے تھے۔ کاظمی صاحب نے کو لگام میں میاں عبدالرحمٰن نقشبندی سے بسم اللہ اور کلمہ شریف پڑھا۔ بغدادی قاعدہ بھی آپ ہی نے پڑھایا۔ اس کے بعد پھر کوتری شریف تشریف لے گئے، ۱۹۱۴ء میں پرائمری اسکول میں داخل ہو گئے، ۱۹۱۸ء تک یہ سلسلہ انجام کو پہنچا۔

۱۹۱۹ء میں کاظمی صاحب گڑھی حبیب اللہ کے ایک جلسے میں تحریکِ خلافت سے متاثر ہوئے اور طالب علمی کے زمانے ہی میں اُس دور کے بیشتر حریت پسندوں کی طرح تعلیم سے زیادہ سیاسی دلچسپیوں کی طرف مائل ہوگئے۔ ۱۹۲۱ء میں راولپنڈی تشریف لائے، وہاں سے پشاور اپنے ماموں آغا سیّد لعل شاہ کے ہاں تشریف لے گئے وہاں آپ علامہ حافظ کفایت حسین اعلی اللہ مقامہ کی مجالس میں باقاعدہ شرکت کرتے رہے۔ ۱۹۲۶ء میں آپ لاہور تشریف لائے۔ حضرت مولانا احمد علی لاہوری سے ان کی خاص طرز پر قرآنِ پاک، ترجمہ و تفسیر پڑھی۔ عربی، فارسی میں اعلیٰ استعداد پیدا کی اور انگریزی سے کافی واقفیت پیدا کی۔ ۱۹۲۷ء میں روزنامہ "زمیندار" کے ایڈیٹر ہو گئے جہاں آپ کی نہایت اعلیٰ شخصیات سے ملاقاتیں ہوئیں، بادشاہ کابل نادر خان کے خلاف ایک سلسلۂ مضامین شروع کیا جس کی پاداش میں ۱۹۲۷ء میں علامہ کاظمی مدظلہ اور مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش گرفتار کر لئے گئے، مقدمہ چلا اور ایک سال کی قید ہوئی۔ قید کاٹ کر مولانا کاظمی اپنے وطن واپس آ گئے۔ اپریل ۱۹۳۶ء میں ایبٹ آباد سے ہفتہ وار "پاکستان" جاری کیا جو ۱۹۳۸ء میں بوجوہ بند ہو گیا۔[1]

[1] (مکتوب رحمٰن صدیقی بنام سیّد محمد ثقلین کاظمی)

علامہ کاظمی مدظلہ، برصغیر کے ماہرین انساب میں سے ہیں، آپ بیسیوں کتابوں کے مصنف ہیں، سینکڑوں تحقیقی مقالات لکھے ہیں، ان میں سے بعض چھپ چکے ہیں اور اکثر اشاعت کے منتظر ہیں۔ راقم نے ان میں سے اکثر مسودات دیکھے ہیں جو مذہب و تاریخ اور نسب پر مشتمل ہیں اس امر کی ضرورت ہے کہ ان علمی خزائن کو جلد از جلد چھپوا کر محفوظ کر لیا جائے۔

آپ کی بعض کتابیں حسب ذیل ہیں:

۱۔ کشمیر میں اسلام۔ ۲۔ کشمیر کے اطراف میں اسلام۔
۳۔ بلادِ مشرق میں اشاعتِ اسلام ۴۔ حیاتِ ہمدانی۔
۵۔ حیات بری امام۔ ۶۔ تذکرہ ساداتِ کشمیر۔
۷۔ حیاتِ قادیانی۔

مولانا غلام حسین

فاضلِ نجف

ولدیت : محمد حیات مرحوم
ولادت : ۱۹۳۹ء
سکونت : جامع المنتظر ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن، لاہور

مولانا غلام حسین ۱۹۳۹ء میں جلالپور ننگیانہ ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے، پرائمری پاس کرنے کے بعد مدرسہ محمدیہ جلالپور ننگیانہ میں داخل ہو گئے جہاں قرآنِ پاک مولانا سید محمد نواز شاہ مدظلہ سے پڑھا، پھر استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد یار شاہ نجفی مدظلہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے، کچھ عرصہ باب النجف جاڑا ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں حضرت مولانا حسین بخش نجفی مدظلہ سے اخذِ فیض کرتے رہے۔

۱۹۵۸ء میں جامع المنتظر لاہور تشریف لے آئے اور حضرت مولانا اختر عباس نجفی مدظلہ اور حضرت مولانا سید صفدر حسین نجفی مدظلہ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا اور درسِ نظامی کی تکمیل کی۔

۱۹۶۲ء میں آپ نجف اشرف تشریف لے گئے اور حجۃ الاسلام آقای شیخ جواد ترک مدظلہ سے درسِ سطحی حاصل کیا۔ علم فلسفہ حضرت علامہ سید مسلم حلی مدظلہ اور حضرت علامہ شیخ کوجیالی مدظلہ سے حاصل کیا۔ کچھ استاذ العلماء حضرت علامہ محمد علی مدرس کی خدمتِ اقدس میں بھی حاضر رہے۔ اصولِ فقہ کا درس خارج آیت اللہ

العظمیٰ سید ابوالقاسم خوئی دامت برکاتہم العالیہ سے اور مکاسب کا درسِ خارج آیت اللہ العظمیٰ سید روح اللہ خمینی دامت برکاتہم العالیہ سے حاصل کیا۔ ۱۹۷۰ء میں وطن واپس تشریف لے آئے۔ ایک سال تک سندھ کے تبلیغی دورے پر رہے اور پھر جامع المنتظر لاہور تشریف لے آئے جہاں علومِ آلِ محمد علیہم السلام سے طلبہ کو بہرہ ور کر رہے ہیں اور جامع المنتظر ہی میں خطابت و امامت کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

تصانیف:

برصغیر ہندو پاک میں کثرتِ مذاہب کی وجہ سے مناظرہ اور مناظرانہ کتابیں عام ہیں، پاکستان بننے کے بعد اہلسنت نے ان کتابوں کو جو ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء سے قبل ہندوستان میں شائع ہو چکی تھیں دوبارہ شائع کرنا شروع کر دیا ہے جن کے متعلق یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ وہ کتابیں ہیں جن کا شیعہ آج تک جواب نہیں دے سکے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کذب بیانی پر ایسے افراد کے خلاف مقدمہ چلایا جانا چاہیئے۔

جامعۂ سلفیہ اہلِ حدیث کے ناظم مولانا محمد صدیق ٹانڈیاوالوی نے ایک کتاب لکھی تھی بنام "سیدہ امِ کلثوم سیدنا عمر کے نکاح میں"۔ محمد سلیمان اظہر سلفی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر شیعہ علماء نے ذوقِ تالیف ہی کو پورا کرنا تھا تو وہ مذکورہ بالا کتاب کا جواب لکھتے جس کا جواب ابھی واجب الادا چلا آ رہا ہے[1]

مولانا موصوف مدظلہ نے اس کتاب کا جواب "سہمِ مسموم" نامی کتاب میں دیا جو ضبط ہو چکی ہے اور جس کی وجہ سے مولانا مذکور کو انیس دن جیل میں رہنا پڑا۔ یاد رہے کہ مولانا محمد صدیق کی کتاب کا جواب حضرت مولانا محمد حسنین سابقی نجفی نے بھی دیا ہے[2] ان کے علاوہ حقیقتِ نکاح سیدہ امِ کلثومؑ کے بارے میں بیسیوں کتابیں شیعوں کی طرف سے لکھی جا چکی ہیں۔

آپ نے مسئلہ فدک کے بارے میں "جاگیرِ فدک" نامی کتاب بھی لکھی ہے۔ دیوبندیوں کے مشہور مناظر مولانا عبدالستار تونسوی نے "حقیقتِ فقہ جعفریہ" اور ملک امان اللہ لک ایڈووکیٹ گجراتی نے "نفاذِ فقہ جعفریہ"

---

[1] محمد سلیمان اظہر۔ کشف الاسرار۔

[2] مولانا محمد حسنین سابقی مدظلہ۔ "شمشیر مسموم بر مفتریان عقدِ ام کلثومؑ"۔ شائع کردہ مبلغ اعظم اکیڈمی، فیصل آباد۔

نامی کتابچے بھی لکھے تھے، مولانا مدظلہ نے "حقیقتِ فقۂ جعفریہ" لکھ کر دندان شکن جواب دیا ہے جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے اس کے علاوہ مولانا کی دیگر تصنیفات درج ذیل ہیں:

"ماتم اور صحابہ"

"قولِ مقبول فی اثبات وحدۃ بنت الرسولؐ"

مولانا موصوف ملک کے مشاہیر مقامات پر خطاب فرما چکے ہیں[1] خداوند عالم آپ کو عمر طویل عنایت فرمائے۔ راقم آثم کی کئی مرتبہ حضرت علامہ مدظلہ سے ملاقات ہوئی ہے۔

مولانا غلام حسین خان کورائی مرحوم

ولدیت : مولانا شیر محمد خان کورائی

ولادت : ۱۹۲۰ء

تاریخ وفات : ۱۹۴۵ء

مدفن : مدرسۃ الواعظین لکھنؤ

مولانا غلام حسین خان کورائی ۱۹۲۰ء میں گرہ حیات تحصیل و ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں پیدا ہوئے، جماعت ششم تک موضع چکان ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں تعلیم حاصل کی، اس کے بعد آپ مختلف دینی مدارس میں تعلیم حاصل کرتے رہے تاآنکہ مدرسہ باب العلوم ملتان سے سندِ فراغت حاصل کی، اس کے بعد آپ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ تشریف لے گئے مگر دورانِ تعلیم بیمار ہو گئے اور صرف ۲۵ سال کی عمر میں وفات پائی، آپ کو مدرسۃ الواعظین کے احاطے ہی میں دفن کر دیا گیا، آپ کی وفات کے بعد صرف آپ کے والد مولانا شیر محمد خان کورائی لکھنؤ تشریف لے گئے اور مزار پر فاتحہ پڑھی[2]۔

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ، بنام سید محمد ثقلین کاظمی

[2] انٹرویو، جناب الطاف حسین خان کورائی بذریعہ ملک ملازم حسین بمقام دریا خان۔

مولانا غلام حسین

ولدیت : جان محمد

ولادت : ۴ دسمبر ۱۹۲۴ء

سکونت : نزد ڈبل بسکٹ فیکٹری ساہیوال

مولانا غلام حسین ۴ دسمبر ۱۹۲۴ء بروز اتوار چک نمبر ۳۶ کیٹل فارم جہانگیر آباد تحصیل خانیوال ضلع ملتان کے ایک سنی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ ملازم ہو گئے، ابتدائی دینی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی اور پھر جامعۂ رشیدیہ ساہیوال میں داخلہ لے لیا۔ تین سال سندیلوالی ضلع فیصل آباد میں پڑھتے رہے۔ یہاں آپ دربار سید قطب علی شاہ میں سید اسرار حسین کے مرید ہو گئے۔ ۱۲ اگست ۱۹۵۴ء کو آپ نے شیعہ ہونے کا اعلان کر دیا۔

۱۹۵۶ء میں ایک سال سے زیادہ عرصہ جامع المنتظر میں پڑھتے رہے پھر ساہیوال میں خطیب ہو گئے، کچھ عرصہ عارف والا میں خطیب رہے، اس کے بعد کچھ عرصہ نجفِ اشرف بھی تعلیم حاصل کرتے رہے، آپ کے اساتذہ میں حضرت مولانا اختر عباس نجفی اور حضرت مولانا سید صفدر حسین نجفی قابلِ ذکر ہیں۔

آپ کی تبلیغ سے آپ کے گھرانے کے دو صد کے قریب افراد شیعہ ہوئے ہیں اس کے علاوہ سینکڑوں افراد کو مذہب شیعہ سے متعارف کرایا ہے، کئی مناظرے کئے ہیں اور فریق مخالف کو میدان چھوڑنے پر مجبور کیا ہے۔ مولوی محسن رضا فاروقی نے بھی آپ کے ہاتھ پر توبہ کی ہے، مولوی محسن رضا فاروقی کا توبہ نامہ تحریری صورت میں مولانا کے پاس موجود ہے اور اس پر گواہوں کے دستخط ہیں۔

آپ نے "نعیم الابرار" نامی روضہ خوانی کی تین کتابیں لکھیں، اس کے علاوہ ایک اشتہار بھی شائع کیا جس میں علمائے اہلِ سنت سے کچھ سوالات کئے گئے۔ پھر اس اشتہار کے علمائے اہلِ سنت کی طرف سے حسبِ ذیل جوابات بھی دیئے گئے ہیں:

۱۔ تحفۃ الاخیار، مولانا مہر محمد، گوجرانوالہ (دیو بندی)۔

۲۔ کشف الاسرار، مولانا محمد صدیق، فیصل آباد (اہلِ حدیث)۔

۳۔ ماہنامہ ضیائے حرم، اگست ۱۹۷۶ء مولانا پیر کرم شاہ الازہری بھیروی (بریلوی)۔

۴۔ موثر مدافعت، مولانا سید فخر الحسن شاہ بخاری (دیوبندی)۔

آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے مولانا نذیر احمد عباس، جامع المنتظر لاہور کے فارغ التحصیل ہیں' فاضلِ عربی ہیں اور ایک سرکاری اسکول میں ملازم ہیں[۱]۔ خداوندِ عالم آپ کی باقی اولاد کو بھی آپ کا وارث بنائے، آپ پاکستان کے مشہور خطیب ہیں۔ پاکستان کے مشہور شہروں میں مجالس عزا سے خطاب فرما چکے ہیں۔

راقم نے آپ کی کتاب "نعیم الابرار" کی پہلی دو جلدوں کو خال خال دیکھا ہے، اس کے بعض مقامات محلِ اعتراض ہیں۔ آپ نے نعیم الابرار[۲] میں روضہ خوانی پر فیس کے تعین کے جواز میں بعض اعلام کے فتاویٰ نقل کئے ہیں مگر نصِ صریح کے مقابل میں اجتہاد چہ معنی دارد؟

مولانا غلام حسین

فاضلِ عربی

ولدیت : ملک محمد بخش۔

ولادت : ۱۰ اپریل ۱۹۴۴ء

سکونت : مدرس جامعۃ القائم، عیدگاہ روڈ۔ لیہ

مولانا غلام حسین ۱۰ اپریل ۱۹۴۴ء میں چک ۱۱۴/T.D.A حسین آباد، تحصیل وضلع لیہ میں پیدا ہوئے۔ عالمِ طفلی میں والد کا انتقال ہو گیا، اس لئے آپ کی تربیت آپ کے چچا ملک احمد بخش نے کی پرائمری تک تعلیم حسن شیر میں حاصل کی، مڈل کا امتحان شاہ پور تحصیل لیہ سے پاس کیا۔ اس کے بعد مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخل ہو گئے۔ ایک سال بعد دار العلوم محمدیہ سرگودھا چلے گئے جہاں دو سال رہے۔ بعد ازاں "جامعہ امامیہ" لاہور میں داخل ہو گئے۔ فاضل عربی کا امتحان مدرسہ باب العلوم ملتان سے پاس کیا، اس دوران آپ کے حسبِ ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ مولانا سید ساجد علی نقوی۔ ۲۔ مولانا احمد حسین نوری۔

۱؎ مکتوب مولانا مدظلہ، بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

۲؎ نعیم الابرار، جلد نمبر ۲، ص ۳۔

۳۔ مولانا محمد حسین۔ ۴۔ مولانا نذر حسین ظفر۔

۵۔ مولانا غلام مہدی۔ ۶۔ مولانا نصیر حسین۔

۷۔ حجۃ الاسلام مولانا محمد حسین ڈھکو مدظلہ؛ ۸۔ مولانا سید امداد حسین شیرازی۔

سندِ فراغ حاصل کرنے کے بعد ۱۰ سال تک قرب و جوار میں مختلف طریقوں سے دینی تبلیغ کرتے رہے۔ آج کل جامعۃ القائم لیہ میں مدرس ہیں، جامع مسجد امامیہ میں خطیب ہیں اور "مکتبۂ محمدیہ" کا انتظام و انصرام بھی آپ کے ہاتھ میں ہے۔

ہر شب جمعہ حدیث کساء کی مؤمنین کے سامنے تلاوت فرماتے ہیں اور ساتھ ساتھ دینی مسائل سے مؤمنین کو روشناس کراتے ہیں۔[۱]

مولانا غلام حیدر فاضل عربی

ولدیت : سلطان سکندر

ولادت : ۴ دسمبر ۱۹۴۹ء

مولانا غلام حیدر اعوان ۴ دسمبر ۱۹۴۹ء کو بمقام دھبولہ تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں ہی میں حاصل کی، دینی تعلیم کی ابتدا مولانا سید محبوب علی شاہ خطیب جامع مسجد ملہوالی تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک سے کی۔ ۱۹۶۰ء میں مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخل ہوگئے جہاں قریباً دو سال رہے۔ اس کے بعد جامعۃ الثقلین ٹرنک بازار، راولپنڈی (یہ مدرسہ اب مدرسہ آیت اللہ الحکیم کے نام سے مشہور ہے) میں داخل ہو گئے جہاں سے فاضلِ عربی کا امتحان پاس کیا۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا احمد حسین نوری فاضل قم اور حضرت مولانا محمد حسن ایم۔ اے شامل ہیں۔ آج کل آپ ایک اسکول میں عربی کے اُستاذ ہیں۔[۲]

---

[۱] مکتوب بشیر احمد جسکانی بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

[۲] مکتوب مولانا مدظلہ بنام مؤلف۔

مولانا غلام حیدر کلو

فاضلِ عربی

ولدیت : ملک محمد بخش کلو مرحوم

ولادت : اکتوبر ۱۹۲۱ء

سکونت : شاہ پور دورتہ تحصیل وضلع لیہ

مولانا غلام حیدر کلو ۱۹۲۱ء میں شاہ پور دورتہ تحصیل وضلع لیہ کے غربی جانب کے نشیبی علاقے میں پیدا ہوئے آپ کے والد سنّی المذہب تھے جو ایک خواب کی بنا پر شیعہ ہوئے تھے۔ آپنے ۱۹۳۳ء میں مڈل کا امتحان پاس کیا اور پھر مدرسہ باب العلوم ملتان میں داخل ہو گئے، چھ سال میں مدرسہ کا کورس مکمل کیا اور لکھنؤ تشریف لے گئے اور مدرسہ ناظمیہ میں داخل ہو گئے ڈیڑھ سال تک وہاں رہے لیکن خرابیٔ صحت کی بنا پر واپس آ گئے۔ بعد ازاں پنجاب یونیورسٹی سے فاضلِ عربی کا امتحان پاس کیا۔ کچھ عرصہ بستی بہار شاہ کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ میں امام جماعت رہے اور پھر یہ سلسلہ ترک کر کے روضہ خوانی کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے دو کتابیں تصنیف فرمائیں،

۱۔ اُمّہاتِ ائمہ معرفت بالنورانیہ (مطبوعہ)۔

۲۔ اصولِ دین۔

اب سے کوئی ۲۶ سال پہلے موضع لکانیوالی کروڑ لعل عیسن میں مولانا محمد بشیر انصاری اور مولانا چراغ دین (سنی) کے درمیان مناظرہ ہوا تھا، آپ اس مناظرہ میں مولانا انصاری کے معاون تھے۔ اس مناظرہ کی روئیداد مولانا غلام حیدر کلو نے تحریر کی تھی جو شائع ہو چکی ہے۔ راقم کو ایک دو مرتبہ آپ کی تقاریر سننے کا اتفاق ہوا ہے۔[1]

مولانا غلام رضا ناصر نجفی

ولدیت : جناب غلام محمد

ولادت : ۱۹۳۹ء

سکونت : جامعہ حیدریہ، باب حیدر، میٹہ تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا

آپ اگست ۱۹۳۹ء کو بھلوال ضلع سرگودہا میں پیدا ہوئے آپ کا تعلق ایک اہلِ علم علمی گھرانے سے

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہٗ بنام سید محمد ثقلین کاظمی

سے ہے، میٹرک پاس کرنے کے بعد آپ نے دینی تعلیم کی ابتدا دار العلوم محمدیہ سرگودھا سے کی اور کچھ عرصہ بعد آپ جامعۃ المنتظر لاہور میں داخل ہو گئے وہاں سے سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد دار العلوم الجعفریہ خانپور تشریف لے گئے اور وہاں بطور مدرسِ اعلیٰ کام کرتے رہے، کچھ عرصہ دار العلوم محمدیہ ضلع سرگودھا میں بھی کام کیا، پھر مدرسۃ الواعظین کراچی تشریف لے گئے، کچھ عرصہ فیصل آباد میں خطیب بھی رہے اور پھر نجفِ اشرف تشریف لے گئے، نجفِ اشرف سے سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد پھر فیصل آباد میں خطیب ہو گئے اور وہاں سے کچھ عرصہ کے لئے تنزانیہ اور کینیا کا تبلیغی دورہ کیا، ۱۹۷۹ء سے اب تک جامعہ حیدریہ باب حیدر میٹھ ضلع سرگودھا میں مدرسِ اعلیٰ ہیں۔

پاکستان میں آپ کے مشہور اساتذہ حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ حضرت مولانا علامہ شیخ اختر عباس نجفی مدظلہ العالی۔

۲۔ حضرت مولانا علامہ شیخ محمد حسین مدظلہ، فیصل آباد۔

۳۔ مفسرِ قرآن حضرت مولانا علامہ حسین بخش نجفی مدظلہ،

۴۔ حضرت مولانا علامہ سید صفدر حسین نجفی مدرسِ اعلیٰ جامعہ المنتظر لاہور۔

۵۔ حضرت مولانا علامہ حافظ سید ریاض حسین شاہ نقوی نجفی مدظلہ۔

نجفِ اشرف میں آپ کے حسبِ ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ حضرت آیۃ اللہ ابو القاسم خوئی مدظلہ العالی۔

۲۔ حضرت آیۃ اللہ روح اللہ خمینی مدظلہ العالی۔

۳۔ حجۃ الاسلام حضرت علامہ شیخ مرتضیٰ فیروز آبادی۔

۴۔ حجۃ الاسلام علامہ رشتی مدظلہ العالی۔

آپ نے جو کتب ترجمہ کی ہیں ان میں سے حسبِ ذیل طبع ہو چکی ہیں:

۱۔ توضیح المسائل: آیۃ اللہ خوئی مدظلہ۔

۲۔ مناسک حج، آیۃ اللہ خوئی مدظلہ۔

۳۔ منازل الآخرۃ۔

۴۔ غررالحکم و دررالکلم کے ایک حصّے کا ترجمہ فرما چکے ہیں مگر ابھی اشاعت کی نوبت نہیں آئی۔

مولانا کے دادا مولانا حافظ محمد رمضان، حضرت مولانا فیض محمد مکھیالوی کی تبلیغ پر شیعہ ہوئے تھے، مولانا غلام رضا ناصر نجفی نے شیعت صرف وراثتاً ہی نہیں پائی بلکہ اپنی تحقیق سے بھی انھوں نے شیعت ہی کو صرف مذہب حق سمجھا۔[۱] دعا ہے خداوند آپ سے اور آپ کی اولاد سے تادیر اپنے دین کی خدمت لے۔ مولانا کے چھوٹے بھائی حافظ اقبال حسین جاوید قم میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

مولانا سیّد غلام شاہؒ

ولدیت : سیّد سلطان علی نقوی

ولادت : ۱۲۸۹ھ

وفات : ۱۳۵۴ھ

مولانا سیّد غلام شاہ نقوی ۱۲۸۹ھ میں موضع شادی کپی تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان میں پیدا ہوئے آپ کے والد نے آپ کو اہلسنّت کے مدرسہ میں بھیج دیا جس کے نتیجہ میں آپ سنّی ہو گئے، آپ نے اپنے صاحبزادے مولانا سیّد امیر حسین نقویؒ کو بھی سنیوں کے مدرسے میں بھیج دیا اور وہ بھی اپنے والد اور مدرسے کے زیرِ اثر سنّی ہو کر نکلے۔ لیکن چچازاد بھائی سیّد محمود الحسنؒ کی تبلیغ سے آپ شیعہ ہو گئے مگر مولانا غلام شاہ سنّی ہی رہے، جب مولانا غلام شاہؒ کو آپ کے شیعہ ہونے کی خبر ہوئی تو انھوں نے سنّی علماء کے ایک جمِ غفیر کو بلا لیا چنانچہ مولانا سیّد امیر حسین نقویؒ کا علمائے اہلسنّت سے "مسئلۂ فدک" پر مناظرہ ہوا، تمام سنّی علماء نے اس بات پر اتفاق کیا کہ سیّدہؑ اس مسئلے سے ناواقف تھیں، اس پر مولانا سیّد غلام شاہؒ نے کھڑے ہو کر شیعہ ہونے کا اعلان کر دیا چنانچہ اب سارے کا سارا گاؤں شیعہ ہے۔ مولانا سیّد غلام شاہؒ کا انتقال ۱۳۵۴ھ میں ہوا۔[۲]

---

[۱] مکتوب مولانا مدظلہ، بنام سیّد محمد ثقلین کاظمی۔

[۲] مولانا سیّد مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۳۹۲۔

مولانا غلام عباس مرزا

ولادت : ۱۳۰۵ھ / ۱۸۸۷ء

وفات : ۱۳۸۹ھ / ۱۹۶۹ء

مولانا غلام عباس مرزا جنوبی ہند مدراس و میسور کے نامور عالم تھے۔ آپ علوم مشرقی و مغربی کے عالم تھے ایک عرصے تک کالج میں لیکچرر رہے۔ حدیث، تفسیر، فقہ اور تاریخ پر عبور تھا۔ واعظ و ذاکر تھے عالمانہ تقریر فرماتے تھے۔ مدراس سے کراچی آگئے تھے اور کراچی ہی میں پچاسی برس کی عمر میں ۲۵ رجب ۱۳۸۷ھ میں انتقال فرمایا۔

آپ صاحب تصانیف تھے جن میں سے بعض یہ ہیں :

۱۔ ثمرۃ الفوائد۔

۲۔ رہبر اطفال۔

۳۔ فردوس تخیل۔

۴۔ سوانح امام حسینؑ (انگریزی) [1]

مولانا شیخ غلام عباس رُوحانی

فاضل نجف

ولدیت : حاجی مہدی صاحب

ولادت : ۲۱ مارچ ۱۹۳۰ء

سکونت : مدرسۃ الیمنیہ انوار المصطفیٰ، ٹرسٹ خپلو، بلتستان۔

مولانا شیخ غلام عباس رُوحانی ۲۱ مارچ ۱۹۳۰ء بمقام گول بلتستان میں پیدا ہوئے۔ پرائمری پاس کرنے کے بعد آٹھ سال تک بلتستان کے دینی مدارس میں تعلیم حاصل کی۔ پھر عراق تشریف لے گئے۔ بارہ سال تک وہاں مقیم رہے۔ ان بارہ سالوں میں سے سات سال تک سامرہ مقدس میں علوم اہل بیت علیہم السلام میں منہمک رہے اور حضرت مولانا علامہ سید مجتبیٰ لنکرانی مدظلہ کی خدمت اقدس میں رہے۔ آپ نے یہاں

---

[1] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۳۹۴۔

صرف و نحو حضرت علامہ شیخ حسن ماکوی مدظلہ سے معالم الاصول اور حاشیہ عبداللہ حضرت مولانا شیخ روشن علی مدظلہ سے حاصل کئے۔ پانچ سال نجف اشرف میں مقیم رہے۔ وہاں آپ نے قوانین ، معانی و بیان استاذ العلماء حضرت مولانا شیخ محمد علی مدظلہ افغانی سے پڑھے۔ رسائل مکاسب اور کفایہ جلدین حضرت علامہ غزوی مدظلہ سے پڑھیں۔

نجف اشرف سے واپسی پر آپ پانچ سال تک بلتستان میں تبلیغ کرتے رہے اور اب ڈھائی سال سے مدرسہ انوار المصطفےٰ ٹرسٹ خپلو میں مدرس ہیں اور "جو کچھ مجھے دیا ہے وہ لوٹا رہا ہوں میں" میں مصروف ہیں۔

مولانا عربی ، فارسی ، اُردو اور بلتی خوب جانتے ہیں۔ آپ نے نجف اشرف تشریف لے جانے سے پہلے اپنے گاؤں "گول" میں ایک دینی مدرسے کی بنیاد رکھی تھی مگر وہ اب ختم ہو چکا ہے۔ بلتستان کے مختلف علاقوں میں مجالس محرم الحرام پڑھتے رہتے ہیں[۱]

ولدیت : فتح شاہ

ولادت : ۱۴ر جون ۱۹۰۸ء

مولانا سیّد غلام عبّاس نقوی

سکونت : بھکر

مولانا سیّد غلام عباس نقوی ۱۴ر جون ۱۹۰۸ء میں بھکّے والی تحصیل و ضلع میانوالی میں پیدا ہوئے حضرت مولانا سیّد محمد باقر نقوی (م ۱۳۸۶ھ) نے آپکے والد سے فرمایا کہ اپنے بیٹوں میں سے ایک بیٹا مجھے دے دو تاکہ میں علومِ دینیہ کی تعلیم دوں۔ چنانچہ جب آپ مڈل کا امتحان پاس کر چکے تو آپ کو حضرت استاذ العلماء رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے کر دیا[۲]۔ آپ نے تمام تر دینی تعلیم حضرت مولانا محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ ہی سے حاصل کی، البتہ کوئی ایک سال تک مدرسہ منصبیہ میرٹھ میں بھی تعلیم حاصل کرتے رہے مکمل تعلیم حاصل کرنے تک آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے :

۱۔ مکتوب مولانا مدظلہ بنام سیّد محمد ثقلین کاظمی۔

۲۔ مولانا غلام عبّاس نقوی مدظلہ ہم عصر ہمہ اثر معارف اسلام، جون ۱۹۷۱ء ، ص ۲۷۔

۱۔ استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد باقر نقویؒ چکڑالوی۔
۲۔ حضرت مولانا ابرار حسین مدرسہ منصبیہ۔
۳۔ حضرت مولانا مفتی سید خادم حسین نقوی۔
۴۔ حجۃ الاسلام حضرت مولانا سید عماد الدین۔

اسی دوران آپ نے مولوی فاضل، منشی فاضل، ادیب فاضل اور ایف۔اے کے امتحانات پاس کئے اور او۔ٹی کرنے کے بعد ۱۹۳۰ء سے ۱۹۶۹ء تک سرکاری ملازمت میں رہے۔ ۱۹۶۹ء میں ریٹائر ہو گئے کچھ عرصے دارالعلوم محمدیہ سرگودھا میں مدرس بھی رہے اور فاضل عربی کی کلاسوں کو پڑھاتے رہے۔
مولانا کو عربی فارسی اردو پر مکمل عبور حاصل ہے[۱]

مولانا غلام عباس

ولدیت: میاں محمد عنایت
ولادت: ۱۴ مارچ ۱۹۴۷ء
فاضل عربی۔ ایم۔اے
سکونت: محلہ بڈھے والا، جھنگ صدر

مولانا غلام عباس ۱۴ مارچ ۱۹۴۷ء کو جھنگ میں پیدا ہوئے۔ پنجاب یونیورسٹی سے عربی میں ایم اے کیا اور دارالعلوم حسینیہ جھنگ سے مروجہ درس نظامی کی تکمیل کی اور یہیں سے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔

آپ نے مندرجہ ذیل اساتذہ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا:
۱۔ مولانا سید عبدالرشید گیلانی فاضل دیوبند۔ ۲۔ مفسر قرآن حضرت مولانا حسین بخش نجفی۔
۳۔ حضرت مولانا سید محمد عارف مدرس اعلیٰ۔ ۴۔ مولانا سید حسن مرحوم جھنگ۔
آپ نے ملک کے مختلف حصوں میں خطاب فرماتے رہتے ہیں۔ آخر جھنگ کی ایک مسجد کو جو ویران تھی آباد کیا۔[۲]

۱۔ مکتوب مولانا مدظلہ۔
۲۔ مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

مولانا غلام عباس بلوچ

فاضلِ عربی

ولدیت : مولانا فیض محمد خان بلوچ

ولادت : ۱۴؍اکتوبر ۱۹۴۴ء

سکونت : مدرسِ اعلیٰ دارالعلوم حسینیہ ٹی بلاک ڈیرہ غازی خان۔

مولانا غلام عباس بلوچ بتاریخ ۱۴؍اکتوبر ۱۹۴۴ء بمقام ملکانی قلندر ڈیرہ غازیخان کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے ۱۹۶۲ء میں میٹرک پاس کیا۔ ابتدائی دینی تعلیم اپنے دادا مولانا کریم بخش خان اور والد مولانا فیض محمد خان سے حاصل کی، ۱۹۶۳ء میں آپ مدرسہ باب النجف جاڑہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں داخل ہو گئے۔ دیگر اساتذہ کے علاوہ آپ نے حضرت مولانا غلام حسن فاضلِ عراق مدرسِ اعلیٰ باب النجف سے اخذ فیض کیا۔ ۱۹۶۹ء میں پشاور بورڈ سے فاضلِ عربی کا امتحان نمایاں پوزیشن میں پاس کیا۔ اس کے بعد آپ دارالعلوم حسینیہ ڈیرہ غازیخان تشریف لے آئے اور تا دمِ تحریر اس مدرسے میں مدرسِ اعلیٰ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اسکول و کالج کے طلبہ بھی آپ سے اخذِ فیض کرتے رہتے ہیں۔ مولانا مدظلہ ایک اچھے سماجی کارکن بھی ہیں۔

بلاک ڈبلیو ڈیرہ غازیخان میں خطبۂ جمعہ بھی ارشاد فرماتے ہیں۔ دارالعلوم کی موجودہ عمارت کی توسیع میں مولانا مدظلہ کا خصوصی تعلق ہے۔[۱]

مولانا میر غلام علی مائل ٹھٹھوی

ولدیت : میر علی شیر قانع تتوی (م ۱۲۰۳ھ)

ولادت : ۱۱۸۱ھ

وفات : ۱۹؍ذی الحجہ ۱۲۵۱ھ

مدفن : حیدرآباد۔

میر غلام علی مائل ۱۱۸۱ھ میں پیدا ہوئے آپ کے والد مولانا علی شیر قانع تتوی (م ۱۲۰۳ھ)

[۱] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

مشہور عالم فاضل اور مصنف تھے۔ آپ کی زیادہ کتابیں منظوم ہیں۔ نمونے کے طور پر آپ کا کچھ فارسی کلام درج کیا جاتا ہے۔

مرثیہ کے چند اشعار:

هست غم روزگار و قف عزائے حسین　　هست دل اشکبار گریہ نمائے حسین
برد ز دلہا قرار یاد فدائے حسین　　از پئے ذبح عظیم این چہ فدا کردہ ای

قصیدے کے چند اشعار:

مولائے کائنات حیدر کرار علیہ السلام کی منقبت کا ایک شعر یہ بھی ہے:

کن کرم یا علی ولی اللہ
صبحدم یا علی ولی اللہ

حضرات آئمہ اثنا عشر علیہم السلام کی منقبت میں چند اشعار:

جز بیاد خدا ندارم من　　یاد از ماسویٰ ندارم من
در دو عالم وسیلۂ دیگر　　جز تو یا مصطفیٰ ندارم من
با ہوائے نجف دلم شد باغ　　با تو کار اے صبا ندارم من
خیریت خواہ خویش در دارین　　غیر خیر النساء ندارم من
ہادی راہ دین بخلق حسن　　جز حسن مجتبیٰ ندارم من
چون شہ کربلا بگلشن آل　　سرو گلگون قبا ندارم من
در غم آباد دھر غمخواری　　غیر زین العبا ندارم من
غیر باقر کہ گنج علم حق است　　عالمی حق نما ندارم من
دین صادق گزیدہ ام بالصدق　　جز بصدق و صفا ندارم من
غیر موسیٰ کہ کاظم الغیظ است　　سروری باحیا ندارم من
تا بگردم مقیم مشهد پاک　　جز مقام رضا ندارم من

جز شہنشاہ دین تقی سرور　　شاہ بزم لقا ندارم من

بعطائے علی نقی شادم　　گرچہ غیر از عطا ندارم من

جز حسن عسکری بہر دو جہان　　شاہ جیش ھدا ندارم من

مھدیم کو کہ ھادی دارین　　غیر آن مقتدا ندارم من

آپ ۱۹؍ذی الحجہ ۱۲۵۱ھ میں حیدر آباد میں واصل بحق ہوئے۔ آپ کی نرینہ اولاد علی شبیر ثانی، امام بخش اور مختار علی تھے۔[1]

مولانا غُلام علی ارشد

سلطان الافاضل

ولدیت : کرم دین کھوکھر

ولادت : ۱۰؍اکتوبر ۱۹۴۷ء

سکونت : امامیہ قرأت کالج، لاہور

مولانا غلام علی ارشد کھوکھر خاندان کے چشم و چراغ ہیں آپ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۴۷ء کو بمقام سگھر پور پنڈ دادن خان ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ آپ کا ددھیال سنّی اور ننھیال شیعہ ہے۔ آپ ۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۷ء تک جامعہ کاظمیہ بھلروال ضلع سرگودہا۔ مدرسہ مشارع العلوم حیدر آباد اور جامعہ المنتظر لاہور میں دینی تعلیم حاصل کرتے رہے ان مدارس میں آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے :

۱۔ مولانا غلام محمد نجفی مدظلہ۔

۲۔ مولانا سید ثمر حسن زیدی مدظلہ۔

۳۔ مولانا سیّد محمد قاسم مدظلہ۔

۴۔ مولانا حسین نجفی مدظلہ۔

۵۔ مولانا سیّد صفدر حسین نجفی مدظلہ۔

۶۔ مولانا عبد الغفور مدظلہ۔

---

[1] میر غلام علی مائل، کلیات مائل تتوی، ص ۲۳۶۔

جامع المنتظر سے آپ نے سلطان الافاضل کی سند حاصل کی اس کے علاوہ فاضلِ عربی، فاضلِ فارسی فاضلِ اردو اور بی۔ اے کے امتحانات بھی پاس کئے۔ آج کل شیعہ مسجد شاہ خراسان اقبال ٹاؤن لاہور میں خطیب ہیں۔ آپ نے حسب ذیل کتابیں لکھی ہیں:

۱۔ چودھویں صدی کی پیش گوئیاں۔

۲۔ شانِ مصطفیٰ بزبان خدا۔

۳۔ شانِ مرتضیٰ بزبان خدا و مصطفیٰ۔

۴۔ ہم اور ہماری زندگی۔

۵۔ سیدھا راستہ

۶۔ احکامِ شریعت۔

مندرجہ ذیل کتابیں منتظرِ اشاعت ہیں:

۱۔ تحفۃ المومنین۔

۲۔ حقائق النواصب۔

مولانا مدظلہ کو عربی، فارسی اور اردو پر عبور حاصل ہے بالعموم لاہور کے گرد و نواح میں مجالس پڑھتے ہیں۔ آپ امامیہ ٹیچرز آرگنائزیشن کے جنرل سیکرٹری بھی ہیں ہر وقت مذہبِ حقہ کی تبلیغ میں کوشاں رہتے ہیں۔ پچاسیوں افراد کو اپنا بنا لیا ہے[1]

حافظ سید غلام قاسم شاہؒ

حافظ سید غلام قاسم شاہؒ ۵ر فروری ۱۹۷۱ء میں انتقال کر گئے آپ نے مذہب کی بہت خدمت کی تھی۔[2]

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام مولانا کاظمی۔

[2] ماہنامہ المبلغ، مارچ ۱۹۷۱ء، ص ۶۳۔

مولانا سید غلام قاسم شاہ

ولدیت : سید غلام احمد شاہ

ولادت : ۱۹۲۶ء

مولانا سید غلام قاسم شاہ ۱۹۲۶ء کو بمقام کاٹھگڑھ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں پیدا ہوئے، مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ باب العلوم ملتان میں داخل ہو گئے کچھ عرصہ یہاں رہنے کے بعد مدرسہ محمدیہ جلالپور ننگیانہ میں منتقل ہو گئے، جہاں آپ کے اساتذہ حضرت مولانا سید محمد یار شاہ مدظلہ اور حضرت مولانا حسین بخش مدظلہ تھے۔ مابعد آپ مدرسہ مخزن العلوم جعفریہ میانی ملتان چلے گئے جہاں آپ نے حضرت مولانا سید گلاب علی شاہ مدظلہ سے اخذ فیض کیا۔ کچھ عرصے اسی مدرسے میں مدرس بھی رہے ایک عرصے تک جنڈ ضلع اٹک میں شیعہ مسجد کے خطیب رہے، آج کل شاہ پور تحصیل چکوال ضلع جہلم میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں۔

مولانا مدظلہ، ایک حق گو اور باعمل عالم ہیں امید ہے آپ کی وجہ سے علاقہ چکوال میں علم و عمل کی زیادہ سے زیادہ روشنی پھیلے گی۔

مولانا غلام قاسم خان کورائی مرحوم

فخر الافاضل

ولدیت : جناب غلام حیدر خان کورائی مرحوم

ولادت : ۱۹۲۰ء

تاریخ وفات : ۱۷ جولائی ۱۹۸۰ء

مدفن : امام بارگاہ محلہ جنوبی آبادی وارڈ نمبر ۵ دریا خان تحصیل و ضلع بھکر۔

مولانا غلام قاسم خان کورائی ۱۹۲۰ء میں گرہ حیات تحصیل و ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں پیدا ہوئے۔ موضع چیکان ضلع ڈیرہ اسمٰعیل میں چھٹی جماعت تک تعلیم حاصل کی، اس کے بعد مدرسہ باب النجف میں داخلہ لیا، بعدازاں مدارسِ شیعہ میانی اور باب العلوم ملتان میں تعلیم حاصل کی۔

اس کے بعد لکھنؤ تشریف لے گئے اور مدرسۃ الواعظین میں داخلہ لیا اور فخر الافاضل کی سند حاصل کی، لکھنؤ سے واپسی پر اپنے گاؤں ہی میں خطیب مقرر ہوئے اس کے علاوہ مختلف اوقات میں مرتضیٰ شاہ، پکی

شاہ مردان، جھوک، میانوالی اور ڈیرہ غازی خان میں خطیب رہے۔ آپ نے کوہاٹ، پاراچنار، پیرا جیرآباد تحصیل مانسہرہ، بنوں، ملتان، بوسے والا اور ڈیرہ غازیخان میں مجالس پڑھیں۔

مولانا مرحوم نے ۱۹۷۹ء میں دریا خان میں مسجد و امام بارگاہ کی بنیاد رکھی، جولائی ۱۹۸۰ء میں اسلام آباد کنونشن میں تشریف لائے مگر یہاں سے بیمار ہو کر واپس لوٹے اور ۱۷ جولائی ۱۹۸۰ء میں وفات پائی۔

مولانا مرحوم کئی مرتبہ زیارات سے مشرف ہو چکے تھے۔[1]

مولانا غلام قاسم

سلطان الافاضل

ولدیت : رہنواز چغتائی

ولادت : ۱۹۵۰ء

سکونت :

مولانا غلام قاسم پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد دینی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے قرآن شریف اور ابتدائی دینی کتب مولانا محمد پناہ سے حاصل کی اس کے بعد آپ مدرسہ باقر العلوم کوٹلہ جام ضلع بھکر میں داخل ہو گئے جہاں آپ نے حضرت مولانا ملک ملازم حسین مدظلہ سے نفحۃ العرب، نفحۃ الیمن، شرح جامی، شرائع الاسلام، فصول اکبری اور شرح تہذیب وغیرہ کتب پڑھیں، اس کے بعد آپ ڈھائی سال تک مدرسہ باب النجف جاڑا ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں حضرت مولانا غلام حسن نجفی مدظلہ سے پڑھتے رہے۔ یہاں سے آپ دار العلوم جعفریہ خوشاب چلے گئے اور حضرت مولانا ملک اعجاز حسین مدظلہ فاضل نجف سے اخذ فیض کیا، پھر آپ جامع المنتظر لاہور میں داخل ہو گئے اور سلطان الافاضل کا نصاب مکمل کیا۔ اس کے بعد آپ کچھ عرصے علی پور چھٹہ ضلع گوجرانوالہ میں خطیب رہے پھر دار العلوم جعفریہ خانپور میں مدرس ہو گئے، جب مدرسہ جامعۃ المہدویہ گوہروالا ضلع بھکر میں قائم ہوا تو آپ وہاں بطور مدرس اعلیٰ کے آگئے یہاں کچھ عرصے رہے اور پھر حضرت مولانا سید بشیر عباس نقوی مدظلہ کی تحریک پر شیخو پورہ میں خطیب ہو گئے۔ آجکل آپ مدرسہ کلیۃ الفضلاء الجعفریہ میں قاضی کا نصاب پڑھ رہے ہیں۔[2] یہاں حضرت مولانا شیخ اختر عباس مدظلہ نصاب مکمل کرا رہے ہیں۔

[1] جناب الطاف حسین کورائی بذریعہ ملک ملازم حسین بمقام دریا خان۔ [2] مکتوب مولانا مدظلہ بنام مولانا کاظمی۔

مولانا غلام مہدی مرحوم

ممتاز الافاضل

ولدیت : جناب پہلوان خان

ولادت : مئی ۱۹۲۰ء

وفات : ۲۹ر شعبان ۱۴۰۱ھ/۲ر جولائی ۱۹۸۱ء

مدفن : بڑا قبرستان، سرگودہا

مولانا غلام مہدی مئی ۱۹۲۰ء میں موضع کندوال ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں حاصل کی اور پھر حضرت پیر سید فضل حسین شاہ نقوی (م ۱۹۰۶ء) کے در اقدس چک نمبر ۱۲ جنوبی ضلع سرگودھا میں تشریف لے گئے۔ حضرت پیر صاحب نے آپ کو حضرت مولانا عبدالرسول کے سپرد کیا۔ جون ۱۹۳۲ء میں مولانا شیخ علی اکبر شاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ۱۹۳۴ء میں مدرسہ باب العلوم ملتان تشریف لے گئے اور حضرت مولانا شیخ محمد یار ممتاز الافاضل سے علوم اہل البیت کی خوشہ چینی کی، ۱۹۳۶ء تک آپ اسی مدرسے میں رہے۔

۶ر اکتوبر ۱۹۳۶ء کو مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ تشریف لے گئے جہاں سے قابل، فاضل اور ممتاز الافاضل کی سندات حاصل کیں، علاوہ ازیں الہ آباد یونیورسٹی سے مولوی عالم، لکھنؤ یونیورسٹی سے عربی فاضل، ادب اور فاضلِ تفسیر کی سندات حاصل کیں۔ ممتاز الافاضل کے آخری سال میں نادرۃ الزمن حضرت مولانا سید عدیل اختر سے فیوض و برکات حاصل کیں، بعد ازاں وطن مراجعت فرمائی۔

۱۹۴۹ء میں دارالعلوم محمدیہ کا سرگودھا میں افتتاح کیا گیا۔ دارالعلوم ایک ایسی عمارت میں تھا جو اگست ۱۹۴۷ء سے قبل ایک ہندو عبادت گاہ تھی، آپ نے سنتِ ابراہیم علیہ السلام پر عمل کرتے ہوئے وہاں کے بُت پاش پاش کئے۔ آپ اسی دارالعلوم میں مدرس مقرر ہوئے اور تقریباً ۳۲ سال تک تشنگانِ علوم آلِ محمد علیہم السلام کو سیراب فرماتے رہے۔

آخر عمر میں بلڈ پریشر کی شکایت ہو گئی تھی، ۲ر ۳ر جولائی ۱۹۸۱ء کی درمیانی شب میں کھانا کھایا، اچانک حرکتِ قلب بند ہوئی اور اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ ۲۹ر شعبان المعظم ۱۴۰۱ھ کو دارالعلوم محمدیہ کے صحن سے آپ کا جنازہ اٹھا۔

مولانا غلام مہدی مرحوم نے اپنی ساری زندگی درس و تدریس میں گزار دی، آپ انتہائی خوش اخلاق

تھے اور منکسر مزاج تھے، تلاوتِ کلام اللہ اور ادعیۂ ماثورہ کی طرف خصوصی رغبت رکھتے تھے، راقم کو جب کبھی ملتے تھے دعاؤں سے یاد فرماتے تھے۔

آپ ایک بار حج بیت اللہ اور دو مرتبہ زیارات سے مشرف ہوئے۔ اللہ غریقِ رحمت فرمائے۔[1]

مولانا شیخ غلام مہدی نجفی

ولدیت : جناب محمد عبداللہ
ولادت : ۱۱ر جولائی ۱۹۴۳ء
سکونت : مسجد امام بارگاہ، گلگتی، کوئٹہ

مولانا شیخ غلام مہدی نجفی، ۱۱ر جولائی ۱۹۴۳ء میں بمقام حمری نگر، تحصیل نگر ضلع گلگت میں پیدا ہوئے، تمام تعلیم عراق میں حاصل کی آپ کے اساتذہ میں استاذ العلما حضرت مولانا شیخ محمد علی افغانی مدظلہ. حضرت مولانا شیخ مسلم مدظلہ، اور حضرت مولانا شیخ محمد رضا اصفہانی مدظلہ قابلِ ذکر ہیں۔ سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد بڈالی تحصیل کنمور ضلع جیکب آباد تشریف لائے جہاں عرصہ نو سال تک تبلیغ و ہدایت کرتے رہے۔ اس علاقے میں آپنے اہلِ سنت سے مناظرہ کیا اور جس کے نتیجہ میں عوام کے علاوہ ایک سنی عالم حضرت مولانا محمد ابراہیم مدظلہ شیعہ ہو گئے جو آج کل حیدری مسجد بڈالی ضلع جیکب آباد (سندھ) میں خطیب ہیں۔

مولانا شیخ غلام مہدی مدظلہ، نو سال کے بعد کوئٹہ تشریف لے آئے اور جب سے ابتک مسجد گلگتی میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں۔ مولانا موصوف سندھ کے مختلف علاقوں میں مجالس پڑھ چکے ہیں۔[2]

مولانا سید غلام مہدی شاہ

ولدیت :
ولادت : ۱۸۸۶ء
سکونت : بستی نوانی تحصیل و ضلع بھکر

مولانا سید غلام مہدی شاہ، ۱۸۸۶ء میں بھکر سے چار میل مغرب میں نوانی نامی ایک بستی میں پیدا

---

[1] بذریعہ علامہ محمد حسین نجفی مدظلہ،۔
[2] مکتوب ملازم حسین نقوی بنام سید محمد ثقلین کاظمی مدظلہ،۔

ہوئے، پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مولانا آغا سید شرف حسین (م ۱۳۷۰ھ) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ابتدائی دینی تعلیم یہاں حاصل کی، اس کے بعد استاذ العلماء مولانا سید محمد باقر نقوی (م ۱۳۸۶ھ) کی خدمت میں رہے۔ اس کے بعد کوئی چالیس سال تک بستی جھمٹ شنبب میں پیش نماز رہے۔

آج کل آپ مقامی و ملکی سیاسیات سے الگ تھلگ ہو کر زندگی گزار رہے ہیں۔[1]

مولانا فخر الحسنین محمدی

فاضل عربی

ولدیت : مولانا شبیہ الحسنین محمدی

ولادت : ۱۴؍ اکتوبر ۱۹۵۶ء

سکونت : مدرستہ الواعظین لاہور

مولانا فخر الحسنین محمدی ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء بمقام خیرپور میرس سندھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا گھرانہ ایک انتہائی علمی اور مذہبی گھرانہ ہے، آپ حضرت ابوبکر کے صاحبزادے حضرت محمد رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں اور اسی نسبت سے "محمدی" کہلاتے ہیں آپ کے خاندان میں حضرت محمد رضی اللہ عنہ کے زمانے سے لے کر اب تک کوئی نہ کوئی فرد ضرور عالم دین رہا ہے۔ امید ہے انشاءاللہ یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔ آپ کے بزرگوں کا تعلق بدایون (یوپی) سے ہے اور وہاں پر "محمدی" کی بجائے "صدیقی" کہلاتے ہیں۔

آپ نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد حضرت مولانا شبیہ الحسنین محمدی مدظلہ العالی سے حاصل کی۔ اس کے بعد مدرسہ مشارع العلوم حیدرآباد میں داخل ہو گئے۔ وہاں حضرت مولانا سید ثمر حسن زیدی مدظلہ کی نگرانی میں چار سال تک علوم اہل بیت علیہم السلام حاصل کرتے رہے۔ اس کے بعد سلطان المدارس خیرپور تشریف لے آئے اور علامہ سید محمد قاسم مدظلہ سے اخذ فیض کیا۔ اسی مدرسے سے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔ فاضل عربی کرنے کے بعد مدرستہ الواعظین لاہور میں داخلہ لیا اور فروری ۱۹۸۰ء میں نمایاں کامیابی کے ساتھ سند فراغت حاصل کی۔ مدرستہ الواعظین میں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ حضرت مولانا علامہ مرزا یوسف حسین مدظلہ

---

[1] مکتوب جناب ریاض حسین صاحب بنام ملک ملازم حسین۔

۲۔ حضرت مولانا سیّد محمد عارف مدظلہ۔
۳۔ حضرت مولانا سیّد مرتضیٰ حسین فاضل مدظلہ۔
۴۔ حضرت مولانا شبیہ الحسنین محمدی مدظلہ۔

آپ کے مضامین مختلف اخبارات میں چھپتے رہتے ہیں۔ ایک کتاب "فکرۃ الیوم فی مسئلہ امامۃ القوم" بھی لکھی ہے جس کے چھپنے کی ابھی تک نوبت نہیں آئی۔ مولانا کی خواہش ہے کہ پاکستان میں جلد از جلد حوزہ علمیہ کا قیام عمل میں آئے تاکہ جامع الشرائط کی موجودگی میں قوم تیزی کے ساتھ ترقی کی راہوں پر گامزن ہو۔ اللہ آپ کی اس خواہش کو جلد پورا کرے[۱]۔

راقم کی آپ سے ایک مرتبہ ملاقات ہوئی تھی جبکہ میں حضرت مولانا شبیہ الحسنین محمدی دامت برکاتہم العالیہ سے ملاقات کے لئے نواب پیلس لاہور گیا تھا۔

مولانا سیّد فدا حسین مرحوم

فاضل نجف

ولدیت :
ولادت : ۱۹۰۵ء
وفات : یکم نومبر ۱۹۶۹ء
مدفن : امام بارگاہ، شاہ گردیز، ملتان

فقیہ وقت رئیس العلماء ابو الہدیٰ مولانا سید فدا حسین ۱۹۰۵ء میں احمد پور سیال ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اہلِ سنّت کے ایک عالم مولانا محمد شریف سکنہ احمد پور سے حاصل کی، پھر ملتان مدرسہ باب العلوم تشریف لے گئے، جہاں مولانا محمد راجو صاحب گردیزی سجادہ نشین شاہ گردیز اور حضرت مولانا سیّد زین العابدین کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا، پھر وہاں سے لکھنؤ تشریف لے گئے اور کوئی تین چار سال تک مدرسہ سلطان المدارس میں علوم اہلِ بیت میں منہمک رہے۔

---

[۱] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سیّد محمد ثقلین کاظمی۔

وہاں سے عراق تشریف لے گئے، جہاں مندرجہ ذیل علماء کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا:

۱۔ آیۃ اللہ سید ابوالحسن اصفہانی ؒ۔

۲۔ حضرت علامہ شیخ محمد حسین آل کاشف الغطاء

۳۔ حضرت علامہ ضیاء الدین عراقی ؒ۔

۴۔ حضرت علامہ محمد علی نائینی ؒ

۵۔ فقیہ عصر آیۃ اللہ سید ابوالقاسم الخوئی مدظلہ العالی۔

۱۹۴۰ء میں وطن مراجعت فرمائی، ابتداً میں درس و تدریس کا کام شروع کیا، کچھ عرصہ بعد بدھ رجانہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں پڑھاتے رہے۔ پھر قتال پور ضلع ملتان تشریف لے آئے، یہاں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا، اور یہیں خطبۂ جمعہ بھی ارشاد فرماتے تھے اور زندگی کے آخری پانچ سال جامعہ شیعہ محلہ شاہ گردیز میں خطبات جمعہ ارشاد فرماتے رہے۔

مولانا مرحوم نے نجف اشرف میں ایک ایرانی نژاد عورت سے شادی کی جن سے ایک صاحبزادے اور چار لڑکیاں ہیں، صاحبزادے کا نام سید ضیاء الدین محمد زیدی ہے جو ایم بی بی ایس ہیں۔

مولانا مرحوم نڈر اور بے باک عالم دین تھے، کلمۂ حق کہنے میں لومۃ لائم کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ راگ رنگ اور غلو و تفویض کے سخت مخالف تھے، بہترین مقرر تھے اور پنجاب و کراچی میں اکثر علوم اہل بیت علیہم السلام کے دریا بہاتے تھے۔ عالم شب بیدار تھے، مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ آپ کی ذاتی لائبریری چار ہزار نوادرات پر مشتمل ہے جو اس وقت آپ کے صاحبزادے کے پاس ہے۔[1]

یکم نومبر ۱۹۶۹ء میں آپ کا انتقال ہوا، اور اب امام بارگاہ شاہ گردیز ملتان میں محو استراحت ہیں۔

---

[1] مکتوب سید ضیاء الدین محمد زیدی ایم بی بی ایس بنام سید محمد ثقلین کاظمی مدظلہ۔

مولانا سید فضل حسین نقوی

ولدیت : سید علی شاہ

ولادت : ۱۹۴۳ء

سکونت : جامعۃ الشیعہ، دار التبلیغ الاسلامی، کوٹ اڈو ضلع مظفر گڑھ۔

مولانا سید فضل حسین نقوی ۱۹۴۳ء کو بمقام منتھاں کوٹ اڈو کے ایک دینی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان تشریف لے آئے جہاں حسب ذیل اساتذہ کے زیر تربیت رہے:

۱۔ استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ سید گلاب علی شاہ نقوی مدظلہ۔

۲۔ حضرت مولانا سید ساجد علی شاہ نقوی مدظلہ، حال مدرس اعلیٰ مدرسہ آیۃ اللہ الحکیم، راولپنڈی۔

۳۔ شیخ الادب حضرت مولانا سید شیر علی نقوی مدظلہ۔

سندِ فراغت اسی مدرسے سے حاصل کی اس کے بعد چار سال تک اسی مدرسے میں مدرس رہے، اس کے بعد دو سال تک بستی عظیم تونسہ میں خطابت کا فریضہ سرانجام دیتے رہے، بعد ازاں دس سال تک دار العلوم جعفریہ خانپور میں مدرسِ اعلیٰ رہے۔ اکتوبر ۱۹۷۹ء سے مولانا شیخ اختر عباس مدظلہ کے حکم پر ان کے مدرسے جامعۃ الشیعہ دار التبلیغ الاسلامی کوٹ اڈو میں صدر مدرس ہیں[1]۔

مولانا موصوف عربی، فارسی اور اُردو میں مہارتِ تامہ رکھتے ہیں، ملک کے مختلف حصوں میں مجالس پڑھ چکے ہیں۔

مولانا قاضی فضل حسین

فاضل قُم

ولدیت : میاں جمعہ خان

ولادت : ۱۹۵۰ء

سکونت : مدرسہ منظہر الایمان، ڈھڈیال تحصیل چکوال ضلع جہلم

مولانا قاضی فضل حسین ۱۹۵۰ء کے لگ بھگ بگرہ سیداں تحصیل و ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے،

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ، بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

موضع مسال تحصیل و ضلع راولپنڈی کے ایک اسکول میں مڈل تک تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۶۵ء میں جامعۂ امامیہ میں داخل ہوئے، جہاں مولانا ملک محمد امیر مدظلہٗ اور حضرت مولانا سید امداد حسین شیرازی سے اخذِ فیض کیا، تین سال تک یہاں تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ باب العلوم ملتان تشریف لے گئے جہاں استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد یار شاہ نجفی مدظلہٗ، اور حضرت مولانا سید امداد حسین شیرازی مدظلہ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔ اس دوران بریلوی مکتبِ فکر کے مدرسے انوار العلوم میں بھی پڑھتے رہے۔ ۱۹۷۰ء میں مزید تعلیم کے لئے قم تشریف لے گئے جہاں ۸ سال تک رہے۔ سطحیات تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد تین سال تک آیۃ اللہ محمد رضا گلپائیگانی مدظلہٗ، آیت اللہ شیرازی مدظلہ اور دیگر علمائے اعلام سے اخذِ فیض کیا۔ ۱۹۷۸ء میں وطن مراجعت فرمائی۔

پاکستان واپسی پر "مدرسہ القائم" لیہ میں مدرس ہوگئے کچھ عرصے بعد مدرسہ مظہر الایمان ڈھڈیال تشریف لے آئے اور مدرسے کی توسیع فرمائی۔ اس وقت تک مدرسے کے تیس کمرے اور ہال تعمیر ہو چکا ہے، بیرونی طلباء بھی مدرسے میں مقیم ہیں۔ خالی وقت میں آپ تقاریر کا سلسلہ بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔[۱]

پیر سید فضل شاہؒ

ولدیت : سید گلاب شاہ نقوی

ولادت : ۱۸۷۷ء

وفات : ۲۳ر اکتوبر ۱۹۶۶ء

مدفن : چک نمبر ۲۱ جنوبی بھلوال ضلع سرگودہا

جناب پیر سید فضل شاہ ۱۸۷۷ء کے لگ بھگ موضع ملیار ضلع جہلم میں پیدا ہوئے کچھ عرصے آپ اسکول میں پڑھتے رہے اس کے بعد مولانا سید غلام حسین شاہ شیرازی آف کوٹلہ ضلع جہلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، بس ظاہری تعلیم اسی قدر حاصل کی۔ اس کے بعد درگاہِ احدیت سے علم کے خزانے آپ کے قلبِ مطہر پر نازل کر دیئے گئے۔

---

[۱] انٹرویو مولانا مدظلہٗ، بذریعہ سید محمد ثقلین کاظمی بمقام بارا کہو۔ اسلام آباد۔

کچھ عرصے کے بعد آپ نے موضع ملیار سے سکونت ترک کر دی اور موضع کرڑ ضلع خوشاب تشریف لے آئے، اور تمام تر توجہ تبلیغ شیعت کی طرف مرکوز کر دی۔ اب آپ کا تمام وقت یا تو عبادت الٰہی میں گزرتا یا مخلوقِ خدا کی خدمت میں، ۱۹۱۳ء میں آپ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے، ۱۹۱۴ء میں لکھنؤ تشریف لے گئے، ۱۹۲۲ء میں زیارات سے مشرف ہوئے اس دوران آپ کی ایران و عراق کے علماً سے ملاقات ہوئی، ۱۹۳۹ء کے تبرا ایجی ٹیشن میں آپ نے خصوصی خدمات سرانجام دیں۔

اس زمانے میں پنجاب میں شیعہ علماء کی قلت تھی آپ نے اس کو محسوس کیا اور مختلف علاقوں سے مومنین کو دینی تعلیم کی طرف متوجہ کیا چنانچہ اس کا خاطر خواہ اثر ہوا۔ آپ نے دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے طلباء بھجوائے اور اس کام کی ابتدا آپ نے اپنے گھر سے کی، ۱۹۴۹ء میں سرگودہا کے روساء کو جمع کرکے انہیں دینی مدارس کی طرف متوجہ کیا جس کے نتیجے میں دارالعلوم محمدیہ قائم ہوا۔ اس کے علاوہ دیووال تحصیل بھلوال اور خوشاب میں بھی مدارس قائم ہوئے۔ آپ علماء کا بہت احترام کرتے تھے۔ لکھنؤ کے علماء مثلاً مولانا نجم الحسنؒ، مولانا سید ناصر حسینؒ، مفتی احمد علیؒ، مولانا سید علی نقی مدظلہ، مولانا سید محمد ہادیؒ، مولانا سید کلب حسینؒ سے خصوصی تعلقات تھے۔ علمائے مذکور سے اکثر فتاوی منگواتے رہتے تھے۔ ناصر الملتؒ اور مفتی احمد علیؒ نے آپ کو خصوصی القابات سے نوازا تھا۔

آخر یہ علم و عمل کا چراغ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۶۶ء میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا آپ کو آپکی وصیت کے مطابق چک نمبر ۲۱ جنوبی تحصیل بھلوال میں دفنا دیا گیا۔ حضرت پیر صاحبؒ نے تجرد کی زندگی بسر کی تھی مگر آپ کی روحانی اولاد لاکھوں کی تعداد میں ہے۔

آپ علمائے کرام سے جو فتاوی منگواتے تھے انہیں کمال احتیاط سے سنبھال کر رکھتے تھے چنانچہ ان فتوؤں کو مولانا منور حسین مدظلہ فاضلِ لکھنؤ نے اکٹھا کر کے "جامع الفتاوی" کے نام سے شائع کرایا ہے۔ ابتدا میں حضرت پیر صاحبؒ کی سوانح بھی ہے جسے مولانا سید منظور حسین بخاری مرحوم آف اجالہ نے ترتیب دیا تھا۔[1]

---

[1] جامع الفتاوی، ص ۱۵-۵۲، ملخص۔

مولانا فقیر اللہ آفریں لاہوریؒ

ولادت : ۱۰۶۴ھ/۱۶۵۴ء

وفات : ۱۱۵۴ھ/۱۷۴۱ء

مولانا فقیر اللہ لاہور کے محلہ بخاراں میں رہتے تھے، جید عالم تھے، عقائد و کلام کا درس دیتے تھے۔[1] اس کے علاوہ علم رمل کی طرف بھی رغبت تھی، درویش مشرب تھے، تصوف کی طرف مائل تھے، خوش خلق تھے، بیس سال کے تھے کہ سعد اللہ خاں علامی کے بیٹے نواب حفیظ اللہ خان ناظم صوبہ بن کر آئے ان کے سامنے آپ نے اپنے اشعار پڑھے جو بہت پسند کئے گئے۔ ایک بار پھر ان کی مجلس میں جانے کا اتفاق ہوا مولانا فقیر اللہ نے جو آفریں تخلص رکھتے تھے یہ شعر پڑھا:

آفریں تا دل ما گرد تعلق افشاند
مشت خاکی بسر مردم دنیا کردیم

نواب صاحب کو بہت ناگوار گزرا۔ لاہور کے صوبیدار عبد الصمد خان اور ان کے بیٹے زکریا خان آفریں مرحوم کی بہت عزت کرتے تھے ایک دفعہ نواب عبد الصمد خان نے بڑی مشکل سے اپنے پاس بلوایا۔ عزت و تکریم کی مسند کے نزدیک جگہ دی اور ایک روپیہ یومیہ مقرر کیا۔ لاہور میں آپ کے بہت شاگرد تھے جن میں سے ایک حکیم بیگ خان تھے۔[2]

شعر و شاعری سے خصوصی لگاؤ تھا۔ مثنوی و معنوی کے ماہر تھے اس کا درس دیا کرتے تھے۔ مرزا بیدل عظیم آبادی ان کا یہ شعر اکثر پڑھا کرتے تھے:

حجاب عشقم نداد رخصت سوال بوس از دہان تنگش
از و نمی آید این مروت ز من نمی آید این تقاضا

---

[1] عبد الرشید، تذکرۂ شعرائے پنجاب، ص ۴۰۔

[2] عبد الحکیم، تذکرۂ مردم دیدہ، ص ۱۷۔

ہیچ کس را نبود تاب جوابت اے عشق
بشکند حرف تو دندان اویس قرنی

منقبت :

علی ولی شاہ مردان لقب
زند نعرہ اے گرز روئے غضب
بلرزد زمیں چوں کف روئے آب
سر آسماں بشکند چون حباب [1]

آپ نے چند مثنویاں لکھیں جن کے نام حسب ذیل ہیں :

۱۔ انسان معرفت ، یہ مثنوی نایاب ہے۔
۲۔ ابجد فکر۔
۳۔ راز و نیاز یعنی ہیر رانجھا۔
۴۔ فکر عبث [2]

۱۱۵۴ھ/۱۷۴۱ء میں واصل بحق ہوئے۔

مولانا فیض الحسن تونسوی

ولدیت :

ولادت : ۱۹۴۶ء

سکونت : مدرسہ دینیہ عربیہ دار العلوم کاظمیہ، کوٹ سمابہ تحصیل و ضلع رحیم یار خان۔

مولانا فیض الحسن تونسوی بمقام ناڑی جنوبی تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان میں ۱۹۴۶ء میں پیدا

---

[1] عبدالحکیم حاکم ، تذکرۂ مردم دیدہ ، ص ۲۱۔ پنجابی اکیڈمی لاہور۔
[2] ڈاکٹر عبدالغنی ، شعرائے فارسی (ماسوائے غالب)، تاریخ ادبیات مسلمانان پاک و ہند، ج ۵ ، ص ۵۰۔

ہوئے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخل ہوئے اور درس نظامی کی تکمیل اسی مدرسے سے کی۔ آپ کے اساتذہ میں استاذ العلماء حضرت مولانا سید گلاب شاہ شامل ہیں۔ سند فراغت حاصل کرنے کے بعد مختلف مساجد میں خطیب رہے اور اب دار العلوم کاظمیہ کوٹ سمابہ ضلع رحیم یار خان میں مدرس ہیں اور علوم آل محمد علیہ السلام نشر فرما رہے ہیں۔ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ شعبۂ اصلاح و ارشاد کی طرف بھی متوجہ ہیں۔[1]

مولانا ملک فیض اللہ

ولدیت : ملک محمد رمضان

ولادت : ۱۹۴۸ء

سکونت : نوانی بھکر نشیب تحصیل و ضلع بھکر

مولانا ملک فیض اللہ مدظلہ ۱۹۴۸ء کو بمقام شہانی تحصیل و ضلع بھکر میں پیدا ہوئے، پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد قرآن پاک اور دینیات کی تعلیم حضرت مولانا سید غلام شبیر شاہ سے حاصل کی۔ اس کے بعد مدرسہ باقر العلوم کوٹلہ جام بھکر تشریف لے آئے اور حضرت مولانا ملازم حسین مدظلہ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا جہاں سات سال تک رہے اور درس نظامی کی تکمیل کی۔

سند فراغت حاصل کرنے کے بعد موضع موانی بھکر نشیب تشریف لائے اور چھ سال تک خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے یہاں آپ نے ایک جدید طرز کی مسجد تعمیر کروائی اور امام بارگاہ کی تکمیل ہوئی۔ اس کے بعد آپ نوانی تشریف لائے اور تا حال خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ساتھ ساتھ نوجوانوں اور بچوں کو دینی تعلیم بھی دے رہے ہیں۔[2]

مولانا فیروزؒ

وفات : ۱۸۹۰ء

مولانا فیروز گڈھولی ضلع بھکر کے رہنے والے تھے پنجابی کے بے مثل شاعر تھے، رباعیاں اور غزلیں بھی کہتے تھے۔

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔
[2] مکتوب جناب ارشاد حسین خان شہانی بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

آپ نے بے شمار پنجابی میں مرثیے کہے جنہیں ذاکر صاحبان عموماً پڑھتے رہتے ہیں۔ ۱۸۹۰ء میں انتقال کیا۔[1]

مولانا سید فیاض حسین شاہ

ولادت : ۱۸۹۰ء۔ ولدیت : سید قاسم علی۔

وفات : ۷ محرم ۱۳۹۴ھ / یکم فروری ۱۹۷۴ء

مولانا سید فیاض حسین شاہ شیعہ جامع مسجد گڑھ مہاراجہ (جھنگ) میں خطیب تھے، انتہائی نیک اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والوں میں سے تھے آپ کا انتقال ۷ محرم ۱۳۹۴ھ کو ہوا، اہل شہر نے بلاتفریق مذہب و ملت ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی اور دو دن تک کاروبار بند رکھا۔[2]

مولانا ملک فیض محمد مکھیالوی مرحوم

ولدیت : حافظ کلیم اللہ مرحوم

ولادت : ۱۸۸۰ء

وفات : ۱۵ جولائی ۱۹۴۹ء

مدفن : مکھیال ضلع جہلم

ملک العلماء مولانا ملک فیض محمد ۱۸۸۰ء میں مکھیال تحصیل پنڈدادن خان ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ آپ نے پرائمری تک تعلیم بھکر میں حاصل کی جہاں آپ کے والد صاحب قیام پذیر تھے۔ ۱۸۹۱ میں دیوبند تشریف لے گئے اور ۱۹۰۳ء تک دارالعلوم کے نصاب کو پڑھا لیکن اساتذہ سے بعض مسائل میں اختلاف رہا اس لئے آپ کو مدرسے سے خارج کر دیا گیا۔ ۱۹۰۴ء سے ۱۹۱۲ء تک سعودی عرب اور عراق رہے۔ ۱۹۱۲ء میں لکھنؤ تشریف لے آئے اور مدرسۃ الواعظین کی طرف سے مبلغ مقرر ہوئے۔

مولانا مرحوم مشہور خطیب اور مناظر تھے چنانچہ پنجاب میں شیعت کی ترقی میں مولانا مرحوم کی خاص کوششوں کا دخل ہے۔ مولانا مرحوم تقاریر میں زیادہ منہمک رہتے تھے۔ اس لئے تصانیف کی طرف خاطر خواہ توجہ نہ دے سکے۔ چنانچہ ہمارے علم میں صرف ایک کتاب ہے جو مولانا مرحوم نے لکھی تھی یعنی "الحق مع

---

[1] عبدالغفور قریشی، پنجابی ادب دی تاریخ، ص ۳۹۱ عزیز بک ڈپو، اردو بازار لاہور۔

[2] ماہنامہ پیام عمل لاہور، مارچ اپریل ۱۹۷۴ء

حیدر کرار و اعداء فی النار فی التردید رسالہ حق چار یار" اس کتاب میں ضمناً مرحوم نے اپنے بعض مناظروں کا بھی ذکر کیا ہے جو دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث اور مرزائی علماء کے ساتھ ہوئے اور الحمدللہ موصوف نے ہر مرتبہ فتح و کامرانی حاصل کی۔ اس کا بیّن ثبوت یہ ہے کہ ہر مناظرے میں لوگ شیعہ ہی ہوتے رہے۔ منجملہ ان مناظروں کے آپ کا ایک مناظرہ ۲۵ دسمبر ۱۹۲۵ء کو بمقام روڈ چدھڑ (ضلع فیصل آباد) میں مشہور بریلوی مولوی مولانا قطب الدین جھنگوی (م ۱۹۵۹ء) سے پانچ اہم مسائل پر ہوا[1] اور مولانا مرحوم کو اس میں زبردست فتح حاصل ہوئی مگر مقام تعجب ہے کہ "تذکرۂ اکابر اہلسنت" کے مؤلف جناب مولانا عبدالحکیم شرف نے اس کے برعکس مولانا محمد قطب الدین مرحوم کو فاتح دیا۔[2]

آپ کے دیگر مناظرے مندرجہ ذیل مقامات پر ہوئے:

۱۔ میرپور، ریاست جموں و کشمیر اہلسنت کی طرف سے اس میں مولانا محمد یوسف مناظر تھے نتیجتاً پندرہ افراد فوری طور پر شیعہ ہو گئے۔

۲۔ بھون ضلع جہلم، اس میں اہلسنت کی طرف سے مفتی عطا محمد اور مولانا کرم دین بھیں مناظر تھے، اس مناظرے میں کئی سو افراد نے شیعت اختیار کی۔

۳۔ نور پور سیٹھی ضلع جہلم، اس میں اہلسنت کی طرف سے مولوی محمد ابراہیم مناظر تھے۔ کئی افراد شیعہ ہو گئے۔

۴۔ کرسال ضلع جہلم میں اہلسنت کی طرف سے مولوی شاہ نواز مناظر تھے۔ مناظرے کے اختتام پر دس افراد نے شیعت کا اعلان کیا۔

۵۔ نارووال ضلع سیالکوٹ، اس میں قادیانیوں کے مولوی غلام رسول نے شرکت کی اور شکست فاش کا منہ دیکھنا پڑا۔

۶۔ چک عبدالخالق ضلع جہلم، اس میں اہلسنت کی طرف سے پیر سید جماعت علی شاہ مناظر تھے، چھ آدمی

---

[1] مولانا محمد عبدالحکیم شرف، تذکرہ اکابر اہلسنت، ص ۴۵۲، طبع لاہور

[2] ایضاً۔

پیر صاحب کی موجودگی میں شیعہ ہو گئے۔

۷۔ رہال ضلع جہلم میں مولانا مرحوم کا مولانا لال شاہ اور مولانا کرم دین بھیں کے درمیان مناظرہ ہوا جس میں سنی مناظر بھاگ نکلے اور کئی آدمی شیعہ ہو گئے۔[1]

تبرا ایجی ٹیشن کے زمانے میں بھی مولانا مرحوم نے بہت خدمات کیں۔ تحریکِ پاکستان کے دوران مسلم لیگ کی زبردست حمایت کی۔ مولانا ۱۵ر جولائی ۱۹۴۹ء کو واصل بحق ہوئے۔

مولانا سیّد قائم رضا نسیم امروہوی

ولدیت : سید برجیس حسین برجیس

ولادت : ۲۷ر رجب المرجب ۱۳۲۶ھ/۲۴ر اگست ۱۹۰۸ء

فاضلِ فقہ، نورالافاضل

سکونت : کوٹ ڈی جی ضلع خیرپور (سندھ)

مولانا سید قائم رضا نسیم امروہوی ۲۷ر رجب المرجب ۱۳۲۶ھ/۲۴ر اگست ۱۹۰۸ء امروہہ ضلع مراد آباد (یوپی) کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے، ۱۱ر ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ سے تعلیم کا آغاز کیا، چھوٹی سی عمر میں قرآن پاک ختم کیا، گیارہ سال کی عمر میں شعر و شاعری کا آغاز کیا۔

تعلیم :

آپ نے الہ آباد بورڈ سے منشی، کامل، مولوی، عالم، فاضل ادب مع انگریزی، فاضل فقہ (درسِ نظامی) کے امتحانات پاس کیے۔ ان کے علاوہ نورالافاضل کی سند بھی حاصل کی، ادبیاتِ عربی میں آپکے استاذ مولانا سید انوار الحسن اعلی اللہ مقامہٗ تھے۔

آپ نورالمدارس امروہہ میں معلمِ عربی رہے اس کے بعد دارالعلوم باب العلم نوگانواں میں صدر مدرس ہو گئے۔ دارالعلوم میرٹھ میں عربی اور فارسی کے مدرس رہے۔ اس کے علاوہ مدرسہ عالیہ رامپور میں شعبۂ فارسی کے انچارج بھی رہے۔[2]

مولانا نسیم امروہوی کی پچاس سے زیادہ تصانیف ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں :

---

[1] مکتوب جناب ملک عبدالمحمد بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

[2] نسیم امروہوی، تعارف ذات (ذاتی قلم سے)۔

۱۔ ترجمہ و تحشیہ صحیفۂ کاملہ ۔ ۲۔ برق و باران ۔
۳۔ الصرف والنحو ۔ ۴۔ دوست بنو دوست بناؤ
۵۔ رئیس اللغات ۔ ۶۔ تاریخ خیرپور ۔
۷۔ ترجمہ توضیح المسائل ۸۔ ترجمہ مناسک حج ۔
۹۔ جنگِ عالمگیر ۔ ۱۰۔ محیطِ اُردو (اُردو زبان کی بسیط لغت)[1]

مولانا نسیم امروہوی پاک و ہند کے مشاہیر شعراء میں سے ہیں آپ نے نہ صرف سیرت و مقتل کو نظم کیا ہے بلکہ قرآن پاک کی تفسیر بھی نظم فرمائی ہے، مثلاً :

شاہِ والنجم کے قسمت کے ستارے کی قسم جس میں آیا ہے یہ سورہ اُسی پارے کی قسم
گھر میں حیدر کے اُتارے ہوئے تارے کی قسم اس لطافت سے وصایت کے اشارے کی قسم
آئے ہاتھوں پہ عرق شرم کے مارے ڈوبے تارہ اترا تو حریفوں کے ستارے ڈوبے

مولانا موصوف نے بے شمار مرثیے بھی کہے ہیں، بقول مولانا منتخب الحق سابق صدر شعبۂ اسلامیات کراچی یونیورسٹی مولانا نسیم امروہوی نے منطقی و استقرائی طرزِ استدلال سے مرثیے کو روشناس کرایا[2]
مولانا کے مرثیے کا ایک بند سُنیئے :

ننھے سے باوفا تری جرأت کے میں نثار یوں کھیلتے ہیں تیروں سے حیدر کے گلعذار
اک امتحان یہ اور ہے اے لال ہوشیار بابا کا دل تڑپ کے نہ کردیجو بے قرار
کھینچا یہ کہہ کے تیر تو صدمے گزر گئے آنکھیں پھرا کے اصغرِ بے شیر مر گئے[3]

---

[1] مراثی نسیم، ج ۲ ۔
[2] رئیس امروہوی، مراثی نسیم، ص ۸ ۔
[3] نسیم امروہوی، مراثی نسیم، ج ۲، ص ۳۶۰ ۔

مولانا قسور حسین

فاضلِ عربی

ولدیت : غلام محمد لنگاہ

ولادت : ۱۹۵۴ء

سکونت : جامعہ آلِ عمران فاطمیہ۔ وارڈ نمبر ۲، بھکر۔

مولانا قسور حسین، ۱۹۵۴ء میں کبیر والا ضلع ملتان میں پیدا ہوئے، آپ کا سلسلۂ نسب حضرت حُر بن یزید ریاحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے جامعۃ الغدیر احمد پور سیال میں داخلہ لے لیا اور یہیں سے فاضلِ عربی کا امتحان بھی پاس کیا۔

فاضلِ عربی کرنے کے بعد آپ جامعہ آلِ عمران فاطمیہ بھکر میں مدرّس مقرر ہو گئے جہاں امامت کے فرائض بھی انجام دیتے ہیں[1]

آپ نے کستھور، چک نورنگ شاہ، بستی سیال بھکر اور ڈیرہ غازی خان میں محرم الحرام کی مجالس پڑھی ہیں۔

مولانا سیّد قلندر حسین نقوی

فاضلِ عربی

ولدیت : سیّد نذر حسین نقوی

ولادت : ۴ اپریل ۱۹۴۷ء

سکونت : دربار سیّد رحمت علی شاہ، عقب سول ہسپتال، بھکر۔

مولانا سیّد قلندر حسین نقوی ۴ اپریل ۱۹۴۷ء کو منکیرہ تحصیل و ضلع بھکر کے ایک مذہبی اور علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ باب العلوم ملتان میں داخلہ لے لیا اور یہیں سے فاضلِ عربی کا امتحان پاس کیا، آپ کے اساتذہ حسبِ ذیل تھے:

۱۔ حضرت مولانا شیخ محمد یار مرحوم آف لیہ۔

۲۔ حضرت مولانا غلام حسن مقدادی، حال قُم۔

---

[1] مکتوب مولانا سیّد قلندر حسین شاہ بنام سیّد محمد ثقلین کاظمی۔

۳۔ حضرت مولانا سید امداد حسین شیرازی مدرسِ اعلیٰ باب العلوم ملتان۔

بعد ازاں آپ کا پروگرام نجفِ اشرف جانے کا تھا جو پورا نہ ہو سکا اس لئے ایلیمنٹری کالج بہاولپور میں او ٹی میں داخلہ لے لیا وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد محکمۂ تعلیم سے منسلک ہو گئے اور اس وقت گورنمنٹ ہائی اسکول بھکر میں ملازمت کر رہے ہیں اور مختلف مقامات پر مجالسِ عزا بھی پڑھ چکے ہیں۔[1]

آپ دربار چھچو شاہ بخاری بھکر میں خطبۂ جمعہ بھی ارشاد فرماتے ہیں۔

مرزا قلیچ بیگ

ولدیت : مرزا فریدون بیگ

ولادت : ۴ محرم الحرام ۱۲۷۰ھ

وفات : ۲۶ محرم الحرام ۱۳۴۸ھ

مدفن : ٹنڈو ٹھورو۔ حیدر آباد

مرزا قلیچ بیگ ۴ محرم الحرام ۱۲۷۰ھ میں ٹنڈو ٹھورو حیدر آباد (سندھ) میں پیدا ہوئے آپ نے عربی اور فارسی کی تعلیم اخوند شفیع محمد اور قاضی احمد مٹیاروی سے حاصل کی اس کے بعد اسکول میں داخل ہو گئے اور الفنسٹن کالج بمبئی سے بی۔ اے پاس کیا اور اوّل پوزیشن حاصل کی۔ مرزا حیرت (م ۱۸۹۹ء) سے تصوف کا ذوق بھی حاصل کیا۔

اسنادِ فراغت حاصل کرنے کے بعد تحصیلدار مقرر ہو گئے، ۱۹۰۹ء میں تیس سال کی ملازمت مکمل کرنے کے بعد ریٹائرڈ ہو گئے آپ نے تمام عمر لکھنے پڑھنے میں گزار دی۔ آپ نے کل ۴۵۷ کتابیں لکھیں جن میں کچھ مطبوعہ اور کچھ غیر مطبوعہ ہیں، جن کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔ سندھی تالیفات و تراجم ۳۸۵۔

۲۔ انگریزی میں ۳۱۔

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہٗ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

۳۔ عربی: ۳۔

۴۔ اُردو میں ۵ ، اور

۵۔ بلوچی میں ۱۔

آپ کو اُردو، عربی، فارسی، بلوچی اور ترکی وغیرہ میں حیرت انگیز حد تک عبور حاصل تھا۔ آپ کو سندھ کا شیکسپیئر اور سعدی و عمر خیام سندھ کہا جاتا تھا۔

آپ نے مدتوں سے اپنی قبر بنوائی ہوئی تھی جہاں شب جمعہ جا کر عبادت کرتے تھے اور سوتے تھے تاکہ ویرانی قبر سے مانوس ہو جائیں آخر ۲۶ محرم الحرام ۱۳۴۸ھ/ ۳ جولائی ۱۹۲۹ء میں واصل بحق ہوئے آپ نے اپنی تاریخ وفات خود کہی جو یہ ہے:

عمرم بہین سال ہفتاد شد و ہفت	آمد ملک الموت ز درگاہِ حق آخر
گفتا کہ بسے زیستی در منزل دنیا	شو عازم عقبیٰ کہ بہ بینی رخ داور
از فرط مسرت زدم آہے و بمردم	در عالم ارواح رسیدم دم دیگر
تاریخ وفاتم چو دلم خواستہ از غیب	ہاتف ز کرم کردندا "بخت موقر"

۱۳۴۸

مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہر شعبہ میں تراجم و تصانیف پیش کی ہیں۔ سندھی میں ڈرامہ اور ناول کے آپ ہی بانی ہیں۔ ان کے علاوہ لغت، نحو، منطق، علم طب، علم معاشرت، اخلاقیات اور فلسفے جیسے موضوعات پر انھوں نے تصنیفات کیں۔ آپ کی بعض کتابوں کے نام یہ ہیں:

۱۔ الافکار (عربی)۔
۲۔ مفتاح القرآن۔
۳۔ مرأت القرآن۔
۴۔ تاریخ محمدی۔
۵۔ اخلاق المعصومین۔
۶۔ حجۃ الشیعہ۔
۷۔ صداقت الاسلام۔
۸۔ در نجف زندگانی حضرت علی (فارسی)۔
۹۔ ابکار الافکار (فارسی اشعار چھ جلدیں)۔
۱۰۔ اخلاق النساء۔

۱۱۔ محبت النساء۔ ۱۲۔ ہدایت النسوان۔
۱۳۔ تحفۃ النسوان۔ ۱۴۔ ذکر الموت۔
۱۵۔ اے ہسٹری آف صوفی ازم۔ ۱۶۔ چچ نامہ (ترجمہ انگریزی)۔
۱۷۔ اے کی ٹو قرآن۔ ۱۸۔ ہسٹری آف سندھ۔
۱۹۔ محمڈن لا۔

مندرجہ ذیل کتابوں کو سندھی قالب میں ڈھالا:

۲۰۔ کیمیائے سعادت غزالی (تین جلدیں)۔ اس کتاب کا انگریزی میں ترجمہ بھی کیا۔ ۲۱۔ علم الروح (غزالی)
۲۲۔ خداشناسی (غزالی)۔
۲۳۔ لیلیٰ ومجنوں (نظامی)۔ ۲۴۔ تحفۃ الاحرار۔
۲۵۔ محبت آلِ عبا۔ ۲۶۔ اسلام میں تصویر جائز ہے یا ناجائز۔
۲۷۔ کشف اعجاز یا گلشن راز۔ ۲۸۔ اخلاق القرآن۔
۲۹۔ معجم المذاہب۔ ۳۰۔ رباعیات عمر خیام
۳۱۔ راہِ نجات۔ ۳۲۔ مجالس الشہداء۔
۳۳۔ مقالات الحکمت۔[۱]

مولانا سیّد قمر الزّمان رضوی مرحوم

صدرالافاضل

ولدیت : جناب سیّد محمّد رفیع رضوی
ولادت : ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۶ء
وفات : ۲۹ شعبان المعظم ۱۳۷۹ھ / ۲۹ جنوری ۱۹۶۰ء
مدفن : مومن پورہ، میکلوڈ روڈ۔ لاہور۔

مولانا سیّد قمر الزمان رضوی ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۶ء میں چھولس ضلع بلند شہر (یوپی) میں پیدا ہوئے، آپ

---

[۱] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۴۱۵ - ۴۱۹۔
نعیمہ جالی، روزنامہ جنگ مڈویک میگزین، ۲ جون ۱۹۸۲ء۔

کا پیدائشی نام رضی محمد تھا، مگر والد کی پھوپھی نے محبت میں قمر الزمان نام رکھا، ابھی پانچ سال کے تھے کہ والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا اور اب آپ کی پرورش آپ کی دادی مرحومہ نے کی۔

ابتدائی تعلیم اپنے والد مرحوم سے گھر پر حاصل کی اور پرائمری تعلیم چھپوس میں حاصل کی۔ ۱۹۱۸ء میں مدرسہ منصبیہ میرٹھ میں داخلہ لیا جہاں حضرت مولانا سید یوسف حسین امروہوی اور حضرت مولانا سید سبط حسین جونپوری اعلی اللہ مقامہما سے استفادہ کیا۔ اس کے بعد امروہہ ضلع مرادآباد تشریف لے گئے جہاں حضرت مولانا سید یوسف حسین امروہوی کے والد ماجد حاجی سید مرتضیٰ حسین مرحوم سے اخذِ فیض کیا۔ اس کے بعد سلطان المدارس لکھنؤ تشریف لے گئے جہاں حضرت مولانا سید محمد باقر، حضرت مولانا سید ظہور حسین اور حضرت نجم الملت سے تفسیر، حدیث، فقہ، اصول و منطق کی مزید تعلیم حاصل کی اور ۱۹۲۸ء میں آپ نے صدر الافاضل کی سند حاصل کی۔

آپ نے ۱۹۲۲ء میں منشی، ۱۹۲۳ء میں مولوی، ۱۹۲۴ء میں عالم، ۱۹۲۵ء میں فاضل طب و دینیات کی سندات حاصل کیں۔ اسی دوران آپ نے طب میں حکیم منے آغا فاضل مرحوم سے تکمیلِ طب کی سند حاصل کی۔

۱۹۲۹ء میں میرٹھ تشریف لائے اور یہاں اپنا مطب قائم کیا اور سلسلۂ درس و تدریس کا آغاز کیا، تھوڑے ہی عرصے میں میرٹھ کے گرد و نواح میں آپ کی علمی شہرت ہوگئی۔ ۱۹۳۰ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے میٹرک اور منشی فاضل کے امتحانات امتیازی نمبروں میں پاس کئے۔ آپ مسلسل سترہ سال تک مدرسہ منصبیہ میرٹھ ہی میں درس و تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ۱۹۴۸ء میں پاکستان تشریف لائے اور لاہور میں قیام پذیر ہوئے، دیال سنگھ کالج لاہور میں اسلامیات کے پروفیسر ہوگئے[۱]۔ اور اس کے علاوہ جب ۱۹۵۳ء میں جامعہ امامیہ لاہور کی بنیاد رکھی تو وہاں بھی اعزازی طور پر تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے[۲]۔

مولانا مرحوم کو منطق و فلسفہ پر عبور حاصل تھا، مشکل سے مشکل مسائل چند لمحوں میں حل فرما دیتے تھے،

۱۔ سید امیر محمد رضوی، ماہنامہ "ساحل"، جولائی ۱۹۶۰ء، کراچی۔

۲۔ مولانا سید محمد سبطین نقوی، ڈائری۔

عربی، فارسی، اُردو میں کامل دسترس حاصل تھی، ان تینوں زبانوں کے شاعر تھے، مرنے سے چند دن قبل یہ اشعار کہے:

کیا کیا خیال گزرے دلِ بے قرار میں　　آخر یہ عُمر ختم ہوئی انتظار میں
آخر یہ رنگ لایا فراقِ خزاں پسند　　خود ہی چمن کو آگ لگا دی بہار میں
سنجیدگی قمر کو ہے شوخی کے ساتھ ساتھ　　چھپتا نہیں چھپانے سے شاعر مزار میں[۱]

حضرت مولانا مندرجہ ذیل کتب کے مصنف تھے:

۱۔ رازِ قدرت (فلسفہ)۔
۲۔ الحکمۃ الطالعہ شرح شمس البازغہ (فلسفہ)۔
۳۔ ترجمہ جامع المسائل (فقہ)[۲]۔

شب جمعہ ۲۹ شعبان المعظم ۱۳۷۹ھ / ۲۹ جنوری ۱۹۶۰ء، ۵۴ سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ مومن پورہ میکلوڈ روڈ لاہور میں مدفون ہوئے۔

مولانا حافظ سیّد کاظم رضا نقوی

فاضلِ عربی

ولدیت: سیّد محمد اقبال حسین
ولادت: ۱۹۵۰ء
سکونت: خطیب علی مسجد، ریلوے روڈ. لاہور

مولانا حافظ سیّد کاظم رضا نقوی ۱۹۵۰ء کو بمقام ملھو والی تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک میں پیدا ہوئے، امامیہ قراءت کالج موچی گیٹ لاہور میں قرآن پاک حفظ کیا، ۱۹۶۴ء میں جامع المنتظر لاہور میں داخلہ لیا جہاں آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے:

۱۔ شیخ الجامعہ حضرت مولانا شیخ اختر عباس مدظلہ۔

---

[۱] سیّد امیر محمد رضوی، ماہنامہ "ساحل"، جولائی ۱۹۶۰ء، کراچی۔

[۲] اختر راہی، "تذکرہ علمائے پنجاب"، ج ۲، ص ۵۷۱۔

۱۔ حضرت مولانا سید صفدر حسین مدظلہ۔
۲۔ حضرت مولانا حسین بخش مدظلہ۔

یہاں سے درسِ نظامی کی تکمیل کرنے کے بعد جامعۂ امامیہ لاہور میں داخل ہو گئے ۱۹۶۹ء میں فاضل عربی کا امتحان پاس کیا اور اسی مدرسے میں مدرس ہو گئے آجکل جامعۂ امامیہ میں درس و تدریس کے ساتھ ساتھ علی مسجد ریلوے روڈ لاہور میں خطیب بھی ہیں۔ آپ نے درسگاہِ جعفریہ اتو کے اعوان باٹاپور ضلع لاہور کی بنیاد بھی رکھی تھی۔

آپ نے ۱۹۸۲ء میں ایران میں منعقد ہونے والے مقابلہ حفظِ قرآن میں شرکت کی۔ آپ حسبِ ذیل دو کتابوں کے مصنف ہیں[۱]:

۱۔ چور کی سزا اور مسائل زکوٰۃ۔
۲۔ امامیہ قرآنی قاعدہ۔

مولانا سیّد کاظم حسین مُوسوی
ممتاز الافاضل

ولدیت : مولوی سید غلام رسول شاہ
ولادت : ۱۵ دسمبر ۱۹۱۵ء
سکونت : رجوعہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

مولانا سید کاظم حسین موسوی ۱۵ دسمبر ۱۹۱۵ء کو پیدا ہوئے، مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۳۱ء میں مولانا ملک فیض محمد اعلی اللہ مقامہٗ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا، ۱۹۳۲ء میں چک نمبر ۴۳ جنوبی ضلع سرگودہا میں مولانا سید علی اکبر شاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس کے بعد ۱۹۳۳ء سے ۱۹۳۵ء تک مدرسہ باب العلوم ملتان میں پڑھتے رہے۔ کچھ عرصہ بدھ رجبانہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں تعلیم حاصل کی اور پھر مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ تشریف لے گئے جہاں آپ ۱۹۳۶ء سے ۱۹۴۲ء تک رہے اور ممتاز الافاضل کی سند حاصل کی، اس اثناء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل اور

---

[۱] مکتوب مولانا مدظلہٗ بنام مؤلف۔

الہ آباد یونیورسٹی سے عالم کا امتحان پاس کیا۔

پنجاب کے مدارس میں آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے :

۱۔ مولانا فیض محمد مکھیالوی مرحوم۔

۲۔ مولانا سید علی اکبر شاہ۔

۳۔ مولانا سید زین العابدین مرحوم۔

۴۔ حضرت مولانا شیخ محمد یار مرحوم ممتاز الافاضل۔

لکھنؤ میں آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے :

۱۔ مولانا سید محمد ایوب حسین۔

۲۔ مولانا سید محمد صادق۔

۳۔ مولانا سید محمد ہاشم۔

۴۔ مولانا سید محمد مرتضیٰ۔

۵۔ علامہ حافظ کفایت حسین مرحوم۔

۶۔ مولانا سید عدیل اختر مرحوم۔

۷۔ حضرت مولانا مفتی سید احمد علی مرحوم۔

۸۔ علامہ مفتی جعفر حسین مدظلہ۔

۹۔ سید العلماء مولانا سید علی نقی مدظلہ۔

مولانا مدظلہ پاک و ہند کے مشاہیر مقامات پر خطاب فرما چکے ہیں، آپ کے صاحبزادے سید مظہر حسین میٹرک کرنے کے بعد جامع المنتظر لاہور میں علوم اہل بیت علیہم السلام حاصل کر رہے ہیں، مولانا رجوعہ سادات میں مقیم ہیں اور ایک عرصے سے وہاں علوم اہل بیت کے دریا بہا رہے ہیں۔ خداوند عالم انکے علم میں مزید اضافہ فرمائے۔ [۱]

مولانا کاظم حسین اثیر جاڑوی نجفی

ولدیت : ملک مکھا خان

ولادت : ۱۹۴۱ء

سکونت : جامعہ حسینیہ، جھنگ صدر

مولانا کاظم حسین اثیر جاڑوی ۱۹۴۱ء میں جاڑا ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں پیدا ہوئے۔ چھٹی جماعت

---

[۱] مکتوب مولانا مدظلہ، بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد علمِ دین کی طرف متوجہ ہوئے. قرآنِ پاک اور ابتدائی دینی تعلیم مولانا محمد پناہ ساکن ماڑی شاہ سخیرہ ضلع جھنگ سے حاصل کی، پھر اپنے ماموں حضرت مولانا علامہ حسین بخش مدظلہ العالی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اخذ فیض کیا۔ ۱۹۵۲ء میں نجف اشرف تشریف لے گئے جہاں شرح لمعہ اور معالم الاصول تک تعلیم حاصل کی، وطن واپسی پر مدرسہ باب النجف جاڑا میں مدرس ہو گئے.

نومبر ۱۹۶۴ء میں جامعہ امامیہ کراچی میں بطور مدرس اعلیٰ تشریف لے گئے لیکن جلد ہی والد صاحب اللہ کو پیارے ہو گئے اور آپ کراچی سے واپس تشریف لے آئے. یکم اگست ۱۹۶۶ء کو واپس باب النجف تشریف لے آئے.

۱۹۷۱ء سے ۱۹۷۴ء تک قُم (ایران) رہے جہاں آپ نے درسِ خارج پڑھا. واپسی پر دارالعلوم جعفریہ خوشاب میں مدرس مقرر ہوئے مگر بعض نظریاتی اختلافات کی وجہ سے الگ ہو گئے. ۱۶ نومبر ۱۹۷۵ء سے اب تک جامعہ حسینیہ جھنگ صدر میں مدرسِ اعلیٰ ہیں.

آپ کی تصانیف حسبِ ذیل ہیں :

۱۔ الفکر الجدید فی القرآن المجید (تین جلدیں) غیر مطبوعہ.

۲۔ آیت العرفان بجواب بلاغ القرآن.

۳۔ عشر کیا ہے؟

۴۔ ہاتھ کہاں سے کاٹا جائے.

۵۔ حیدری نماز پاکٹ سائز.

ان کے علاوہ آپ نے کویتی شیخیوں کی کسی کتاب کا ترجمہ بھی کیا ہے، اسی وجہ سے آپ پر شیخیت کا اتہام ہے. راقم الحروف کی آپ سے ملاقات ہے.

لے مکتوب مولانا مدظلہ، بنام سید محمد ثقلین کاظمی.

مولانا شیخ کاظم علی نجفی

ولدیت : ریاض حسین مرحوم

ولادت : ۱۲ ستمبر ۱۹۳۷ء

سکونت : جامعۃ الغدیر ٹرسٹ، احمد پور سیال تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ۔

مولانا شیخ کاظم علی ۱۲ ستمبر ۱۹۳۷ء کو چک نمبر ۴۸۵ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے، ۱۹۵۴ء میں میٹرک پاس کیا اور اسی سال مدرسہ محمدیہ جلال پور ننگیانہ میں داخلہ لے لیا مگر آب وہوا کی عدم موافقت کی وجہ سے وہاں نہ رہ سکے اور جامعہ امامیہ لاہور تشریف لے آتے وہاں بھی زیادہ عرصہ نہ رہ سکے اور مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان تشریف لے گئے وہاں کوئی تین ماہ رہے ان مدارس میں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے :

۱۔ مولانا سید غلام حسین شاہ ساکن نوانی تحصیل بھکر۔

۲۔ استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ سید محمد یار شاہ مدظلہ۔

۳۔ جناب مولانا عبد الغفور جعفری، وزیر آباد۔

۴۔ جناب مولانا شیخ محمد حسین مدرس اعلیٰ جامعۃ المعصومین، فیصل آباد۔

۱۹۵۷ء میں آپ نجف اشرف تشریف لے گئے اور ۱۹۶۶ء میں وطن مراجعت فرمائی، ۱۹۶۷ء سے آب تک جامعۃ الغدیر احمد پور سیال ضلع جھنگ میں مدرس ہیں۔ نجف اشرف میں آپ کے مندرجہ ذیل اساتذہ تھے :

۱۔ حضرت مولانا علامہ سید کاظم نقوی۔

۲۔ حضرت مولانا سید علی عابد نزیل نیروبی۔

۳۔ حضرت مولانا علامہ سید صادق علی شاہ۔

۴۔ حجۃ الاسلام حضرت مولانا علامہ شیخ غلام رضا عرفانیاں خراسانی۔

۵۔ حضرت مولانا علامہ سید محمد کاظم مدظلہ۔

۶۔ حجۃ الاسلام حضرت مولانا علامہ سید محمد مفتی اردبیلی مدظلہ۔

۷۔ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمدؒ علی مدرس افغانی مدظلہ۔

۸۔ حجۃ الاسلام حضرت مولانا سید ابو القاسم کوکبی۔

۹۔ حجۃ الاسلام شیخ محمد جواد تبریزی اور

۱۰۔ آیت اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم خوئی دامت برکاتہم العالیہ کے درس خارج میں شرکت بھی کی ہے [1]

مولانا سید کرم حسین نقویؒ

ولدیت : سید چراغ حسین نقوی

ولادت: ۱۸۷۵ء

وفات : ۱۹۵۸ء

مدفن : معصومہ قم (ایران)

مولانا سید کرم حسین شاہ ۱۸۷۵ء میں بستی رضائی شاہ شمالی نزد بھکر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی تعلیم اپنے وطن ہی میں حاصل کی اس کے بعد آپ امروہہ ضلع مراد آباد (یو پی) تشریف لے گئے کچھ عرصے وہاں رہے پھر لکھنؤ چلے گئے اور وہاں پڑھتے رہے۔ لکھنؤ میں مروجہ درس نظامی کے علاوہ علم طب سے بھی واقفیت حاصل کی۔

تعلیم سے فراغت کے بعد آپ بستی رضائی شاہ میں خطیب ہو گئے اور اپنے عم محترم جناب مولانا سید شرف حسین کے دوش بدوش تبلیغی کاموں میں بھی حصہ لینے لگے۔ مناظرہ کا فن آپ نے مولانا مرحوم ہی سے سیکھا۔ چنانچہ آپ نے تلہ گنگ، لتن، منکیرہ اور گوہروالا میں مناظرے کئے اور شیعوں کی تعداد میں کافی اضافہ کیا۔ آپ کو عربی، فارسی، اُردو اور ہندی پر عبور حاصل تھا۔

جب آپ کا انتقال ہوا تو آپ کو وقتی طور پر امام باڑہ رضائی شاہ شمالی میں دفن کر دیا گیا اور عرصہ چھ سال بعد آپ کو معصومہ قم (ایران) میں دفن کر دیا گیا۔ آپ کے صاحبزادے جناب سید محمد کاظم

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

ہیں جنھوں نے کچھ عرصے مدرسہ باب العلوم ملتان میں تعلیم حاصل کی اور پھر گھریلو دھندوں کی وجہ سے اسے ادھورا چھوڑ دیا۔

مولانا مرحوم اپنی تبلیغی مصروفیات کی وجہ سے کسی موضوع پر قلم تو نہیں اٹھا سکے البتہ کبھی کبھار آئمہ معصومین علیہم السلام کی شان میں قصائد کہتے تھے۔

مولانا سیّد کرم حسین شاہ کاظمی مرحوم

ولدیت : جناب سیّد جمال شاہ کاظمی

ولادت : ۲۷ رجب المرجب ۱۲۹۰ھ

وفات : ۲ شوال المکرم ۱۳۵۴ھ

مدفن : کوٹلہ حاجی شاہ ضلع لیّہ

مولانا سیّد کرم حسین شاہ ۲۷ رجب المرجب ۱۲۹۰ھ میں کوٹلہ حاجی شاہ ضلع لیہ میں پیدا ہوئے آپ کے دادا مرحوم سیّد امیر حیدر شاہ کاظمی مشہور صاحب کرامت بزرگ تھے۔ آپ نے دینی تعلیم کا آغاز ۸ سال کی عمر میں حضرت مولانا محمد بخش تونسوی مرحوم کے زیرِ سایہ کیا، کوئی چھ سال تک یہاں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد لکھنؤ تشریف لے گئے اور مدرستہ الواعظین میں داخلہ لیا کوئی چار سال وہاں تعلیم حاصل کی اس کے بعد مولانا آغا سیّد شرف حسین شاہ آف بھکر کی خدمت میں رہے اور کوئی پانچ سال تک یہاں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ آپ نے حضرت آغا مرحوم ہی سے اجازت روایت حاصل کی۔

تعلیم سے فراغت کے بعد مجالس پڑھنے کا سلسلہ شروع کیا، آپ نے علاقہ کچھی پنجاب، سندھ اور سرحد میں سامعین کو علوم اہلِ بیت علیہم السلام سے روشناس کرایا، آپ نے علوم آل محمد علیہم السلام کو عام کرنے کے لئے درس وتدریس کا سلسلہ بھی شروع کیا، اور کئی نامور شاگرد پیدا کئے۔ آپ دین کی اشاعت کے سلسلے میں عوام اور خواص سب سے رابطہ رکھتے تھے۔ شیعیت کو پھیلانے کے لئے کئی مناظرے کئے، مناظرۂ کندیاں اس سلسلے میں مثال کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔

مرحوم کا ایک عظیم کتب خانہ تھا جو تقریباً سب کا سب نوادرات پر مشتمل تھا جو مرحوم کی وفات کے بعد تتر بتر ہوگیا۔ ۲ شوال المکرم ۱۳۵۴ھ کو فجر کی نماز پڑھنے کے لئے آپ نے وضو کیا اور وضو کرتے

ہی اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔[1]

مولانا کریم بخش مرحوم
ممتاز الافاضل

ولدیت : غلام حسن مرحوم

ولادت : ۵ را پریل ۱۹۱۹ء

وفات : ۱۷ر فروری ۱۹۷۹ء

مدفن : سید، تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی

مولانا کریم بخش مرحوم ۵ را پریل ۱۹۱۹ء کو سید، تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی کے ایک شریف اور معزز گھرانے میں پیدا ہوئے، خالصہ ہائی سکول سید میں مڈل تک تعلیم حاصل کی اس کے بعد اپنے بڑے بھائی مولانا محمد حیات بخش فرحت مرحوم کے ایماء پر لکھنؤ تشریف لے گئے وہاں آپ نے الہ آباد یونیورسٹی سے مولوی، عالم اور اس کے بعد فقیہ فاضل کی ڈگریاں حاصل کیں اور اس کے بعد لکھنؤ کی عظیم دینی درسگاہ مشارع الشرایع المعروف مدرسہ ناظمیہ سے قابل، اور ۱۹۴۴ء میں ممتاز الافاضل کی سندات حاصل کیں، عماد الادب، عماد الکلام کی سندات شیعہ عربی کالج لکھنؤ سے حاصل کیں علاوہ ازیں مولوی فاضل کی ڈگری پنجاب یونیورسٹی سے حاصل کی، دورانِ تعلیم جن اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل ہوا وہ حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ حضرت علامہ مفتی احمد علی مرحوم۔
۲۔ ناصر الملۃ علامہ ناصر حسین فیض آبادی۔
۳۔ نجم الملت علامہ نجم الحسن لکھنوی۔
۴۔ عمدۃ العلماء علامہ سید کلب حسین لکھنوی۔
۵۔ شمس الواعظین سید سبط حسن۔
۶۔ خطیب اعظم علامہ سید ابن حسن۔
۷۔ رئیس الحفاظ علامہ حافظ کفایت حسین اعلی اللہ مقامہ۔

فارغ التحصیل ہونے کے بعد تقریباً ایک سال مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ میں مدرس رہے، ۱۹۴۵ء میں عثمانیہ

---

[1] مکتوب حکیم سید فدا حسین شاہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

اسلامیہ ہائی اسکول رام داس ضلع امرت سر (مشرقی پنجاب) میں بطور سینئر عربی ٹیچر آپ کا تقرر ہوا۔ وہاں ۱۹۴۷ء تک قیام رہا، اس دوران امامتِ جمعہ وجماعت کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ ۱۹۴۷ء میں وطن واپس آگئے اور یکم جون ۱۹۴۸ء سے ۱۶ر فروری ۱۹۷۹ء تک کاظمیہ ہائی سکول سید، ضلع راولپنڈی میں اورنٹیل ٹیچر رہے، یہاں بچوں اور جوانوں کو درس قرآن وحدیث دیتے رہے۔ بابو غلام محمد منہاس مرحوم نے ایک مدرسہ کھولا تھا وہ اس میں فقہ وحدیث کی باقاعدہ تعلیم دیتے رہے، لکھنؤ کے تبرا ایجی ٹیشن میں حصہ لیا اور اپنی مدت قید پوری کرنے کے بعد رہا ہوئے۔ ۵ر اپریل ۱۹۷۹ء کو آپنے ریٹائر ہونا تھا مگر اس سے قبل ہی پیام اجل آگیا۔ ۱۷ر فروری ۱۹۷۹ء کو آپ پر فالج کا حملہ ہوا اور ۲۰ر فروری ۱۹۷۹ء کو آپ واصل بحق ہوئے[1]

آپ کم گو اور سخن شناس تھے۔ عربی، فارسی اور اُردو پر یکساں عبور رکھتے تھے، آپ عربی، فارسی، اُردو میں ترجمہ کرنے کی کمال صلاحیت رکھتے تھے۔ احقر کو شرفِ نیاز حاصل رہا۔ آپکے دو لڑکے بنام انصار حسین جعفری عرفان اور افتخار حسین جعفری ہیں اور تین بیٹیاں ہیں ایک بیٹی کی شادی جناب مشکور حسین جعفری سے ہوئی ہے۔ راقم اس شادی میں موجود تھا بلکہ شرفِ وکالت بھی حاصل ہے۔

مولانا حافظ کفایت حسین مرحوم

ممتاز الافاضل

ولدیت : جناب عبداللہ مرحوم

ولادت : ۱۸۹۸ء

وفات : ۴ر اپریل ۱۹۶۸ء

مدفن : کربلا گامے شاہ، لاہور

علامہ حافظ کفایت حسین ۱۸۹۸ء میں شکارپور ضلع بلند شہر (یوپی) میں پیدا ہوئے، ابتدائی دینی تعلیم شکارپور میں حاصل کی وہاں آپکے استاذ حضرت مولانا سید محمد عوض اعلی اللہ مقامہ تھے۔ قرآن پاک کے دس پارے آپنے مولانا حافظ مہدی حسن ساکن کیرانہ ضلع مظفر نگر سے اور بقایا پارے جناب مولانا حافظ سید غلام حسین سے حفظ کئے[2]

---

[1] مکتوب انصار حسین عرفان بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

[2] سید علی نقی علامہ، تذکرۂ حفاظ شیعہ۔

اس کے بعد مدرسۂ منصبیہ میرٹھ میں داخل ہوئے اور حضرت مولانا قاری حافظ فیاض حسین انصاری اعلی اللہ مقامہٗ سے اخذ فیض کیا۔ ۱۹۱۰ء میں مدرسۂ ناظمیہ لکھنؤ میں داخلہ لیا۔ ۱۹۱۶ء میں پنجاب یونیورسٹی سے فاضلِ عربی اور الٰہ آباد یونیورسٹی سے مُلّا فاضل کے امتحانات پاس کئے۔ ۱۹۱۷ء میں منشی فاضل اور ۱۹۱۸ء میں ممتاز الافاضل کے امتحانات میں اوّل آئے۔ ۱۹۱۹ء میں مدرسۃ الواعظین لکھنؤ میں داخلہ لیا اور ۱۹۲۰ء میں تبلیغ کے لئے پشاور تشریف لائے۔ ۱۹۲۵ء میں آپ حکومت سرحد کی طرف سے قاضیِ شریعت مقرر ہوئے یہاں چھ ماہ کے قلیل عرصے میں آپ نے پشتو زبان پر عبور حاصل کر لیا، کرم ایجنسی میں آپنے حفظِ قرآن کا ایک مدرسہ قائم کیا۔

۱۹۳۲ء میں آپ نے اس عہدے سے استعفیٰ دے دیا، ۱۹۳۹ء کے تبرّیٰ ایجی ٹیشن میں آپ نے نمایاں خدمات سرانجام دیں، ۱۹۴۶ء میں نواب صاحب رامپور نے تفسیرِ قرآن لکھنے کے لئے آپ کی خدمات حاصل کیں۔

۱۹۴۷ء میں آپ پاکستان تشریف لے آئے اور لاہور کو اپنا وطنِ ثانی قرار دیا۔ ۱۹۵۷ء میں حکومتِ پاکستان نے آپ کو لاء کمیشن کا ممبر مقرر کیا، ۱۹۶۲ء میں اوقاف بورڈ کے ممبر نامزد ہوئے، اسی سال صدرِ مملکت نے آپ کو اسلامی مشاورتی کونسل کا ممبر مقرر کیا۔[۱]

۱۹۲۵ء میں مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی اور دیگر علمائے اہلِ سنّت کی طرف سے یہ چیلنج دیا گیا کہ کوئی شیعہ حافظ قرآن نہیں ہو سکتا، آپ نے اس محفل میں شرکت کی اور قرآن پاک سنایا، چنانچہ مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی خطیب جامع مسجد اہلِ حدیث اور مولانا سیّد محمد شاہ حنفی نے تحریری طور پر اقرار کیا کہ یہ نظریہ کہ شیعوں میں حافظ قرآن نہیں ہوتے، غلط ہے۔[۲] سیالکوٹ کے اس جلسے نے شیعت کی تبلیغ کا راستہ کھول دیا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریکِ ختمِ نبوّت میں آپنے نمایاں کردار ادا کیا اور ادارۂ تحفظ حقوقِ شیعہ پنجاب کی طرف سے آپنے نمائندگی کی، آپ حکومتِ پنجاب کی طرف سے قائم کردہ انکوائری کمیشن کے سامنے بھی

---

[۱] سیّد اعجاز محمد نقوی، عروج المجالس۔

[۲] ہفت روزہ "درِ نجف" سیالکوٹ۔ ۱۵، ۲۵ اگست ۱۹۲۵ء

پیش ہوئے جس کے جناب جسٹس محمد منیر مرحوم اور جناب جسٹس ایم آر کیانی مرحوم ممبر تھے۔ چنانچہ آپ سے سوال کیا گیا:

مسلمان کون ہے؟

آپ نے جواب دیا: جو شخص ۱۔ توحید ۲۔ نبوت ۳۔ قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ مسلمان کہلانے کا حقدار ہے۔ یہ تین بنیادی عقائد ہیں جن کا اقرار کرنے والا مسلمان کہلا سکتا ہے ان تین بنیادی عقائد کے معاملے میں شیعوں اور سنیوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ان تین عقیدوں پر ایمان رکھنے کے علاوہ بعض اور امور ہیں جن کو ضروریات دین کہتے ہیں، مسلمان کہلانے کا حق دار بننے کے لئے ان کی تکمیل ضروری ہے۔ ان ضروریات کے تعین اور شمار کے لئے مجھے دو دن چاہئیں لیکن مثال کے طور پر میں یہ بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ احترام کتاب اللہ، وجوب نماز، وجوب روزہ، وجوب حج مع الشرائط اور دوسرے بے شمار امور ضروریات دین میں شامل ہیں[1]

فالج میں مبتلا ہونے کی وجہ سے آپ ۴ اپریل ۱۹۶۸ء کو واصل بحق ہوئے۔ علامہ مرتضیٰ حسین صدر الافاضل مدظلہ اور مولانا نصیر الاجتہادی نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو کربلا گامے شاہ لاہور میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ جناب محمد قاسم ذابر نے "بندہ مغفور" سے آپ کی تاریخ وفات نکالی ہے۔[2]

آپ کی وفات پر ملک کے روزناموں، ہفت روزوں نے اداریئے لکھے اور مشاہیر کی طرف سے تعزیت نامے ارسال کئے گئے۔ ع

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

مولانا مرحوم علوم دینی کے علاوہ علوم جدیدہ پر بھی نظر رکھتے تھے بعض علوم جدیدہ پر تو آپ کو کافی دسترس حاصل تھی۔ آپ بے مثال خطیب، واعظ اور ذاکر اہل بیت تھے، آپ کی ایک صاحبزادی ملک کی مشہور ذاکرہ ہیں۔

---

[1] رپورٹ تحقیقاتی عدالت، ص ۲۳۳۔

[2] محمد قاسم ذابر، ماہنامہ "پیام عمل" جون، جولائی، ۱۹۶۸ء۔

مولانا سید گلاب شاہ مرحوم

ولدیت : سید دیوان شاہ

ولادت : ۱۸۷۳ء

وفات : ۱۹۳۵ء

مدفن : امام بارگاہ، دھیدوال تحصیل چکوال ضلع جہلم۔

مولانا سید گلاب شاہ ۱۸۷۳ء میں بمقام دھیدوال تحصیل چکوال ضلع جہلم میں پیدا ہوئے، آپ ابتدا ہی میں سایۂ پدری سے محروم ہو گئے آپ نے اپنی دینی تعلیم کی ابتدا للہ تحصیل پنڈدادن خان کے ایک سُنّی مدرسے سے کی، اُن دنوں مولانا فیض محمد بکھیالوی مرحوم بھی زیرِ تعلیم تھے۔ اس کے بعد ریاست رامپور (یوپی) کے مدرسۂ عالیہ میں داخل ہو گئے اور وہاں سے درسِ نظامی کی تکمیل کی۔ سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد وطن مالوف تشریف لائے اور اہلِ سنت کی ایک مسجد میں خطیب مقرر ہو گئے لیکن کچھ عرصے بعد اپنی تحقیق کی بنا پر شیعہ ہو گئے۔ آپ کے شیعہ ہونے سے گاؤں کے کافی افراد نے شیعت اختیار کر لی اور شیعوں کی الگ اذان و جماعت ہونے لگی۔ کچھ عرصے کے بعد لیفٹیننٹ سید عجائب علی شاہ مرحوم کی درخواست پر موضع دریا مال تحصیل چکوال تشریف لے آئے جہاں بارہ سال تک خطبۂ جمعہ ارشاد فرماتے رہے، پھر بلکسر تشریف لے گئے جہاں آخری عمر تک اصلاح و ارشاد میں مصروف رہے۔

۱۹۳۵ء میں آپ واصل بحق ہوئے آپ کو درس و تدریس سے خاص شغف تھا خصوصاً قرآنِ پاک کی تعلیم کو عام کرنے کا، آخر عمر میں تو آپ لوگوں کو ان کے گھروں پر جا کر بلا معاوضہ کتاب اللہ کا درس دیا کرتے تھے۔

آپ کے صاحبزادے سید فدا حسین شاہ آپ کی علمی روایات کے وارث و جانشین تھے، وہ بھی انتقال کر چکے ہیں۔[1]

---

[1] مکتوب سید ملازم حسین شاہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

مولانا سیّد گلاب علی شاہ نقوی

مولوی فاضل۔ منشی فاضل

ولدیت : سیّد صفت علی شاہؒ
ولادت : ۱۹۱۴ء
سکونت : مدرسہ مخزن العلوم جعفریہ سورج میانی ملتان۔

مولانا سیّد گلاب علی شاہ ۱۹۱۴ء میں ملھو والی تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ ہائی اسکول پنڈی گھیب میں ساتویں کلاس تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد اٹک چلے گئے اور وہاں حضرت مولانا سیّد رضی عباس مدظلہ سے ابتدائی دینی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد ۱۹۳۳ء میں خوشاب میں حضرت مولانا سیّد محبوب علی شاہ (م ۱۳۷۳ھ) سے اخذ فیض کیا۔ آپ یہاں چار سال تک رہے اور یہیں رہ کر عربی ادب میں خاص مہارت حاصل کی، پھر آپ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ چلے گئے لیکن وہاں ایک سال سے زائد نہ رہ سکے لکھنؤ میں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ حضرت مولانا سیّد صغیر حسینؒ

۲۔ حضرت مولانا سیّد عبد الحسینؒ (م ۱۳۸۱ھ)۔

لکھنؤ سے واپس آکر ۱۹۴۰ء میں اورنٹیل کالج لاہور میں داخلہ لیا اور مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد آپ اُستاذ العلماء حضرت مولانا سیّد محمد باقر نقوی (م ۱۳۸۶ھ) کی خدمت میں چک نمبر ۳۸ تحصیل خانیوال چلے گئے جہاں حضرت مولانا مرحوم سے شرح لمعہ پڑھی اور ساتھ ہی منشی کا امتحان بھی پاس کیا۔

۳ رجون ۱۹۴۱ء میں آپ شیعہ میانی ملتان آگئے جہاں اُسوقت سے اب تک خطبۂ جمعہ ارشاد فرمارہے ہیں۔ اسی سال سے یہاں دینی تعلیم کے حصول کے لئے طلبہ آنے شروع ہو گئے، جو ۱۹۵۱ء میں باقاعدہ مدرسے کی صورت اختیار کرگیا۔ مدرسہ کی عمارت اسوقت سترہ کمروں پر مشتمل ہے۔

یوں تو آپ کے شاگرد سینکڑوں سے متجاوز ہیں مگر اُن میں سے بعض حسب ذیل ہیں:

۱۔ حضرت مولانا علامہ شیخ اختر عباس نجفی مدظلہ، لاہور۔

۲۔ حضرت مولانا سیّد صفدر حسین نجفی مدظلہ، لاہور۔

۳۔ حضرت مولانا شیخ محمد حسین مدظلہ، فیصل آباد۔

۴۔ حضرت مولانا شیخ نصیر حسین مدظلہ، سرگودہا۔

۵۔ حضرت مولانا سید ساجد علی نقوی مدظلہ، راولپنڈی۔

۶۔ حضرت مولانا حافظ تصدق حسین بلوچ، لاہور۔

۷۔ حضرت مولانا محمد حسین ممتاز الافاضل، ساہیوال، سرگودہا۔

حضرت استاذ العلماء مولانا سید گلاب علی نقوی دامت برکاتہم العالیہ درس و تدریس محراب و منبر کے ساتھ ساتھ تصانیف و تالیفات کا سلسلہ بھی قائم رکھے ہوئے ہیں۔ آپ کی حسب ذیل تصانیف ہیں؛

۱۔ فروع دین میں زکوٰۃ و خمس کا مقام۔

۲۔ تبیان الخمس۔

۳۔ ترجمہ منہاج الصالحین۔

۴۔ خزینۂ ایمانیہ ترجمہ حدیقۂ سلطانیہ۔

۵۔ نوری انسان۔

اس کتاب کا جواب بنام "نوری انسان پر ایک نظر" مولانا محمد عباس فاضل عربی نے دیا جو شائع ہو چکا ہے۔[۱] دوسرے الفاظ میں اس رسالے میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمۂ اہلبیت علیہم السلام کی انسانیت سے نفی کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ علیہم السلام کی انسانیت کی نفی کے لئے عام طور پر سورۂ مائدہ کی یہ آیت پیش کی جاتی ہے؛

"قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ."[۲]

---

[۱] رپورٹ اور مختصر تعارف منظر المدارس مدرسۃ الواعظین لاہور۔ ۱۹۷۴ء تا ۱۹۷۹ء۔

[۲] القرآن الحکیم، سورۃ المائدہ۔

لیکن اس کے ساتھ ہی ہے "یھدی بہ" اور ظاہر ہے اگر نور اور کتاب دو الگ چیزیں ہوتیں تو "بہ" کی بجائے "بھما" آتا۔ ہمارے اس قول کی تائید آیت اللہ روح اللہ خمینی مدظلہ کے حبیب خاص آیت اللہ محمد حسین طباطبائی (م ۱۴۰۱ھ) نے بھی کی ہے، چنانچہ اس آیت کے ذیل میں فرماتے ہیں:

"کون المراد بالنور ھو القرآن وعلیٰ ھذا فیکون قولہ "کتاب مبین" معطوفاً علیہ عطف تفسیر والمراد بالنور والکتاب المبین جمیعاً القرآن، وقد سمی اللہ تعالےٰ القرآن نوراً فی موارد من کلامہ کقولہ تعالیٰ " واتبعوا النور الذی انزل معہ " (الاعراف: ۵۷) وقولہ "فآمنوا باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا" (التغابن) وقولہ "وانزلنا الیکم نوراً مبیناً" (النسآء: ۱۷۴)[1]

حضرت استاذ العلماء مدظلہ اس بات سے بھی بے خبر نہیں کہ دین اور دینی تعلیم کی ابتدا پہلے اپنے گھر سے ہونی چاہیئے۔ چنانچہ آپ کے حسب ذیل صاحبزادگان درس نظامی کے فارغ ہیں:

۱۔ مولانا سید ابوالحسن احمد۔ آپ ۱۹۴۱ء میں ٹھوا لی ضلع اٹک میں پیدا ہوئے۔ مدرسہ مخزن العلوم جعفریہ ملتان سے درس نظامی کی تکمیل کی اور آج کل اسی مدرسے میں مدرس ہیں۔

۲۔ مولانا سید محمد تقی۔ آپ ۱۹۴۹ء میں میانی ملتان میں پیدا ہوئے مڈل پاس کرنے کے بعد اسی مدرسے میں داخل ہوکر درس نظامی سے فارغ ہوئے فاضل عربی کا امتحان دیا اور پورے بورڈ میں اوّل آئے۔ کوئی دس سال تک اسی مدرسے میں مدرس رہے آج کل قم میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

۳۔ مولانا سید علی اصغر شاہ۔ آپ ۱۹۵۱ء میں پیدا ہوئے۔ اسی مدرسے سے سند فراغ حاصل کی پھر فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔ آج کل مدرسہ مخزن العلوم ہی میں مدرس ہیں۔

۴۔ مولانا سید علی رضا نقوی۔ آپ ۱۹۵۹ء میں پیدا ہوئے۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد مدرسہ مخزن العلوم میں پڑھ رہے ہیں۔

---

[1] آیت اللہ سید محمد حسین طباطبائیؒ، تفسیر المیزان، ج ۵، ص ۲۶۳۔ طبع تہران۔

حضرت استاذ العلماء ایک حق گو اور نڈر عالم دین ہیں، کلمۂ حق کہنے میں کسی لومۃ لائم کی پرواہ نہیں کرتے عقیدہ توحید پر عامل اور شرک و بدعت کے قامع ہیں۔ حق بات پر ڈٹ جانے والے اور باطل کے خلاف نبرد آزما ہونے والے ہیں۔ اللہ آپ کا سایہ تا دیر قائم رکھے۔ آپ کی وجہ سے آپ کے علاقے کے بیسیوں طلبہ علوم دین سے بہرہ ور ہوئے۔

آپ کے بھتیجے اور حضرت مولانا سید ساجد علی نقوی مدظلہ کے بھائی شیخ الادب والفنون حضرت مولانا سید شبیر علی نقوی مدظلہ اسی مدرسے میں مدرس ہیں، جن کا ذکر اپنے مقام پر آئے گا۔

مولانا گلزار حسین حیدری

ولدیت : جناب غلام حسین

ولادت : ۱۹۴۷ء

سکونت : خوشرانہ ڈاک خانہ جاڑا ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

مولانا گلزار حسین حیدری ۱۹۴۷ء میں خوشرانہ ڈاک خانہ جاڑا ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کے ایک مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۵ء میں مڈل پاس کیا اور اس کے بعد جامعہ علمیہ باب النجف جاڑا ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں داخل ہوگئے۔ مروجہ درسِ نظامی کی تحصیل اسی مدرسے سے کی، آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے :

۱۔ حجۃ الاسلام مولانا غلام حسن مدظلہ، فاضل عراق مدرسِ اعلیٰ۔

۲۔ مولانا کاظم حسین اثیر جاڑوی۔

۳۔ حضرت مولانا حاجی ناصر حسین۔

سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ دو سال بستی عظیم تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان، دو سال کوٹ سلطان تحصیل و ضلع لیہ، ایک سال جنڈ ضلع اٹک اور چار سال ٹھٹھہ محمد شاہ ضلع جھنگ اور کوئی چھ ماہ بستی ڈیوالہ ڈیرہ اسمٰعیل خان میں بطور خطیب رہے۔ کئی شہروں میں مجالس عزا سے خطاب فرما چکے ہیں۔[1]

[1] مکتوب مولانا مدظلہ، بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

مولانا گلزار حسین محمدی

فاضلِ عربی

ولدیت : دوست محمد

ولادت : ۵ اپریل ۱۹۴۳ء

سکونت : دیووال تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا

مولانا گلزار حسین محمدی ۵ اپریل ۱۹۴۳ء کو علی پور نزد بھیرہ ضلع سرگودہا میں پیدا ہوئے آپ نے ابتدائی دینی تعلیم مدرسہ محمدیہ دیووال میں حاصل کی، درجۂ ثانیہ کے بعد حضرت مولانا قنبر فاضل لکھنؤ کے حکم پر دارالعلوم محمدیہ دیووال تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا تشریف لے گئے۔ مروجہ درسِ نظامی کے ساتھ ساتھ فاضلِ عربی کا امتحان بھی امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔

دارالعلوم محمدیہ سرگودھا میں آپ کے حسبِ ذیل اساتذہ تھے :

۱۔ حضرت مولانا نصیر حسین نجفی مدظلہ۔

۲۔ حضرت مولانا غلام مہدی مرحوم فاضل لکھنؤ۔

۳۔ حضرت مولانا نذر حسین ظفر مدظلہ۔

۴۔ حضرت مولانا سبطِ احمد۔

۵۔ حضرت مولانا غلام حیدر۔

فاضلِ عربی کا امتحان پاس کرنے کے بعد آپ جامعہ امامیہ مدرسۃ الواعظین کراچی تشریف لے گئے اور چند ماہ حضرت مولانا علامہ محمد مصطفےٰ جوہر مدظلہ العالی کی خدمتِ اقدس میں رہے لیکن خرابیٔ صحت کی وجہ سے واپس تشریف لے آئے اور سرکاری ملازمت اختیار کر لی۔ آج کل ہر جمعہ کو جامع مسجد شیعہ دیووال میں درسِ قرآن دیتے ہیں جس میں مؤمنین نہایت ذوق و شوق سے شرکت کرتے ہیں[1]۔

خداوندِ عالم نے مولانا کو تین صاحبزادے عطا فرمائے ہیں خداوندِ عالم انہیں تادیر زندہ و سلامت رکھے اور علمِ دین کا وافر حصہ عطا فرمائے۔ آپ مجالس کے ذریعے بھی تعلیماتِ آلِ محمدؐ کو عام کرتے ہیں۔

[1] مکتوب مولانا ملک ریاض حسین مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

مولانا لطف علی خان

مولانا سیّد لطف علی خان محمد شفیع، سیّد یوسف بھکری کی اولاد سے تھے قطب الملک نے انہیں دربارِ شاہی سے لطف علی خان لقب دلوایا تھا۔ انہوں نے مذہب شیعہ کی حمایت میں طلسم سعادت لکھی تھی۔[۱] ملا محسن ٹھٹھوی کی آپ ہی کے یہاں پرورش ہوئی۔

ولادت : ۱۳۰۹ھ

وفات : ۱۳۸۴ھ

مولانا لقا علی حیدری

مدفن : کراچی

مولانا لقا علی حیدری ۱۳۰۹ھ میں بدایوں میں پیدا ہوئے۔ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ میں مبلغ کلاس میں داخلہ لیا نوکری چھوڑ کر ہندوستان کے چپے چپے میں عیسائیوں، آریوں، ہندوؤں اور قادیانیوں سے مناظرے کئے۔ افریقہ، چین، برما، سیلون تک تبلیغ کے لئے گئے۔ غضب کی تقریر کرتے تھے۔ حافظہ بہت تیز تھا۔ محرم ۱۳۸۴ھ/۲ رجون ۱۹۶۴ء میں کراچی میں رحلت کی آپ کی حسب ذیل تصانیف ہیں۔

۱۔ الامامیہ۔

۲۔ شہید کربلا کی کہانی ایک بیوہ کی زبانی (اردو۔ انگریزی)۔

۳۔ شیعہ اور سنی بھائیوں کو ایک صلاح نیک۔

۴۔ حیات مسیح از قرآن پاک پر تبصرہ (رد قادیانیت)۔

۵۔ سرگزشت۔

۶۔ الجنۃ۔

۷۔ فلسفۂ موت و حیات۔[۲]

۱۔ مقدمہ دیوان محسن ٹھٹوی، ص ۲۰۔

۲۔ مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۴۴۱۔

مولانا سیّد محب حسین نقوی

ولدیت : سیّد محمد نواز شاہ مرحوم

ولادت : ۱۵ راکتوبر ۱۹۲۳ء

سکونت : نزد کربلا شریف، بہاولپور شہر

مولانا سیّد محب حسین نقوی ۱۵ ر اکتوبر ۱۹۲۳ء کو خانواں گھلواں تحصیل لودھراں ضلع ملتان میں پیدا ہوئے مارچ ۱۹۲۸ء میں پرائمری اسکول خانواں میں داخل ہوئے، ۱۹۳۲ء میں پرائمری پاس کی۔ مدرسہ مستمد المسلمین حیات پور تحصیل لودھراں میں داخلہ لیا، مولانا محمد اسمٰعیل حیات پوری سے ابتدائی علوم و فنون پڑھے، علم منطق و علم معانی کے لئے مولانا اللہ ڈیوایا کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا اس کے بعد آپ ۱۹۴۴ء میں مدرسہ باب العلوم ملتان تشریف لے گئے اور مولانا سیّد زین العابدین مرحوم اعلی اللہ مقامہٗ سے علوم اہلِ بیت علیہم السّلام حاصل کئے۔ کچھ عرصہ کے لئے نجف اشرف بھی تشریف لے گئے اور آیۃ اللہ سیّد محسن الحکیم رحمہ اللہ سے اجازۂ روایت لیا لیکن وہاں زیادہ عرصہ نہ ٹھہر سکے کیونکہ آپ کے والد شدید بیمار ہو گئے تھے آپ واپس وطن تشریف لائے، سترہ دن آپ نے والد ماجد کی خدمت کی، اس کے بعد والد صاحب کا انتقال ہوگیا۔

۱۹۶۹ء میں لوکی تحصیل لودھراں میں امامِ جماعت رہے، پھر بہاولپور شہر تشریف لے گئے اور ایک مسجد کی بنیاد رکھی۔ اہلِ سنّت کی طرف سے انتہائی مخالفت کے باوجود آپ اپنے مشن میں کامیاب رہے۔ سمہ سٹہ جنکشن میں مسجد و امام بارگاہ کی بنیاد رکھی جہاں آج کل نمازِ با جماعت ادا ہو رہی ہے اپنے گاؤں خانواں گھلواں میں جامع مسجد اور مدرسہ انوار الحجۃ کا سنگِ بنیاد رکھا جو ترقی کی راہ پر گامزن ہے، اس مدرسے کو مؤمنین خانواں کے علاوہ حضرت مولانا بھی خصوصی امداد مرحمت فرماتے ہیں۔

آپ نے ایک کتاب "ارشاد الطاہرین لنجاۃ المؤمنین" بھی تحریر فرمائی ہے جو ابھی تک زیورِ طباعت سے آراستہ نہیں ہوسکی۔

مناظرے:

آپ نے کئی ایک مناظرے بھی کئے ہیں جن کی تفصیل حسبِ ذیل ہے :

۱۔ مناظرہ واہی جوگیاں تحصیل احمد پور شرقیہ :

آپ نے واہی جوگیاں میں ایک دیوبندی مولوی، مولوی محمد علی سے مناظرہ کرنا تھا جس کی تاریخ، جگہ اور وقت احاطۂ تحریر میں آچکی تھی، مناظرہ مندرجہ ذیل مسائل پر ہونا تھا :

۱۔ مسئلۂ فدک ۔ ۲۔ مسئلہ بناتِ رسولؐ ۔

مولانا میدانِ مناظرہ میں پہنچ گئے مگر مولانا محمد علی تشریف نہ لائے ان کے ساتھیوں نے بہانہ یہ کیا کہ فساد کا خطرہ ہے اس لئے مناظرہ کو منسوخ کیا جائے۔ مؤمنین نے یہ سُن کر کامیابی کے نعرے لگائے اور مولانا مدظلہ کو کاندھے پر اٹھا لیا۔

۲۔ مناظرۂ بہاولپور :

دوسرا مناظرہ محلہ مسجد مچھلی بازار بہاولپور میں بعد نمازِ جمعہ ہوا، سُنّیوں کی طرف سے مندرجہ ذیل علماء نے شرکت کی :

۱۔ مولانا صادق محمد ناظم امورِ شرعیہ۔
۲۔ مولانا محمد علی شربت فروش جو بیس سال سے شاہی جامع مسجد میں درسِ حدیث دے رہے تھے، اور
۳۔ بہاولپور یونیورسٹی کے نائب مولانا محمد عبد اللہ۔

مناظرہ کا موضوع تھا "ناراضگیٔ سیدہ فاطمہؑ بہ ابوبکرؓ دربارۂ فدک"۔

چنانچہ بخاری اور تفسیر معالم التنزیل سے عبارات دکھائی گئیں لیکن مولانا محمد عبد اللہ نے خلط مبحث کیا اور اُدھر مجمع نے شور مچا دیا کہ چلو نمازِ عصر کا وقت ہو گیا ہے اذان دو۔ چنانچہ حسبِ عادت اذان دی گئی۔ شیعہ اُس وقت بہت خوش تھے، مولانا کو کاندھے پر بٹھا کر جلوس نکالا۔

تیسرا مناظرہ اہلِ سنّت کے ایک عالم مولانا قادر بخش سے دربارۂ متعہ ہوا اور مسند ابوداؤد طیالسی دکھا کر خاموش کردیا گیا۔ ——— مولانا مدظلہ العالی ملک کے اکثر مقامات پر مجالس عزا پڑھ چکے ہیں۔[1]

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

راقم کی حضرت علامہ سے ملاقات ہے آپ کے وعظ میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے، مجمع کشاں کشاں آپ کی طرف چلا آتا ہے، خداوند عالم مزید توفیقات عنایت فرمائے۔

حافظ خواجہ محبوب حسین

حافظ خواجہ محبوب حسین نے آغاز جنوری ۱۹۷۸ء میں انتقال کیا۔[1]

مولانا سیّد محبوب علی شاہ

ولدیت : سیّد فتح نور شاہؒ

ولادت : ۱۹۰۱ء

وفات : ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء

مدفن : خوشاب

مولانا سیّد محبوب علی شاہ ۱۹۰۱ء میں سگھر تحصیل تلہ گنگ ضلع اٹک میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم اہلسنت کے دینی مدارس میں حاصل کی اس کے بعد استاذ العلماء حضرت مولانا محمد باقرؒ چکڑالوی کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر سلطان المدارس لکھنؤ چلے گئے اور وہاں کے اساتذہ سے درس لیا۔ سلطان المدارس میں آپ کے حسبِ ذیل اساتذہ تھے،

۱۔ حضرت مولانا محمد رضاؒ (م ۱۳۴۰ھ)۔

۲۔ حضرت مولانا محمد باقرؒ (م ۱۳۴۶ھ)۔

۳۔ حضرت مولانا سبط حسنؒ (م ۱۳۵۴ھ)۔

وطن واپسی پر اٹک پڈھرار تحصیل خوشاب میں دینی علوم کے دریا بہاتے رہے اور ۱۹۳۲ء میں خوشاب آگئے اور علوم آل محمد علیہم السّلام کو عام کرتے رہے۔

مولانا مرحوم وسیع النظر خوش خلق تھے نحو میں سیبویہ وقت تھے۔ مناظرہ میں لاثانی تھے، عربی ادب پر عبور

---

[1] پیامِ عمل، فروری ۱۹۷۸ء، ص ۱۳۱۔

حاصل تھا عموماً طلبہ کو ازہر (مصر) کا نصاب پڑھاتے تھے آپ نے مختلف مناظروں میں بھی حصہ لیا مناظرہ مست پور جو مرزائیوں اور شیعوں کے درمیان تھا اور شیعوں کی طرف سے مولانا مرزا یوسف حسین مدظلہ مناظر تھے مرحوم بھی اس میں شامل تھے اس کے علاوہ کئی مناظروں میں شرکت کی جن میں متعدد اشخاص نے شیعت اختیار کی۔

مولانا مرحوم کا ایک بہت بڑا کتب خانہ تھا اور تقریباً تمام ہی ماخذات موجود تھے آپ کئی کتابوں کے مصنف ہیں جن میں سے حسب ذیل دو شائع ہو چکی ہیں۔

۱۔ ہارون محمدی۔

۲۔ بخاری کا صحیح فیصلہ۔

آپ کے حسب ذیل شاگرد ہیں:

۱۔ استاذ العلماء حضرت مولانا سید گلاب علی شاہ مدظلہ۔

۲۔ مولانا محمد شریف صدر الافاضل (م ۱۹۴۶ء)۔

۳۔ مولانا ملک مہدی حسن (م ۱۹۸۱ء)۔

۴۔ مولانا عطا محمد پڈھراڑ

۵۔ مولانا غلام محمد نجفی۔

۶۔ مولانا غلام شبر شاہ خوشاب۔

۷۔ مولانا سید کرامت علی گلگت۔

۸۔ مولانا محمد حسین ملتان۔

۹۔ مولانا سردار حسین پڈھراڑ۔

۱۰۔ مولانا سید عاشق حسین رح

۱۱۔ مولانا محمد شاہ قریشی۔

مولانا مرحوم اپنے وقت کے امام النحو اور بہترین خوشنویس تھے چوّن سال کی عمر میں ۲۷/۱۳

۱۹۵۴ء میں وفات پائی اور اپنے گھر خوشاب ہی میں دفن ہوگئے۔[۱]

مولانا سید محسن جلالی مرحوم

ولدیت : علامہ سید علی جلالی مرحوم

ولادت : ۱۲ر محرم الحرام ۱۳۳۰ھ

وفات : ۲۰ر صفر المظفر ۱۳۹۶ھ

مدفن : نجف اشرف

مولانا سید محسن جلالی ۱۲ر محرم الحرام ۱۳۳۰ھ میں سامرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنے والد حجۃ الاسلام مولانا سید علی جلالی اعلی اللہ مقامہ کے ہمراہ کربلائے معلی تشریف لائے اور حضرت آیت اللہ مجاہد اکبر مرزا محمد تقی شیرازی کے محضر اقدس میں ناصیہ فرسا ہوئے۔ تمام علوم عقلی و نقلی و سطحیات سے فارغ ہو کر نجف اشرف کی طرف ہجرت فرمائی اور وہاں پر آپ نے حسب ذیل اساتذہ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔

اساتذہ :

۱۔ امام الفقیہ حضرت علامہ مرزا محمد حسین نائینی۔

۲۔ حضرت علامہ شیخ ضیاء الدین العراقی۔

۳۔ آیت اللہ سید ابوالحسن اصفہانی۔

۴۔ آیت اللہ العظمیٰ مرزا محمد ہادی خراسانی اعلی اللہ مقامہم۔

درجۂ اجتہاد کے منازل پر فائز ہو کر درس و تدریس کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ کی تالیفات مندرجہ ذیل ہیں :

تالیفات :

۱۔ تعلیقہ علی الکفایہ فی اصول الفقہ۔

۲۔ تنبیہ الامہ الی احادیث الائمۃ۔

---

[۱] مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۴۴۵۔

۳۔ المنتخب من الاحادیث والخطب۔
۴۔ مصباح الہدیٰ فی اصول دین المصطفیٰ۔
۵۔ حقیقۃ التناسخ وابطالہ فی الفلسفۃ۔
۶۔ تقریرات دروس اساتذہ فی الفقہ والاصول۔

آپ کربلاءِ معلیٰ میں حرم حضرت امام حسین علیہ السلام میں نمازِ فجر پڑھایا کرتے تھے اور حرم حضرت عباسؑ میں ظہر و مغربین کی جماعت فرماتے تھے۔

آپ حُسنِ خُلق و زُہد و وَرع میں اپنی مثال آپ تھے۔ فقراء و مساکین کے ساتھ ہمدردی کے ساتھ پیش آتے تھے۔ یہ علم و عمل کا ستون ۲۰ صفر المظفر ۱۳۹۶ھ کو واصل بحق ہوا اور آپ کو صحنِ علوی نجفِ اشرف میں سپردِ خاک کیا گیا جس میں مراجع عظام علماء و فضلاء پاک و ہند نے شرکت کی۔

آپ کے حسبِ ذیل پانچ فرزند ہیں۔ الحمد للہ تمام کے تمام زیورِ علوم اہلبیت علیہم السلام سے آراستہ ہیں۔

<u>فرزند:</u>

۱۔ حجۃ الاسلام سیّد محمد تقی جلالی مقام حمزہ و قاسم میں ایک مدرسے کے مہتمم ہیں۔
۲۔ حجۃ الاسلام سیّد محمد حسین جلالی دوبئی۔
۳۔ حجۃ الاسلام سیّد محمد رضا جلالی تہران میں امام جمعہ و جماعت ہیں اور درس و تدریس میں مشغول ہیں۔
۴۔ مولانا سیّد محمد جواد کربلای معلّی میں مقیم ہیں اور وہیں تحصیل علوم میں مشغول ہیں۔
۵۔ مولانا سیّد محمد کربلا معلیٰ میں مقیم ہیں اور وہ تحصیل علوم میں مشغول ہیں۔[1]

اللہ مزید توفیقات عنایت فرمائے اور تمام صاحبزادگان کو اپنے والد کے نقشِ قدم پر چلنے کی

---

[1] ملخص از مکتوب سیّد ناصر الدّین الرضوی مقیم حوزۂ علمیہ قم (ایران)۔

توفیق عنایت فرمائے۔ واضح رہے کہ مولانا مرحوم کا تعلق بلتستان سے ہے۔

مولانا سیّد محسن علی سبزواری

ولادت : ۱۲۷۷ھ

وفات : ۱۳۴۷ھ/۱۹۲۸ء

مولانا سید محسن علی سبزواری لاہور کے مشہور شیعہ علماء میں سے تھے، بہترین خطیب تھے حضرت مولانا علامہ سیّد علی حائری سے خاص مراسم تھے۔ آپ نے اپنی تبلیغ سے سینکڑوں افراد کو مذہب شیعہ میں داخل کیا، ۵ محرم ۱۳۴۷ھ/۲۳ جون ۱۹۲۸ء کو رحلت فرمائی۔

"نور العین فی جواز البکاء علی الحسین" آپ کی تصنیف ہے [1]

مولانا سیّد محسن علی کاظمی مرحوم

ولدیت : جناب سیّد خادم حسین

ولادت : ۱۹۰۸ء

وفات : ۹ نومبر ۱۹۶۴ء

مدفن : چھینہ ضلع بھکر

مولانا سیّد محسن علی کاظمی ۱۹۰۸ء میں چھینہ تحصیل و ضلع بھکر میں پیدا ہوئے آپ کے والد مرحوم کا شمار پنجاب کے مشاہیر ذاکرین میں ہوتا تھا، مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ استاذ العلماء مولانا سیّد محمد باقر کے پاس چک نمبر ۳۸ خانیوال تشریف لے گئے۔ پھر امروہہ اور مدرسۃ الواعظین لکھنؤ چلے گئے۔

مرحوم سرائیکی میں تقریر فرمایا کرتے تھے، آپ نے چاہ مطروالا بھکر کی بلوچ برادری کو شیعہ بنایا۔

آپ کے صاحبزادے سیّد ارشاد حسین آج کل مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں زیر تعلیم ہیں۔ [2]

---

[1] مولانا سیّد مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۴۴۷۔

[2] مکتوب سیّد ارشاد حسین بنام سیّد محمد ثقلین کاظمی۔

مولانا ملک محسن علی عمرانیؒ

ولدیت : مولوی خدا بخشؒ
ولادت : مارچ ۱۹۱۷ء
وفات : ۳۰ر مارچ ۱۹۷۹ء

مولانا ملک محسن علی عمرانی مارچ ۱۹۱۷ء میں ڈیرہ اسمٰعیل خان میں پیدا ہوئے آپ نے میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد کچھ عرصے تک دینی تعلیم حاصل کی اُس زمانے کے ڈیرہ اسمٰعیل خان کے مشہور ذاکر اہلِ بیت محمود مولائیؒ سے فنِ خطابت سیکھا۔ شعر و شاعری ورثہ میں پائی تھی چنانچہ اس میدان میں بھی آپ نے خوب ترقی کی۔ آپ کے شاعری کے دو مجموعے بھی ہیں۔ بنام

۱۔ آشوبِ فرات۔

۲۔ سلسبیل مودت۔

آخرت کے بارے میں اُن کے یہ دو شعر بہت مشہور ہیں:

حسنین کی الفت کا صلہ پاؤں گا محسن — محشر میں جو با دیدۂ نم جاؤں گا محسن
کرب و بلا کے مسافر کی ہے غم ناک کہانی — بیکار نہ جائے گی میری اشک فشانی

شعر و شاعری کے علاوہ بعض نثری مضامین بھی آپ کی یادگار ہیں۔

مولانا عمرانی مرحوم ایک پُرجوش خطیب تھے۔ شیعہ مطالبات منوانے کے لئے بھی آپ نے کافی کام کیا تھا تحریک پاکستان کے زمانے میں بھی آپ مُسلم لیگ کے سرگرم کارکن رہے۔

۳۰ر مارچ ۱۹۷۹ء کو آپ عالم جاودانی کی طرف سدھار گئے۔

مولانا شیخ محسن علی

ولدیت : مولانا حسین جان مرحوم
ولادت : ۱۳۶۰ھ / ۱۹۴۰ء
فاضل نجف — سکونت : جامعۃ اہل البیت، ایف سیون فور، اسلام آباد

مولانا شیخ محسن علی مدظلہ العالی ۱۳۶۰ھ / ۱۹۴۰ء بمقام منتوکہ بلتستان کے ایک علمی اور دینی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد مولانا حسین جان (م ۱۳۷۴ھ) سے حاصل کی ان کی وفات کے

بعد بلتستان کے نامور عالمِ دین حضرت مولانا سیّد احمد الموسوی مدظلہ العالی کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ ۱۳۸۲ھ میں مدرسہ مشارع العلوم حیدر آباد (سندھ) تشریف لے گئے، ایک سال بعد دارالعلوم جعفریہ خوشاب تشریف لے آئے اور حضرت مولانا شیخ محمد حسین حال مدرسِ اعلیٰ جامعۃ المعصومین سدھو پورہ فیصل آباد سے اسباق حاصل کئے۔ دو سال بعد جامع المنتظر لاہور تشریف لے گئے جہاں دیگر علماء کے علاوہ حضرت مولانا علامہ سیّد صفدر حسین نجفی سے اخذ فیض کیا۔ ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۶ء میں نجفِ اشرف تشریف لے گئے، جہاں حسبِ ذیل اساتذہ سے علوم آلِ محمد علیہم السلام حاصل کئے۔[۱]

۱۔ آیۃ اللہ العظمیٰ سیّد ابو القاسم الخوئی مدظلہ العالی۔

۲۔ آیۃ اللہ العظمیٰ سیّد محمد باقر الصدر الشہید (م ۱۹۸۰ء)۔

آٹھ سال تک نجفِ اشرف میں رہنے کے بعد ۱۹۷۴ء میں پاکستان تشریف لے آئے اور اسلام آباد کو اپنا مستقر بنایا اور ایک مدرسہ جامعۃ اہل البیت کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۷۹ء میں اس مدرسے ایک ماہنامہ "الزہرا" جاری کیا جو اب بند ہو چکا ہے۔ اس رسالے میں اچھے علمی مضامین شائع ہوتے تھے۔ ۱۹۸۱ء میں نوجوانوں کے لئے ایک سلسلۂ درس شروع کیا تاکہ ایک انقلابی کیفیت پیدا کی جاسکے جو تادمِ تحریر جاری ہے بلکہ ہفتے میں چار مختلف مقامات پر بعد از نماز مغرب درس دیتے ہیں۔ خداوند عالم اس ہدایت کو جاری و ساری رکھے۔

مولانا شیخ محسن علی مدظلہ عربی، فارسی اُردو اور بلتستانی زبانوں پر قدرت کاملہ رکھتے ہیں، آپ کئی کتابوں کے مؤلف ہیں جن میں سے ۱۔ "النہج السوی فی معنی المولیٰ والولی"۔

یہ کتاب عربی زبان میں ہے، ۱۹۶۸ء میں نجفِ اشرف سے شائع ہوئی۔

حدیثِ غدیر میں لفظِ "مولیٰ" اور آیتِ ولایت کے لفظِ "ولی" پر قرآن و سُنّت اور عربی ادب کی روشنی میں بحث کی گئی ہے مگر یاد رہے کہ کتب اہلِ سُنّت میں حدیثِ غدیر کے رواۃ پر جرح کی گئی ہے

۲۔ "المعجم المفہرس لتألیفات اہل السنّۃ فی فضائل اہل البیتؑ"۔

---

[۱] مولانا سیّد علی بن علامہ سیّد احمد موسوی مدظلہ۔ النہج السوی فی معنی المولیٰ والولی۔ طبع نجف اشرف۔

یہ ان کتب کی ایک فہرست ہے جو علمائے اہل سنت نے اہل البیت علیہم السلام کے فضائل میں تالیف کی ہیں ان میں اُن سات سو کتب کے نام وسن و محلِ طباعت وغیرہ کا ذکر ہے۔[۱] ۳۔ اسلامی فلسفہ اور مارکسزم، بہ بحث کا اسلامی تصور
مولانا موصوف کے ان کتابوں کے علاوہ ماہنامہ "الزہرا" میں پچاسیوں مضامین شائع ہو چکے ہیں۔

حضرت علامہ شیخ محسن علی اس وقت جامعۃ اہل البیت اسلام آباد کے مدرسِ اعلیٰ ہیں جہاں تشنگانِ علومِ دینی کو سیراب فرما رہے ہیں، آپ ایک خاموش طبع عالم ہیں، موقع و محل دیکھ کر بات کرتے ہیں۔ اسلام آباد شیعہ کنونشن ۱۹۸۰ء منعقد کرانے میں آپ کا فی عمل دخل تھا۔

مولانا سیّد محفوظ الحسنین کاظمی فاضل عربی

ولدیت : سیّد منگے شاہ کاظمی
ولادت : ۲۵ر اکتوبر ۱۹۵۳ء
سکونت : چکری (تھانہ چونترہ) تحصیل و ضلع راولپنڈی

مولانا سیّد محفوظ الحسنین کاظمی ۲۵ر نومبر ۱۹۵۳ء کو تھانہ چونترہ کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم اپنے تایا جناب سیّد حسن شاہ کاظمی سے حاصل کی۔ مڈل کا امتحان پاس کرنے کے بعد ۱۹۶۸ء میں مدرسہ باب العلوم ملتان میں داخل ہو گئے اس مدرسے میں آپ کے حسبِ ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ حضرت مولانا سیّد محمد یار شاہ مدظلہ۔
۲۔ مولانا سیّد امداد حسین شیرازی مدظلہ۔
۳۔ مولانا سیّد رضی عباس ہمدانی مدظلہ۔
۴۔ مولانا سیّد غلام عباس گردیزی مدظلہ۔

شرح لمعہ اور شرح جامی تک کی کتب یہاں پڑھنے کے بعد ۱۹۷۰ء میں جامعہ امامیہ لاہور آ گئے جہاں سے ۱۹۷۲ء میں فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔ اس مدرسے میں آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے:

۱۔ حضرت مولانا سیّد محمد عباس مدظلہ۔

---

[۱] انٹرویو بذریعہ بلال مہدی بمقام اسلام آباد۔

۲۔ حضرت مولانا محمد امیر مدظلہ۔

۳۔ حضرت مولانا ملک ظفر عباس مدظلہ۔

۱۹۷۷ء میں او ٹی کا امتحان پاس کیا۔ آج کل آپ چکری ضلع راولپنڈی کے ایک اسکول میں عربی کے اُستاذ ہیں اور مقامی مسجد میں امام جماعت بھی ہیں۔[1]

مولانا مدظلہ مذہبی کاموں کے ساتھ ساتھ سماجی کاموں میں بھی خوب حصہ لیتے ہیں۔

ولدیت : مولانا سید آفتاب حسینؒ

ولادت : ۱۳۱۷ھ

وفات : ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۱ء

مدفن : باغ خراسان، کراچی

مولانا سید محمد دہلویؒ

مولانا سید محمد دہلوی ۱۳۱۷ھ/ ۱۸۹۹ء پیپتن ہیڑی ضلع بجنور (یوپی) کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے ابھی آپ چار سال ہی کے تھے کہ والد کا انتقال ہو گیا آپ کی والدہ نے آپ کو حافظ قاری سید عباس حسینؒ[2] کی خدمت میں بھیج دیا ابھی ایک سال بھی نہ گزرا تھا کہ والدہ محترمہ نے بھی داعی اجل کو لبیک کہا۔ اب آپ کی تعلیم کا ذمہ مولانا مرزا محمد حسنؒ اور مولانا سید محمد ہارونؒ نے لیا، کافیہ تک پڑھنے کے بعد آپ مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام مؤلف۔

[2] مولانا حافظ قاری سید عباس حسینؒ ۱۲۷۴ھ میں دہلی میں پیدا ہوئے، عربی منقولات و معقولات میں فاضل تھے قرآن پاک کے حافظ تھے اور قرأت سبعہ کے قاری، پہلے دہلی کالج میں عربی کے استاذ تھے اس کے بعد مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں شیعہ ڈین کی حیثیت سے چلے گئے۔ صفر ۱۳۴۵ھ میں واصل بحق ہوئے۔ آپ نے حسب ذیل کتابیں تالیف کیں:

۱۔ الفرائد البهیه (عربی منطق)۔ ۲۔ ہدایۃ الصلوٰۃ (اُردو)۔ ۳۔ ہدایۂ ناصریہ (اردو)۔ ۴۔ نکاح بیوگان (اُردو)۔ ۵۔ المتین (منطق)۔ ۶۔ حسام عباسی۔ ۷۔ کشکول عباسی۔ ۸۔ شرح صدرا۔ ۹۔ کتاب الحرف ما بین النحو والصرف۔ ۱۰۔ غایۃ الافکار۔ ۱۱۔ ازالۃ الاوہام در علم باری تعالیٰ۔ (مطلع الانوار، ص ۳۰۴)۔

چلے گئے جہاں چار سال تک رہے اس کے بعد آپ کو مولانا مقبول احمد[1] نے رامپور بلوالیا مدرسۂ عالیہ رامپور میں آپ نے دیگر علماء کے علاوہ حضرت مولانا شیخ محمد طیب عرب مکی سے اخذ فیض کیا اور پنجاب یونیورسٹی سے فاضل عربی کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا اس کے بعد آپ عربک اسکول دہلی میں عربی کے استاد مقرر ہوئے۔

ملازمت کے ساتھ ساتھ تقریر اور تحریر کی طرف بھی متوجہ ہوئے فن خطابت میں نام پیدا کیا خواجہ حسن نظامی مرحوم نے آپ کو "خطیب اعظم" کا خطاب دیا۔ حسب ذیل کتابیں آپ نے تصنیف فرمائیں۔

۱۔ نور العصر۔

---

[1] مولانا حاجی مقبول احمد ۱۲۸۷ھ میں دہلی کے ایک سنی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ اپنی تحقیق سے شیعہ ہوئے، مولانا سید محمد کے والد ماجد مولانا سید آفتاب حسین کی شاگردی اختیار کی۔ ۱۳۴۰ھ میں واصل بحق ہوئے۔ مرحوم بہترین خطیب اور مناظر تھے چونکہ آپ ایک انتہا پسند سنی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اس لئے ردعمل کے طور پر آپ نے بھی سنیوں کے خلاف سخت رویہ اختیار کیا۔ آپ کی تصانیف حسب ذیل ہیں:

۱۔ ترجمہ و تفسیر قرآن: تفسیر میں آپ بعض ضعیف روایات بھی لے آئے ہیں جو حد اعتبار سے ساقط ہیں اس لئے علماء نے کہا ہے کہ تحریف قرآن کے بارے میں مولانا مرحوم جو روایات لائے ہیں ان پر اعتبار نہ کیا جائے، کیونکہ ان کی کوئی اصل نہیں۔

۲۔ ترجمہ اسنی المطالب فی ایمان ابی طالب از سید احمد زینی دحلان مفتی مکہ۔

۳۔ مقبول پرائمر (پانچ حصے، دینیات)

۴۔ زائچہ تقدیر۔

۵۔ ترجمہ حلیۃ المتقین از مجلسیؒ۔

۶۔ وظائف مقبول۔

۷۔ مفتاح القرآن۔ (مطلع الانوار، ص ۶۴۴)۔

۲۔ مقدمہ تفسیر قرآن جو پانچ سو صفحات پر مشتمل تھا مگر تقسیم ملک کے وقت ضائع ہو گیا۔
۳۔ ترجمہ مقتل ابی مخنف۔
۴۔ رسول اور ان کے اہلبیت
۵۔ ترجمہ رسالہ نمازِ جمعہ۔ اس میں نمازِ جمعہ کی فرضیت ثابت کی گئی ہے۔
۶۔ معجزاتِ آئمۂ اطہار۔
۷۔ سو ڈائریوں پر مشتمل تحقیقی مضامین لکھے جو ابھی تک طبع نہ ہو سکے۔

پاکستان بننے کے بعد آپ کراچی آ گئے اور تقریر کی بجائے تحریر کی طرف متوجہ ہوئے۔ جس کے لئے ایک کتب خانے کی ضرورت تھی اور کوئی آٹھ ہزار اہم اور نادر کتب جمع کیں جسے آپ نے اپنی زندگی ہی میں حاجی حسن علی پیر ابراہیم کی تولیت میں دے دیا تھا۔

آپ نے زندگی کے آخری چند سالوں میں شیعہ قوم کو منظم کیا۔ ۵، ۶، ۷ رجنوری ۱۹۶۵ء کو امام بارگاہ شاہ کربلا رضویہ کالونی کراچی میں کل پاکستان اجتماع علماء شیعہ منعقد ہوا جس میں پاراچنار سے کراچی تک کے ہزاروں علماء نے شرکت کی اس اجلاس میں ایک مجلسِ عمل علمائے شیعہ تشکیل کی گئی جس کے سربراہ آپ مقرر ہوئے اور طے پایا کہ درج ذیل مطالبات حکومت کو پیش کئے جائیں۔

۱۔ شیعہ طلبا کے لئے مدارس میں جداگانہ نصاب دینیات کا انتظام۔
۲۔ شیعہ اوقاف کے لئے حکومت کے زیرِ نگرانی شیعہ بورڈ کا قیام۔
۳۔ تحفظ عزاداری۔
۴۔ درسی کتب سے قابلِ اعتراض و دل آزار مواد کا اخراج۔

چنانچہ آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی تگ و دو سے یہ مطالبات منظور کر لئے گئے آپ نے اس سلسلے میں پانچ سال تک مسلسل محنت کی تھی جس نے آپ کو بہت تھکا دیا تھا اور آخر ۲۹ رجمادی الثانیہ ۱۳۹۱ھ / ۲۰ اگست ۱۹۷۱ء بروز جمعہ بوقت ایک بجے دن آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی نمازِ جنازہ میں بے شمار لوگوں نے شرکت کی، تمام سیاسی مذہبی رہنماؤں نے اظہارِ تعزیت کیا، اخبارات نے اداریے لکھے۔ مولانا

قائم رضا نسیم امروہی نے تاریخ وفات کہی :

شمع خاموش زبان آگہی کی قبر ہے
۱۳۹۱
پیری احساس فرض منصبی کی قبر ہے
۱۹۷۱

آپ نے پاکستان بننے سے پہلے بھی کئی رفاہی کاموں میں حصّہ لیا جس میں شیعہ ہوسٹل مظفر نگر شیعہ ہال اوقاف شیعہ اوقاف دہلی شیعہ یتیم خانہ جھنگ اس کے علاوہ تبرا ایجی ٹیشن میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔

آپ کے والد مولانا سید آفتاب حسین بن سید غازی الدین حسن ۱۲۸۰ھ میں پیدا ہوئے مدرسہ منصبیہ میرٹھ سے درس نظامی کی تکمیل کی پنجاب یونیورسٹی لاہور سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور تمام پنجاب میں اوّل رہے آپ شیعہ جامع مسجد دہلی کے امام تھے ۱۳۲۱ھ میں دہلی میں انتقال فرمایا اور شہید رابعؒ کی قبر کے سرہانے پنجہ شریف میں دفن ہوئے[۱]

آپ کے صاحبزادے جناب سید احمد جوہر حضرت علّامہ کی علمی روایات کے حامل ہیں۔

مولانا سید محمّد رضوی المعروف آقائے پرہیز گار مرحوم فاضلِ نجف

ولدیت : حضرت مولانا سید مرتضیٰ رضوی الکشمیری مرحوم

ولادت : ۲۷ر ذی الحجہ ۱۳۱۲ھ

وفات : ۳ر ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ، بمقام کراچی

مدفن : نجفِ اشرف

مولانا سید محمد رضوی المعروف آقائے پرہیزگار ۲۷ر ذی الحجہ ۱۳۱۲ھ میں پیدا ہوئے آپ کا تعلق ایک انتہائی علمی خاندان سے ہے آپ کے والد حضرت علّامہ سید مرتضیٰ رضوی الکشمیری اپنے وقت کے فقیہ اور صاحبِ کرامات

---

[۱] مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۴۶۵۔
مولانا سید محمد حسینؒ، تذکرہ بے بہا، ص ۱۸۱۔
مکتوب جناب احمد جوہر بنام مولانا کاظمی۔
سید احمد جوہر خطیب اعظم مولانا سید محمد دہلویؒ۔

بزرگ تھے، آپ کا مزار مبارک کربلائے معلی صحن مطہر میں ہے۔ آپ کی تمام تر تعلیم نجف اشرف میں ہوئی آپ آیۃ اللہ سید ابو القاسم خوئی کے ہمدرس تھے۔ آپ کا زیادہ وقت نجف اشرف میں گزرا، آپ ۲ ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ میں بمقام کراچی واصل بحق ہوئے اور ۲۲ شعبان المعظم ۱۳۹۳ھ کو آپ کی وصیت کے مطابق صحن مطہر امیر المؤمنین نجف اشرف میں دفنایا گیا، آپ کی دو کتابیں طبع ہو چکی ہیں :

۱۔ ریگستانِ نجف ۔ یہ آپ کا مجموعۂ کلام ہے جو فارسی زبان میں ہے ۔

۲۔ خطرات الجنان ۔ یہ کتاب عربی زبان میں ہے۔

آپ کے پانچ صاحبزادے ہیں ۔

• مولانا سید مرتضیٰ رضوی مدظلہ ۔ آپ نے تمام تر تعلیم نجف اشرف میں حاصل کی، آپ نے تبلیغ کے سلسلے میں مصر میں کافی وقت گزارا ہے۔ آپ علمائے نجف و قم میں معروف ہیں، آپ کی حسب ذیل تالیفات ہیں :

۱۔ "مع رجال الفکر فی القاہرہ"۔ یہ کتاب مذہب شیعہ کے بارے میں ڈاکٹر طٰہٰ حسین مرحوم اور دیگر اساتذہ جامعۃ الازہر کے انٹرویو پر مشتمل ہے، اصل کتاب عربی میں ہے، فارسی میں بھی اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔

۲۔ وسائل الشیعہ"۔

آپ نے اپنے مکتبہ کو نجف اشرف سے تہران میں منتقل کر لیا ہے ۔

• مولانا سید محمد رضی الرضوی مدظلہ، تہران ۔ آپ کی تقریباً پچاس تالیفات ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:

۱۔ لماذا اخترنا دین الاسلامی۔ (عربی)۔

۲۔ لماذا اخترنا مذہب الشیعۃ ۔

۳۔ تحفۃ الرضویۃ۔

۴۔ فوارق ۔

۵۔ توضیح البیان فی تفسیر القرآن ۔

۶۔ الشیعۃ فی عصور الظالمین ۔

۷۔ علی لاسواہ۔

۸۔ فتاوی الامامیۃ۔

۹۔ حراس الشریعۃ الاسلامیۃ فی تصانیف الشیعۃ الامامیۃ۔

۱۰۔ ثمرۃ العلم۔

۱۱۔ حقائق راہنہ (ردّ علی ابن خلدون)

• سید رضا الرضوی: مذہبی تعلیم حاصل کرنے کے بعد تجارت میں مشغول ہیں، آج کل آپ کا قیام سوئٹزرلینڈ میں ہے۔

• کیپٹن قاری سید عبدالحمید رضوی: آپ نے ابتدائی تعلیم مولانا شیخ عبداللطیف نجفی مرحوم سے کوئٹہ میں حاصل کی۔ آپ جامع المنتظر لاہور میں پڑھتے رہے ہیں۔ آپ ملک کے مستند قراء میں سے ہیں۔ آج کل محکمۂ شہری ہوابازی میں کمرشل پائیلٹ اور فلائنگ انسٹرکٹر ہیں۔

• جناب سید مہدی الرضوی: دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ایف ایس سی کیا، آج کل مسقط میں سول انجینئر ہیں[1]

مولانا سید محمد ابراہیم شاہ گردیزی

ولدیت: سید عالم شاہ مرحوم
ولادت: ۱۹۱۶ء
وفات: ۲۶ دسمبر ۱۹۷۷ء
مدفن: قدیم امام بارگاہ میانی بانڈی، مظفر آباد (آزاد کشمیر)

مولانا سید محمد ابراہیم گردیزی لوہر کوٹ سیداں مظفر آباد (آزاد کشمیر) میں پیدا ہوئے، مختلف سنّی اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ آپ مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور تشریف لے گئے اور وہاں کے علماء و مشائخ سے اخذ فیض کیا۔ مدرسے سے سند فراغ حاصل کرنے کے بعد سوہاوہ شریف نواحِ پونچھ تشریف

---

[1] انٹرویو کیپٹن سید عبدالحمید رضوی بذریعہ سید محمد ثقلین کاظمی، مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۸۲ء بمقام اسلام آباد۔

سے آئے اور اصلاح و ارشاد میں مشغول ہو گئے۔

مولانا گردیزی مرحوم نے تحریک آزادیٔ کشمیر میں نمایاں حصہ لیا، آپ نے ۱۹۴۷ء کی تحریک میں بھی بھرپور حصہ لیا، مولانا نیک، شب زندہ دار، مخلص اور مذہب اہلِ بیت علیہم السّلام کے زبردست داعی تھے اور آخر یہ علم وعمل کا چراغ ۲۶ر دسمبر ۱۹۷۷ء کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا اور اب آپ میانی بانڈی نواح مظفر آباد میں محوِ استراحت ہیں [1]

مولانا سید محمد امروھی[1]
فاضل نجف

ولدیت : مولانا سید احمد حسینؒ

ولادت : ۱۷ر ربیع الاوّل ۱۳۰۹ھ

وفات : ۱۴ر صفر ۱۳۹۶ھ

مدفن : کراچی

مولانا سید محمد ۱۷ر ربیع الاوّل ۱۳۰۹ھ/۱۸۹۱ء امروہے کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے ابتدائی کتابیں مدرسہ سید المدارس امروھے میں پڑھیں۔ صدرا، شمس بازغہ، شرح مواقف، شرح تجرید، شرائع الاسلام، شرح لمعہ، قوانین وغیرہ کتب اپنے والد علامؒ سے پڑھیں۔ ۱۳۲۸ھ سے اسی مدرسے میں سات سال تک پڑھاتے رہے۔ ۱۳۳۶ھ میں مدرسۃ الواعظین لکھنؤ میں داخل ہو گئے جہاں سے صدر الافاضل کی سند حاصل کی۔ سند فراغ حاصل کرنے کے بعد سید المدارس امروھہ واپس آ گئے اور اس مدرسے کے صدر مدرس ہو گئے۔ ایک سال کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے نجفِ اشرف تشریف لے گئے جہاں آپ کے حسبِ ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ آیت اللہ سید محمد کاظم شیرازیؒ۔
۲۔ آیت اللہ شیخ حسین مازندرانیؒ

---

[1] مکتوب مولانا سید غلام حسن کاظمی بنام سید محمد ثقلین کاظمی
[1] امروہہ کی صفت نسبتی امروھی ہو گی نہ کہ امروہوی جیسا کہ آجکل عام طور پر لکھا جا رہا ہے۔

۴۔ آیت اللہ مرزا محمد تقی شیرازیؒ۔

وطن واپسی پر ایک عرصے تک مدرسہ سید المدارس امروہہ کے صدر مدرس رہے اور درس و تدریس، تحریر و تقریر کے ذریعہ علوم آل محمد علیہم السلام کو عام کرتے رہے۔

تصانیف:

۱۔ وسائل الشریعہ۔
۲۔ فقہ الفریقین۔
۳۔ فرق الفریقین۔
۴۔ خصائص اسلام۔
۵۔ مطاعن خلفائے ثلاثہ۔
۶۔ اصول خمسہ۔
۷۔ عشرۂ کاملہ[۱]
۸۔ وظائف الشیعہ
۹۔ ملاقات امام[۲]

۱۹۵۴ء میں پاکستان تشریف لائے آپ کا زیادہ قیام لاہور اور پشاور میں ہوتا تھا۔ ۴ ارصفر المظفر ۱۳۹۶ھ کو واصل بحق ہوئے۔

آپ کے صاحبزادے ڈاکٹر مولانا سید محمد حبیب الثقلین ایم اے پی ایچ ڈی اپنے خاندان کی علمی روایات کے وارث ہیں

مولانا سید محمد احمدؒ

ولدیت: مولانا سید علی جانؒ
ولادت: ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء
وفات: ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ء۔ مدفن: ملتان

مولانا سید محمد احمد ۱۳۱۹ھ میں پیدا ہوئے آپ حضرت مولانا سید عمار علی (۱۳۲۴ھ) صاحب

---

[۱] مولانا محمد حسین نوگانویؒ۔ تذکرہ بے بہا، ص ۴۰۵۔
سید اعجاز حسین جارچی، سلور جوبلی نمبر وظیفہ سادات مومنین، ص ۸۲۔
[۲] مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۴۷۶۔

تفسیر عمدۃ البیان کے اخلاف میں سے ہیں ابھی آپ پانچ سال کے تھے کہ والد ماجد کا انتقال ہوگیا لیکن آپ کی والدۂ ماجدہ نے ان کی تعلیم و تربیت کی طرف پوری توجہ دی آپ نے قدیم و جدید علوم حاصل کئے اور پھر کچھ عرصے مولانا عبداللطیف اہلحدیث شمس العلماء مولانا عبدالرحمٰن مولانا محمد ھادی جارچوی سے تعلیم حاصل کی. مولوی عالم کا امتحان دیا پاس ہوئے اور اورینٹل کالج لاہور میں داخل ہو گئے جہاں مولانا عبداللہ ٹونکی اور مولانا مومن علی سے علوم عربیہ کی تکمیل کی کچھ عرصے بیمار رہنے کے بعد مدرسۂ عالیہ رامپور چلے گئے جہاں درسِ نظامی کی تکمیل کی اور مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔[1] اس کے بعد مدرسۃ الواعظین لکھنؤ چلے گئے جہاں سے سند حاصل کی ——— اور ملک میں مختلف اوقات تبلیغی دورے کئے۔ آگرہ اور متھرا میں اٹھنے والے فتنۂ ارتداد کا سدِ باب کیا۔

مولانا مرحوم انتہائی محنتی تھے چنانچہ مدرسۃ الواعظین کا شعبۂ تصنیف و تالیف آپ کے ذمے تھا جسے آپ نے بخوبی چلایا کچھ عرصے بعد جب صحت سخت خراب ہوگئی تو استعفیٰ دے دیا۔ جب پاکستان بنا تو آپ لاہور آگئے اور اس کے بعد ملتان چلے گئے ۲۴ر اکتوبر ۱۹۵۸ء/۱۳۷۸ھ میں ملتان میں واصلِ بحق ہوئے. آپ کی حسب ذیل تصانیف ہیں :

۱۔ ختم نبوت۔
۲۔ شہادت عظمیٰ۔
۳۔ تفسیر قرآن مجید۔[2]

---

[1] سید اعجاز حسین رضوی، جوبلی نمبر وظیفۂ سادات و مومنین، ص ۱۴۸۔
[2] مولانا محمد حسین، تذکرہ بے بہا، ص ۱۲-۴۷۔

مولانا محمد اسماعیلؒ

ولدیت : مولانا سلطان علی

ولادت : ۱۹۰۱ء

وفات : ۱۵ جمادی الثانیہ ۱۳۹۶ھ / ۱۴ جون ۱۹۷۶ء

مدفن : کربلا سائیں دُھپ شاہ، فیصل آباد

مولانا محمد اسماعیل ۱۹۰۱ء کو بمقام سلطان پور لوہیاں نزد فرید سر لنے ریاست کپورتھلہ ضلع جالندھر کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے آپ کے والد جماعت اہلحدیث کے ایک جید عالم تھے جو مرتے دم تک اپنے آبائی مذہب پر رہے۔ مولانا سلطان علی کا انتقال ایک سو بارہ برس کی عمر میں حضرت مبلغ اعظمؒ کے انتقال سے چند سال قبل ہوا تھا۔

آپ نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی اس کے بعد آپ مبادیات پڑھنے کے لئے حکیم محمد حسن میتھم پوری کے ہاں چلے گئے، پھر رائے پور میں حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ (م ۱۳۸۲ھ) سے استفادہ کیا اس کے بعد آپ مدرسہ خیر المدارس جالندھر میں داخل ہو گئے جہاں حضرت مولانا خیر محمد (م ۱۳۹۰ھ) اور حضرت مولانا محمد علی جالندھری (م ۱۳۹۱ھ) کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا وہاں سے فارغ التحصیل ہو کر دیوبند کا رخ کیا جہاں شیخ الحدیث حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری اور شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی سے اخذ فیض کیا جہاں سے آپ ڈابیل چلے گئے جہاں شیخ القرآن حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی سے قرآن پاک کی تفسیر پڑھی یہاں سے فارغ ہونے کے بعد ٹوبہ ٹیک سنگھ میں دیوبندی حضرات کی مسجد، مسجد اکبری میں خطیب ہو گئے۔ اسی دوران آپ کی کسی شیعہ سے ملاقات ہو گئی جس نے شیعت کی دعوت دی آخر آپ نے تحقیق و جستجو کرنی شروع کی اور کچھ عرصے بعد شیعہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ ردعمل کے طور پر آپ کے عزیز و اقارب حتیٰ کہ والد صاحب نے بھی علیحدگی اختیار کر لی۔ لیکن جب آدمی حق و حقیقت کو پا لیتا ہے تو پھر تختہ دار کی طرف بھی ہنستا، گاتا ناچتا ہوا چل پڑتا ہے کسی کی مخالفت کی آپ نے کوئی پرواہ نہ کی، اسی دوران آپ کے دو بیٹے محبوب عالم اور بدر عالم انتقال کر گئے۔

شیعہ ہونے کے بعد آپ نے تقاریر کا سلسلہ شروع کر دیا جس میں کمال حاصل کیا اسی دوران مسلم لیگ

میں پاکستان کے لئے کام کیا جب پاکستان بن گیا تو آپ سیاست سے کنارہ کش ہو گئے آپ نے اپنی زندگی میں دیوبندیوں، بریلویوں، اہلحدیث اور مرزائیوں سے پچاسیوں مناظرے کئے جن میں سے بعض حسب ذیل ہیں،

۱۔ آپ کا سب سے پہلا مناظرہ ضلع دادو میں مولانا عبدالعزیز ملتانی سے ہوا مناظرہ سُن کر ثالث مناظرہ حاجی پیارے خان مع خاندان کے شیعہ ہو گئے۔ اس مناظرے کی روئیداد "معیار حق" نامی رسالے میں سندھی میں شائع ہوئی۔[۱]

۲۔ مناظرہ میراں تلہ ملتان، یہ مناظرہ بتاریخ ۲۴، ۲۵ دسمبر ۱۹۶۹ء کو ہوا، شیعوں کی طرف سے مناظر حضرت مبلغ اعظمؒ اور اہلسنت کی طرف سے مولانا دوست محمد قریشی (م ۱۹۷۴ء) تھے مناظرہ کا موضوع تعدد بنات الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلافت اصحاب ثلاثہ تھے۔

۳۔ مناظرہ دچھ متصل میانی تحصیل بھلوال، یہ مناظرہ حضرت مبلغ اعظمؒ اور مولانا عبدالستار تونسوی کے درمیان ہوا اس مناظرے میں مولانا تونسوی کے علاوہ مولانا محمد عمر اچھروی، مفتی محمد رفیق میانوی، مولانا کرم شاہ بھیروی اور مولانا افتخار گوی شامل تھے۔

۴۔ مناظرہ کوٹ سمابہ، یہ مناظرہ ۳ جولائی ۱۹۵۵ء کو اہلسنت کے متحدہ محاذ سے ہوا جس میں مولانا دوست محمد قریشی، مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالستار جھنگوی، مولانا محمد حسین، مولانا محمد شریف، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا لال حسین اختر، مولانا بیاز احمد مبلغین مجلس احرار۔ مولانا عبدالعزیز ملتانی، مولانا احمد دین گکھڑوی اور مولانا محمد صدیق اہلحدیث مبلغین شامل تھے۔ شیعوں کی طرف سے مناظر مبلغ اعظم اور اہلسنت کی طرف سے مولانا محمد صدیق اہلحدیث تھے۔ مناظرے کے دو موضوع تھے:

۱۔ خلافت اصحاب ثلاثہ۔

۲۔ اسلام و ایمان شیعہ۔

---

[۱] مولانا ضیاحسین ضیا مدظلہ، ہدیۃ المستبصرین، ص ۱۴۳۔

مناظرے کے فوراً بعد بیسیوں افراد نے شیعہ ہونے کا اعلان کیا۔

۵۔ مناظرہ لامبڑے متصل منڈی مرید کے تحصیل شیخوپورہ۔ یہ مناظرہ حضرت مبلغ اعظم اور مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی کے درمیان ہوا، اس میں چار موضوعات تھے:

۱۔ ام المومنین حضرت عائشہ اور اعتراضات شیعہ۔

۲۔ خلافت اصحاب ثلاثہ

۳۔ مسئلہ متعہ۔

۴۔ مسئلہ ماتم امام حسین علیہ السلام۔

۶۔ مناظرہ سیالکوٹ، یہ مناظرہ بتاریخ ۲۶ر جنوری ۱۹۶۸ء اور یہ مناظرہ شیعہ اور اہلحدیث کے درمیان ہوا۔

۷۔ مناظرہ کوٹ نامدار، یہ مناظرہ ۲۹ر، ۳۰ر اپریل ۱۹۷۰ء بمقام کوٹ نامدار ضلع شیخوپورہ متصل شرقپور شریف ہوا۔ شیعوں کی طرف سے حضرت مبلغ اعظم اور سنیوں کی طرف سے مولانا محمد عمر اچھروی تھے، مولانا محمد عمر اچھروی اس بزم کے مرد میدان ہی نہ تھے۔

۸۔ مناظرہ جھوک دایہ ضلع جھنگ، یہ مناظرہ حضرت مبلغ اعظمؒ اور مولانا دوست محمد قریشی کے درمیان ہوا، مولانا قریشی کو علمائے اہلحدیث، علمائے احرار، علمائے دیوبند اور سجادہ نشینوں کی کمک حاصل تھی۔ اس مناظرے میں حسب ذیل موضوعات تھے:

۱۔ قرآن اور شیعہ۔

۲۔ خلافت بلافصل حضرت علی۔

۳۔ خلافت خلفائے ثلاثہ۔

۴۔ مسئلہ فدک۔

دوران مناظرہ غلام رسول خان بلوچ، نمبردار محمد خان بلوچ نے معہ اپنے کنبوں کے شیعت اختیار کی۔

مناظرہ مندراں والا، یہ مناظرہ حضرت مبلغ اعظم اور مرزائی مبلغ سید احمد علی کے درمیان ہوا موضوعات بنات الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ختم نبوت تھے۔

۱۰۔ مناظرہ عالم گڑھ ضلع گجرات ، یہ مناظرہ حضرت مبلغ اعظم اور قاضی محمد نذیر قادیانی کے درمیان ہوا.

۱۱۔ مناظرہ دو چک ذخیرہ ، یہ مناظرہ حضرت مبلغ اعظم اور مولانا عبدالستار تونسوی کے درمیان ہوا. شیعوں کی طرف سے صدر مناظرہ مولانا محمد حسین نجفی ڈھکو تھے جبکہ اہلسنت کی طرف سے پروفیسر خالد محمود تھے.

۱۲۔ مناظرہ گھنگ شریف ضلع لاہور ، یہ مناظرہ بتاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۷۵ء ہوا. بریلویوں کی طرف سے مولانا عبدالتواب اچھروی مناظرہ تھے. مولانا اچھروی کی طرف سے یہ مناظرہ میلا دخوانی کی طرز کا تھا کئی افراد نے شیعت اختیار کی۔[1]

۱۳۔ مناظرہ باگڑ سرگانہ ، یہ مناظرہ حضرت مبلغ اعظم اور مولانا عبدالستار تونسوی کے درمیان ہوا.

۱۴۔ مناظرہ کلا نچ والا ضلع بہاولپور ، یہ مناظرہ بھی حضرت مبلغ اعظم اور مولانا عبدالستار تونسوی کے درمیان ہوا.

۱۵۔ مناظرہ بستی ستار شاہ ضلع مظفر گڑھ ، یہ مناظرہ بھی حضرت مبلغ اعظم اور مولانا تونسوی کے درمیان ہوا.

۱۶۔ مناظرہ احسان پور ضلع رحیم یار خان ، یہ مناظرہ حضرت مبلغ اعظم اور مولانا سید احمد سعید کاظمی کے درمیان ہوا.

۱۷۔ مناظرہ چک نمبر ۲۴ چشتیاں ، یہ مناظرہ حضرت مبلغ اعظم اور مولانا محمد عمر اچھروی کے درمیان ہوا.

۱۸۔ مناظرہ جیہ ضلع گجرات ، یہ مناظرہ حضرت مبلغ اعظم اور مولانا عنایت اللہ سانگلوی بریلوی کے درمیان ہوا.

۱۹۔ مناظرہ سنکھترہ ضلع سیالکوٹ ، یہ مناظرہ حضرت مبلغ اعظم اور پروفیسر خالد محمود کے درمیان ہوا.

۲۰۔ مناظرہ دوکوٹہ ضلع ملتان ، یہ مناظرہ حضرت مبلغ اعظم اور مولانا دوست محمد قریشی کے درمیان ہوا۔[2]

ان مناظروں کے علاوہ اور بھی بیسیوں مناظرے حضرت مبلغ اعظم اور دیگر علماء کے درمیان ہوئے آپ کے سب

---

[1] مولانا ناصر حسین نجفی مدظلہ ، فتوحات شیعہ.

[2] مولانا ضیا حسین ضیا ، حی علیٰ خیر العمل مبلغ اعظم نمبر ، ص ۲۹.

سے زیادہ مناظرے مولانا عبد استاد تونسوی سے ہوتے جن کی تفصیلات "فرارات تونسوی" میں دیکھی جا سکتی ہیں [1] اور یوں ہزاروں کی تعداد مخالفین شیعہ ہو گئے ان مناظروں کو سُن کر کتنے ہی سنّی علماء شیعہ ہو گئے جن میں سے بعض حسب ذیل ہیں :

۱۔ مولانا مشتاق احمد قریشی فاضل پور۔ ۲۔ مولانا قاری جان محمد کمالیہ۔
۳۔ مولانا محمد منظور الحق ۴۔ مولانا محمد اسحاق۔
۵۔ مولانا غلام رسول آزاد۔ ۶۔ مولانا عبداللہ سندھی۔
۷۔ مولانا عبدالغفور۔ ۸۔ مولانا محمد سعید سندھی۔
۹۔ مولانا قاضی سعید الرحمٰن ۱۰۔ مولانا غلام حسین کلاچی

۱۹۵۶ء میں آپ نے پندرہ روزہ "صداقت" کا اجرا کیا جو کئی سال تک چلتا رہا۔ اس میں اکثر حضرت مبلغ اعظمؒ کے مضامین ہوتے تھے اور بلا شبہ یہ رسالہ ایک علمی رسالہ تھا۔ ۱۹۶۲ء میں آپ نے فیصل آباد میں "درس آل محمد" کے نام سے ایک مدرسہ قائم کیا جہاں سے مناظر تیار کئے جانے لگے۔

افسوسناک :

عمر کے آخری حصے میں آپ نے مولانا محمد بشیر انصاری کے اشارے پر شیعت کو شیخیت [2] میں تبدیل کرنا چاہا۔

---

[1] مولانا محمد اسماعیلؒ، فرارات ملاں تونسوی۔

[2] شیخیت کے بانی شیخ احمد احسائی و سید کاظم رشتی تھے غالباً برصغیر میں شیخیت سب سے پہلے مولانا مرزا حسن عظیم آبادی (م ۱۲۷۰ھ) کے ذریعے آئی انہوں نے کشف الظلام اور ترجمہ حیوٰۃ النفس کے ذریعے شیخیت پھیلانی چاہی تو سید العلماء مولانا سید حسینؒ (م ۱۲۷۳ھ) بن مولانا سید دلدار علیؒ نے "افادات حسینیہ" میں اس کے جوابات لکھے شیخ الحدیث آغائے بزرگ طہرانیؒ مرزا حسن عظیم آبادی کے ترجمے میں لکھتے ہیں :

"ہو الشیخ المرزا حسن بن امان اللہ الدہلوی العظیم آبادی الہندی من العلماء الاعلام وافاضل الشیخیہ کان فی کربلا المشرفہ من تلامیذ السید کاظم الرشتی توفی حدود ۱۲۷۰ھ" طبقات اعلام الشیعہ ج ۲، ص ۳۰۷

(باقی صفحہ ۲۸۳ پر ملاحظہ فرمائیں)

مولانا محمد ثقلین کاظمی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت مبلّغ اعظمؒ کا آخری عشرۂ محرم سیالکوٹ میں سننے کا اتفاق ہوا، اس سال حضرت مبلغ اعظم کی شیخیوں کی طرف سے سخت مخالفت ہو رہی تھی، قدم قدم اشتہارات آپ کے خلاف سیالکوٹ کی گلیوں سڑکوں پر آویزاں تھے اس وقت مبلّغ اعظم نے فرمایا کہ اس مسئلہ میں یعنی شیخیت کی تبلیغ کے لئے مجھے مولانا محمد بشیر انصاری نے آگے کیا اور جب مخالفت ہوئی تو پیچھے ہٹ گئے۔

مولانا محمد اسمٰعیلؒ اور شیخی مبلّغ کاظم علی رسا کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی اس کا عکس "گلدستۂ مودت" میں دیکھا جا سکتا ہے۔ آپ نے اس سلسلے میں کئی کتابچے لکھے۔ "انتباہ المؤمنین از مغالطۂ مقصرین" میں شیخ احمد احسائیؒ کی فوٹو شائع کی اور اس فوٹو کے نیچے حسبِ ذیل عبارت لکھی:

"تمثال مبارک مولانا الاجل الاوحد الشیخ احمد بن زین الدین اعلی اللہ مقامہٗ۔ ۱۱۶۶ھ در قریہ فیطرفی (الاحساء) بعالم دنیا ظہور فرمودند و در ۱۲۴۱ھ در مقام (ھدیۃ) قرب مدینۂ منورہ بعالم بقا شتافتند و در جنت البقیع مدفون کردہ شدند نور اللہ مرقدہ"۔[۱]

شیخ و سید کے حق میں "ہدیۃ المستبصرین فی رد شبہات المقصرین" لکھی[۲]۔ اس کتاب پر مولانا محمد حسنین سابقی مدظلہٗ نے مقدمہ لکھا[۳]۔

حضرت مبلّغ اعظمؒ نے مندرجہ ذیل کتابیں بھی تحریر فرمائیں:

(بقیہ از ص ۲۸۲ سے آگے):

مولانا نثار حسینؒ عظیم آبادی (م ۱۳۳۸ھ) بھی شیخیوں سے مناظرہ کرنے میں اکمل تھے چنانچہ آپ نے بھی ایک کتاب بنام "ردالاجابۃ الشیخیہ" لکھی۔ (مطلع الانوار تراجم مرزا حسن، و سید العلماء سید حسینؒ۔ تذکرہ بے بہا، ترجمہ مولانا نثار حسین عظیم آبادی)۔

حاشیہ صفحہ ہذا [۱] مولانا محمد اسمٰعیلؒ، انتباہ المؤمنین از مغالط مقصرین، ص ۱۶۔

[۲] مولانا محمد اسمٰعیلؒ ہدیۃ المستبصرین فی رد شبہات المقصرین ترجمہ مولانا ضیا حسین ضیا مدظلہ۔

[۳] مولانا محمد حسنین سابقی مدظلہ، تذکرہ خدمات مبلّغ اعظم، ترجمہ مولانا ضیا حسین ضیا۔

۱۔ فرات تونسوی۔ ۲۔ اثبات پنجتن۔

۳۔ براہین ماتم۔ ۴۔ یاد فاروق۔

۵۔ تفسیر خلافت۔ ۶۔ جواب الاستفسارات۔

۷۔ مقالات مبلغ اعظم

ان کے علاوہ سینکڑوں سے متجاوز علمی مقالات۔

انتباہ:

۱۔ بعض حضرات حضرت مبلغ اعظم کو "فاضل دیوبند" لکھتے ہیں جو صحیح نہیں ہے کیونکہ آپ اختلافات کی بنا پر دیوبند میں دورۂ حدیث کی تکمیل نہیں کر سکے تھے۔ مولانا کاظم رضا جعفری مدظلہ کا بیان ہے کہ انہوں نے جب سب سے پہلے حضرت مبلغ اعظم کو چکوال بلایا تو اشتہارات میں "فاضل دیوبند" کا لاحقہ استعمال کیا کچھ دنوں کے بعد مولانا قاضی مظہر حسین نے کسی وکیل کے ذریعے مولانا جعفری کو نوٹس بھیج دیا کہ اگر مولانا محمد اسماعیل فاضل دیوبند ہیں تو شہادت پیش کی جائے۔ مولانا جعفری کا بیان ہے کہ وہ اس سلسلے میں مولانا محمد اسمٰعیل سے ملنے گئے اور حقیقت حال کی وضاحت چاہی حضرت مبلغ اعظم نے فرمایا کہ میں واقعی "دورۂ حدیث" کی تکمیل نہ کر سکا اس لئے مجھے "فاضل دیوبند" نہ لکھا جائے۔

۲۔ حضرت مبلغ اعظمؒ کے خلف الرشید مولانا ضیاء حسین ضیا کا بیان ہے کہ

"یہ ہی نہیں آپ ہی وہ عظیم المرتبت ہستی تھے جنہوں نے قومی اسمبلی میں اس فرقۂ ضالہ احمدیت کو خارج از اسلام ثابت کیا یہ آپ ہی کے دلائل و براہین اور ایمان افروز استدلالات کا نتیجہ تھا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔"[1]

اس قسم کی غیر ذمہ دارانہ بات احقر نے کئی اور افراد سے بھی سنی ہے۔ حقیقت حال یہ ہے کہ قومی اسمبلی کے کل ممبران میں سے حکومت نے صرف چالیس کا انتخاب کیا تھا جس میں سید عباس حسین

---

[1] مولانا ضیاء حسین مدظلہ، حی علی خیر العمل مبلغ اعظم نمبر، ص ۲۰ و مولانا محمد حسنین سابقی، تذکرۂ خدمات مبلغ اعظم، ص ۱۲۔

گردیزی بھی شامل تھے اس اجلاس میں ان چالیس ممبران کے علاوہ کوئی اور ممبر بھی شرکت نہیں کر سکتا تھا چہ جائیکہ مولانا اسمٰعیل اور ان چالیس ممبران میں سے کوئی بھی خلیفہ ربوہ سے براہِ راست سوالات نہیں پوچھ سکتا تھا بلکہ اٹارنی جنرل کے ذریعے پوچھے جاتے تھے۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ دیگر علماء کی طرح حضرت مبلغ اعظمؒ نے بھی جماعت احمدیہ کے خلاف کچھ لکھ کر دیا تھا۔ یاد رہے احقر مؤلف نے بھی "جماعت احمدیہ سے سو سوالات" اور مولانا سرفراز حسین نے بھی جناب گردیزی صاحب کو کچھ لکھ کر دیا تھا۔

۳۔ مولانا ضیاء حسین مدظلہ کا بیان ہے کہ جس زمانے میں وہ اسکول میں پڑھ رہے تھے تو وہاں کے کسی استاد نے مولانا ضیاء حسین سے سر کے بال منڈوانے کے لئے کہا تو مولانا محمد اسمٰعیلؒ نے ان استاذ کو حسبِ ذیل رقعہ لکھا:

"جناب ماسٹر صاحب! آپ میرے بیٹے ضیاء حسین کو سر کے بال منڈوانے پر مجبور نہ کریں، ہمارے ہاں سر کے بال منڈوانا خارجیوں کی علامت سمجھا جاتا ہے۔"[۱]

اگر یہ بات صحیح ہے تو یہ شریعت سے بغاوت ہے ہم حضرات مجتہدین و اعلام کو "بالوں والا" نہیں دیکھتے بہتر ہوگا اس سلسلے میں حضرت مولانا محمد بشیر انصاری مدظلہ، حضرت مولانا مرزا یوسف حسین مدظلہ، حضرت مولانا سید ضمیر الحسن نجفی مدظلہ اور ان کے دیگر طرفدار علماء حقیقت حال سے نقاب کشائی فرمائیں۔

حضرت مبلغ اعظم کی تمام عمر مناظرہ و مجادلہ میں گزری البتہ ان کی عمر کے آخری چند سال عبرت آموز تھے بہرحال آپ بہترین مقرر اور بہترین مناظر تھے۔ آپکے صاحبزادے مولانا ضیاء حسین ضیا آپکی علمی روایات کے وارث ہیں آپکا انتقال ۱۵ جمادی الثانیہ ۱۳۹۶ھ/۱۴ جون ۱۹۷۶ء کو خانقاہ ڈوگراں کے قریب ایک ایکسیڈنٹ میں ہوا مولانا مرحوم اردو عربی اور فارسی کے شاعر تھے۔ مولانا محمد حسین نجفی کا بیان ہے آخری زمانے میں حضرت مبلغ اعظمؒ نے ان سے معذرت کر لی تھی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت مبلغ اعظمؒ نے مولانا مدظلہ کے خلاف عوام میں بہت سی غلط فہمیاں پھیلائی تھیں۔

---

[۱] مولانا ضیاء حسین ضیا، حی علی خیر العمل، مبلغ اعظم نمبر، ص ۳۴۔

مولانا محمد اعجاز حسنؒ

ولدیت : مولانا محمد جعفر حسنؒ

ولادت : ۱۲۹۸ھ

وفات : ۱۳۵۰ھ

مدفن : ڈیرہ اسمٰعیل خان

مولانا شیخ محمد اعجاز حسن ۱۴ر ذی قعدہ ۱۲۹۸ھ کو بمقام سرسی ضلع مراد آباد میں پیدا ہوئے، آپ حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں آپ کے فرزند حضرت مولانا شبیہ الحسنین محمدی مدظلہ کا بیان ہے کہ حضرت محمد رضی اللہ عنہ سے لے کر اب تک آپ کے خاندان میں کوئی نہ کوئی عالم ضرور رہا ہے. آپ کو محمدی بھی حضرت محمد کی اولاد ہونے کی وجہ سے کہتے ہیں. آپ کے والد مولانا محمد جعفر حسنؒ، دادا مولانا علی حسینؒ. پر دادا حضرت مولانا الطاف علیؒ برصغیر پاک و ہند کے معروف علماء میں سے تھے.

آپ نے ابتدائی دینی تعلیم اور کتب درسیہ مولانا سید شبیر حسین سرسویؒ، مولانا مظفر علی خانؒ مراد آبادی (م ۱۳۵۵ھ) مولانا باقر مراد آبادی اور مولانا سید کرار حسینؒ سے پڑھیں اس کے بعد آپ مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ کے ساتویں درجے میں داخل ہوگئے. ۱۳۲۴ھ تک یہاں کے نصاب کو مکمل کیا. اس کے علاوہ حضرت مولانا سید نجم الحسنؒ سے شرح لمعہ و قوانین، حضرت مولانا سید محمد ہادیؒ سے قوانین الاصول اور حضرت مولانا سید علیؒ سے جواہر الکلام پڑھیں.

۱۳۲۶ھ میں گکرولی ضلع مظفر نگر آئے یہاں مسجد کی تجدید کی ۱۳۲۸ھ میں حضرت نجم الملتؒ نے آپ کو مدرسۂ عالیہ رامپور میں مولوی فاضل کے لئے مدرس مقرر کیا اس کے بعد مدرسہ ناظمیہ اور مدرسۃ الواعظین میں مدرس مقرر ہوئے.

آپ نے تبلیغ کے سلسلے میں ملک کے طول و عرض کے دورے کئے آپ کو عربی اور فارسی پر عبور حاصل تھا. آپ پانچ مرتبہ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے. ۱۵ر ذی قعدہ ۱۳۵۰ھ/ ۲۳ مارچ ۱۹۳۲ء کو ڈیرہ اسمٰعیل خان میں تقریر فرما رہے تھے کہ حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے واصل بحق ہوئے.

آپ کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہے اُن میں سے بعض یہ ہیں :

۱۔ مولانا لقا علی حیدریؒ۔
۲۔ مولانا محمد بشیر مرحوم۔
۳۔ مولانا ڈاکٹر مجتبیٰ حسن کامنپوریؒ۔
۴۔ مولانا محمد رضی مدظلہ۔
۵۔ مولانا محمد عارف مدظلہ۔
۶۔ مولانا ثمر حسن مدظلہ۔
۷۔ مولانا سید کاظم نجفی نگوئی۔
۸۔ مولانا سید رضی عباس مدظلہ۔
۹۔ مولانا محمد جواد طہرانی۔
۱۰۔ مولانا سید حسین قمی۔

تصانیف :

آپ کی تصانیف حسب ذیل ہیں :

۱۔ ہدیہ جعفریہ ترجمہ اعتقادیہ صدوقؒ
۲۔ ایضاح الفرائض (میراث)
۳۔ معراج النحو۔
۴۔ وجیزۃ الصرف (عربی)۔
۵۔ حل لغات نہج البلاغۃ۔
۶۔ حاشیہ بر سیوطی (عربی)۔
۷۔ شرح الفیہ ابن مالک (عربی)۔
۸۔ ترجمہ ناسخ التواریخ جلد اوّل۔
۹۔ مصائب اہلبیت۔
۱۰۔ نجم الہدایۃ۔
۱۱۔ تذکرہ محمدیہؐ۔
۱۲۔ شمس الاعتقاد۔
۱۳۔ افضلیۃ النبی علی سائر العباد
۱۴۔ تجوید القرآن (دو حصے)۔
۱۵۔ شجرۃ الانبیاء و الآئمہ۔
۱۶۔ ایضاح الاشکال (منطق)۔
۱۷۔ خزینہ ہدایات
۱۸۔ نجم العقائد۔
۱۹۔ تنبیہ الناصبین (دو حصے)۔
۲۰۔ ترجمہ اصول کافی (بعض ابواب)
۲۱۔ مقدمات القرآن۔
۲۲۔ لغات القرآن۔
۲۳۔ فہرست الفاظ القرآن۔
۲۴۔ دلیل الخلافت (عربی)۔
۲۵۔ ترجمہ ارشاد المفید۔
۲۶۔ ترجمہ منار الہدیٰ (نصف)۔

۲۷۔ ترجمہ احتجاج طبرسی۔
۲۸۔ ترجمہ خلاصہ جامع عباسی۔
۲۹۔ امامی نا الخلافۃ۔
۳۰۔ ترجمہ نماز۔
۳۱۔ نجم الاعتقاد
۳۲۔ الوعید یزید (رد غلاۃ)۔
۳۳۔ اعجاز المضامین۔
۳۴۔ الرجم جواب مولانا عبد الشکور لکھنوی (دو جلدیں)۔
۳۵۔ رد کواذب شکوریہ جواب ارتداد الشیعہ۔
۳۶۔ ازالۃ الخرافات شکوریہ جواب رسالہ تحریف القرآن۔
۳۷۔ اعجاز المناسک۔
۳۸۔ معیار الاعتقاد۔
۳۹۔ خیر الاعتقاد۔
۴۰۔ ترجمہ فصول المہمہ ابن صباغ۔[۱]

آپ نے اپنے صاحبزادگان کو علم دین سے آراستہ کیا جن کا ذکر اپنے مقام پر آئے گا۔ آپ کے ایک صاحبزادے حضرت مولانا شبیہ الحسنین مدظلہ مدرسۃ الواعظین لاہور میں مدرس ہیں۔

مولانا محمد اعجاز

ولدیت : مولانا محمد حسن زکی ٹانٹے پوری۔
ولادت : یکم جنوری ۱۹۳۸ء
سکونت : چاہ منور شاہ، ڈیرہ اسماعیل خان۔

آپ حضرت مولانا محمد حسن زکی ٹانٹے پوری کے فرزند ہیں۔ یکم جنوری ۱۹۳۸ء کو ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد آپ مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخل ہو گئے لیکن بیمار ہونے کی وجہ سے گھر واپس آ گئے جب صحت بحال ہوئی تو آپ مدرسہ باب النجف جاڑہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں داخل ہو گئے اور تقریباً ساڑھے چار سال وہاں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اس کے بعد مولانا سید احمد چوکیروی

---

[۱] مولانا مرتضیٰ حسین مدظلہ، مطلع الانوار، ص ۸۱-۴۸۳۔
مولانا محمد حسین، تذکرہ بے بہا، ص ۶۳-۶۲۔
مؤلف کی ذاتی معلومات۔

(م ۱۹۶۹ء) کے مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ چوکیرہ میں داخلہ لے لیا۔ وہاں سے فارغ ہونے کے بعد موضع پچا ضلع ڈیرہ غازی خان کے شیعہ مدرسے میں مدرس ہو گئے۔ لیکن آب وہوا راس نہ آئی اور واپس تشریف لے آئے۔ آپ نے دو رسالے بھی لکھے ہیں۔

۱۔ اثباتِ امامت۔

۲۔ صلح امام حسنؑ

آپ نے مشاہیر مقامات پر مجالس پڑھی ہیں۔[۱]

راقم کو آپ سے نیاز حاصل ہے۔ احکام شریعہ کے سختی سے پابند ہیں۔ دورانِ وعظ ان کی پابندی پر زور دیتے ہیں۔ خداوند عالم تادیر سلامت رکھے۔

مولانا سید محمدّ اکبر شاہ مرحوم

ممتاز الافاضل

ولدیت : سید اللہ بخش شاہ

ولادت : ۱۹۰۵ء

وفات : ۲۶ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء

مدفن : رجوعہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

مولانا سید محمد اکبر شاہ موضع لوٹھر (شاہ پور دوڑہ) تحصیل و ضلع لیہ میں پیدا ہوئے، ابتدائی دینی تعلیم ملتان کے مشہور دیوبندی مکتبۂ فکر کے مدرسے قاسم العلوم میں حاصل کی، اس کے بعد مدرسۂ ناظمیہ لکھنؤ تشریف لے گئے۔ مدرسۂ ناظمیہ میں آپ کے حسبِ ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ استاذ الفقہاء حضرت مولانا علامہ سید ظہور الحسنؒ۔

۲۔ استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ سید نجم الحسنؒ۔

۳۔ مفتیِ اعظم حضرت مولانا علامہ سید احمد علیؒ۔

ممتاز الافاضل کی سند حاصل کرنے کے بعد حکیم منّے آغا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور علم طب کی تکمیل کی،

---

[۱] مکتوب مولانا مدظلہٗ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

پھر سرگودھا کے مومنین کی درخواست پر سرگودھا تشریف لے آئے اور تادمِ واپسیں شیعہ جامع مسجد بلاک نمبر ۲ میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرماتے رہے۔ روحانی شفا کے ساتھ ساتھ جسمانی امراض بھی دور فرماتے رہے، علم دین کو ذریعۂ معاش نہیں بنایا۔

۲۶ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ کو دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا، اور اگلے دن رجوعہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ میں دفنا دیا گیا۔

حضرت مولانا قانع، سیر چشم، حلیم الطبع، مہمان نواز، منکسر المزاج، سادگی پسند، ہر دلعزیز اور اپنے عزیزوں سے صلۂ رحمی کرنے والے تھے۔[1]

مولانا محمد اکبرؒ

مولانا محمد اکبر جگری کوٹ ضلع کوہاٹ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی تعلیم اپنے وطن میں حاصل کی۔ اس کے بعد نجفِ اشرف چلے گئے، دس بارہ سال تک وہاں رہے اور فقہ و اصول پر عبور حاصل کرنے کے بعد وطن واپس آ گئے۔[2]

مولانا سید محمد اکبر شاہ بخاری مرحوم

ولدیت : جناب سید فتح نور شاہ مرحوم
ولادت : ۱۹۱۴ء
وفات : ۱۵ ستمبر ۱۹۷۰ء
مدفن : نور پور شاہاں، ضلع اسلام آباد

مولانا سید محمد اکبر شاہ بخاری ۱۹۱۴ء میں بمقام سگھر تحصیل تلہ گنگ ضلع اٹک میں پیدا ہوئے، ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد مرحوم سے حاصل کی، اس کے بعد سلطان المدارس لکھنؤ تشریف لے گئے جہاں آپ کو مولانا

---

[1] مکتوب مولانا سید کاظم حسین مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔
[2] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۴۸۸۔

محمد باقر اور فلسفی موقت حضرت مولانا سید محمد رضا جیسے نابغۂ روزگار اساتذہ سے شرفِ تلمذ رہا، جس پر آپ اکثر و بیشتر فخر فرمایا کرتے تھے، سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد یوپی کے بعض اضلاع میں رہے۔

۱۹۳۶ء میں جناب سید عنایت حسین شاہ مرحوم اور جناب سید منظر حسین شاہ آف نورپور شاہاں کی دعوت پر نورپور شاہان ضلع اسلام آباد تشریف لے آئے اور تبلیغِ مذہب حقہ شروع کی، شکریال و سہالہ ضلع اسلام آباد میں مناظرے بھی کئے اور فتح حاصل کی نتیجہ کے طور پر کافی افراد کو مذہبِ شیعہ میں داخل کیا۔

مولانا مرحوم کی تبلیغ کے اثر سے نورپور شاہان، شکریال، سہالہ، ترلائی ضلع اسلام آباد، ڈھوک سیداں ضلع راولپنڈی اور کوہالہ ضلع ہزارہ میں کافی افراد نے مذہبِ حقہ قبول کیا۔ ۱۵ ستمبر ۱۹۷۰ء کو واصل بحق ہوئے اور نورپور شاھان میں دفن کئے گئے۔[۱]

مقامِ تعجب ہے کہ جناب اختر راہی نے آپ کی تاریخ وفات ۱۹۶۸ء درج کی جو صراحتاً خلافِ واقعہ ہے، خود راقم کی مولانا سے آخری ملاقات ۱۹۶۹ء میں ہوئی تھی۔[۲]

مولانا محمد اکبر شاہ ایک حق گو عالم تھے، جب نورپور شاھان تشریف لائے تو وہاں حضرت بری امام کے مزار خصوصاً عرس کے موقع پر عجیب و غریب غیر شرعی کام ہوتے تھے، متحدہ ہندوستان کی مشاہیر طوائفیں آتی تھیں اور اپنے ناپاک وجود سے مزار کو ملوث کرتی تھیں، حضرت نے ان بد رسوم کے خلاف آواز بلند کی اور آخر محمد ایوب خان مرحوم سابق صدرِ پاکستان کے زمانے میں کافی حد تک اُن برائیوں کی تطہیر ہوئی۔

حضرت مولانا سید محبوب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۵۰ء) جنہیں "سیبویۂ وقت" کہا جاتا تھا مولانا کے بڑے بھائی تھے، ان کا ذکر اپنے مقام پر آئے گا۔

مولانا نے اپنا وقت انتہائی غربت میں گزارا مگر اس کے باوجود حسب المقدور داد و دہش میں کسی سے

---

[۱] مکتوب جناب طالب حسین بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

[۲] اختر راہی مؤلف "تذکرہ علمائے پنجاب" ج ۲، ص ۶۲۶۔

بچھوند تھے، جناب طالب حسین آف نور پور شاھان کا بیان ہے کہ اپنی وفات سے ایک روز قبل وہاں کی نادار مستورات کو بلا کر ان میں ڈھائی سو روپے تقسیم کئے۔

مولانا محمد امیر ادیب نجفی

ولدیت : جناب شیر محمد

ولادت : ۱۹۵۰ء

سکونت : باجک کوچہ سید اسمٰعیل شمارہ بلاک ۵۰ قم، ایران۔

جناب مولانا محمد امیر ادیب نجفی ۱۹۵۰ء میں ڈیرہ معمورہ ضلع شیخوپورہ کے ایک سُنّی گھرانے میں پیدا ہوئے جو بعد میں سید نذر حسین شاہ بخاری کی تبلیغ سے شیعہ ہو گئے تھے، پرائمری اسکول چک نمبر ۲ سے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد خانقاہ ڈوگراں کے اسکول میں داخل ہو گئے، ۱۹۷۱ء میں کچھ عرصہ کے لئے جامعہ امامیہ لاہور چلے گئے اور اس کے بعد نجف اشرف میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے چلے گئے۔ آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے؛

۱۔ حضرت مولانا علامہ محمد حسین نجفی مدظلہ۔

۲۔ حضرت مولانا علامہ نصیر حسین نجفی مدظلہ۔

۳۔ حضرت مولانا نذر حسین ظفر مدظلہ۔

نجف اشرف میں قیام کے دوران آپ نے حضرت مولانا علامہ شیخ منظور حسین مدظلہ سے شرائع الاسلام تک پڑھا، عراق میں ہنگامہ آرائی کی وجہ سے قم تشریف لے آئے۔

پاکستان تشریف لا کر تین ماہ تک دارالعلوم محمدیہ میں مدرس رہے بعد ازاں مدرسہ باب حیدر نزد سیال شریف میں مدرس اعلیٰ رہے، ایک سال درس و تدریس کے بعد واپس مزید تعلیم کے لئے قم تشریف لے گئے آج کل قم میں شرح لمعہ علامہ آقا شیخ حیدر نظری مدظلہ سے اور مکاسب حضرت آیۃ اللہ شیخ محسن حرم پناہی مدظلہ سے پڑھ رہے ہیں۔[۱]

[۱] انٹرویو مولانا مدظلہ بذریعہ سید محمد ثقلین کاظمی بمقام اسلام آباد۔

مولانا موصوف نے ابوظبی دوبئی اور سرگودھا وغیرہ میں محرم الحرام کی مجالس پڑھیں ہیں آپ علامہ منظور حسین نجفی مدظلہ کے داماد ہیں۔ راقم کی آپ سے ایک مرتبہ ملاقات حضرت مولانا نثار علی خطیب امامیہ مسجد نور پور شاھاں کے ساتھ ہوئی تھی، خوش خلق اور خوش وضع ہیں۔

مولانا سید محمد امین شیرازیؒ

ولادت : ۱۸۹۸ء

وفات : ۱۶ر جنوری ۱۹۷۷ء

مولانا سید محمد امین شیرازی ۱۸۹۸ء میں عباسپور میں پیدا ہوئے علوم دین حاصل کرنے کے بعد تبلیغ مذہب میں ہمہ تن مصروف ہوگئے آپ نے حسب ذیل دو کتابیں لکھیں:

۱۔ نجات الدارین فی عزاء الحسین۔

۲۔ وظائف المتقین۔

۱۶ر جنوری ۱۹۷۷ء کو یہ کہتے ہوئے انتقال فرمایا کہ "رضوان جنت" آ گئے۔[۱]

مولانا محمد باقرؒ فاضل عربی

ولدیت : شیخ غلام عباس

وفات : ۱۰ر اکتوبر ۱۹۱۴ء

مولانا محمد باقر نے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے فاضل عربی اور فاضل فارسی کے امتحانات پاس کئے آپ کے والد شیخ غلام عباسؒ نے لاہور میں شیعوں کی بہت سی کتابیں شائع کی تھیں۔ مولانا محمد باقر مرحوم امرتسر میں عربی اور فارسی کے اُستاذ تھے۔ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۱۴ء میں جان بحق ہوئے۔

تصانیف:

۱۔ تذکرہ ملا مجلسیؒ۔

۲۔ ترجمہ عین الحیاۃ مجلسیؒ۔[۲]

---

[۱] ماہنامہ پیام عمل، فروری/مارچ ۱۹۷۷ء، ص ۶۳۔

[۲] ماہنامہ، البرہان/لدھیانہ۔

عین الحیاۃ کا آخری حصہ جس میں "یوذ آسف" کا ذکر ہے کو مولانا محمد ثقلین کاظمی نے ذاکر اہلبیت جناب نذر حسین صاحب قطبی مدظلہ کی تحریک پر چند سال قبل شائع کرایا تھا جس پر احقر مؤلف کا مقدمہ بھی موجود ہے جس میں مرزائیوں کے خیالات درباره "یوذ آسف" و "قبر یوذ آسف" کا جائزہ لیا گیا ہے۔

مولانا سید محمد باقرؒ

ولدیت : مولانا سید گل محمد شاہؒ

ولادت : یکم رمضان المبارک ۱۲۹۴ھ/۱۸۸۱ء

وفات : ۱۹ صفر المظفر ۱۳۸۶ھ/جون ۱۹۶۶ء

مدفن : کھاڈ ضلع بھکر

فاضل عربی

استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد باقر نقویؒ یکم رمضان المبارک ۱۲۹۴ھ کو بمقام چکڑالہ ضلع میانوالی کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد صرف و نحو کی ابتدائی کتابیں اپنے بڑے بھائی حضرت مولانا سید طالب حسینؒ سے پڑھیں۔ جب مولانا سید طالب حسین مزید تعلیم کے لئے باہر چلے گئے تو آپ مولانا محمد عیسیٰ سے پڑھنے لگے۔ مولانا محمد عیسیٰ فرقہ اہلِ قرآن کے بانی عبداللہ چکڑالوی کے صاحبزادے تھے۔ اس کے بعد آپ حضرت مولانا سید شریف حسینؒ کے پاس جگراؤں ضلع لدھیانہ پہنچے وہاں اسباق حاصل کئے پھر لکھنؤ بھی کچھ عرصے رہے۔ اس کے بعد اورنٹیل کالج لاہور آگئے اور پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ۱۹۰۹ء میں مولوی فاضل کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔ منشی فاضل کا امتحان بھی پاس کیا کچھ عرصے اورنٹیل کالج میں مدرس بھی رہے اس کے بعد وطن تشریف لائے اور ۱۹۱۴ء سے سلسلہ درس و تدریس شروع کردیا، ۱۹۲۵ء میں چک نمبر ۳۸ خانیوال تشریف لے گئے جہاں تقریباً بیس سال یعنی ۱۹۴۵ء تک علوم آل محمد علیہم السلام کے دریا بہاتے رہے، ۱۹۴۵ء سے ۱۹۶۶ء تک بدھ رجبانہ ضلع جھنگ تشریف لے گئے یہاں کے مدرسے کے جملہ اخراجات ایک نیک خاتون مسماۃ جنداں سیال برداشت کرتی رہیں۔

حضرت مولاناؒ کا حافظہ غضب کا تھا جس کتاب کو ایک مرتبہ پڑھ لیتے وہ حفظ ہو جاتی ویسے بھی ہر فن کی ایک ایک کتاب آپ کو یاد تھی۔ کافیہ، شافیہ، حمد اللہ، سلم العلوم، عقود الجمان، دیوان متنبی، سبعہ معلقہ

کتب کا ایک ایک لفظ ازبر تھا آپ طلباء سے عبارت خود پڑھواتے تھے جس کی وجہ سے ان کا ہر طالب علم عبارت پڑھنے میں مشاق تھا. یتیمانِ آلِ محمد علیہم السلام کے ساتھ انتہائی اخلاق سے پیش آتے تھے ہر ایک کی عزت کرتے تھے جس کی وجہ سے اپنے پرائے سب آپ کی عزت کرتے .

عربی ادب پر آپکو کمال حاصل تھا جب آپ سندِ فراغ حاصل کر کے وطن واپس آئے تو چکڑالے کے ایک سنی عالم مولانا احمد خان (م ۱۳۵۰ھ) نے آپ سے تحریری مناظرہ چھیڑا اور ایک عربی نظم جو دس اشعار پر مشتمل تھی لکھ بھیجی حضرت علامہؒ نے اس کے جواب میں سو اشعار لکھ بھیجے جو فلیشہد الثقلان انی رافض کے وزن پر تھے اس کے بعد مولانا احمد خان نے کوئی تحریر نہیں بھیجی .

تقسیم سے قبل ۵۴ سال تک آپ عشرۂ محرم اور چہلم کی مجالس جگراؤں ضلع لدھیانہ میں پڑھتے رہے ان مجالس کا مجموعہ بنام "المجالس المرضیہ فی اذکار العترۃ النبویہ" حضرت مولانا حسین بخش مدظلہ نے شائع کرایا ہے .

۸ صفر المظفر ۱۳۸۶ھ کو آپ بیمار ہوئے چنانچہ آپ نے اپنے لڑکوں سے کہا کہ مجھے میری زمین کھاوڑ ضلع بھکر لے چلو چنانچہ وہاں چلے گئے اور ۱۹ صفر المظفر ۱۳۸۶ھ کو واصل بحق ہوئے. آپ نے اپنے تینوں صاحبزادوں مولانا سید ناصر الدین حسین، مولانا سید ضیاء الدین حسین، مولانا سید زین الدین حسین کو علم دین سے آراستہ کیا .

<u>شاگرد :</u>

یوں تو آپ کے کافی شاگرد ہیں مگر ان میں سے بعض یہ ہیں :

۱۔ استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد یار شاہ نجفی مدظلہ، مدرسِ اعلیٰ مدرسہ دار الہدیٰ علی پور .

۲۔ استاذ العلماء حضرت مولانا سید اختر عباس نجفی مدظلہ .

۳۔ استاذ العلماء حضرت مولانا سید گلاب علی شاہ نقوی مدرسِ اعلیٰ مدرسہ مخزن العلوم جعفریہ، ملتان .

۴۔ مولانا سید غلام عباس مدظلہ .

۵۔ مولانا خواجہ محمد لطیف انصاریؒ .

۶۔ مولانا سید محبوب علی شاہؒ .

۷۔ مولانا سید آغا محسن شہیدؒ۔

۸۔ حضرت مولانا علامہ حسین بخش نجفی مدظلہ۔

۹۔ حضرت مولانا سید محسن علی چھینویؒ۔

۱۰۔ استاذ العلماء حضرت مولانا محمد حسین نجفی ڈھکو مدظلہ۔[1]

ان علماء کے حالات اپنے اپنے مقامات پر درج کئے جا چکے ہیں۔

مندرجہ بالا علماء کے علاوہ حسب ذیل علماء بھی آپ کے شاگرد تھے جن کے مختصر حالات بھی درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ مولانا سید عبدالستار شاہؒ، آپ ۳ر جون ۱۹۰۶ء کو جھوک قلندر بخش شاہ (پنجگرائیں) ضلع بھکر میں پیدا ہوئے، نحو میں کافیہ تک اور فقہ میں شرائع الاسلام تک کتب پڑھیں۔ انتہائی نیک سیرت تھے ۲۲ر جون ۱۹۵۶ء کو رحلت فرمائی۔

۲۔ مولانا عبدالحسین خانؒ، مدرسہ باقرالعلوم کوٹلہ جام جو مولانا حافظ سیف اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک سے قائم ہوا اس میں مولانا عبدالحسین خان کی مساعئ جمیلہ کو کافی دخل تھا۔

۳۔ مولانا سید الطاف حسین نقویؒ، آپ حضرت علامہؒ کے عزیزوں میں سے تھے، علوم عربیہ میں دسترس رکھتے تھے جملہ امور میں شریعت کی پابندی کے سختی سے قائل تھے، ۱۰ر جولائی ۱۹۷۶ء میں رحلت فرمائی آپ کے صاحبزادے سید محمد محسن نقوی اسلام آباد میں ملازم ہیں۔

۴۔ مولانا خادم حسینؒ، آپ حضرت مولانا حسین بخش مدظلہ کے چچا زاد بھائی تھے، ۲ر جنوری ۱۹۵۰ء کو داعی اجل کو لبیک کہا۔[2]

۱؎ مولانا حافظ محمد سبطین مدظلہ، ڈائری۔

۲؎ مولانا حسین بخش مدظلہ، لمعۃ الانوار فی عقائد الابرار، ص ۴۶۔

مولانا سید محمد باقر نقوی فاضل عربی

ولدیت : سید لعل حسین شاہ

ولادت : ۸ر اگست ۱۹۵۰ء

مولانا سید محمد باقر نقوی ۸ر اگست ۱۹۵۰ء کو بمقام دندی تحصیل تلہ گنگ ضلع اٹک میں پیدا ہوئے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۶۳ء میں مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخل ہو گئے جہاں آپ کے اساتذہ مولانا محمد امین گورمانی، مولانا سید ابوالحسن، مولانا فضل حسین، مولانا امیر حسن نجفی، مولانا سید ساجد علی شاہ نجفی، مولانا سید شبیر علی شاہ اور حضرت مولانا سید گلاب علی نقوی مدظلہ تھے۔ اس کے بعد ایک سال تک دارالعلوم جعفریہ خوشاب میں رہے جہاں حضرت مولانا شیخ محمد حسین مدظلہ سے اخذ فیض کیا۔ ۱۹۷۱ء میں فاضل عربی کا امتحان پاس کیا بعدازاں میٹرک اور او،ٹی کے امتحانات پاس کر کے ایک اسکول میں عربی کے اُستاذ مقرر ہو گئے آج کل آپ اٹک میں ہیں۔

مولانا مدظلہ ان علماء میں سے ہیں جن کے دِل میں اشاعتِ مذہب کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اس کا اظہار کبھی کبھی عملی رنگ میں بھی ہوتا رہتا ہے۔

مولانا محمد باقر شاہؒ لنڈی

مولانا سید محمد باقر شاہ موضع لنڈی کچی کے رہنے والے تھے ابتدائی تعلیم وطن میں حاصل کی، عربی میں دسترس حاصل کرنے کے بعد ایران عراق کا سفر کیا۔ آپ بہترین خطیب تھے۔[1]

مولانا محمد بخش قریشیؒ

ولدیت : چراغ علی قریشی

ولادت : ۱۲۸۵ھ

وفات : ۳ر شوال ۱۳۴۵ھ

مولانا محمد بخش قریشی ۱۲۸۵ء میں تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان میں پیدا ہوئے دینی تعلیم حاصل کرنے کے

---

[1] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۵۰۲۔

لئے آپ مدرسہ اسلامیہ تونسہ میں داخل ہو گئے اور دورۂ حدیث بھی اسی مدرسے میں کیا اس وقت تونسے میں ایک آپ اور ایک محمد بخش کان منگ شیعہ تھے آپ نے احسن طریق سے تبلیغ فرمائی جس کا خاطر خواہ نتیجہ ظاہر ہوا۔

مولانا مرحوم ایک حق گو خطیب اور بہترین عالم تھے۔ آپ نے کئی کتابیں بھی لکھی تھیں مگر وہ تا ہنوز زیور طباعت سے آراستہ نہ ہو سکیں۔ آپ کا کافی وقت بلوٹ شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں گزرا اور وہیں ۳۰ر شوال ۱۳۴۵ھ میں رحلت کی۔

آپ کے صاحبزادے مولانا اللہ دتہؒ نے آپ ہی سے اخذ فیض کیا آپ اپنے تونسے ہی کی مسجد میں امامت کراتے رہے۔ ۱۰ر فروری ۱۹۶۴ء میں واصل بحق ہوئے۔ مولانا محمد بخش قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور مولانا اللہ دتہؒ کے صاحبزادے جناب مولانا فیروز حسین قریشی ہیں، آپ ۲۵ر اگست ۱۹۳۹ء میں تونسے میں پیدا ہوئے کچھ عرصے مدرسہ اسلامیہ و مدرسہ محمودیہ تونسے میں پڑھتے رہے، دورۂ حدیث اسی آخری مدرسے سے کیا آپ کے اساتذہ میں شیخ الحدیث مولانا خان محمد، مولانا عبد الستار شہلانی، مولانا کلیم اللہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ایم۔ اے (فارسی اور بی ایڈ کے امتحانات بھی پاس کئے۔ آپ نے ایک کتاب بنام "جامع التواریخ" بھی تالیف کی ہے جو شائع ہو چکی ہے۔[۱]

مولانا محمد بشیر انصاری مرحوم

ممتاز الافاضل

ولدیت : مولانا امام علی انصاریؒ

ولادت : ۱۰ر جنوری ۱۹۰۱ء وفات : ۲۴۔ اپریل ۱۹۸۳ء

مدفن : ٹیکسلا، ضلع راولپنڈی

مولانا محمد بشیر انصاری ۱۰ر اکتوبر ۱۹۰۱ء کو شکار پور ضلع بلند شہر (یوپی) میں پیدا ہوئے۔[۲] ابتدائی دینی تعلیم مدرسہ احسن المدارس میں حضرت مولانا سید محمد عوض (م ۱۳۵۶ھ) کے محضر اقدس میں حاصل کی اس

---

۱ مکتوب مولانا فیروز حسین قریشی مدظلہ بنام مولانا کاظمی۔

۲ سید اعجاز حسین، جوبلی نمبر، ص ۱۵۸۔

کے بعد آپ مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ چلے گئے جہاں سے "ممتاز الافاضل" کی سند حاصل کی بعد ازاں مدرسۃ الواعظین میں داخل ہو گئے جہاں تین سال تک ادیانِ عالم کا مطالعہ کیا۔ اس کے بعد آپ کو ضلع ہزارہ کے علاقے میں مبلّغ بنا کر بھیج دیا گیا جہاں آپ نے خوب حقِ تبلیغ ادا کیا۔

مذہبِ حقہ کی نشر و اشاعت کے لئے آپ کو کئی مناظرے کرنے پڑے چنانچہ ۱۹۴۳ء میں ٹیکسلا میں تین مناظرے کئے۔ پہلا مناظرہ مولانا محبوب عالم دیوبندی سے ہوا۔[9] موضوع "مسئلہ تحریفِ قرآن" تھا۔ مولانا مذکور نے اپنی شکست کو خود تسلیم کیا اور لکھ کر دے دیا کہ میں غلطی پر ہوں۔ نتیجہ میں مولانا عبدالعزیز اور مولانا امیر اللہ خان شیعہ ہو گئے۔[10]

دوسرا مناظرہ مولانا قاضی عبد اللہ پوٹھوہاری سے ہری پور میں ہوا۔ وہ دو گھنٹے میں اپنا عذر پیش کر کے چلے گئے۔

تیسرا مناظرہ مولانا چراغ دین آف سرگودہا سے ہوا مناظرہ سات گھنٹے رہا۔ منصفین نے فیصلہ سنایا کہ شیعہ مناظر جیت گیا ان تمام مناظروں میں جیتنے کی وجہ سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ شیعہ ہو گئے حالانکہ ان علاقوں میں اس زمانے میں ڈھونڈے سے بھی شیعہ نہیں ملتے تھے۔ ان کے علاوہ آپ کے اور کتنے ہی مناظرے سرحد، پنجاب، سندھ اور ریاست بہاولپور میں ہوئے۔[11]

مولانا محمد بشیر انصاری مرحوم اس دوران شیعت کی تبلیغ کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت مبلّغِ اعظم مولانا محمد اسمٰعیلؒ نے شیعت کو شیخیت میں تبدیل کرنا چاہا بلکہ بقول مولانا محمد بشیر مرحوم انہوں نے ہی مولانا محمد اسمٰعیلؒ کو ایسا کرنے کا مشورہ دیا تھا، چنانچہ علامہ محمد بشیر انصاری جناب کاظم علی رسا کو ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ

"مولانا محمد اسمٰعیل نے جو رسالہ تحریر فرمایا ہے اور شیخ و سید علیہما الرحمۃ کی تائید کی ہے اس کا مشورہ میں نے ہی دیا تھا کیونکہ مذہب شیخی یا عقائد شیخیہ کو بغیر علم و فہم غلط و باطل سمجھا جا رہا ہے۔"[12]

---

[9] علامہ محمد بشیر انصاری، مقام اہلبیت، ص، ذ

[10] سید اعجاز حسین جوبلی نمبر، ص ۱۵۸۔

[11] علامہ محمد بشیر انصاری، مقام اہلبیت، ص، ط۔

[12] کاظم علی رسا، گلدستۂ مودت، ص ۸۔

اور بقول حضرت علامہ انصاری مرحوم مولانا مرزا یوسف حسین مدظلہ بھی اسی نقطۂ نگاہ کے تھے چنانچہ رسا صاحب کو تحریر فرماتے ہیں :

"جناب مولانا مرزا یوسف حسین صاحب قبلہ سے جب ملاقات ہو گی تو میں انہیں بھی متوجہ کروں گا وہ مجھ سے جدا نہیں ہیں"[1]

پاکستان میں شیخیت کی ترویج اور نشر و اشاعت کے لئے مولانا محمد بشیر انصاری مرحوم نے پاکستان میں شیخیت کے نمائندے جناب کاظم علی رسا کو کئی خطوط لکھے جن میں شیخیت کی بھرپور حمایت کی گئی اور علماء و مجتہدین کی تضحیک[2] لیکن جب پاکستان میں شیخیت کے خلاف ایک تحریک شروع ہوئی تو حضرت علامہ مرحوم نے اخباری بیان دیا کہ ان کا شیخیت سے تعلق نہیں[3] جب جناب رسا صاحب نے حضرت علامہ کو پینترا بدلتے ہوئے دیکھا تو آپ نے مولانا موصوف کے ان خطوط کا عکس شائع کر دیا جو حضرت علامہ نے رسا صاحب کو لکھے تھے۔ تفصیلات کے لئے گلدستۂ مودت دیکھی جا سکتی ہے۔

حضرت علامہ انصاری مرحوم شیخیت کی تبلیغ کے لئے اتنے بے چین تھے اور آگے نکل گئے تھے کہ آپ نے حضرت مبلغ اعظم کو لکھا کہ

"جناب شیخ احمد احسائیؒ رحمۃ اللہ علیہ اور سید کاظم رشتی طاب ثراہ کے عقائد وہی ہیں جو حضرت عالم ربانی علامہ کاشانیؒ[4] اور علامہ مجلسیؒ نے تحریر فرمائے ہیں کیا وہ مذہب شیخیہ کے متبع تھے ؟ اس سلسلے میں اگر عزیزم مولانا محمد حسنین صاحب سابقی سلمہ اللہ کو آمادہ کیا جائے کہ وہ عقائد شیخ

---

[1] کاظم علی رسا، گلدستۂ مودت، ص ۶۔

[2] ایضاً، ص ۷۔

[3] پندرہ روزہ "ذوالفقار" پشاور

[4] شیخ احمد احسائیؒ ملا فیض کاشانی کو مسیٔ کہا کرتے تھے، چنانچہ قصص العلماء از محمد تنکابنی ص ۴۲ پر ہے کہ شیخ احمد ملا محسن را نیز تکفیر کردہ و شیخ در بعضے از کلماتش میگوید قال المسئ القاسانی و مرادش از مسئ ملا محسن است۔"

و سید رحمہا اللہ کو علمائے متقدمین کی کتب سے جمع کر دیں تو وہ رسالہ کی صورت میں خود طبع کرادونگا اور اس کی قیمت ان کو ھبہ کر دونگا"[۱]

بہرحال آپ نے اس گمراہ تحریک کو پھیلانے کی خوب کوشش کی لیکن اتنا فائدہ نہ ہوسکا جتنی کہ آپ کی خواہش تھی اس سلسلے میں ایک کتاب بنام "حقائق الوسائط" تین حصوں میں تحریر کی اور جناب رسا صاحب سے درخواست کی اس کا فارسی میں ترجمہ کر کے ایران میں عام کیا جائے تاکہ وہاں کے مجتہدین کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ اس نظریئے کے افراد پاکستان میں بھی ہیں[۲]

حضرت مولانا محمد حسین نجفی مدظلہ نے "اصلاح محافل و مجالس" کے عنوان سے ایک کتاب لکھی تھی جس میں اور باتوں کے علاوہ اس بات پر خصوصی طور پر زور دیا گیا تھا کہ دین کو تجارت نہ بنایا جائے حضرت علامہ انصاری مدظلہ نے اس کتاب کا نام لئے بغیر اس کتاب کا جواب لکھا بعنوان "ذاکری کا شرعی مقام" جس میں فتویٰ دیا کہ اگر مجالس پڑھوانے والے بخوشی نذرانہ نہ دیں تو اُن سے جبرانہ وصول کیا جائے[۳]. ظاہر ہے یہ فتویٰ صراحتاً کتاب وسنّت اور عقل و اجماع کے خلاف ہے، ان دونوں کتابوں کے علاوہ مقام اہلبیت اور عظمت اہلبیت نامی کتابیں بھی ہیں جو آپ کی تقاریر کا مجموعہ ہیں.

کاش کہ حضرت علامہ مرحوم ان ہی نظریات کی تبلیغ کرتے جن کے لئے مدرسۃ الواعظین لکھنؤ نے انہیں اسطرف بھیجا تھا.

آپ کے صاحبزادے مولانا مظفر عبّاس چند مہینے نجفِ اشرف میں رہے آج کل ٹیکسلا میں مقیم ہیں.

۱۹۷۰ء کے انتخابات کے زمانے میں جب سوشلزم کے کفر و الحاد ہونے کے متعلق بحث چلی تو حضرت

۱ے مولانا محمد اسماعیل، مجموعہ رد المقصرین، ص ۳۵.

۲ے کاظم علی رسا، گلدستہ مودت، ص ۶.

۳ے مولانا محمد بشیر انصاری، ذاکری کا شرعی مقام، ص ۴۷.

علامہ انصاری نے تمام اعلام کے برخلاف فتویٰ دیا کہ سوشلزم پر کفر و الحاد کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔[1]

مولانا سید محمد جعفر زیدی مرحوم

فاضل عربی

ولدیت : حکیم سید محمد عباس زیدی
ولادت : ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۸ء
وفات : ۲۸ ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ/۷ نومبر ۱۹۸۰ء
مدفن : کربلا گامے شاہ، لاہور

مولانا سید محمد جعفر زیدی ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۸ء میں بمقام میمن سادات ضلع بجنور (یوپی) میں پیدا ہوئے آپ کے خاندان میں ملت جعفریہ کے مشاہیر علماء ہو گزرے ہیں۔ آپ نے تمام تر دینی تعلیم مدرسہ منصبیہ میرٹھ میں حاصل کی، آپ کے اساتذہ میں حضرت مولانا سید یوسف حسین مجتہد قابل ذکر ہیں۔ درس نظامی سے فراغت کے بعد آپ نے صرف ۱۸ سال کی عمر میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔

۱۹۳۳ء میں آپ شیعہ مسجد بریلی کے خطیب مقرر ہو گئے جہاں ۲۲ سال تک خطبات جمعہ ارشاد فرماتے رہے۔ ۱۹۵۵ء میں آپ کے صاحبزادے جناب سید محمد نصیر عالم پاکستان تشریف لے آئے اس لئے آپ بھی مع اہل و عیال یہاں منتقل ہو گئے۔ ۱۹۵۷ء میں شیعہ جامع مسجد اسلامپورہ لاہور کے خطیب مقرر ہو گئے اور تا دم واپسیں اسی مسجد میں خطبات جمعہ ارشاد فرماتے رہے۔

آپ ماہنامہ "پیام عمل" لاہور کے سرپرست تھے، اس رسالے کے ذریعے دینی مسائل کے جوابات مرحمت فرماتے رہے۔ آپ علم میں "پنجہ" لگانے کو خلاف احتیاط سمجھتے تھے۔[2]

سینکڑوں سے متجاوز مضامین مختلف رسائل میں تحریر فرماتے رہے، مختلف کتابیں بھی تحریر فرمائیں جن میں سے حسب ذیل قابل ذکر ہیں:

۱۔ مسئلۂ فدک۔

---

[1] مولانا محمد بشیر انصاری، سوشلزم اصول شرعیہ کی روشنی میں، طبع اسلام آباد۔
[2] رسالہ راہ عمل۔

۲۔ صحابیت کا قرآنی تصور۔

۳۔ اہمیتِ پردہ۔

۴۔ آیتِ تطہیر۔

۲۴ ذی الحجہ کی شام کو آپ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا، سر پر چوٹ کاری تھی جانبر نہ ہو سکے اور ۲۸ ذی الحجہ کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے[1] اب آپ کربلا گامے شاہ میں ابدی نیند سو رہے ہیں۔ جناب ظہور جارچوی نے حسبِ ذیل قطعۂ تاریخ کہی:

تیشۂ ظلم سے پارہ جو ہُوا ان کا سر — ہوئے دنیا سے رواں جانب حوض کوثر
صاف مصرعہ سے عیاں سالِ شہادت ہے ظہورؔ — عاشق بزم شہیداں ہیں محمد جعفر

۱۴۰۰ھ

مولانا مرحوم جید عالم، شاعر اور انشاء پرداز تھے، منکسرالمزاج اور کم گو تھے۔ خدا غریق رحمت کرے۔

مولانا محمد جمعہ اسدی قمی

ولدیت : محمد ہاشم

ولادت : ۱۹۵۲ء

سکونت : جامعہ امام جعفر صادق، علمدار روڈ، کوئٹہ

مولانا محمد جمعہ اسدی قمی ۱۹۵۲ء میں کوئٹہ کے ایک زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی تعلیم وہیں حاصل کی، اس کے بعد آپ نجفِ اشرف چلے گئے، کچھ عرصہ نجفِ اشرف میں گزارنے کے بعد قم تشریف لے آئے جہاں تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، منطق، فلسفہ اور دیگر فنون کی تکمیل کی۔ نجفِ اشرف اور قم میں آپ نے درج ذیل اساتذہ سے اخذِ فیض کیا۔

۱۔ استاذ الاساتذہ حضرت علامہ شیخ محمد علی افغانی مدظلہم العالی۔

۲۔ حضرت علامہ شیخ جواد آملی مدظلہ العالی۔

---

[1] مکتوب سید محمد نصیر عالم۔

۳۔ حضرت آقائے ستودہ مدظلہ العالی۔

۴۔ حضرت علامہ سید مرتضوی شہرودی مدظلہ العالی۔

سند فراغت حاصل کرنے کے بعد کوئٹہ تشریف لے آئے اور آج کل جامعہ امام جعفر صادقؑ میں مدرس ہیں۔ ہر سال محرم الحرام کی مجالس کوئٹہ ہی میں پڑھتے ہیں۔ آپ کا بیان زیادہ تر فارسی میں ہوتا ہے۔ مذہب آل محمد علیہم السلام کی نشر و اشاعت میں پیش پیش ہیں۔ آپ کا علمائے بلوچستان میں ایک خاص مقام ہے۔ خداوندِ عالم مزید توفیق عنایت فرمائے[1]

مولانا محمد جمعہ رحیمی

ولدیت :

ولادت : ۱۹۴۷ء

سکونت : افغانستان

مولانا محمد جمعہ رحیمی افغانستان میں ۱۹۴۷ء میں پیدا ہوئے، مولانا رحیمی کے والد ایک تاجر تھے، مولانا کو ابتدا ہی سے دینی تعلیم کا شوق تھا، آپ نے ابتدائی دینی تعلیم افغانستان ہی میں حاصل کی بعدازاں نجف اشرف تشریف لے گئے جہاں آپ سات سال رہے، پھر قم تشریف لے آئے اور ڈیڑھ سال تک علومِ آل محمد علیہم السلام حاصل کرتے رہے۔ آپ کے مشہور اساتذہ حسب ذیل تھے :

۱۔ حجۃ الاسلام سید مرتضوی شہرودی مدظلہ۔

۲۔ حجۃ الاسلام شیخ اسحاق فیاض افغانی مدظلہ۔

تکمیلِ علومِ دینی کے بعد آپ شعبۂ درس و تدریس میں شامل ہو گئے، تھوڑا عرصہ آپ جامعہ امام جعفر صادق کوئٹہ میں نائب مدرسِ اعلیٰ رہے آج کل مولانا دوبارہ افغانستان تشریف لے گئے ہیں۔

مولانا رحیمی کو عربی اور فارسی پر پورا عبور حاصل ہے۔ ایران، افغانستان، عراق اور کوئٹہ میں عربی اور فارسی میں تقاریر فرماتے رہتے ہیں[2]

[1] مکتوب سید مازم حسین نقوی بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔
[2] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

مولانا شیخ محمّد حافظ نجفی

ولدیت : حاجی حسن مرحوم

ولادت : ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۰ء

سکونت : خطیب جامع مسجد شیعہ، کاموکی منڈی۔
ضلع گوجرانوالہ۔

مولانا شیخ محمد حافظ نجفی ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۰ء میں شگر کلاں اسکردو بلتستان میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی دینی تعلیم اسکردو میں حاصل کی پھر نجف اشرف تشریف لے گئے اور وہاں کی مروجہ تعلیم کی تکمیل کی نجف اشرف میں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ آیۃ اللہ العظمیٰ علامہ سید محسن الحکیمؒ۔

۲۔ استاذ العلماء حضرت مولانا شیخ محمد علی افغانی مدظلہ۔

۳۔ حجۃ الاسلام مولانا سید مرتضیٰ مدظلہ۔

سندِ فراغ حاصل کرنے کے بعد بلتستان تشریف لے آئے اور پانچ سال تک تبلیغ کرتے رہے اور اب عرصہ بیس سال سے شیعہ جامع مسجد کاموکی منڈی میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں۔ بچوں کے لئے ایک مدرسہ بنام "قرآن وعترت" کھولا ہوا ہے، ملک کے کئی اہم مقامات پر تقاریر فرما چکے ہیں۔
کئی افراد آپ کی تبلیغ سے متاثر ہو کر مذہب شیعہ اختیار کر چکے ہیں۔[1]

مولانا محمد حسن زکی مرحوم

ولدیت : جناب پیر بخش

ولادت : ۱۸۹۰ء

وفات : ۱۳ر جنوری ۱۹۵۰ء

مدفن : قبرستان چاہ منور شاہ، ڈیرہ اسمٰعیل خان

مولانا محمد حسن زکی ٹاٹے پوری ۱۸۹۰ء میں زنگپور ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کے ایک مذہبی گھرانے میں پیدا

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

ہوئے۔ مولانا مرحوم کا تعلق ایک سنّی گھرانے سے تھا، آپ نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے چچا مولانا محمد امیر سے حاصل کی جو ایک معروف سنّی عالم تھے آپ کے ایک حقیقی چچا شیعہ ہو گئے تھے جن کا اسم گرامی فقیر بخش تھا جو ذاکر اہلبیت بھی تھے۔

مولانا مرحوم مناظروں میں چھپ چھپا کر پہنچ جاتے تھے کیونکہ دینی مدارس کے طلباء کے لئے ان مقامات پر جانا ممنوع ہوتا ہے سب سے پہلے آپ نے چند متنازعہ مسائل اپنے چچا مولانا محمد امیر کے سامنے رکھے جس کی وجہ سے آپ کے چچا نے آپ کو اپنے مدرسہ سے نکال دیا۔ اس کے بعد آپ جس مدرسہ میں بھی جاتے اپنے اساتذہ سے مناظرانہ گفتگو کرتے لہٰذا ایک مدرسہ چھوڑ کر دوسرے مدرسے میں جانا پڑتا تھا۔ جب تعلیم سے فراغت حاصل کی تو شیعہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ مولانا کے سمجھانے پر آپ کے والد نے بھی شیعہ اثنا عشری ہونے کا اعلان کر دیا اور پھر ڈیرہ اسمٰعیل خان کی بجائے ٹاٹے پور ضلع ملتان میں سکونت اختیار کر لی۔

جب مولانا عبد العلی ہروی (م ۱۹۴۲ء) پنجاب تشریف لائے تو پہلے پہل آپ ہی ان کی تقاریر کا فارسی سے اُردو، سرائیکی میں ترجمہ فرماتے تھے۔

آپ نے کئی مناظرے کئے جن سے بستیوں کی بستیاں شیعہ ہو گئیں۔ مولانا مرحوم کی تبلیغ اصول و فروع دونوں ہی کے لئے ہوا کرتی تھی۔ اگر جھنگ اور ملتان کی تاریخ لکھی جائے گی تو اس میں مولانا مرحوم کا نمایاں حصّہ نظر آئے گا۔ مولانا مرحوم ملتان سے ایک عرصہ تک ایک ماہنامہ "میزان الحق" نکالتے رہے۔

تصانیف:

آپ کی تصانیف مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ سراج المجالس حصّہ اوّل۔

۲۔ البیّنہ۔

۳۔ نور السموات فی ابطال شوائط البرقات۔

۴۔ رموز بدیعہ۔

۵۔ امامیہ قرآنیہ۔

۶۔ نوابیہ فلاحیہ۔
۷۔ حبل اللہ

شوائظ البرقات مولانا سید قطب علی شاہ سُنّی بریلوی (م ۱۹۲۷ء) نے رمی الجمرات[1] کے جواب میں لکھی تھی مولانا مرحوم نے نور السموات میں اس کا جواب دیا ہے[2]
"رموز بدیعہ" کا جواب مولانا سید قطب علی شاہ نے "انوار قدسیہ" نامی کتاب میں دیا تھا۔[3]
مولانا کا انتقال ۱۳ جنوری ۱۹۵۰ء کو ہوا اور آپ کو قبرستان چاہ منوّر شاہ ڈیرہ اسمٰعیل خان میں دفن کیا گیا۔

مولانا محمد حسن قتیل

ولدیت : درگاہی مل
ولادت : ۱۱۷۲ھ/۱۷۶۰ء
وفات : ۱۲۳۳ھ/۱۸۱۸ء
مدفن : لکھنؤ

مولانا محمد حسن قتیل ۱۱۷۲ھ/۱۷۶۰ء میں درگاہی مل کے گھر پیدا ہوئے آپ لاہور کے رہنے والے تھے۔[4]
آپ نے مروجہ علوم مرزا محمد باقر شہید فیض آبادی سے حاصل کئے اپنی تحقیق سے شیعہ ہوئے آپکا سابق نام

۱؎ مولانا محسن الملک نے شیعوں کے خلاف "آیات بیّنات" لکھی۔ اس آیاتِ بیّنات" کے جوابات میں سے ایک جواب "رمی الجمرات" تین جلدوں میں تھا اس کا جواب "شوائظ البرقات" مولانا سید قطب علی شاہ سنّی بریلوی نے لکھا "شوائظ البرقات" کا جواب مولانا محمد حسن زکی مرحوم کے علاوہ علامہ مرزا احمد علی مرحوم نے بھی دیا تھا جس کا نام "مفاتح البرکات" تھا۔ ڈاکٹر عسکری بن احمد، مرگ با شرف، ص ۵۱۔

۲؎ عبدالحکیم شرف "تذکرۂ اکابر اہلسنّت"، ص ۴۵۵۔

۳؎ ایضاً۔

۴؎ مولانا محمد قدرت اللہ گوپاموی، نتائج الافکار، ص ۵۷۵۔

دیوانی سنگھ تھا۔ آپ اردو، فارسی اور عربی میں خاص دسترس رکھتے تھے۔ ترکی میں بھی برجستہ لکھتے تھے آپ نے انشاء اللہ خان انشاء کے ساتھ مل کر اردو قواعد صرف و نحو پر ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام دریائے لطافت ہے۔[۱]

محمد حسن قتیل لکھنؤ میں نواب سعادت علی خان کے دربار میں معزز تھے۔ منصور نگر کے قریب رہتے تھے ۲۳ ربیع الاوّل ۱۲۳۳ھ/۳۱ جنوری ۱۸۱۸ء میں لکھنؤ میں انتقال ہوا۔[۲] "نتائج الافکار" میں آپ کا سن وفات ۱۲۴۰ھ ہے۔[۳]

آپ مندرجہ ذیل کتابوں کے مصنف تھے:

۱۔ ہفت ضابطہ۔ ۲۔ شجرۃ الامانی۔

۳۔ نہر الفصاحت۔ ۴۔ چار شربت۔

۵۔ دریائے لطافت (ایک حصّہ)۔ ۶۔ انشائے قتیل۔

۷۔ دیوان۔ ۸۔ مظہر العجائب۔[۴،۶]

مندرجہ ذیل اشعار آپ ہی کے ہیں:

صد بار بلب جان حزین آمد و برگشت
یارب کہ گرفتہ است گریبان قضا را
یک پہلو و صد خنجر، یک سینہ و صد پیکان
در مقتل مظلومان این است نشان ما[۴]

مولوی غلام حضرت عشق اور مولوی سلامت اللہ بدایونی آپ کے شاگرد تھے۔[۵]

۱۔ مولانا سیّد عبد الحی حسنی، نزہۃ الخواطر، ج ۱، ص ۴۳۳۔

۲۔ مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۵۱۴۔

۳۔ مولانا محمد قدرت اللہ گوپاموی، نتائج الافکار، ص ۵۷۵۔

۴۔ ایضاً۔ ۵۔ آفتاب رائے لکھنوی، تذکرہ ریاض العارفین، ج ۲، ص ۳۴، ۱۴۱۔

۶۔ ڈاکٹر شہریار نقوی، فرہنگ نویسی فارسی در ہند و پاکستان، طبع تہران۔

مولانا شیخ محمد حسن نجفی

ولدیت : روشن علی

ولادت : ۱۹۴۰ء

سکونت : جعفر آباد، نگر، گلگت ایجنسی

مولانا شیخ محمد حسن نجفی ۱۹۴۰ء میں جعفر آباد، نگر، گلگت ایجنسی میں پیدا ہوئے، قرأت و تجوید اور ابتدائی دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد نجفِ اشرف چلے گئے جہاں آپ کا بارہ سال قیام رہا، آپ کے مشاہیر اساتذہ درج ذیل تھے:

۱۔ آیۃ اللہ حضرت علامہ سید باقر الصدر الشہیدؒ۔

۲۔ استاذ العلماء مولانا شیخ محمد علی افغانی مدظلہ۔

۳۔ حجۃ الاسلام مولانا سید عز الدین مدظلہ۔

۴۔ حجۃ الاسلام مولانا سید جمال الدین خوئی مدظلہ۔

تعلیم سے فراغت کے بعد وطنِ مالوف میں ایک مدرسہ بنام دارالعلوم امامیہ جاری فرمایا جہاں سو سے زیادہ طلاب علومِ آل محمد علیہم السلام حاصل کر رہے ہیں۔ مولانا مدظلہ عربی، فارسی، اردو تینوں زبانوں پر کامل عبور رکھتے ہیں[1]

مولانا محمد حسن فاضل عربی۔ ایم اے

ولدیت : جناب مولا بخشؒ

ولادت : یکم جنوری ۱۹۴۱ء

سکونت : مسجد و امام بارگاہ، گریسی لائن چک لالہ، راولپنڈی۔

مولانا محمد حسن یکم جنوری ۱۹۴۱ء کو ستیہد تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی کے ایک راجپوت گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے خاندان میں کئی ایک ایسے افراد گزرے ہیں جو اس دور میں شیعت کی تبلیغ کرتے

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ، بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

تھے جب کہ ایسا کرنا جان جوکھوں میں ڈالنا تھا۔ آپ نے کاظمیہ ہائی اسکول ستید سے میٹرک کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔

۱۹۶۱ء میں دارالعلوم جعفریہ خوشاب میں داخلہ لیا، درسِ نظامی سے فارغ ہونے کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے فاضلِ عربی کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا آپکے اساتذہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ استاذ الاساتذہ حضرت مولانا سید محمد یار شاہ مدظلہ العالی۔

۲۔ مفسرِ قرآن حضرت علامہ حسین بخش نجفی۔

۳۔ حضرت علامہ ملک اعجاز حسین نجفی مدرسِ اعلےٰ دارالعلوم جعفریہ خوشاب۔

۴۔ حضرت مولانا علامہ محمد حسین مدرسِ اعلےٰ جامعۃ المعصومین سدھوپورہ، فیصل آباد۔

فاضل عربی کا امتحان پاس کرنے کے بعد آپ نے مولانا محمد حسین کے حکم پر اسی مدرسے میں پڑھانا شروع کر دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ جامعۃ الثقلین جو اب مدرسہ آیۃ اللہ الحکیم کے نام سے ترقی کی راہوں پر گامزن ہے تشریف لے آئے مگر جلد ہی مدرسے کے ناظم آغا صابر علی سے آپکے اختلافات ہو گئے کیونکہ مولانا اس مدرسے کو خالصتاً دین کے آئینے میں دیکھنا چاہتے تھے، ردِ عمل کے طور پر مولانا کو مدرسے فارغ کر دیا گیا۔

مدرسے فارغ ہونے کے بعد آپ کچھ عرصہ ایک ہائی اسکول اور کالج میں پڑھاتے رہے۔ بعد میں محمد لقمان صاحب کے اصرار پر آپ گریسی لائن چک لالہ کی مسجد میں تشریف لے آئے جہاں اب تک امامت وخطابت کے فرائض فی سبیل اللہ انجام دے رہے ہیں۔ خداوند عالم توفیقاتِ خیر میں مزید اضافہ فرمائے۔

آپ ایک اچھے خطیب ہیں۔ فضائل ومحامد حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام کے دوسرے رُخ یعنی فرامینِ آل محمد علیہم السلام کی طرف خاص توجہ ہے، لیکن ؎

خونے نہ کردہ ایم وکسے را نہ کشتہ ایم
جرمے ہمین ست عاشق روئے تو گشتہ ایم

کی سزا بھی بھگت رہے ہیں مگر تن بہ تقدیر راضی ہیں ابھی لکھنے کی طرف زیادہ متوجہ نہیں صرف دو رسالے لکھے

ہیں جو چھپ چکے ہیں :

۱۔ حُرمت ریش تراشی۔ ۲۔ پیام عزا۔[1]

ان سطور کے راقم کو مولانا سے شرفِ تلمذ حاصل ہے، احقر نے دین کے معاملے میں مولانا کو انتہائی مخلص پایا ہے ان کے بعض نظریات سے اختلاف ہو تو ہو مگر اُس درد سے جو ان کے سینے میں ملّتِ جعفریہ کے لئے ہے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ مولانا ان سابقینِ اوّلین میں سے ہیں جنہوں نے فتنۂ غلو کا بڑی بے جگری سے مقابلہ کیا۔ آپ نے جولائی ۱۹۸۰ء کی منعقدہ شیعہ کنونشن میں نمایاں حصّہ لیا۔ مولانا کا یہ شروع ہی سے نظریہ ہے کہ ہر کام اس کے اہل کے سپرد کیا جائے اور اس طرح دین کا کام علماء کے سپرد کیا جائے کیونکہ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ دینی انجمنوں کے سربراہ عموماً لادین ہوتے ہیں۔

مولانا قاضی محمد حسن شاہ

ولادت : ۱۲۷۷ھ
وفات : ۱۳۵۴ھ/ ۱۹۳۵ء

مولانا قاضی سیّد محمد حسن شاہ ۱۲۷۷ھ میں پیدا ہوئے یہ تو معلوم نہ ہو سکا کہ آپ نے کہاں تعلیم پائی اور کون کون اساتذہ تھے البتہ مولانا مرزا یوسف حسین مدظلّہ کا بیان ہے کہ انہیں عربی زبان پر عبور حاصل تھا اور عربی کتب بے دھڑک پڑھ لیتے تھے آپ کا ایک اچھا خاصا کتب خانہ تھا جو ضائع ہو گیا آپکو درس و تدریس سے شغف تھا مولانا مزمل حسین غدیری آپ کے شاگرد ہیں۔

مولانا مرتضیٰ حسین فاضل[2] مدظلّہ اور جناب اختر راہی[3] صاحب نے حضرت العلّام مولانا محمد حسین ڈھکو نجفی کو آپ کا شاگرد بتایا ہے جو غلط ہے کیونکہ مولانا محمد حسین مدظلّہ ۱۹۳۲ء میں پیدا ہوئے جبکہ حضرت

---

[1] مکتوب مولانا مدظلّہ بنام سیّد محمد ثقلین کاظمی۔

[2] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۵۱۶۔

[3] اختر راہی، تذکرہ علمائے پنجاب، ج ۱، ص ۱۴۱۸۔ ـــــ جناب اختر راہی صاحب نے آپ کی وفات ۱۹۲۵-۲۶ء میں لکھی ہے جبکہ مولانا محمد حسین ڈھکو کا تاریخ سن ولادت ۱۹۳۲ء ہے ؟؟۔

مولانا سید محمد حسن شاہ ۱۹۳۵ء میں داخل نجف ہوئے۔

آپ کچھ عرصے حاجی غلام حسینؒ کے اصرار پر ملتان میں پیش نماز بھی رہے۔ آپ انتہائی نیک سادہ مزاج علماء کی خدمت کرنے والے تھے۔ ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء میں رحلت فرمائی۔

ولدیت : قاسم

مولانا شیخ محمد حسن صلاح الدین نجفی

ولادت : ۱۹۴۸ء
سکونت : دوبئی

مولانا شیخ محمد حسن صلاح الدین ۱۹۴۸ء میں اسکردو بلتستان میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم بلتستان ہی میں حاصل کی، ۱۹۶۴ء میں نجف اشرف تشریف لے گئے جہاں تفسیر، حدیث، علم فقہ واصول، فلسفہ اور منطق کی انتہائی کتب پڑھیں، نجف اشرف کے طلباء میں آپ کی ایک امتیازی حیثیت تھی، وہاں آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے :

۱۔ حضرت علامہ ڈاکٹر محمد صادق (تفسیر)۔

۲۔ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ روح اللہ خمینی مدظلہم العالی (درس خارج فقہ)۔

۳۔ حضرت آیۃ اللہ بجنوردی رحمۃ اللہ علیہ (درس خارج اصول)۔

۴۔ استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ محمد علی افغانی مدظلہ العالی (ادبیات)۔

۵۔ حضرت مولانا علامہ رضوانی مدظلہ رکن نگران کونسل اسلامی جمہوریہ ایران (اصول فقہ و فلسفہ)۔

۱۹۷۴ء میں عراق کی سوشلسٹ حکومت نے جب دینی مدارس کے طلباء کو نکالنا شروع کیا تو آپ کو بھی مجبوراً وہاں سے نکلنا پڑا اور آپ واپس بلتستان تشریف لائے اور وہیں دینی خدمات سرانجام دینی شروع کر دیں، ۱۹۷۹ء میں جامعۃ اہل البیت اسلام آباد میں بطور مدرس تشریف لائے۔

آج کل مولانا دوبئی تشریف لے گئے ہیں[1]

---

[1] انٹرویو مولانا شیخ محسن علی نجفی بذریعہ سید محمد ثقلین کاظمی، بمقام اسلام آباد

حضرت مولانا مدظلہ جہاں ایک اچھے مدرس ہیں وہاں آپ کے لکھنے کا انداز بھی اچھوتا ہے۔

آپ کی درجِ ذیل غیر مطبوعہ تالیفات یہ ہیں :

۱۔ فدک (عربی)۔

۲۔ معاد (فارسی)۔

۳۔ توحید، جدید نظریات کی روشنی میں (اردو)

۴۔ ولایتِ فقیہ (اردو)۔

۵۔ تفسیر جو ابھی زیرِ ترتیب ہے۔

ولدیت : میر محمد نصیر خان

ولادت : ۲۶ر ذی قعدہ ۱۲۴۰ھ/۱۸۲۴ء

وفات : ۱۵ر ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۷ء

مدفن : کربلا

حافظ میر محمد حسن علی

حافظ میر محمد حسن علی خان ۲۶ر ذی قعدہ ۱۲۴۰ھ میں قلعہ حیدرآباد میں پیدا ہوئے اخوند احمد علائی اور ایک ایرانی عالم سے تعلیم حاصل کی دس سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا، ۱۸۴۳ء کی جنگ میں جب انگریزوں نے میران خیرپور میر رستم خان اور میر نصیر خان کو گرفتار کیا تو حافظ صاحب بھی ساتھ ہی میں گرفتار ہوتے جب رہا ہوئے تو تصنیف و تالیف کی طرف متوجہ ہوئے جو حسبِ ذیل ہیں :

۱۔ لسان الحق بجواب میزان الحق[1] (فارسی) پادری فنڈر کی کتاب کا جواب ۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ ۱۲۵۸ھ میں نیو امپیریل پریس لاہور سے شائع ہوئی اس میں حافظ صاحب کا تعارف ان الفاظ میں کرایا گیا ہے ۔

---

[1] پادری فنڈر نے میزان الحق (فارسی) اس زمانے میں لکھی جب وہ کرمانشاہ ایران میں تھا اس کے مختلف جوابات لکھے گئے جن میں مذکورہ بالا کے علاوہ برہان الحق از مولانا احمد دین اہلِ حدیث اور اظہار الحق مولانا رحمت اللہ کیرانوی شامل ہیں۔

"مقدس فاضل عالم کامل صاحب لسان الصدق وبیان الحق حافظ قرآن سرکار شہزادہ میر محمد حسن علی خان والی حیدرآباد سندھ."[1]

۲۔ احسن البیان درجواب پادری عماد الدین۔

۳۔ جوابات پادری سی جی فانڈر۔

۴۔ ردالخوارج (سندھی)۔

۵۔ جواب سوالات محمد علی خان تالپور (فارسی)۔

۶۔ حملہ حیدری (سندھی)۔

۷۔ نہج البلاغہ کا سندھی نظم میں ترجمہ۔

۸۔ رویائے صادقہ (فارسی نثر ونظم)۔

۹۔ مختار نامہ۔

۱۰۔ نہر البکا۔

۱۱۔ فتح نامہ سندھ۔[2]

مولانا محمد حسنین سابقی

فاضل نجف

ولدیت : مولانا عبد العلیؒ

ولادت : یکم اگست ۱۹۴۵ء

سکونت : جامعۃ الثقلین نزد حیدریہ مسجد گلگشت کالونی، ملتان۔

مولانا محمد حسنین سابقی یکم اگست ۱۹۴۵ء کو تلہ گنگ ضلع اٹک میں پیدا ہوئے، آپکا تعلق ایک علمی گھرانے سے ہیں۔ سابقی یعنی بلوچ۔ ۱۹۵۷ء میں آپ سلطان المدارس خیرپور میں داخل ہوگئے وہاں آپکے اساتذہ

---

[1] علامہ سید علی نقی نقوی مدظلہ، تذکرہ حفاظ شیعہ، ج ۲، ص ۱۴۶-۱۴۵۔

[2] نبی بخش بلوچ، سندھ میں اردو شاعری۔

حسبِ ذیل تھے :

۱۔ مولانا عبد العلیؒ جوکہ آپ کے والد تھے اور اسی مدرسے میں مدرس تھے۔

۲۔ مولانا سید محمد قاسم زیدی مدظلہ ممتاز الافاضل۔

۳۔ مولانا سید ارشاد حسین لکھنویؒ۔

۴۔ مولانا سید مظاہر حسین رضویؒ۔

۵۔ مولانا سید محمد عارف مدظلہ صدر الافاضل۔

۶۔ مولانا شیخ عارف حسین صدر الافاضل مدظلہ۔

اس کے بعد فاضل عربی۔ فاضل فارسی اُردو کے امتحانات امتیازی حیثیت سے پاس کئے سلطان المدارس کی آخری ڈگری "شمس الافاضل" بھی حاصل کی جس میں معالم مکاسب احقاق الحق اور کافی کا امتحان لیا جاتا ہے اس کے بعد آپ سلطان المدارس خیرپور دار العلوم محمدیہ سرگودہا جامع الغدیر احمد پور سیال میں کوئی دس سال کے قریب مدرس رہے بعد ازاں نجف اشرف چلے گئے وہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے :

۱۔ آیت اللہ سید محمد باقر الصدر شہیدؒ۔

۲۔ آیت اللہ شیخ محمد تقی آل شیخ راضی۔

۳۔ علامہ شیخ محمد عیسیٰ محقق افغانی۔

۴۔ استاذ العلما حضرت علامہ شیخ محمد علی مدرس افغانی مدظلہ۔

نجف اشرف سے واپس آکر درس آل محمد فیصل آباد میں مدرس ہوگئے حضرت مبلغ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد جب آپ کی اصحاب حل وعقد مدرسے سے کچھ ان بن ہوگئی تو آپ نے فیصل آباد ہی میں دوسرا مدرسہ کھول لیا اس کے بعد مع مدرسے کے بھکر چلے گئے آج کل جامعۃ الثقلین ملتان میں صدر مدرس ہیں۔ آپ نے حسب ذیل کتابیں تحریر فرمائی ہیں[۱]:

---

[۱] مکتوب مولانا مدظلہ، بنام مولانا کاظمی۔

۱۔ شرح مقدمۃ البدایۃ (عربی)۔
۲۔ مرقد العقیلۃ زینبؑ (عربی)۔
۳۔ الولایۃ فی القرآن والسنۃ (عربی)۔
۴۔ رسالۃ التشیع (عربی)۔
۵۔ نجف اشرف کی تاریخ (اردو)
۶۔ سیرت فضہ (اردو)۔
۷۔ میزان العقاید (اردو)۔
۸۔ شمشیر مسموم، یہ کتاب مشہور اہلحدیث مناظر مولانا محمد صدیق فیصل آبادی کی تالیف "ام کلثوم بنت علی فاروق اعظم کے نکاح میں" کے جواب میں ہے۔ اس کتاب میں ان رواۃ پر جرح کی گئی ہے جنہوں نے اس روایت کا ذکر کیا ہے کہ سیدہ ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر بن خطاب سے ہوا تھا۔
۹۔ سیرت زینب الکبریٰ (دو جلدیں)۔
۱۰۔ عبداللہ بن جعفر۔
۱۱۔ تبصرۃ الشیعہ، اس کتاب میں شیخ احمد احسائی، سید محمد کاظم رشتی اور ان کے مذہب شیخیہ کو حق ثابت کیا گیا ہے۔
۱۲۔ شہادت ثالثہ، اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ اذان و اقامت کی طرح تشہد میں بھی اشہد ان علیا ولی اللہ پڑھا جانے غیر معروف علما کے حوالوں سے یہ کتاب مزین ہے۔
۱۳۔ جواہر الاسرار، یہ کتاب مولانا محمد حسین ڈھکو مدظلہ کی کتاب اصول الشریعۃ کے جواب میں ہے اس کتاب میں عقل کو حاضر کئے بغیر کثرت سے حوالجات دیئے گئے ہیں کتاب کی زبان غیر مانوس ہے اس کتاب کو پڑھنے کے بعد قاری یہ محسوس کرتا ہے کہ شیعوں کے اصول دین میں "توحید" کو محض تبرکاً رکھا گیا ہے مولانا حافظ سید ذوالفقار علی شاہ کی طرح "رومال کو جھاڑ دیا گیا ہے۔"
آخری دونوں کتابوں میں شیخ محمد خالصی مرحوم کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا ہے جگہ جگہ خالصی کو "خالصہ"

بطور تضحیک لکھا گیا ہے جو علماء کی شان کے خلاف ہے' الزام لگایا گیا ہے کہ شیخ خالصی مرحوم سعودیوں کے ایجنٹ تھے' حوالے کے طور پر سعادۃ الدارین شیخ کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان سطور کے راقم نے اس کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے شیخ نے آل سعود اور مملکتِ سعودیہ کے بارہ میں سخت کلمات کہے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ "طلبت الاسلام اولا فی المدارس الدینیۃ العراقیۃ والدروس المتداولۃ فی بلاد العراق فلم اجدہ ثم نظرت فی المولفات المصریۃ والنجدیۃ وغیرھا وفیما یکتبہ کتاب العصر عن الاسلام من المسلمین و المستشرقین فوجدت الجمیع بعیدین عن الاسلام وبعضھم ابعد من بعض"[۱]

سعودیوں کے بارے میں لکھتے ہیں:

۲۔ "انھم اتبعوا البعض السلف ولم یتدبروا القرآن والسنۃ۔۔۔ وعلیٰ ذالک سموا انفسھم سلفیین بدل ان یسموا انفسھم مسلمین او محمدین وسموا مملکتھم المملکۃ العربیۃ السعودیۃ بدل ان یسموا ھا المملکۃ الاسلامیۃ"[۲]

ہاں دیگر اعلام کی طرح حضرت شیخ کے مسائل سے اختلاف کیا جا سکتا ہے لیکن یہ کہنا کہ "مات الخالصی حزنا علی کنیدی"[۳] یہ علم و علماء کی توہین ہے پھر اس طرح تو دنیا کی کوئی بزرگ سے بزرگ شخصیت بھی نہیں بچ سکے گی۔

مولانا سابقی مدظلہ نے ان کتابوں کے علاوہ مختلف اخبارات و رسائل میں مضامین بھی لکھے ہیں "المبلغ" سرگودہا کے کسی محرم نمبر میں آپ نے ایک مضمون لکھا جس کا کچھ مفہوم اس طرح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جگہ تشریف فرما تھے سامنے سے ایک خچر نمودار ہوا ابوسفیان اس پر بیٹھے ہوئے تھے یزید اسے کھینچ رہا تھا یہ دیکھ کر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خچر کو کھینچنے والا یعنی یزید بن معاویہ جہنمی ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ۱۱ھ کے اوائل میں ہوا جبکہ یزید عہدِ

---

[۱] شیخ محمد خالصی، سعادۃ الدارین، ص ۱۰، بغداد۔

[۲] ایضاً، ص ۱۵۔

[۳] کتاب کے ناشر مولانا سید زوار حسین ہمدانی مدظلہ نے جواہر الاسرار ص ۲۰۲ کے حاشیے پر یہ مصرعہ عرفانی لکھا ہے۔

ملتان میں پیدا ہوا۔
بہرحال مولانا محترم اردو اور عربی میں اچھے لکھنے والوں میں سے ہیں کاش کردہ شیخ وشیخیت کی طرف رجوع نہ کرتے آجکل آپ شیخیوں کی ایک شاخ احقاقیوں کی کتابیں شیعوں میں عام کر رہے ہیں آپ ایک رسالہ بنام "الثقلین" بھی نکال رہے ہیں۔ اس کتاب کے مؤلف کے حضرت مولانا مدظلہ سے خصوصی مراسم ہیں اس لئے ہر لفظ انتہائی احتیاط سے لکھا ہے۔

ولدیت ؛ مولانا غلام نبیؒ

مولانا محمد حسینؒ فاضل نجف

وفات : مارچ ۱۹۷۲ء

مولانا محمد حسین موضع سکانی والا نشیب کروڑ میں پیدا ہوئے۔ مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ محمدیہ جلالپور ننگیانہ ضلع سرگودھا تشریف لے گئے، وہاں استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد یار شاہ مدظلہ سے اخذ فیض کیا، چار برس کے بعد باب العلوم ملتان چلے گئے بعد ازاں نجف اشرف کا رُخ کیا جہاں نو سال تک رہے۔ آیت اللہ السید محسن الحکیمؒ کے درسِ خارج میں شرکت کی۔ نجف ہی میں آپ کا عقد مفتی احمد علیؒ کی نواسی سے ہوا۔

نجف سے واپسی پر جلالپور جوتیہ اور بہاولپور میں خطیب رہے، ۱۹۵۸ء میں مخدوم فدا حسین قریشی کے ایما پر کروڑ تشریف لائے۔ مخدوم مرحوم نے مدرسے کے لئے چار کنال زمین دی جس میں مدرسہ عربیہ باب الرضا کا اجرا کیا گیا جو بفضلہ تعالیٰ ابھی تک قائم ہے۔ آپ اپنی وفات مارچ ۱۹۷۲ء تک اسی مدرسے میں درس دیتے رہے۔ آپ کے مشہور شاگرد حسبِ ذیل ہیں :

۱۔ مولانا حق نواز۔ ۲۔ مولانا وصی حیدر خان نزیل قم۔
۳۔ مولانا محمد علی نزیل قم ۴۔ مولانا خدا بخش۔

اسوقت آپ کے داماد مولانا سید ضمیر الحسن نقوی مدرسے کے منتظم ہیں۔[1]

---

[1] مکتوب مولانا ضمیر الحسن نقوی مدظلہ بنام مولانا کاظمی۔

مولانا شیخ محمد حسین

ولدیت : تاج الدین

ولادت : ۱۹۳۲ء

فاضل نجف

سکونت : کوٹ فرید سرگودھا

مولانا شیخ محمد حسین ۱۹۳۲ء کو جھانیاں شاہ ضلع سرگودھا کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے آپ کے جد امجد حضرت مولانا محمد عبداللہؒ اپنے وقت کے جید عالم تھے آپ کے تایا مولانا حاجی امام بخشؒ بھی مذہب حقہ کی تبلیغ میں خوب کوشاں رہے، آپ نے ابتدائی تعلیم ثانوی اسکول میں حاصل کی والد کے انتقال کے بعد آپ ۱۹۴۶ء میں مدرسہ محمدیہ جلالپور ننگیانہ میں داخل ہو گئے. ابتدائی کتابیں حضرت مولانا حسین بخش مدظلہ سے پڑھیں اور دیگر علوم وفنون کی تکمیل استاذ العلماء حضرت مولانا محمد باقرؒ اور حضرت مولانا سید محمد یار شاہ مدظلہ سے کی. اس کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا. ۱۹۵۴ء میں نجف اشرف گئے، جہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے :

۱۔ آیت اللہ العظمیٰ آغائے محسن الحکیمؒ.

۲۔ آیت اللہ سید محمد جواد تبریزیؒ.

۳۔ آیت اللہ مرزا محمد باقر زنجانی.

۴۔ آیت اللہ سید محمود شہر ودیؒ.

۵۔ آیت اللہ سید ابو القاسم رشتیؒ.

۶۔ آیت اللہ سید عبدالاعلیٰ سبزواریؒ.

۷۔ شیخ الحدیث آغائے بزرگ تہرانیؒ.

۱۹۶۰ء میں وطن مراجعت فرمائی اور مرکزی دارالعلوم محمدیہ سرگودھا کے مدرس اعلیٰ مقرر ہوئے. جہاں کوئی گیارہ سال تک طلبہ کو علوم آل محمد علیہم السلام سے روشناس کراتے رہے، ۱۹۷۲ء کے اوائل میں استعفیٰ دے دیا اور ہمہ تن تحریر وتقریر کی طرف متوجہ ہو گئے. قیام نجف اشرف سے اب تک درج ذیل کتب تحریر فرما چکے ہیں :

۱۔ ترجمہ منیۃ المرید فی آداب المفید والمستفید۔

۲۔ اثبات الامامت۔

۳۔ اصلاح محافل و مجالس ــــ جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے اس پر بہت لے دے ہوئی اس رسالے کے ابتک متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

۴۔ احسن الفوائد فی شرح العقائد، حضرت شیخ صدوقؒ (م ۳۸۱ ھ) کی اعتقادیہ کی بسیط شرح ہے، یہ کتاب عقلی اور نقلی استدلال سے پُر ہے۔ اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اس کے باب تفویض کا جواب مولانا محمد عارف مدظلہ، نے دیا تھا۔

۵۔ اصول الشریعۃ فی عقائد الشیعۃ۔ یہ کتاب چند بنیادی عقائد پر تفصیلی بحث کرتی ہے۔ اس کتاب کا شائع ہونا تھا کہ محراب و منبر سے روضہ خوان حضرات کی طرف سے ایک ہنگامہ برپا کر دیا گیا۔ لیکن اس کے ساتھ اصلاحی کیفیت بھی ہوئی اور ہزاروں روحوں نے انہی عقائد کو جو کتاب و سنت سے ماخوذ ہیں اختیار کیا۔ اس کتاب نے پاکستان میں شیخیت کی تبلیغ روک دی۔

۶۔ سعادت الدارین فی مقتل الحسین، واقعاتِ کربلا پر مشتمل ہے کیا ہی بہتر ہوتا اگر حضرت مولانا مدظلہ اس کتاب میں اس بات کی بھی نشاندھی کرتے کہ

(۱) واقعات کربلا کے عینی عادل شاہد کون کون سے ہیں؟

(۲) ان واقعات کا سب سے پہلا ماُخذ کونسا ہے؟ اور رسول اللہؐ کی وفات سے واقعاتِ کربلا تک امام حسینؑ نے کون کون سے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔

۷۔ تنزیہ الامامیہ، پیر قمر الدین سیالوی (م ۱۹۸۱ء) نے شیعوں کے خلاف ایک رسالہ لکھا تھا نام "مذہب شیعہ" اس کا جواب باصواب ہے۔ پیر صاحب کے اس رسالے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے نہ شیعوں کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے اور نہ ہی سنی کتب کا۔

۸۔ تجلیات صداقت بجواب آفتاب ہدایت، آفتاب ہدایت نامی کتاب کرم دین صاحب آف بھیں نے لکھی تھی، مولانا کرم دین مرحوم مسلکاً بریلوی حنفی تھے۔ سیف الملوک کے مؤلف محمد بخش

گھڑی شریف (م ۱۹۱۱ء) کے ایک کتاب "ہدایۃ المسلمین" دیو بندیوں کے خلاف لکھی تھی، اس کتاب میں مولانا کرم دین کی تقریظ بصورت اشعار موجود ہے، جن میں سے بعض شعر یہ ہیں:

ہوا اک فرقہ پیدا کچھ دنوں سے ۔۔۔ جو بد باطن خبیث اور بد زباں ہے
وہ کہلاتے ہیں لامذہب وہابی ۔۔۔ بڑا گمراہ گروہ نجدیاں ہے
میاں مٹھوں ہیں بنتے اپنے منہ سے ۔۔۔ بنا فرعون ہر اک بے سماں ہے

(ہدایۃ المسلمین، ص ۱۲۲)

آفتاب ہدایت کا وہ نسخہ جو مولانا کرم دین کی زندگی میں شائع ہوا اس میں گمراہ فرقوں میں وہابیوں کو بھی شامل کیا گیا مگر بعد میں شائع ہونے والے ایڈیشنوں سے یہ لفظ وہابی نکال لیا گیا۔ مجھے اس وقت مولانا کرم دین کے مذہب سے بحث نہیں کرنی ان کا مذہب تو "تذکرہ اکابر اہلسنت"[1] اور "تاریخ احمدیت"[2] ج ۲ میں دیکھا جا سکتا ہے بلکہ بتانا یہ ہے کہ ان کے صاحبزادے مولانا قاضی مظہر حسین نے "آفتاب ہدایت" کے جدید ایڈیشنوں میں اپنے والد کو دیوبندی مسلک کا تابع لکھ دیا ہے۔

تجلیات صداقت، آفتاب ہدایت کا جواب باصواب ہے، البتہ قاضی مظہر حسین صاحب نے اس کتاب پر مختصر تبصرہ کیا ہے جو شائع ہو چکا ہے۔

۹۔ قوانین الشریعۃ فی فقہ الجعفریۃ، یہ کتاب دو جلدوں میں فقہی ابواب پر شائع ہوئی ہے۔

۱۰۔ ترجمہ اعتقادات الامامیۃ[3]، یہ رسالہ علامہ مجلسیؒ کا تالیف کردہ ہے حضرت مولانا مدظلہ نے اس کا ترجمہ اور بقدرِ ضرورت شرح فرمائی ہے۔ اس کا دوسرا ایڈیشن احقر کے مقدمے کے ساتھ

---

[1] مؤلف عبد الحکیم شرف قادری۔

[2] مؤلف دوست محمد شاہد، طبع ربوہ۔

[3] سید حسین عارف نقوی، مقدمہ "اعتقادات الامامیۃ" ص ۱۷-۱۲۔

اسلام آباد سے شائع ہو چکا ہے۔

۱۱۔ مختصر عقائد شیعہ۔

۱۲۔ حرمت ریش تراشی۔

۱۳۔ حرمت غنا اور اسلام۔

۱۴۔ نماز جمعہ اور اسلام۔

۱۵۔ وراثت بیوگان اور اسلام۔

۱۶۔ اقسام توحید۔

۱۷۔ لؤلؤ و مرجان اور مفاتیح الجنان از شیخ عباس قمیؒ کا ترجمہ بھی فرمایا ہے جو ابھی زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہو سکا[ل] سینکڑوں سے متجاوز مضامین ان کے علاوہ ہیں۔

حضرت علامہ مدظلہ عربی، فارسی اُردو پر عبور رکھتے ہیں لومۃ لائم کی پرواہ کئے بغیر کلمۂ حق کہنے کے عادی ہیں، پاکستان کی شاید کوئی جگہ ہوگی جہاں حضرت علامہ کے خلاف غوغا آرائی نہ ہوئی ہو لیکن بفضلہ تعالیٰ ہر غوغا آرا" کو منہ کی کھانی پڑی آپ انتہائی خوش اخلاق، منکسر المزاج، محب و محبوب ہیں، انتہائی مجبوری کے عالم میں کہیں مناظرے میں شرکت کی ہے ورنہ احسن طریق سے سمجھانا ہی بہتر سمجھتے ہیں۔ ان سطور کے راقم کو حضرت مدظلہ سے خاص عقیدت ہے، دعاگو ہوں مولیٰ کریم آپ کا سایہ قائم و دائم رکھے۔ آپ پاکستان و بیرون پاکستان تقاریر فرما چکے ہیں۔ سرگودھا میں آپ کے زیرِ سایہ دارالعلوم اسلامیہ حیدریہ انشاء اللہ جلد اپنا کام شروع کر دے گا۔ عشرۂ محرم ۱۴۰۲ھ میں بعض شرپسندوں نے آپ کے کتب خانے کو آگ لگا دی تھی جن میں سے بعض کتب جل گئیں۔ مولانا اسوقت کوئٹہ میں عشرہ محرم پڑھ رہے تھے۔

مولانا محمد حسین بھٹی

ممتاز الافاضل

ولدیت : جناب چراغ دین

ولادت : ۱۰ رمئی ۱۹۲۷ء

سکونت : محلہ حسین آباد، ساہیوال، ضلع سرگودھا

مولانا محمد حسین بھٹی ۱۰ رمئی ۱۹۲۷ء کو ٹھٹھی لبی قصبہ ساہیوال ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے آپکے والد نے

[ل] مکتوب مولانا مدظلہ بنام مولانا کاظمی

اپنی تحقیق سے مذہب شیعہ اختیار کیا تھا اور اس سلسلہ میں انہیں بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، مڈل تک تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی اس کے بعد ساہیوال کے ایک سُنّی مدرسے میں داخل ہو گئے۔ مقدمات تک تعلیم حاصل کی۔ بعدازاں مدرسہ محمدیہ جلالپور ننگیانہ ضلع سرگودھا، سیت پور تحصیل علی پور میں استاذ الاساتذہ مولانا سید محمد یار شاہ نجفی سے تعلیم حاصل کی، یہاں سے آپ مولانا سید گلاب علی شاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مروجہ درس نظامی انہی دو بزرگوں سے حاصل کیا، اس کے بعد مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ چلے گئے اور یہاں سے ممتاز الافاضل کی سند حاصل کی۔

لکھنؤ میں آپ کے مندرجہ ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ سید الفقہا حضرت علامہ مفتی سید احمد علی اعلی اللہ مقامہٗ۔

۲۔ سید العلماء حضرت مولانا علامہ سید علی نقی نجفی مدظلہ العالی۔

۳۔ جناب مولانا سید کاظم۔

۴۔ مدرس معقولات مولانا سید عبد الحسین اعلی اللہ مقامہٗ۔

لکھنؤ سے مراجعت کے بعد آپ دارالعلوم محمدیہ سرگودھا اور جامعہ امامیہ لاہور میں مدرس رہے، ۱۹۵۲ء میں پنجاب یونیورسٹی سے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا اور ۱۹۵۳ء سے اب تک گورنمنٹ ہائی سکول ساہیوال ضلع سرگودھا میں اسلامیات کے استاد ہیں۔

<u>تصانیف:</u>

۱۔ تاریخ الشیعہ۔ ۲۔ صلوٰۃ الشیعہ۔

۳۔ فلاح الدارین فی مجالس الحسینؑ۔ ۴۔ رسالہ حلال و حرام۔

۵۔ رسالہ اصولِ دین۔ ۶۔ آیات الٰہیہ فی اسرار ربّانیہ۔

پہلی تین کتب شائع ہو چکی ہیں جبکہ آخری تین ابھی زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ اُردو گرامر بنام "مجمع القواعد" اور عربی قواعد "احسن القواعد" بھی شائع ہو چکی ہیں۔

آپ نے ہند و پاک کے مشہور مقامات پر مجالس عزا پڑھی ہیں[۱]

(۱۔ مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی)

راقم کو آپ سے نیاز حاصل ہے ، حضرت مولانا عالم باعمل ہیں ۔ تبلیغ شیعت کا ذوق وشوق رکھتے ہیں تمام وہ خیالات جن کو شیعت کا جامہ پہنایا جارہا ہے آپ ان کے سخت مخالف ہیں اور اس بارے میں لومۃ لائم کی پرواہ نہیں کرتے ۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر افراد قوم اس طرف متوجہ ہوں تو آپ ملت کے لئے ایک عظیم کام کر سکتے ہیں ۔ خداوند عالم مزید توفیقات عنایت فرمائے ۔

مولانا شیخ محمد حسین

ولدیت : زوّار سلطان احمد

ولادت : ۱۹۳۶ء

فاضلِ عربی

سکونت : مدرسِ اعلیٰ جامعۃ المعصومین، سدھوپورہ فیصل آباد ۔

مولانا شیخ محمد حسین، حدود ۱۹۳۶ء میں موضع وجھ تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے ۔ آپ کے خاندان میں سب سے پہلے دائرۂ شیعت میں آپ کے والد زوّار سلطان احمد داخل ہوئے پانچویں جماعت پاس کرنے کے بعد آپ مدرسہ محمدیہ جلالپور رنگیانہ ضلع سرگودھا میں داخل ہو گئے اور استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد یار شاہ نجفی مدظلہ العالی سے اخذ فیض کیا اور مروجہ درسِ نظامی یہیں سے مکمل کیا ۔ اس کے بعد آپ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان تشریف لے گئے اور حضرت مولانا سید گلاب علی شاہ کے سامنے زانوئے ادب تہ کیا اور ۱۹۵۴ء میں فاضلِ عربی کا امتحان دیا ۔ فاضلِ عربی کا امتحان دینے کے بعد اسی مدرسہ میں مدرس ہو گئے اور ۱۹۶۰ء تک اسی مدرسہ میں رہے پھر ۱۹۶۰ء سے ۱۹۶۸ء تک دارالعلوم جعفریہ کربلا خوشاب میں مدرسِ اعلیٰ رہے ۔ ۱۹۶۶ء سے اب تک جامعۃ المعصومین سدھوپورہ فیصل آباد میں بطور مدرس اعلیٰ کام کر رہے ہیں ۔ وہیں پر خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرماتے ہیں ۔[1]

مولانا کے ایک صاحبزادے محمد تقی اسی مدرسے میں زیرِ تعلیم ہیں انشاءاللہ تعالیٰ اپنے والد کے جانشین ثابت ہوں گے ۔ ملک کے مشہور مقامات پر آپ نے مجالسِ عزا سے خطاب کیا اور آپ کی تقاریر سے متاثر ہو کر کتنے ہی آدمیوں نے مذہبِ شیعہ قبول کیا ہے ۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ۔

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہٗ بنام سید محمد ثقلین کاظمی ۔

مولانا کم گو مگر حق گو عالم باعمل ہیں، انتہائی سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ احقر کو کئی مرتبہ زیارت کا موقع نصیب ہوا ہے۔ مولانا فنون عربی میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔ امید ہے تصنیف کی طرف بھی متوجہ ہوں گے۔

ولدیت : شیخ محمد افضل

ولادت : ۱۹۱۶ء

مولانا شیخ محمد حسین اخلاقی قمی

سکونت : جامعہ امام جعفر صادقؑ، علمدار روڈ، کوئٹہ

مولانا محمد حسین اخلاقی قمی ۱۹۴۶ء میں کوئٹہ کے ایک زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی اس کے بعد نجف اشرف تشریف لے گئے جہاں کچھ عرصہ قیام رہا، پھر قم تشریف لے آئے۔ آپ کے اساتذہ میں حضرت علامہ سید مرتضوی شہرودی مدظلہ العالی اور حضرت مولانا علامہ شیخ اسحٰق فیاض افغانی مدظلہ قابلِ ذکر ہیں۔

سند فراغت حاصل کرنے کے بعد وطن مراجعت فرمائی جہاں آج تک جامعہ امام جعفر صادق میں درس و تدریس کا فریضہ سر انجام دے رہے ہیں[1]

حضرت علامہ عربی اور فارسی پر عبور رکھتے ہیں۔ محرم کی مجالس کوئٹہ یا ایران جاکر پڑھتے ہیں، علوم آلِ محمدؐ علیہم السلام کو پھیلانے کا خصوصی جذبہ رکھتے ہیں۔ خداوند عالم آپ کے ارادوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔

ولدیت : جناب سلطان محمود خان بلوچ

ولادت : ۱۹۴۲ء

مولانا محمد حسین بلوچ

سکونت : موضع ترور ڈاک خانہ روڈ و سلطان، ضلع جھنگ

مولانا محمد حسین بلوچ ۱۹۴۲ء میں موضع مقصود پور تحصیل و ضلع مظفر گڑھ میں پیدا ہوئے، پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ عربیہ مخزن العلوم جعفریہ شیعہ میانی میں داخل ہوئے۔ ۱۹۶۲ء میں درسِ نظامی

---

[1] مکتوب سید ملازم حسین نقوی بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

کی تکمیل کی، جب سے اب تک موضع تمرو ڈاک خانہ روڈو سلطان ضلع جھنگ میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں[1]۔

مولانا محمد حسین بلوچ

ولدیت :

ولادت : ۱۹۴۳ء

سکونت : خطیب امام بارگاہ قصر بتول محلہ عید گاہ، ساہیوال۔

مولانا محمد حسین ۱۹۴۳ء میں موضع بگوانی جنوبی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم موضع بہلی جلال پور پیروالا تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان میں مولانا عبداللہ صاحب سے حاصل کی قرآن پاک اور گلستان و بوستان پڑھنے کے بعد مدرسہ مخزن العلوم نعمانیہ ملتان میں داخل ہوگئے شرح ماۃ عامل سے شرح جامی او عبدالغفور تکملہ تک اصول شاشی، نورالانوار، کنزالدقائق اور مشکوٰۃ شریف پڑھی۔ اس کے بعد آپ مدرسہ مخزن العلوم شیعہ میانی ملتان چلے گئے اور کوئی پانچ ماہ تک حضرت مولانا سید گلاب علی شاہ مدظلہ سے اخذ فیض کرتے رہے یہاں سے آپ مدرسہ باب النجف ڈیرہ اسمٰعیل خان چلے گئے اور یہاں کچھ عرصہ رہنے کے بعد مدرسہ محمدیہ جلالپور ننگیانہ ضلع سرگودھا چلے گئے جہاں آپ نے من لا یحضرہ الفقیہ، حماسہ متنبی، سبع معلقات شرح لمعہ باب الصلوٰۃ تک پڑھی۔ بعدازاں آپ کمالیہ ضلع فیصل آباد میں خطیب ہوگئے وہاں پانچ سال رہنے کے بعد ڈب کلاں تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ آ گئے آج کل ساہیوال میں خطیب ہیں[2]۔

مولانا سید محمد راجو بخاری

ولدیت : مولانا سید حامد حسینیؒ

ولادت : ۹۵۰ھ

وفات : ۱۰۰۰ھ

مولانا سید محمد راجو بخاری ۹۵۰ھ کے لگ بھگ پیدا ہوئے علوم دین حاصل کرنے کے بعد تبلیغ

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔
[2] مکتوب نذر عباس بنام مولانا کاظمی۔

شروع کی تقیہ نہیں کرتے تھے اس وجہ سے بہت تکلیف اٹھانی پڑی. تقیہ نہ کرنے کی وجہ آپ خود بیان فرماتے تھے کہ اگر تقیہ کروں گا تو میری اولاد بے دین ہو جائے گی" درمذہب ما تقیہ و توریہ نیست" آپ نے سب سے زیادہ تبلیغ بلوچ قوم میں فرمائی جن میں سے کافی نے شیعت اختیار کی بلوچوں میں سب سے پہلے عارفؒ نامی شخص آپ کے عقیدت مندوں میں شامل ہوا ان کی یہ رباعی مشہور ہے .

عارف پیر تبرنے زکی خواہم کرد
و در دشنہ جان خصم پے خواہم کرد
برسینہ دشمن علی خواہم زد
شنجرف زخون دل سے خواہم کرد

آپ نے ایک مرتبہ ہمایوں بادشاہ سے ملنا چاہا بادشاہ کو جب آپ کی آمد کی خبر ملی تو چاہا کہ استقبال کو جائے مگر مخدوم الملک عبداللہ لاہوری نے مخالفت کی اور کہا کہ وہ رافضی اور بدعتی ہے اگر آپ کسی رافضی کی اتنی عزت کریں گے تو " الناس علیٰ دینِ ملوکہم" عوام الناس کے دل میں بھی ان کی عزت بیٹھ جائے گی اس لئے آپ نہ جائیں، بادشاہ نے سنی اَن سنی کردی. ایک دن بادشاہ جانے کے لئے تیار ہوا تو مخدوم الملک بھی پہنچ گئے اور شیعوں کے خلاف سخت لہجہ اختیار کیا، بادشاہ نے کہا کہ میں تو اس لئے جانا چاہتا تھا کہ وہ آلِ رسول ہیں چلو نہیں جاتا اور اپنے بیٹے اکبر کو بھیج دیا اور عندالملاقات معذرت کی.

آخر ایک دن مخدوم الملک بھی خارجیوں کے ساتھ سازش میں گرفتار ہوئے. آپ کا انتقال ...۱۰ھ کے لگ بھگ ہوا. آپ کے صاحبزادے سید زین العابدین اور پوتے سید حسن بہت بڑے عالم تھے جن کا ذکر اپنے مقام پر آئے گا.[۱]

---

[۱] مولانا وصی حیدر خان مدظلہ، نادرۃ الزمن در احوال سید محمد راجن، ۷۔ ۸.
مولانا محمد حسینؒ تذکرہ بے بہا، ص ۱۵۴.
مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۲۳۰.

مولانا محمد رضا بنگش نجفی

ولدیت : مولانا محمدؒ

ولادت : ۱۳۰۵ھ/۱۸۸۸ء

وفات : ۱۳۴۱ھ/۱۹۲۳ء

مدفن : شیر کوٹ، ضلع کوہاٹ۔

مولانا محمد رضا بنگش ۲۰ جنوری ۱۸۸۸ء میں موضع شیر کوٹ ضلع کوہاٹ میں پیدا ہوئے آپکا تعلق ایک علمی گھرانے سے ... ت. عربی و فارسی کے علاوہ بی اے بھی کیا اسکے بعد عراق چلے گئے واپسی پر تبلیغ و ہدایت میں مشغول ہو گئے، پشتو کے مشہور مقرر اور واعظ تھے۔ شوال ۱۳۴۱ھ/۱۲/ جون ۱۹۲۳ء میں انتقال کیا۔[۵]

مولانا محمد رضا نجفی

وفات : ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء

مولانا شیخ محمد رضا نجف اشرف میں پیدا ہوئے نجف اشرف ہی میں تعلیم مکمل کی، فارغ التحصیل ہو کر اسکردو تشریف لائے راجہ محمد علی خان نے مکان اور زمین نذر کی مولانا مرحوم فقہ و اصول، تفسیر و کلام میں ید طولے رکھتے تھے، ۱۹۲۰ء میں رحلت کی ان کے صاحبزادے شیخ علی عالم و فاضل تھے ان کا انتقال ۱۹۶۰ء میں ہوا۔[۶]

مولانا محمد رفیق

فاضل عربی

ولدیت : رجب علی

ولادت : ۱۹۵۰ء

سکونت : بستی قاسم والا، موضع بدھ رجبانہ تحصیل شور کوٹ، ضلع جھنگ۔

مولانا محمد رفیق ۱۹۵۰ء میں موضع چدھڑ نزد احمد پور سیال تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔

۵۔ مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۵۴۰۔

۶۔ ایضاً، ص ۵۳۶۔

ٹری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد بستی قاسم والا موضع بدھ رجبانہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ کے شیعہ مدرسہ
ں تشریف لے گئے جہاں استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ سید محمد باقر نقوی اعلی اللہ مقامہٗ علوم اہلبیت علیہم
سلام کے دریا بہا رہے تھے آپ نے فارسی اور ابتدائی کتب وہیں پڑھیں۔

حضرت علامہ محمد باقر نقوی اعلی اللہ مقامہ کی وفات کے بعد جامعۃ الغدیر احمد پور سیال جھنگ تشریف لے گئے۔
رس نظامی کی تکمیل اسی مدرسہ میں کی اور ۱۹۷۰ء تک اسی مدرسے میں آپ نے مندرجہ ذیل علماء کے سامنے زانوئے
ب تہہ کیا۔

اساتذہ:

۱۔ حضرت مولانا علامہ سید عاشق حسین فاضل عراق مدرس اعلیٰ دام ظلہ۔

۲۔ حضرت مولانا علامہ شیخ کاظم علی مدرس مدظلہ۔

۳۔ حضرت مولانا علامہ محمد حسنین سابقی نجفی مدظلہ۔

۱۹۷۳ء سے ۱۹۷۸ء تک آپ بھی اسی مدرسے میں رہے، دسمبر ۱۹۷۸ء سے اب تک مدرسہ باقر العلوم
جعفریہ قاسم والا موضع بدھ رجبانہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں بطور مدرس اعلیٰ درس و تدریس اور انتظامی
مور سنبھالے ہوئے ہیں۔[۱]

وقت ملنے پر مولانا تبلیغی دورے فرماتے رہتے ہیں۔ امید ہے حضرت مولانا کی زندگی میں یہ مدرسہ دن دونی
ت چوگنی ترقی کرے گا۔

مولانا محمد رمضان غفاری

فاضل قم

ولدیت : ملک محمد یار

ولادت : ۳ر مارچ ۱۹۴۹ء

سکونت : مدرس اعلیٰ جامعۃ الرضویہ عزیز المدارس
چیچہ وطنی۔ ضلع ساہیوال۔

مولانا محمد رمضان غفاری ۳ر مارچ ۱۹۴۹ء کو شاہ پور لشکرانی تحصیل و ضلع بھکر کے ایک سُنّی گھرانے

[۱] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

میں پیدا ہوئے، مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ابتدائی مذہبی تعلیم مولانا سید غلام شبیر شاہ خطیب شاہ پور سکرانی سے حاصل کی، کچھ عرصہ کے بعد آپ نے مذہب شیعہ اختیار کر لیا۔ ۱۹۶۳ء میں مدرسہ باقر العلوم جعفریہ کوٹلہ جام تحصیل و ضلع بھکر میں داخل ہو گئے۔ ۱۹۶۵ء میں مدرسہ باب النجف ڈیرہ اسماعیل خان تشریف لے گئے اور حضرت مولانا غلام حسن نجفی کے محضرِ اقدس میں درسِ نظامی کی تکمیل کی۔ ۱۹۷۱ء میں دارالعلوم جعفریہ خوشاب تشریف لے گئے اور حضرت مولانا ملک اعجاز حسین نجفی سے اخذ فیض کیا اور فاضلِ عربی کا امتحان پاس کیا، اسی سال قم اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے تشریف لے گئے۔ ۱۹۷۵ء تک آپ وہاں رہے اس دوران آپ نے فقہ، اصولِ فقہ اور فلسفہ کی تعلیم حاصل کی، سطحیات سے فراغت کے بعد آپ نے حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الغفار دامت برکاتہم العالیہ کے درسِ خارج میں شرکت کی، قیامِ قم کے آخری سال آپ نے شرح لمعہ اور معالم الاصول کا درس بھی دیا۔ ۱۹۷۶ء دارالعلوم جعفریہ خوشاب تشریف لے آئے، یکم اپریل ۱۹۷۹ء کو مولانا سید نیاز حسین نقوی مدظلہ کی دعوت پر بحیثیت مدرسِ اعلیٰ جامعۃ الرضویہ عزیز المدارس چیچہ وطنی تشریف لے گئے اور اب تک وہیں تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

اب تک آپ پنج گرائیں تحصیل بھکر، نارنگ تحصیل چکوال اور عارف والا ضلع ساہیوال میں عشرۂ محرم الحرام پڑھتے رہے ہیں۔[1]

احقر کو حضرت سے نیاز حاصل ہے، آپ واقعی عالم باعمل ہیں، مذہب کی نشر و اشاعت بہ حسن و خوبی سرانجام دے رہے ہیں، امید کی جاتی ہے کہ مولانا کی موجودگی میں مدرسہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کریگا اور اس مدرسے کے طلباء کی تربیت اعلیٰ پیمانے پر کی جائے گی۔

---

[1] مکتوب مولانا رفاقت الحسنین محمدی بنام سید محمد ثقلین کاظمی

مولانا سیّد محمد زاہد حسین المعروف آغائے بارھوی مرحوم

ولدیت : حضرت مولانا علامہ سید ذاکر حسین اعلی اللہ مقامہٗ

ولادت : ۶ ذی قعدہ ۱۳۱۰ھ

وفات : یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۹۴ھ

مدفن : جامع علامہ بارھوی مغلپورہ لاہور

مولانا سیّد زاہد حسین المعروف آغا بارہوی ۶ ذی قعدہ ۱۳۱۰ھ میں قصبہ پہرسر ریاست بھرتپور (راجپوتانہ) کے ایک علمی گھر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حضرت علامہ سید ذاکر حسین رحمۃ اللہ علیہ معروف شیعہ غیر مقلد علماء میں سے تھے۔ آپ کی تاریخ پیدائش "آغائے بارہوی" سے نکلتی ہے۔ آپ نے اپنی تعلیم کا آغاز اسکول سے کیا۔ وہاں سے فراغت کے بعد آپ نے والد مرحوم سے اخذ فیض کیا اور علوم اہلبیت علیہم السلام میں مہارت تامہ حاصل کی۔ اس کے علاوہ طبیہ کالج دہلی سے وہاں کی اعلیٰ سند "عمدۃ الحکما" حاصل کی۔

دینی خدمات کا آغاز لکھنؤ کی ایک مسجد سے کیا۔ ۱۹۴۷ء میں آپ پاکستان تشریف لے آئے جہاں پہلے جامع بارہوی اور بعد میں امامیہ ہال صدر بازار لاہور کی بنیاد رکھی اس میں داروغہ سید سلطان حسین مدظلہ نے آپ کا خاص ساتھ دیا۔ مغلپورہ ورکشاپ کی موجودہ مسجد "جامع مسجد امامیہ" کی بنیاد بھی آپ نے ہی رکھی تھی جو آج کل تبلیغ حسینؑ کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ کافی عرصے آپ ہی یہاں خطبۂ جمعہ ارشاد فرماتے رہے ہیں۔ ان کے علاوہ آپ نے کئی اور ادارے لوجہ اللہ قائم کئے۔

تصانیف :

آپ کی مطبوعہ تصانیف حسب ذیل ہیں :

۱۔ بشارات الصادق۔

۲۔ الحمات۔

۳۔ دینیات۔

۴۔ امامیہ عربی قاعدہ۔

غیر مطبوعہ کتب میں کتاب "المحقق" فارسی سر فہرست ہے اس میں فتاوی اجتہاد پر تحقیقی بحث اور استنباط

احکام شرعیہ کا بیان ہے۔

مولانا مرحوم عربی، اردو اور فارسی کے قادر الکلام شاعر تھے۔ اردو، فارسی اور عربی سے انگریزی میں ترجمہ کرنے کی مہارت تامہ رکھتے تھے۔ آپ علوم آلِ محمد علیہم السلام پر مہارت تامہ رکھنے کے باوجود عالم باعمل تھے، حق گو تھے اور ردِ بدعات میں پیش پیش رہتے تھے اور اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ اس آڑے وقت میں کوئی ان کا ساتھی ہے یا نہیں۔ آپ کی تقاریر میں مروجہ تقاریر مناظرہ کا ساسماں نہیں ہوتا تھا بلکہ اخلاقِ ائمہ علیہم السلام بیان فرما کر دینِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت دیتے تھے۔ آپ اصلاح و ارشاد کی اجرت لینا حرام سمجھتے تھے اور مجالس عزا پڑھنے کی اجرت لینا خونِ حسینؑ کی تجارت سمجھتے تھے۔ آپ نے اس کے خلاف ہمیشہ آواز اٹھائی۔ آپ نے مرتے وقت وصیت فرمائی تھی کہ میرے مرنے کے بعد صرف "سوم" کیا جائے اور چالیسواں اور اس قبیل کی دیگر تقریبات نہ کرنا کیونکہ غم کا شرعاً جواز بس تین دن تک ہی ہے۔

آپ کی اولاد کافی حد تک شریعت کی پابند ہے۔ آپ کی دو بیٹیاں حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل اور حضرت مولانا سید مجتبیٰ حسن کامونپوری اعلی اللہ مقامہ کے حبالۂ عقد میں ہیں، علم و عمل کا یہ چراغ یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۹۴ھ / ۲۴ مئی ۱۹۷۴ء کو خاموش ہو گیا۔ آپ کی تاریخِ وفات ؏

"اب زندہ جاوید ہے آغای بارہوی"
۱۳۹۴ھ

سے نکلتی ہے[1]

احقر کی حضرت علامہ سے صرف ایک مرتبہ ملاقات ہوئی تھی، مولانا حافظ تصدق حسین ایم۔ اے خطیب امامیہ کالونی میرے ہمراہ تھے کافی دیر تک علمی گفتگو رہی اور مجھے یہ کہنے میں فخر ہے کہ ایک ہی ملاقات میں میں نے آپ سے کافی اخذِ فیض کیا۔ خداوند عالم غریقِ رحمت فرمائے۔

---

[1] مکتوب ہجر سید نواب عالم بارھوی بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

مولانا محمد زمان علوی

ولدیت : مصری خان
ولادت : ۲۵ مارچ ۱۹۳۱ء
سکونت : پشاور

مولانا میرزا صفدر حسین مشہدی کے شاگرد علماء حضرت مولانا محمد زمان علوی خصوصی قابلیت رکھتے ہیں۔ آپ ۲۵ مارچ ۱۹۳۱ء کو موضع بڑالہ ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے اپنے والد کی معیت میں پشاور آئے وہیں اسکول میں تعلیم پاتے رہے۔ ۱۹۴۵ء میں میٹرک کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا، ایڈورڈ کالج پشاور سے بی اے کیا اور پاکستان آڈٹ ڈیپارٹمنٹ میں ملازم ہو گئے جہاں آج کل آپ اکاونٹنٹ ہیں۔ آپ نسباً قطب شاہی اعوان ہیں۔[1]

مولانا محمد زمان علوی نے صرف و نحو، ادب، معانی، بیان، تفسیر و حدیث کے اسباق حضرت مولانا میرزا صفدر حسین مشہدی اعلی اللہ مقامہ سے لیے اور عرصہ بارہ سال تک آپ کے شاگرد خاص رہے، آپ کو حضرت مولانا مشہدی نے ہی اجازہ مرحمت فرمایا۔ مولانا مرحوم آپ پر کامل اعتماد رکھتے تھے، اب ادارۂ تبلیغ شریعت کے ناظم ہیں۔ آپ کے مضامین اکثر شائع ہوتے رہتے ہیں۔[1]

راقم کو آپ سے شرفِ ملاقات حاصل ہے، آپ کے چھوٹے بھائی جناب خان زمان علوی ایران میں ہیں۔ آپ کے والد ماجد واہ میں مدرس ہیں۔ خداوند عالم توفیقات میں اضافہ مرحمت فرمائے۔

مولانا محمد سبطین سرسویؒ فاضلِ عربی

ولادت : ۱۸۸۵ء
وفات : ۷ اگست ۱۹۴۷ء

مولانا محمد سبطین حضرت مولانا شیخ عبد العلی ہرویؒ کے ترجمان تھے بلکہ اگر شاگرد رشید سمجھا جائے تو بہتر

---

[1] قطب شاہی اعوان حضرت عون قطب شاہ بغدادی قطب الہند (م ۵۵۶ھ) ابن معلّٰی قاسم (م ۴۷۳ھ) بن حمزہ ثانی (م ۳۹۰ھ) بن طیار (م ۳۳۰ھ) بن قاسم (م ۳۲۳ھ) بن علی (م ۲۴۵ھ) بن جعفر (م ۲۲۰ھ) بن حمزہ الاکبر (م ۱۹۰ھ) بن حسن (م ۱۸۰ھ) بن عبید اللہ مدنی (۱۲۰ھ) بن حضرت عباس علمدار شہید کربلا۔

[1] تاریخ نوشاہی جلد ۱، ص ۳۷۲ (حسین عارف)

تھا۔ آپ ۱۳۰۲ھ/۱۸۸۵ء میں سرسی ضلع مراد آباد میں پیدا ہوئے تمام تر تعلیم مدرسہ منصبیہ میرٹھ میں حاصل کی۔ ۱۹۰۸ء میں پنجاب یونیورسٹی سے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا اور گورنمنٹ کالج لدھیانہ میں لیکچرر ہو گئے۔ مضمون نگاری کا شروع ہی سے شوق تھا "ناظم الہند" لاہور کے مدیر رہے۔ ۱۹۱۲ء میں "البرہان" نامی رسالہ نکالا جو قیام پاکستان کے بعد تک جاری رہا آپکا استدلال خالصتاً کتاب وسنت سے ہوتا تھا لوگ آپ کی تقاریر میں کھچے کھچے چلے آتے تھے۔

قیام پاکستان سے کچھ عرصے قبل زیارات کے لئے گئے اور ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ/۷ راگست ۱۹۴۷ء صبح آٹھ بجے کربلائے معلّٰے میں انتقال کر گئے۔ آپ کا تمام کتب خانہ جو بہترین نوادرات پر مشتمل تھا فسادات ۱۹۴۷ء کی نظر ہو گیا۔

آپ کافی کتابوں کے مصنّف ہیں اور سینکڑوں تحقیقی مقالات اس پر مستزاد، ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں:

۱۔ خلافت الٰہیہ (تین جلدیں)۔
۲۔ صراط السوی فی احوال المہدی۔
۳۔ پیغام توحید۔
۴۔ دینیات برائے اطفال۔
۵۔ اسلامی نماز۔
۶۔ مصحف ناطق (تین جلدیں)۔
۷۔ مقدمہ کوکب دری۔

کوکب دری کسی سُنّی صوفی کی ہے جس میں ایک خطبہ بنام خطبۃ البیان بھی درج ہے جس میں حضرت علی سے منسوب ہے کہ آپ نے فرمایا کہ زمین و آسمان کا خالق میں ہوں، بارش میں برساتا ہوں وغیرہ مولانا مرحوم نے ان الفاظ کی تاویلات کی ہیں مگر حقیقت میں یہ خطبہ وضعی ہے۔ علامہ مجلسیؒ نے بحار الانوار میں اور علامہ محمد تنکابنی نے قصص العلماء میں اس کی تصریح کی ہے اور ویسے بھی خطبہ کے الفاظ صراحتاً کتاب اللہ

کے مخالف ہیں۔ حضرت علامہ مرحوم مؤلفِ کتاب کی والدہ کے قریبی عزیز اور اہلیہ کے نانا تھے۔

مولانا حافظ سید محمد سبطین نقوی

فاضلِ قم

ولدیت : استاذ العلماء حضرت علامہ سید محمد یار شاہ نجفی مدظلہ

ولادت : ۲۴ر جولائی، ۱۹۴۷ء

سکونت : جامعہ عربیہ ممتاز المدارس جعفریہ کالونی، وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ۔

مولانا حافظ سید محمد سبطین نقوی ۲۴ر جولائی ۱۹۴۷ء میں بمقام بیت پور تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ کے ایک دینی اور علمی گھرانے میں پیدا ہوئے، گلستان و بوستان سعدی اور شرح لمعہ و معالم تک کی جملہ کتب اپنے والد علام سے پڑھیں، پھر جامع المنتظر لاہور تشریف لے آئے جہاں حسب ذیل اساتذہ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔

۱۔ حضرت مولانا علامہ سید صفدر حسین نجفی مدظلہ، مدرسِ اعلیٰ۔

۲۔ حضرت مولانا علامہ حافظ سید ریاض حسین نجفی مدظلہ۔

۳۔ حضرت مولانا عبد الغفور وزیر آبادی مدظلہ۔

فروری ۱۹۷۱ء میں عازمِ قم ہوئے جہاں سات سال تک درسِ قرآن و حدیث، فقہ و اصول فقہ لیتے رہے۔ قم میں آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے:

۱۔ آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد صادق روحانی دامت برکاتہم العالیہ۔

۲۔ حضرت علامہ اسد اللہ زنجانی مدظلہ۔

۳۔ محقق دوران علامہ مرزا محسن تبریزی مدظلہ۔

۴۔ استاذ العلماء حضرت علامہ شیخ محسن حرم پناہی مدظلہ العالی۔

۵۔ حضرت مولانا علامہ مہدی بنیادی مدظلہ۔

۶۔ استاذِ کبیر حضرت مولانا علامہ سید ابوالفضل موسوی مدظلہ۔

جنوری ۱۹۷۸ء میں پاکستان تشریف لے آئے اور جامع مسجد شیعہ وزیر آباد میں خطیب ہو گئے۔ جناب

ممتاز حسین جعفری مدظلہ کے تعاون سے جامعہ عربیہ ممتاز المدارس کا اجرا کیا، پھر کوئی ڈیڑھ سال بعد جناب جعفری صاحب مدظلہ نے اپنے خرچ سے اپنی زمین پر مدرسہ تعمیر کروایا۔ آج کل آپ اس مدرسے میں مدرس اعلیٰ ہیں، گزشتہ ۱۷ سال سے پاکستان اور ایران کے مختلف شہروں میں مجالس پڑھ رہے ہیں۔ عربی، فارسی اور اُردو پر کامل عبور حاصل ہے، ایک رسالہ بنام فرائض اور حقوقِ انسانی لکھ کر شائع فرما چکے ہیں[1]۔ اس کے علاوہ تذکرہ علماء کا مسودہ بھی مولانا نے مرتب کیا جس کے بعض حصّے سے راقم نے بھی استفادہ کیا ہے۔

ولدیت : آغا محمد سجاد مرزا دہلوی مرحوم

ولادت : ۱۸۸۹ء

آغا محمد سلطان مرزا مرحوم

وفات : ۲۴ شعبان المعظم ۱۳۸۵ھ / ۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء

ایم اے ایل ایل بی

مدفن : قبرستان خراسان باغ، کراچی

جناب آغا محمد سلطان مرزا ۱۸۸۹ء میں دہلی میں پیدا ہوئے آپکے والد کا نام محمد سجاد مرزا تھا، آپ شروع شروع میں مدرسۃ الاسلام میں اردو اور فارسی پڑھانے پر مامور تھے، بعد میں آپ ٹیچرز ٹریننگ اسکول الٰہ آباد میں پرنسپل ہو گئے جہاں سے آپ نے استعفا دے دیا۔ ہوا یوں کہ ایک دن الٰہ آباد کے ڈپٹی کمشنر شکار کھیلتے ہوئے اسکول کے احاطے میں آگئے اور وہاں بسیرا کرنے والے کبوتروں پر گولیاں چلانی شروع کر دیں۔ مرحوم محمد سجاد مرزا جو اسکول کے احاطے ہی میں رہتے تھے گولیوں کی آواز سن کر باہر نکل آئے اور ڈپٹی کمشنر سے کہا کہ فوراً اسکول کے احاطے سے نکل جاؤ۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا:

"تمہیں معلوم نہیں میں کون ہوں؟"

آپ نے فرمایا:

"میں جانتا ہوں فوراً نکل جاؤ"

---

[1] مکتوب حافظ صاحب مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

چنانچہ وہ نکل گیا اور ڈائریکٹر آف پبلک انسٹرکشن سے شکایت کی، ڈائریکٹر آپ کی دیانت داری سے بہت خوش تھا اور چاہتا تھا کہ وہ ڈپٹی کمشنر سے معافی مانگ لیں مگر آپ نے فرمایا کہ ڈپٹی کمشنر کو تو مجھ سے معافی مانگنی چاہیئے کہ وہ میری اجازت کے بغیر اسکول کے احاطے میں کیوں داخل ہوا اور اس کے ساتھ ہی اپنا استعفا پیش کردیا۔ خداوند عالم غریق رحمت فرمائے۔

جناب آغا محمد سلطان مرزا اعلی اللہ مقامہ نے ابتدائی تعلیم دہلی اور الہ آباد میں حاصل کی، ایل ایل بی اور ایم اے علی گڑھ یونیورسٹی سے کیا۔ ۱۹۱۰ء میں پنجاب سول سروس کے مقابلے میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور جوڈیشنل لائن میں تقرر ہوا۔ ملازمت کے دوران آپ پنجاب کے مختلف شہروں مثلاً راجن پور، رہتک، راولپنڈی، کرنال، انبالہ، گجرات، لاہور، سرگودھا، گوڑگانواں، جہلم اور گوجرانوالہ رہے۔ ۱۹۴۰ء میں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کے عہدے پر فائز رہے اور ۱۹۴۴ء میں ۵۵ سال کی عمر میں گوجرانوالہ سے ریٹائر ہوئے۔

ریٹائر ہونے کے بعد دہلی میں ہندوستان کے تقسیم ہونے کے وقت تک بطور آنریری اسپیشل مجسٹریٹ کام کیا۔ ۱۹۴۸ء میں پاکستان تشریف لے آئے اور کراچی میں قیام پذیر ہوئے اور یہاں پر بھی حکومت پاکستان کے لئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

تصانیف:

آپ کی تصانیف مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ البلاغ المبین: آپ نے اس کتاب کی ابتداء ۱۹۳۴ء میں سرگودھے میں کی اور اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۴۵ء میں دہلی میں شائع ہوا، اس کتاب کی لوگوں میں بہت زیادہ پذیرائی ہوئی اور حقیقت یہ ہے کہ تبلیغی میدان میں اس کتاب کی ایک اہم حیثیت ہے، اس کتاب کا جواب نواصب کی طرف سے شائع ہوا ہے بنام "سبائی سبز باغ"[1] لیکن یہ کتاب خرافات کا پلندہ ہے اس کتاب میں انتہائی تمسخرانہ لہجہ اختیار کیا گیا ہے۔

---

[1] عزیز احمد صدیقی، "سبائی سبز باغ"، طبع کراچی۔

۲۔ التفریق و التحریف فی الاسلام۔

۳۔ نور المشرقین من حیاۃ الصادقین۔

۴۔ فلسفۂ اسلام۔

۵۔ سیرۂ سیدہ فاطمۃ الزہراء۔

۶۔ خلافت (انگریزی) یہ کتاب ابھی شائع نہیں ہوئی امید ہے آپ کے صاحبزادہ آغا ذوالفقار علی اس کی طباعت کی طرف متوجہ ہوں گے۔ ان کے علاوہ اور بھی چند کتابیں اور سینکڑوں سے متجاوز علمی مضامین ہیں، ضروری ہے کہ ان کو اکٹھا کر کے شائع کرایا جائے۔

جناب آغا محمد سلطان مرزا اعلی اللہ مقامہٗ کا انتقال ۲۴ شعبان ۱۳۸۵ھ/۱۷ دسمبر ۱۹۶۵ء بمقام کراچی ہوا اور آج کل آپ خراسان باغ کے قبرستان میں محو آرام ہیں، اللہ آپ کا حشر و نشر حضرات محمدؐ و آل محمد علیہم السلام کے ساتھ فرمائے۔

مرحوم ملازمت کے دوران بھی کلمۂ حق کہنے میں بڑے جری تھے، بڑے سے بڑے آدمی کی بھی پرواہ نہیں کرتے تھے، چنانچہ ایک مرتبہ آغا صاحب مرحوم ایک مقدمہ میں شہادت دے رہے تھے کہ مشہور وکیل اے کے بروہی بعجلت عدالت کے کمرے میں داخل ہوئے اور کہنے لگے: مجھے فلاں جگہ فلاں وقت پر پہنچنا ہے، آپ یہ مقدمہ چھوڑ کر میرا مقدمہ لے لیں۔ آغا مرحوم نے جواب دیا کہ اس مقدمے کی شہادتیں شروع ہو چکی ہیں درمیان میں مقدمہ نہیں چھوڑا جا سکتا، آپ انتظار فرمائیں۔ یہ اور اس طرح کے بیسیوں واقعات ہیں جو آپ کی حق گوئی اور بے باکی پر دلالت کرتے ہیں[1]

راقم الحروف کو آپ کی زیارت کا اتفاق تو نہیں ہو سکا البتہ آپ کی تمام کتابوں کا مطالعہ اوائل عمر ہی میں کیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کی کتابوں نے شیعت کی ترقی میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کی کتب کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیا جائے، یہ کتابیں مارکیٹ میں عام

---

[1] مکتوب جناب آغا ذوالفقار علی بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

ہوں تاکہ محققین تک بہ آسانی پہنچ سکیں۔

اب آغا صاحب مرحوم کے جانشین جناب آغا ذوالفقار علی نے اس طرف خصوصی توجہ دی ہوئی ہے خداوند عالم انہیں اپنے مشن میں کامیابی وکامرانی عنایت فرمائے۔

مولانا محمّد سعید مرحوم

فاضلِ عربی

ولدیت : نور محمد

ولادت : ۱۹۲۵ء

وفات : ۱۶ مارچ ۱۹۷۷ء

مدفن : سرگودھا۔

مولانا محمد سعید ۱۹۲۵ء میں وجھہ تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے، مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ محمدیہ جلال پور ننگیانہ میں داخل ہوئے جہاں حضرت مولانا عطا محمد فاضل اور استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ سید محمد یار شاہ فاضل نجف سے اخذ فیض کرتے رہے۔

سند فراغ حاصل کرنے کے بعد آپ نے کوٹ چوغطہ تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا میں مدرسہ جعفریہ قائم کیا جہاں پندرہ سال تک درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا اور کوٹ چوغطہ ہی کی شیعہ مسجد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے رہے اس دوران آپ کی زیادہ توجہ مدرسے ہی کی طرف رہی اسی لئے ضلع سرگودھا کے علاوہ کہیں اور مجالس نہ پڑھ سکے۔ ۶ مارچ ۱۹۷۷ء میں واصل بحق ہوئے۔[۱]

مولانا شیخ محمّد سلیمان صدّ الدّین نجفی

ولدیت : محمد حسن

ولادت : ۱۹۴۵ء

سکونت : موہرگاہ۔راولپنڈی

مولانا شیخ محمد سلیمان صدّالدین ۱۹۴۵ء میں شگر (بلتستان) میں پیدا ہوئے، ابتدائی دینی تعلیم چھتروں (شگر) کے دینی مدرسے میں حاصل کی وہاں اس وقت مولانا طٰہٰ موسوی مدظلہ، مدرسِ اعلیٰ

---

[۱] مکتوب مولانا محمد حسین آف ساہیوال ضلع سرگودھا، بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

تھے۔ ۱۹۶۱ء میں عراق تشریف لے گئے جہاں نو سال تک زیرِ تعلیم و تربیت رہے۔ نجف اشرف میں آپ کے استاد حسب ذیل تھے:

۱۔ استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ محمد علی مدرس افغانی مدظلہ۔

۲۔ حضرت علامہ شیخ علی تبریزی مدظلہ۔

۳۔ حضرت مولانا علامہ سید محمود فیروز آبادی مدظلہ۔

۱۹۷۰ء میں پاکستان مراجعت فرمائی، یہاں آکر اسلام آباد، باغ ضلع پونچھ (آزاد کشمیر) ترمٹھ (مری)، پشاور، ڈھڈیال، حسن ابدال میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

علاوہ ازیں مولانا کچھ عرصہ درسگاہ منظر الایمان ڈھڈیال تحصیل چکوال کے پرنسپل بھی رہے۔[۱]

راقم آثم کے حضرت مولانا مدظلہ سے خصوصی مراسم ہیں۔ آپ کلمۂ حق کہنے میں تیغ عُریاں ہیں، شرک و بدعت کے سخت خلاف ہیں۔ راقم کے سامنے ایک شخص نے آپ سے یہ کہہ دیا کہ سیدہ سکینہ بنت الحسین علیہا السلام کا انتقال زندانِ شام میں ہوا، چونکہ یہ بات حقیقتِ حال کے خلاف تھی اس لئے آپ نے لومۃ لائم کی پرواہ کئے بغیر سخت تنقید فرمائی۔ اللہ آپ کو سلامت رکھے۔

مولانا شیخ محمد شریعت مرحوم

ولدیت: آیۃ اللہ آقائے فتح اللہ شریعت مرحوم

ولادت: ۱۹۰۴ء

وفات: ۶ر اپریل ۱۹۷۸ء

مدفن: علی باغ، کراچی

حضرت علامہ مولانا شیخ محمد شریعت ۱۹۰۴ء میں اصفہان (ایران) میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم اپنے جلیل القدر والد حضرت آیۃ اللہ آقائے شیخ فتح اللہ شریعت اعلی اللہ مقامہ سے حاصل کی، اس کے بعد اصفہان کی عظیم دینی درسگاہ "مدرسہ چہار باغ" میں داخل ہوئے اور مُدّتِ مدید تک وہاں کے اجل

---

[۱] انٹرویو مولانا مدظلہ بذریعہ سید محمد ثقلین کاظمی بمقام اسلام آباد۔

اساتذہ سے اکتسابِ فیض کرتے رہے، اس کے بعد آپ نجفِ اشرف تشریف لے گئے اور آیۃ اللہ ضیاء عراقی اعلی اللہ مقامہ سے اخذِ فیض کیا۔

حضرت شیخ اعلی اللہ مقامہٗ قابل ترین شخصیت تھے، حضرت آیۃ اللہ سید بروجردی اعلی اللہ مقامہ نے ۱۹۵۲ء میں آپ کو اپنا نائب بنا کر کراچی بھیج دیا جہاں آپ ۲۶ سال تک علومِ اہلبیت علیہم السلام نشر کرتے رہے۔ آپکے یہاں ہر جمعہ کو نمازِ مغربین اس کے بعد تفسیرِ قرآن اور ہفتے کے دن نمازِ مغربین اور اس کے بعد فقہی موضوعات پر تقریر ہوا کرتی تھی جس میں شہر کے دور دراز کے لوگ بھی شرکت کرتے تھے ویسے بھی تمام دن مسائل دریافت کرنے کے لئے لوگ آتے رہتے تھے۔ ماہِ رمضان المبارک میں آپ کے یہاں درسِ قرآن ہوتا تھا، ان دنوں آپ ادعیہ ماثورہ کی شرح و تفسیر بیان فرماتے تھے۔ آپ کا بیان دل کی گہرائیوں میں اتر جاتا تھا۔

خداوند عالم نے آپ کو چار لڑکے اور لڑکیاں عطا کیں، ۶ راپریل ۱۹۷۸ء کو آپ کا کراچی میں وصال ہوا[1] خدا غریقِ رحمت کرے۔ آپ کی نمازِ جنازہ مولانا سید آغا جعفر نے پڑھائی۔

احقر نے آپ کی ایک تقریظ ملّا صالحی نجف آبادی کی کتاب "شہیدِ جاوید" پر دیکھی ہے جس طرح یہ کتاب علمی ہے ایسی ہی یہ تقریظ بھی اپنے اندر نکاتِ علمی رکھتی ہے۔ پاکستان میں جس وقت بعض دنیادار اور اہلِ ہوس علماء نے شیعت کو شیخیت میں تبدیل کرنا چاہا اور ہفت روزہ "رضا کار" لاہور میں شیعوں سے کتب حاصل کرنے کے لئے ایک اشتہار شائع ہوا تو آپ نے اس پر فوراً گرفت کی اور جناب شیخ محمد صدیق ایڈیٹر ہفت روزہ "رضا کار"[2] کو اس طرف توجہ دلائی کہ مذکورہ اشتہار شیخیوں کی طرف سے ہے نہ کہ شیعوں کی طرف سے[3] اور شیخیوں کو علمائے سلف نے ضال و مضل کہا ہے اس لئے ایسے اشتہارات آئندہ

---

[1] مکتوب مولانا سید رضی جعفر بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

[2] ملّا صالحی نجف آبادی، "شہیدِ جاوید" بار ہفتم ایران۔

[3] محمد صدیق شیخ، ایڈیٹر ہفت روزہ "رضا کار" ۴ ۲ مئی ۱۹۷۸ء لاہور۔

شائع نہ کئے جائیں جس سے شیعوں میں گمراہی کا دروازہ کھل جائے۔ الحمد للہ کہ جناب شیخ محمد صدیق نے آپ کا مشورہ قبول فرمایا اور اس گمراہ تحریک کی کھل کر اور ڈٹ کر مخالفت کی۔

مولانا محمد شریفؒ

صدر الافاضل

ولدیت : مولانا خدا بخشؒ چوہان

ولادت : مئی ۱۹۲۰ء

وفات : ۲۶ر مئی ۱۹۴۶ء

مدفن : امام بارگاہ ساڈووال تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم۔

مولانا محمد شریفؒ ۱۹۲۰ء میں ساڈووال تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم میں پیدا ہوئے آپکے والد مولانا خدا بخشؒ اپنی تحقیق اور مولانا سید علی شاہ آف پنن وال کی تبلیغ سے شیعہ ہوئے تھے ان کی خواہش تھی کہ وہ اپنے کسی نہ کسی بیٹے کو عالم دین بنائیں۔ چنانچہ مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ کو سیبویہ دوراں حضرت مولانا سید محبوب علی شاہ ہمدانیؒ (م ۱۳۷۲ھ) کی خدمت میں خوشاب بھیج دیا گیا، جہاں آپ تین سال تک رہے اس کے بعد مدرسۃ الواعظین لکھنؤ چلے گئے اور اس کی چھٹی کلاس میں داخل ہوئے اپنی ذہانت اور محنت کی وجہ سے ایک سال میں دو دو امتحانات دے کر پاس ہوتے گئے اور صدر الافاضل کی سند حاصل کی[۱] اس کے علاوہ منشی فاضل اور ادیب فاضل کے امتحانات بھی پاس کئے۔

وطن واپسی پر دو سال کے لئے مدرسہ امامیہ گوجرانوالہ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد سرکاری ملازمت میں چلے گئے۔ مولانا مرحوم کو عربی فارسی اردو پنجابی پر مکمل عبور حاصل تھا۔ ۲۶ر مئی ۱۹۴۶ء میں بعمر ۲۶ سال انتقال فرمایا اور اب ابدی نیند امام بارگاہ ساڈووال تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم میں سو رہے ہیں۔ مولانا مرحوم مولانا سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل مدظلہ العالی کے ہم جماعت تھے[۲]

۱ے مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل مدظلہ مطلع الانوار، ص ۴۴۶۔

۲ے مکتوب جناب باغ علی بنام مولانا کاظمی۔

مولانا ملک محمد شریف

فاضل عربی

ولدیت : شیر محمد

ولادت : ۱۹ر جنوری ۱۹۱۴ء

سکونت : شمس آباد کالونی، ملتان

مولانا ملک محمد شریف ۱۹۱۴ء میں بمقام کوٹلہ شاہ رسول تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان کے ایک سنی گھرانے میں پیدا ہوئے، آٹھ سال کی عمر سے دینی تعلیم حاصل کرنا شروع کی، اس کے بعد جامعہ عباسیہ بہاولپور میں داخل ہو گئے۔ شرح جامی اور ہدایہ اولین تک یہاں پڑھتے رہے اس مدرسے میں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ مولانا غلام محمد گھوٹوی (م ۱۹۴۸ء)۔

۲۔ مولانا اسرار الحق۔

اس کے بعد ٹھل حمزہ میں مولانا خیر محمد کے پاس جلالین اور مشکوٰۃ المصابیح پڑھتے رہے۔

۱۹۳۰ء میں آپ اپنی تحقیق سے شیعہ ہو کر سلطان المدارس لکھنؤ میں داخل ہو گئے یہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ مولانا الطاف حیدر۔

۲۔ مولانا صغیر حسین۔

۳۔ مولانا محمد عارف۔

۴۔ مولانا عبد الحسینؒ (م ۱۹۶۱ء)۔

۵۔ مولانا ابن حسن نونہرویؒ (م ۱۴۰۰ھ)۔

مولانا مدظلہ جب سند فراغ لے کر وطن مالوف تشریف لائے تو آپ کی تبلیغ کی وجہ سے اہلسنت شیعہ ہونے لگے اس لئے آپ کے بعض علمائے اہلسنت سے مناظرے بھی ہوئے نتیجہ کے طور پر آپ کی برادری شیعہ ہو گئی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

آپ نے ۱۹۳۷ء میں الہ آباد یونیورسٹی سے "عالم"، ۱۹۳۸ء میں لکھنؤ یونیورسٹی سے "فاضل ادب عربی" ۱۹۴۰ء میں الہ آباد یونیورسٹی سے فاضل فقہ اسی سال پنجاب یونیورسٹی سے فاضل عربی کے امتحانات پاس کئے۔

دو سال تک ہائی اسکول راجن ضلع بہاولپور میں مدرس رہے۔ ۱۹۴۷ء میں محکمۂ تعلیم میں مدرس ہو گئے، جہاں سے ۱۹۸۰ء میں ریٹائر ہوئے۔ مولانا ایک قابل شخصیت ہیں جنہوں نے ٹھوس علمی کام کئے ہیں۔ اب تک مندرجہ ذیل کتابوں کے ترجمے کئے ہیں جو شائع ہو چکے ہیں۔

۱۔ خصائص امیر المؤمنین مؤلفہ امام نسائی۔

۲۔ عیون المعجزات مؤلفہ محدث حسین (م ۵۰۰ھ)۔

۳۔ کنوز المعجزات مؤلفہ قطب الدین راوندیؒ۔

۴۔ مناقب امیر المؤمنین مؤلفہ محدث ہاشم بحرانیؒ۔

۵۔ ینابیع المودۃ مؤلفہ شیخ سلیمان قندوزی حنفی۔

۶۔ مناقب آل ابیطالب مؤلفہ علامہ ابن شہر آشوبؒ۔

۷۔ الامامۃ والسیاسۃ نسبت الی ابن قتیبہ۔

۸۔ ریاض النضرۃ مؤلفہ محب الدین طبری۔

۹۔ مختصر بصائر الدرجات۔

۱۰۔ مخزن کرامات۔

۱۱۔ سلیم بن قیسؒ ہلالی۔

۱۲۔ علی ولی۔

۱۳۔ اثبات الوصیۃ مؤلفہ علیؒ۔

۱۴۔ تفسیر فرات کوفی۔

۱۵۔ منتخب التواریخ۔

مندرجہ ذیل کتب کے آپ ترجمے فرما چکے ہیں مگر تا حال شائع نہیں ہوئی ہیں۔

۱۔ خصال شیخ صدوقؒ۔ ۲۔ الارشاد شیخ مفیدؒ۔ ۳۔ صواعق محرقہ ابن حجر مکی [1]

[1] مکتوب مظفر حسین حیدری بنام مولانا سید محمد ثقلین کاظمی۔

مولانا محمد شفیع الحسنین محمدی

ولدیت : علامہ محمد اعجاز حسن صدیقی مرحوم

ولادت : ۱۳۳۹ھ

سکونت : لکھی ور شکارپور سندھ

مولانا محمد شفیع الحسنین ۱۳۳۹ھ میں قصبہ سرسی سادات ضلع مراد آباد (یوپی) میں پیدا ہوئے۔ آپ کا گھرانہ ایک انتہائی علمی اور مذہبی گھرانہ ہے۔ آپ حضرت محمد بن ابو بکرؓ کی اولاد سے ہیں غالباً حضرت محمد رضی اللہ عنہ کے زمانے سے لے کر آج تک آپ کے گھرانے میں کوئی نہ کوئی جید عالم ضرور رہا ہے۔ آپ کے والد سند العلما حضرت مولانا علامہ شیخ محمد اعجاز حسن صدیقی اعلی اللہ مقامہٗ بہترین خطیب، بیسیوں کتابوں کے مؤلف، مصنف اور مترجم تھے۔ آپ کا ذکر اپنے مقام پر آئے گا۔ آپ کے دادا مولانا محمد جعفر حسن رحمۃ اللہ علیہ اور پر دادا مولانا علی حسنین رحمۃ اللہ علیہ اساتین شیعہ میں سے تھے۔ آپ کے بھائی حضرت مولانا محمد عزیز الحسن مرحوم اور حضرت مولانا شبیہ الحسنین محمدی مدظلہ معروف شیعہ علماء میں سے ہیں۔ مولانا فخر الحسنین محمدی فاضل عربی اور مولانا تنویر الحسنین محمدی فاضل عربی آپ کے بھتیجے ہیں۔ خداوند عالم اس علمی خاندان کو آباد و شاد رکھے۔ اور علم دین ان کے گھروں میں جاری و ساری رہے۔

مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے مروجہ درس نظامی امروہہ ضلع مراد آباد اور لکھنؤ میں پڑھا۔ بھاشہ اور ہندی بھی پڑھی۔ انگریزی تعلیم متھرا میں حاصل کی۔ لکھنؤ یونیورسٹی سے عربی میں فاضل ادب کیا۔ آپ نے ہدایت النحو، میزان منطق، مختصر النافع وغیرہ اپنے والد مرحوم سے پڑھیں۔ سید العلما حضرت مولانا سید محمد امروہوی سے کافیہ، قطبی اور شرائع الاسلام پڑھیں۔ علامہ مفتی احمد علی مرحوم سے شرح لمعہ۔ علامہ ابو الحسن مرحوم سے معالم الاصول اور علامہ مجتبیٰ حسن کانپوری مرحوم سے مقامات حریری اور متنبی پڑھیں۔ سید العلما حضرت مولانا علامہ علی نقی مدظلہ سے نہج البلاغہ اور بعض دوسری کتب پڑھیں۔ فلسفہ سید علی آشفتہ مرحوم سے اور منطق جناب عنایت اللہ فرنگی محلی سے پڑھیں۔

یونیورسٹی کے اساتذہ میں مولانا سید علی زینبی، مولانا مصطفیٰ حسن علوی اور علامہ سید علی نقی مدظلہ شامل ہیں۔ کچھ عرصے نجف اشرف بھی رہے اور آیت اللہ العظمیٰ سرکار سید ابو الحسن اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ اور آیت اللہ

سید ابوالقاسم خوئی دامت برکاتہم العالیہ سے اجازہ روایت لے کر واپس آئے۔ سرکار علامہ مفتی سید احمد علی اعلی اللہ مقامہ نے بھی بحیثیت امام جمعہ و جماعت اجازت مرحمت فرمائی۔

تعلیم سے فارغ ہو کر گڑھی تیہاں و سلطان پور ضلع ہزارہ تشریف لے آئے، اس کے بعد ماجھی سلطان ضلع جھنگ تشریف لائے اور ایک دینی مدرسے کا اجراء کیا۔ پھر وطن واپس تشریف لے گئے۔ اسی اثنا میں پاکستان بن گیا۔ ہجرت کر کے شکار پور سندھ تشریف لے آئے اور گورنمنٹ کالج میں لیکچرار ہو گئے اور پچیس سال ملازمت کرنے کے بعد بحیثیت پروفیسر ریٹائر ہوئے۔

آپ بعض کتابوں کے مؤلف بھی ہیں جن میں سے تجلیات اسلام طبع ہو گئی ہے۔ قرآن پاک کے پہلے دو پاروں کی تفسیر بھی لکھی ہے جو ابھی تک زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہوئی۔

گڑھی حبیب اللہ خان ضلع ہزارہ کے قریب میراں غیر آباد میں آپ کا علمائے اہل سنت سے مناظرہ بھی ہوا تھا۔ اہلسنت کی طرف سے مولانا بوستان خان مناظر تھے جبکہ شیعوں کی طرف سے آپ۔ اللہ نے آپ کو کامیابی عنایت فرمائی اور اسی وقت پچاسیوں افراد نے شیعت قبول کی[1] الحمد للہ ذالک۔

ریٹائر ہونے کے بعد آپ مکمل طور پر تبلیغ کی طرف متوجہ ہیں۔ خداوند عالم کامیابی عنایت فرمائے۔ کیا ہی بہتر ہو اگر تفسیر قرآن مکمل کر لیں۔ ہند و پاک کے مشاہیر مقامات پر آپ مجالس عزا پڑھ چکے ہیں۔

مولانا حافظ محمد صدیقؒ

مولانا حافظ محمد صدیقؒ ساکن حویلی کو رنگار ضلع فیصل آباد۔ ۱۹۶۴ء میں اپنی تحقیق سے شیعہ ہو گئے تھے ۱۵ر جنوری ۱۹۷۶ء میں واصل بحق ہوئے[2]

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

[2] رضاکار، یکم فروری ۱۹۷۶ء۔

مولانا سیّد محمّد طٰہٰ موسوی

ولدیت : سید محمود شاہ

ولادت : ۱۳۵۴ھ

سکونت : گوہری بلتستان

مولانا سیّد محمّد طٰہٰ موسوی ۱۳۵۴ھ میں گوہری بلتستان میں پیدا ہوئے۔ پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ فاطمیہ غاسنگ بلتستان میں داخل ہو گئے وہاں آپ کے استاذ مولانا سیّد محمد غازیؒ تھے اس کے بعد مولانا سیّد احمد موسوی گوہری مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پانچ سال تک علوم آل محمد علیہم السّلام حاصل کئے اس کے بعد آپ مدرسہ مشارع العلوم حیدرآباد میں داخل ہو گئے جہاں آپ ۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۴ء تک رہے یہاں آپ نے حضرت مولانا سیّد ثمر حسن زیدی مدظلہ اور حضرت مولانا منظور حسین کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔

۱۹۶۸ء سے ۱۹۷۱ء تک نجف اشرف میں تحصیل علم کرتے رہے جہاں آپکے استاذ حضرت مولانا علامہ شیخ محسن علی نجفی مدظلہ تھے آج کل مولانا مدظلہ وطن ہی میں سلسلہ تبلیغ جاری رکھے ہوئے ہیں، خطبۂ جمعہ بھی ارشاد فرماتے ہیں۔

مولانا سیّد محمّد عادل رضوی مرحوم

صدر الافاضل

ولدیت : حاجی سیّد سخاوت حسین مرحوم

ولادت : ۱۹۰۱ء

وفات : ۲۴ محرم الحرام ۱۳۹۵ھ

مدفن : جنت البقیع باغ، کراچی

مولانا سیّد محمّد عادل رضوی مرحوم ۱۹۰۱ء میں بڑاگاؤں ضلع فیض آباد (یوپی) کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے آپکے والد حاجی سیّد سخاوت حسین مرحوم جامعہ سلطانیہ لکھنؤ کے بانیوں میں سے تھے جو آخر عمر تک اس درسگاہ کے منتظم اعلیٰ بھی رہے۔ مولانا سیّد محمد عادل رضوی اعلی اللہ مقامہٗ کا سلسلۂ نسب ۲۹ ویں پشت میں حضرت امام رضا علیہ السّلام سے جا ملتا ہے۔ آپ کی رسم بسم اللہ سرکار باقر العلوم اعلی اللہ مقامہٗ نے ادا کی، پھر آپ جامعہ سلطانیہ میں داخل ہو گئے وہاں آپ کے مندرجہ ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ حضرت مولانا سید محمد ہادی فقیہ۔
۲۔ حضرت مولانا سید محمد رضا فلسفی۔
۳۔ حضرت مولانا سید عالم حسین ادیب۔
۴۔ حضرت مولانا مفتی سید محمد محسن۔
۵۔ حضرت مولانا سید وجاہت حسین ناظم۔
۶۔ حضرت مولانا سید سبط حسن خطیب۔

آپ نے جامعہ سلطانیہ سے ۱۹۲۲ء میں سند الافاضل اور ۱۹۲۵ء میں صدر الافاضل کی اسناد حاصل کیں اس کے علاوہ لکھنؤ یونیورسٹی سے دبیر الکامل اور کامل کے امتحانات بھی پاس کئے، میٹرک کا امتحان بھی پاس کیا۔

۲۲ سال تک سلطان المدارس لکھنؤ میں علوم اہلِ بیت علیہم السلام کے دریا بہاتے رہے۔ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے بعد آپ مولانا مفتی عارف حسین مدظلہ کی دعوت پر اوکاڑہ تشریف لے آئے وہاں سے آپ چکوال ضلع جہلم منتقل ہو گئے وہاں تین چار سال اقامت پذیر رہے پھر کراچی تشریف لے گئے اور وہاں سے کچھ عرصہ کے لئے بغرضِ حصولِ علم عراق تشریف لے گئے، یہاں آیۃ اللہ العظمیٰ سید محسن الحکیم اور حضرت آیۃ اللہ سید روح اللہ خمینی دامت برکاتہم العالیہ کے درسِ خارج میں شرکت کی۔

عراق سے واپسی پر آپ سید ڈگری کالج میں اسلامیات اور شیعہ دینیات کے لیکچرار مقرر ہو گئے۔ ۱۹۷۱ء میں ریٹائر ہونے کے بعد عثمانیہ کالج میں تین سال تک لیکچرار رہے، اس کے علاوہ ۱۷ سال تک جامع مسجد شاہ کربلا ٹرسٹ میں امامِ جماعت رہے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے رہے۔

آپ کی حسب ذیل تصانیف ہیں:

۱۔ جواہر السنّہ (ترجمہ)۔
۲۔ مقدمہ شرح ابی الحدید (ترجمہ)۔
۳۔ فضائل و مسائل نمازِ جماعت۔
۴۔ دشمن (حالاتِ ابلیس)۔
۵۔ مقتلِ حسینؑ۔
۶۔ سلام و اسلام۔

۷۔ احکام فطرہ۔ ۸۔ مختصر دعائیں۔

۹۔ ہماری منزل۔ ۱۰۔ ایمان۔

۱۱۔ کشکول۔ ۱۲۔ دُرِ یتیم (کلماتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

۱۳۔ پرچھائیں۔ ۱۴۔ مجموعۂ قصائد۔

۱۵۔ گورِ غریباں (مرثیہ جنت البقیع)۔ ۱۶۔ فریادِ عادل۔

۱۷۔ جذبات وغیرہ وغیرہ۔

آپ ۲۴ محرم الحرام ۱۳۹۵ھ/ ۶ فروری ۱۹۷۵ء کو واصل بحق ہوئے۔[۱]

مولانا سیّد مُحمّد عارف نقوی

ممتاز الافاضل

ولدیت : سیّد محمود الحسین مرحوم

ولادت : ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۴۲ھ

سکونت : ۲۰ ایمپرس روڈ، نواب بلیس لاہور

مولانا سیّد محمّد عارف نقوی ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۴۲ھ ملکانی بستی موضع شادی کچالہ تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ذاکرِ اہلِ بیت علیہم السلام تھے۔ آپ کی تبلیغ سے قوم کچالہ کے سردار ملک غلام سرور جواس گاؤں کے نمبردار تھے شیعہ ہو گئے جس کے نتیجے میں آدھی قوم کچالہ شیعہ ہو گئی کیونکہ "الناس علیٰ دین ملوکہم" اور الحمدللہ یہ پوری کی پوری بستی سوائے دو تین گھروں کے شیعہ ہے۔

آپ کے والد سے عمر میں بڑے خاندان کے ایک بزرگ مولانا سیّد غلام شاہ شجاع آبادی اہلِ سُنّت کے مدارس میں پڑھتے رہے جس کی وجہ سے وہ سُنّی ہو گئے ان کے صاحبزادے مولانا سیّد امیر حسین نقوی بھی سنّی مدارس میں پڑھتے رہے نتیجۃً وہ بھی سُنّی ہو گئے، جب پڑھ کر واپس آئے تو مولانا سیّد محمد عارف نقوی کے والد سید محمود الحسن نقوی نے ان سے مسئلۂ فدک پر مناظرہ کیا جس کے نتیجہ میں مولانا سیّد امیر حسین نقوی شیعہ ہو گئے اور بالآخر

---

[۱] یہ تمام عبارت "علم کا ایک اور دیا بجھا" تحریر: دین و دانش کراچی سے ماخوذ ہے۔

ان کے والد سید غلام شاہ نے بھی شیعت اختیار کی۔[۱] مولانا سید امیر حسین نقوی کے پوتے آج کل اس موضع میں امام جماعت ہیں۔

مولانا سید محمد عارف نقوی مدظلہ العالی نے ابتدائی دینی تعلیم اہل سنت کے دینی مدارس میں حاصل کی، اس کے بعد لکھنؤ کا رخ کیا اور مدرسہ ناظمیہ میں داخل ہو گئے وہاں ممتاز الافاضل کیا۔ بعدازاں مدرسۃ الواعظین میں داخلہ لیا۔ آپ کے اساتذہ میں اہل سنت کے حسب ذیل علماء ہیں:

۱۔ حضرت مولانا غلام رسول کھاکھی۔

۲۔ حضرت مولانا غلام محمد بدھوی۔

۳۔ حضرت مولانا علی گوہر۔

لکھنؤ میں حسب ذیل علماء سے اخذ فیض کیا:

۱۔ سرکار نجم الملۃ مولانا سید نجم الحسن اعلی اللہ مقامہ۔

۲۔ حضرت مولانا سید ظہور الحسن۔

۳۔ حضرت مولانا ابو الحسن۔

۴۔ شمس العلماء حضرت مولانا سید سبط حسن اعلی اللہ مقامہ۔

۵۔ مفتی دوران علامہ مفتی احمد علی اعلی اللہ مقامہ۔

مدرسۃ الواعظین لکھنؤ سے فراغت کے بعد آپ کو میر پور خاص سندھ بھیج دیا گیا جہاں آپ نے ایک عرصہ علوم آل محمد علیہم السلام کو پھیلایا، شیعوں کے لئے ایک پریس خریدا اور ہفت روزہ پنج تنی (سندھی) جاری کیا جو بحمد اللہ اب تک جاری ہے۔ آپ نے اب تک کوئی سولہ مناظرے کئے ہیں اور فریق مخالف کو ہر موقع پر میدان چھوڑنے پر مجبور کیا ہے۔ مولوی عبد الحق دیوبندی کو کئی مرتبہ شکست فاش دی۔ مولوی چراغ دین سے بھی "صداقت مذہب شیعہ کا معیار" کے موضوع پر مناظرہ ہوا، مولوی چراغ دین کو شکست

---

[۱] اختر راہی، تذکرہ علمائے پنجاب، ج ۲، ص ۴۹۴۔

فاش ہوئی جس کے نتیجہ میں غلام حسین جتوئی شیعہ ہو گئے مولانا سید غلام حیدر ٹھٹھوی سنی سے بھی حضرت مولانا سید محمد عارف نقوی کا چند روزہ بحث مباحثہ ہوا، اور وہ بھی شیعہ ہو گئے، الحمد للہ علیٰ ذالک۔ مناظرۂ لاڑکانہ اور مناظرۂ حیدرآباد شائع شدہ موجود ہے۔

آپ جامعہ حسینیہ جھنگ میں بھی قریباً دس سال تک مدرسِ اعلیٰ رہے اور علوم اہلِ بیت کے دریا بہاتے رہے، ۷ راپریل ۱۹۷۴ء میں مدرسۃ الواعظین مظفر المدارس لاہور تشریف لے آئے اور تاحال اسی مدرسے میں نائب مدرسِ اعلیٰ ہیں[1]

آپ نے چند چھوٹے چھوٹے رسائل لکھے ہیں، مولانا محمد حسین ڈھکو نجفی کی کتاب "احسن الفوائد" کے باب تفویض کا جواب بھی لکھا تھا، اس کی زیادہ عبارت مولانا محمد سبطین سرسوی مرحوم کی کتب سے ماخوذ تھی اس لئے اس کو سارق الحقائق کہا گیا[2]، پھر مولانا محمد حسین ڈھکو نجفی نے "اصول الشریعۃ" لکھی اور اس کا جواب مولانا محمد عارف نقوی نے بنام "اسرار الشریعۃ" دیا جو تقریباً سات سو صفحات پر مشتمل ہے، یہ کتاب گنجلک عبارات پر مشتمل ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا کا ذہن خود ان کے اپنے جوابات کو قبول نہیں کرتا۔ مولانا کی یہ ہر دو کتب غالیانہ مسائل سے بھرپور ہیں کاش کہ حضرت مولانا یہ کتب نہ لکھتے اور اس طرح شیخیت کا دروازہ نہ کھلتا۔

لیکن یہ بات یاد رہے کہ مولانا شعوری طور پر شیخیت پھیلانا نہیں چاہتے تھے۔ چنانچہ جب مولانا محمد بشیر انصاری[3] اور مولانا محمد اسمٰعیل مرحوم[4] نے شیعت کو شیخیت میں تبدیل کرنا چاہا تو آپ نے اس کی کھل کر مخالفت کی۔[5] یاد رہے کہ شیخیت، بابیت اور بہائیت کے لئے ابتدائی زینے کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔
[2] مولانا محمد حسین ڈھکو نجفی، اصول الشریعۃ
[3] مکتوب مولانا محمد بشیر انصاری، ۱۵ ردسمبر ۱۹۷۵ء۔ محمد اسمٰعیل مولانا۔ مجموعہ رد المقصرین، ص ۳۴-۳۵۔
[4] ایضاً
[5] "رضاکار"، لاہور

مولانا ایک اچھے مدرس اور اچھے مقرر ہیں۔ امید ہے وہ اپنی تبلیغ کا کچھ کتابی صورت میں پیش کریں گے۔ راقم کو حضرت سے نیاز حاصل ہے۔ خداوند کریم علم و عمل میں مزید توفیق عنایت فرمائے۔

مولانا میرزا محمد عالم مشہدی

ولدیت : مولانا میرزا صفدر حسین مشہدی مرحوم

ولادت : ۲۴ر جون ۱۹۴۵ء

سکونت : ۳۸۵/ ۸ آسامائی گیٹ پشاور

حضرت مولانا میرزا صفدر حسین مشہدی اعلی اللہ مقامہ کے ایک صاحبزادے جناب مولانا میرزا محمد عالم مشہدی کوئی دو سال قبل قم سے فارغ التحصیل ہو کر وطن واپس آئے ہیں۔ آپ ۱۳ر رجب المرجب ۱۳۶۵ھ/ ۲۴ جون ۱۹۴۵ء کو پشاور میں پیدا ہوئے۔ ایف۔ اے کرنے کے بعد ابتدائی دینی تعلیم اپنے دادا مرحوم سے حاصل کی۔ پھر مروجہ درس نظامی اپنے والد مرحوم سے پڑھا اور قم تشریف لے گئے اب واپس پشاور تشریف لے آئے ہیں۔[1] امید ہے آپ اپنے والد کے صحیح معنوں میں جانشین ثابت ہوں گے۔ راقم کی آپ سے ملاقات ہے۔
مولانا کے چھوٹے بھائی میرزا محمد کاظم مشہدی شام میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

مولانا محمد عباس
فاضلِ عربی

ولدیت : مولانا اللہ یار

ولادت : ۹ر نومبر ۱۹۵۲ء

سکونت : مدرس اعلیٰ مدرسہ باقر العلوم مکھنا والی ضلع گجرات۔

مولانا محمد عباس ۹ر نومبر ۱۹۵۲ء کو بمقام چک نمبر ۱۶۰ شمالی ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۶۵ء میں دارالعلوم محمدیہ سرگودہا میں داخل ہو گئے۔ ۱۹۶۹ء میں جامعۃ الغدیر احمد پور سیال ضلع جھنگ چلے گئے۔ ۱۹۷۰ء میں فاضل عربی کا امتحان پاس کیا ۱۹۷۳ء میں او۔ ٹی کی۔ اس کے بعد آپ حضرت مولانا مرزا یوسف حسین مدظلہ کی خدمت میں تشریف لے گئے اور

[1] مکتوب مولانا میرزا محمد عالم مشہدی بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

"تفسیر میزان الایمان من آیات القرآن" میں مولانا مرزا صاحب کی معاونت کی۔ ۱۹۷۴ء سے ۱۹۷۷ء تک مظفر المدارس مدرسۃ الواعظین لاہور میں زیر تربیت رہے۔
مدرسۃ الواعظین سے سند فراغ حاصل کرنے کے بعد مکھنا والی ضلع گجرات میں بطور مبلغ تعینات ہوئے جہاں ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۰ء میں مدرسہ باقر العلوم کا سنگِ بنیاد رکھا۔ جناب مولانا مرزا نواد شمس علی، سید محمد حسین رضوی اور دیگر مؤمنین کے تعاون سے اب یہ مدرسہ ایک عظیم عمارت میں تبدیل ہو چکا ہے
مولانا محمد حسین اکبر جو مولانا مدظلّہ کے بھائی ہیں اور آج کل قم میں زیر تعلیم ہیں، کی وساطت سے ایک بڑی لائبریری بھی قائم ہو گئی ہے۔ اس مدرسے میں درسِ نظامی کے علاوہ انگریزی، ریاضی وغیرہ کی بھی تعلیم ہوتی ہے۔ ۱۹۷۹ء میں آپ نے ایران، ترکی اور شام کا سفر کیا کچھ عرصے حوزہ علمیہ قم میں بھی زیرِ تعلیم رہے اس دوران آپکے حسبِ ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ محمد حسین نجفی مدظلّہ۔
۲۔ مولانا نذر حسین ظفر مدظلّہ۔
۳۔ مولانا غلام مہدیؒ۔
۴۔ مولانا حافظ محمد عنائت مدظلّہ۔
۵۔ حضرت مولانا شیخ نصیر حسین مدظلّہ۔
۶۔ حضرت مولانا علامہ محمد حسنین سابقی نجفی۔
۷۔ حضرت مولانا سید عاشق حسین مدظلّہ۔
۸۔ حضرت مولانا کاظم علی مدظلّہ۔
۹۔ حضرت علامہ شبیہ الحسنین محمدی مدظلّہ
۱۰۔ حضرت مولانا سید محمد عارف مدظلّہ۔
۱۱۔ حضرت مولانا علامہ مرتضیٰ حسین مدظلّہ۔

۱۲۔ حضرت مولانا علامہ مرزا یوسف حسین مدظلہ۔
آپ کی حسب ذیل دو تالیفات ہیں جو ابھی تک طبع نہیں ہو سکیں۔
۱۔ قولِ جلی در حل عقد بنتِ علی۔
۲۔ معرکہ حق و باطل۔[۱]
امید ہے حضرت مولانا مدظلہ کے زیرِ اہتمام چلنے والا یہ مدرسہ دینی مدارس میں ایک نمایاں پوزیشن حاصل کرے گا۔

مولانا محمد عباس

وفات : ۱۳۶۴ھ

مولانا محمد عباس شلوزان پاراچنار کے رہنے والے تھے، ایران اور عراق میں تکمیل علوم دین کی، وطن واپس آئے اور پھر شمس آباد ضلع فرخ آباد (یو۔ پی) چلے گئے اور وہیں عین جوانی میں ۱۳۶۴ھ میں رحلت کی۔ آپ نہایت خلیق ملنسار، عابد و زاہد تھے۔[۲]

مولانا محمد عباس

ولادت : ۱۲۴۰ھ
وفات : ۱۳۱۰ھ
مدفن : چھترون (بلتستان)

مولانا سید محمد عباس موسوی چھترون (شگر بلتستان) میں ۱۲۴۰ھ میں پیدا ہوئے وطن میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد عراق چلے گئے اور وہیں تکمیل کی۔ وطن واپس آکر تبت، کرگل، لداخ کے علاقوں میں بڑی لگن اور جانفشانی کے ساتھ تبلیغ کی، بدھوں کو مسلمان بنایا اور نوربخشیوں کو صحیح معنوں میں سید نوربخش علیہ الرحمہ[۳] (م ۸۶۴ھ) کا پیرو کار بنایا۔

---

[۱] مکتوب مولانا سید مختار حسین بنام مؤلف۔
[۲] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۵۶۷۔
[۳] سید محمد نوربخش ابن سید عبداللہ موسوی ۷۹۲ء میں قہستان (ایران) میں پیدا ہوئے (باقی صفحہ ۳۵۵ پر)

آپ نے ملک میں مساجد امام بارگاہیں اور مدارس کی تاسیس کی مدرسہ قائمہ اب تک ان کی یادگار ہے مولانا مرحوم کا لگاؤ عرفانیات کی طرف بھی تھا اسی وجہ سے آپ کا مزار جو چھتروں میں ہے مرجع خلائق ہے۔ مراۃ العقائد کے علاوہ بعض غیر مطبوعہ تالیفات بھی ہیں[1]۔

مولانا شیخ محمد عسکری نجفی

ولدیت : جعفر علی

ولادت : ۱۹۴۱ء

سکونت : خطیب جامع مسجد امامیہ واہ کینٹ

مولانا شیخ محمد عسکری ۱۹۴۱ء کو بمقام تشوگول بلتستان میں پیدا ہوئے تمام تر دینی تعلیم نجف اشرف میں حاصل کی۔ رسائل و مکاسب کا درس حجۃ الاسلام حضرت مولانا علامہ شیخ علی بزرگ باشوی مدظلہ سے حاصل کیا آج کل آپ شیعہ جامع مسجد امامیہ واہ کینٹ میں خطیب ہیں[2] جہاں سیرت اہلبیت علیہم السلام کو عام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

مولانا خواجہ محمد علی حیدر مرحوم

ولدیت : مولانا خواجہ ابراہیم حسینؒ

ولادت : ۱۸۷۳ء

وفات : ۱۹۷۲ء

مدفن : اسلام آباد

مولانا خواجہ محمد علی حیدر، حضرت مولانا خواجہ ابراہیم حسین[3] کے اکلوتے صاحبزادے تھے، آپ کا تعلق

(بقیہ از صفحہ ۳۵۴) سات سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا علوم ظاہری و باطنی میں کمال پیدا کیا۔ الفقہ الاحوط، کتاب الاعتقادیہ، نجم الہدیٰ اور کشف الحقیقت آپ کی معروف کتابیں ہیں، ۱۹۴۴ء میں رے (ایران میں) انتقال کیا۔
محمد بشیر فاضل افتتاحیہ الفقہ الاحوط، ص ۵۔

۱۔ مولانا مرتضیٰ حسین فاضل مطلع الانوار، ص ۵۶۹۔

۲۔ مکتوب مولانا مدظلہ، بنام مولف۔

۳۔ مولانا خواجہ ابراہیم حسین (م ۱۹۰۰) پانی پت کے مشہور شیعہ علماء میں سے تھے، مولانا (باقی صفحہ ۳۵۶ پر)

ایک علمی گھرانے سے ہے۔ قرآن پاک آپ نے پانی پت میں پڑھا اور عربی کی ابتدائی تعلیم بھی وہیں حاصل کی پھر لکھنؤ تشریف لے گئے اور حضرت ناصر الملت کی شاگردی اختیار کی، وہاں سے فراغت کے بعد پٹیالہ کے ایک اسکول میں مدرس ہو گئے۔ آپ کو عربی، فارسی اُردو اور ریاضی میں مہارت تامہ حاصل تھی، کچھ عرصے کے بعد حالی مُسلم ہائی اسکول پانی پت تشریف لے آئے۔

مولانا مرحوم زُہد و تقویٰ کی مجسّم تصویر تھے، طہارت و نظافت کا خصوصی خیال رکھتے تھے، غریب غربا کا بھی خصوصی خیال رکھتے تھے۔ خمس و زکوٰۃ کے سختی سے پابند تھے۔ نماز ہمیشہ اوّل وقت ادا فرماتے تھے، تعویذ گنڈے اور دیگر عملیات ور ثے میں پائی تھیں۔ گُتے کے کاٹے کا آپ کے پاس بے مثال عمل تھا۔

مولانا مرحوم حج و زیارات سے مشرف ہوئے، والدہ کو بھی حج کرایا، غالباً مجالس پڑھتے تو نہیں تھے مگر مجالس سننے کے بہت شوقین تھے۔

۱۷ ربیع الاوّل ۱۹۷۰ء کو راولپنڈی میں آپ کا انتقال ہوا، خواجہ محمد مرتضیٰ صاحب آپ کے صاحبزادے ہیں۔

مولانا مرحوم نے ورثے میں ایک لائبریری چھوڑی ہے۔ یہ لائبریری دراصل ان کی خاندانی لائبریری ہے۔ لائبریری کا اکثر حصہ انقلاب ۱۹۴۷ء میں ضائع ہو گیا، اس کے باوجود سینکڑوں سے متجاوز مخطوطات آج بھی موجود ہیں۔ راقم نے بھی ان نایاب و نادر نسخوں کو دیکھا ہے۔ جناب خواجہ محمد مرتضیٰ لائبریری پر بڑی رقم خرچ فرما رہے ہیں اور خصوصی توجہ دے رہے ہیں۔

(بقیہ از صفحہ ۳۵۵) خواجہ الطاف حسین حالیؒ آپکے شاگردوں میں سے تھے۔ چنانچہ مولانا سیّد عبدالحی حسنی اپنی کتاب نزہۃ الخواطر، ج ۸، ص ۵۶ پر مولانا حالی کے حالات میں لکھتے ہیں:

"اشتغل بالعلم علی المولوی ابراہیم حسین انصاری الشیعی الپانی پتی فقرأ علیہ النحو والعربیۃ وبعض الکتب من المنطق."

مولانا خواجہ ابراہیم حسینؒ عملیات کے بھی ماہر تھے۔

مولانا محمّد علی غروی نجفی

ولدیت : حاجی حسین مرحوم

ولادت : ۱۹۲۹ء ۔ سکونت : محلہ چوندا اسکردو بلتستان

مولانا محمد علی غروی ۱۹۲۹ء میں اسکردو بلتستان کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے آپکے والد مرحوم حاجی حسین ذاکر اہلبیت تھے ۔ ابتدا میں آپنے قرآن شریف اور چند دینی رسائل اپنے والد مرحوم سے پڑھے پھر ایک پرائمری اسکول میں داخل ہو گئے اور ساتھ ساتھ مولانا اخوند حسین سے دینی کتب پڑھنے لگے ۔ مولانا موصوف کے انتقال کے بعد آپ رئیس العلماء آقا سیّد مہدی شاہ حسینی نوری مدظلہ کی خدمت میں آئے ۔ بعدازاں اسکردو تشریف لے گئے اور حجۃ الاسلام حضرت مولانا شیخ غلام محمّد غروی مدظلہ سے اخذ فیض کیا ۔ کچھ عرصے بعد عازم نجفِ اشرف ہوئے وطن واپس آکر اب تبلیغ دین میں مصروف ہیں[۱]

مولانا محمّد علی

فاضل عربی

ولدیت : جناب غلام محمّد

ولادت : یکم اپریل ۱۹۳۹ء

سکونت : روپووال تحصیل چکوال ضلع جہلم

مولانا محمد علی ولد غلام محمد قوم مغل چک نمبر ۱۱ جنوبی تحصیل بھلوال ضلع سرگودہا کے ایک مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے ، آپکے آباؤ اجداد موضع ملیار تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم سے تعلق رکھتے تھے ۔ آپ کے خاندان کو پیر سیّد فضل حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے ارادتِ قلبی تھی ۔

مولانا موصوف بچپنے ہی سے علم دین اور خدمتِ دین کی طرف رغبت رکھتے تھے جس کی وجہ سے عوام میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے ۔ کچھ عرصہ آپ موضع گورنہ پٹھان اور کچھ عرصہ موضع سید خورد متصل گورنہ پٹھان علاقہ مڈہ رانجھا میں امام الصلوٰۃ رہے پھر تلہ گنگ تشریف لے آئے ، عرصہ چھ سال تک خدمتِ دین سرانجام دیتے رہے ۔ یہاں ہی ۱۹۶۲ء میں فاضلِ عربی کا امتحان پاس کیا ۔ ۱۹۶۳ء میں بحیثیتِ عربی ٹیچر موضع ڈھرنال تحصیل تلہ گنگ میں آٹھ سال تک رہے اور ساتھ ساتھ خدمتِ دین بھی سرانجام دیتے رہے ۔ مولانا سیّد

---

[۱] مکتوب مولانا احمد علی صادقی مدظلہ بنام مولانا کاظمی ۔

قاسم علی شاہ فاضل عربی آف ڈھڈیال کی درخواست پر ۱۹۷۱ء میں روپو وال آ گئے جہاں اب تک قومی خدمت سرانجام دے رہے ہیں، ساتھ ساتھ کوٹ چوہدریاں میں خطبۂ جمعہ بھی ارشاد فرما رہے ہیں۔ مؤمنینِ کوٹ چوہدریاں کے اصرار پر اب آپ نے یہیں مکان بنا لیا ہے۔[1]

آپ کے چار بچے ہیں، اُمید ہے کہ وہ بھی علوم دین سے آراستہ و پیراستہ ہوں گے۔

مولانا شیخ محمد علی جوہر

ولدیت : مولانا غلام حسین

ولادت :

فاضل عربی، فاضل فارسی، ایم اے عربی اسلامیات، ایل ایل بی سکونت : A $\frac{103}{627}$ جعفر طیار سوسائٹی ملیر کراچی

مولانا شیخ محمد علی بلتستان کے ایک انتہائی مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی اس کے بعد جناب اخوند علی حیدر مرحوم کے سامنے زانوے ادب تہہ کیا اس کے بعد مدرسہ امامیہ پرکوتہ میں داخل ہو گئے جہاں آپ کے اساتذہ حجۃ الاسلام حضرت مولانا سید حسن مدظلہ اور مولانا شیخ حسین علی مدظلہ تھے۔ ۱۹۶۵ء میں آپ دارالعلوم جعفریہ خوشاب میں داخل ہو گئے اور حسب ذیل علمائے کرام سے اخذ فیض کیا۔

۱۔ حجۃ الاسلام حضرت مولانا ملک اعجاز حسین مدظلہ فاضل نجف۔

۲۔ حضرت مولانا شیخ محمد حسین مدظلہ۔

مدرسے سے سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ نے فاضلِ عربی، فاضل فارسی۔ ایم اے عربی۔ ایم۔ اے اسلامیات اور ایل ایل بی کے امتحانات پاس کئے۔

دو سال تک آپ دارالعلوم جعفریہ میں مدرس رہے۔ ۱۹۷۱ء سے حسینی سفارتخانہ ملیر کراچی میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کو عربی فارسی، اردو، انگریزی، بلتستانی اور گلگتی زبانوں پر عبور حاصل ہے۔ آپ مختلف جگہوں پر مجالس عزا بھی پڑھ چکے ہیں۔[2]

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ، بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔
[2] مکتوب مولانا شیخ محمد علی مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

مولانا سیّد محمّد علی نجفی

ولدیت : سیّد جعفر شاہ ؒ

ولادت : ۱۳۶۲ھ

سکونت : خطیب منڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات

مولانا سید محمّد علی مدظلّہ ۱۳۶۲ھ کو بمقام سکردو ضلع بلتستان میں پیدا ہوئے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد نجف اشرف تشریف لے گئے جہاں آپ آٹھ سال تک رہے وہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ استاذ العلماء حضرت مولانا شیخ محمد علی افغانی مدظلّہ۔

۲۔ حضرت مولانا علاّمہ سیّد ذیشان حیدر نجفی مدظلّہ۔

۳۔ حضرت مولانا سیّد علی موسوی مدظلّہ۔

آج کل آپ منڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات میں خطیب ہیں، دینی تعلیم بھی دیتے ہیں۔[۱]

مولانا محمّد غوث شاہ ؒ

وفات : ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء

مخدوم مولانا محمد غوث شاہ جلالپور پیر والا تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان کے عالم زاہد اور علم دوست بزرگ تھے صاحبِ ثروت تھے۔ آپکا ایک عظیم کتب خانہ تھا۔ مولانا شیخ جوّاد حسین مدظلّہ صدر الافاضل ایک مدّت تک آپکے یہاں رہے۔[۲]

مولانا خواجہ محمّد لطیف انصاری ؒ ایم اے

ولدیت : خواجہ محمد عقیل

ولادت : ۱۲ محرم الحرام ۱۳۰۵ھ

وفات : ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ

مدفن : ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

مولانا خواجہ محمد لطیف انصاری ۱۳۰۵ھ میں سہارنپور میں پیدا ہوئے آپکے والد ابتداً سنی تھے۔

---

[۱] مکتوب مولانا سیّد مختار حسین کاظمی بنام مؤلف۔

[۲] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۵۸۷۔

مگر وفات سے ایک ہفتہ قبل شید ہو گئے تھے خواجہ صاحب مرحوم کی تعلیم کا آغاز قرآن پاک سے ہوا، جس کی تعلیم حافظ مولابخش عرف نو لکھا نے دی آپ نے دینی تعلیم کے اسباق مندرجہ ذیل اساتذہ سے حاصل کئے:

۱۔ مولانا سید شریف حسین خان (م ۱۳۲۹ھ)۔

۲۔ مولانا سید مرتضیٰ حسین نقوی (م ۱۳۶۳ھ)۔

۳۔ مولانا سید مقرب علی زائر (م ۱۳۴۵ھ)۔

۴۔ استاذ العلما حضرت مولانا سید محمد باقر نقوی (م ۱۳۸۶ھ)

۵۔ مولانا سید محبوب علی شاہ نقوی (م ۱۳۷۳ھ)۔

۶۔ مولانا مرزا احمد علی امرتسری (م ۱۳۹۰ھ)۔

تعلیم سے فراغت کے بعد سرکاری اسکول میں مدرس ہو گئے مگر حضرت مولانا علامہ مرزا احمد علیؒ کے کہنے پر سرکاری ملازمت چھوڑ کر قومی کالجوں میں لیکچرار ہو گئے پاکستان آنے کے بعد آپ دارالعلوم محمدیہ سرگودہا کے سب سے پہلے مدرس تھے آپ نے پاکستان و بیرون پاکستان اکثر مقامات پر مجالس پڑھی ہیں۔ تقریر اور تدریس کے ساتھ ساتھ آپ تحریر کی طرف بھی متوجہ تھے چنانچہ بعض تصانیف وتالیفات حسب ذیل ہیں:

۱۔ الارشاد والعزا ترجمہ المواعظ والبکا شیخ جعفر شوستری۔

۲۔ اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ (سات مجلدات)۔

۳۔ شہزادۂ یثرب عالم ہجرت میں (تین حصے)۔

۴۔ بلاغت زینبیہ۔

۵۔ تاریخ حسن المجتبیٰ۔

۶۔ شہیدانِ فرات۔

۷۔ دین و دنیا

۸۔ سیرت سلطان محمدی۔
۹۔ کربلا کی کہانی قرآن کی زبانی۔
۱۰۔ معارج العرفان فی عصمت ابی طالب عمران من آیات القرآن۔
۱۱۔ خصائص سرکار محمدؐ وآلِ محمد علیہم السلام۔
۱۲۔ کشف الغطاعن حقیقت الشیخیہ۔
۱۳۔ کشف الغطاعن مذہب الباب والبہا۔
۱۴۔ کشف الحیل مذاہب باطلہ یعنی شیخیہ ومذہب باب وبہا۔
۱۵۔ بہائی مذہب کا سیاسی پس منظر۔
۱۶۔ مخزن جواہر فارسی۔[۱]

ان کے علاوہ اور بھی بیسیوں کتابیں ہیں اور سینکڑوں مقالات انپر مستزاد۔ مرحوم نے آخری لمحات بھی جبکہ بینائی بھی ساتھ چھوڑ گئی تھی نصرت آلِ محمدؐ علیہم السّلام تحریری انداز میں گزارے۔

مرحوم خواجہ صاحب عملی میدان میں بھی پیش پیش تھے کئی مواقع پر دیکھا گیا کہ وہ عاشورہ محرم کے جلوس میں عملاً شامل ہوجاتے دستوں میں سینہ کوبی بھی کرتے اور زنجیر زنی بھی۔

آپ کا اندازِ خطابت پرانی طرز کا تھا جس کا مقصد سامعین کو بتلانا اور سمجھانا تھا نہ کہ رٹی رٹائی لچھے دار تقریر جو اپنا کوئی اثر نہیں چھوڑتیں۔

خواجہ مرحوم فارسی اور اُردو کے شاعر بھی تھے ابن عقیل تخلص تھا، بعض اشعار ہدیۂ ناظرین ہیں۔

گنہگار بیچارہ ابن عقیل — ترا در دو عالم بداند کفیل
علی ناطق نطق خیر الوریٰ ہے — لسان محمدؐ لسانِ علی ہے

آپ ایک عرصے تک فالج کے موذی مرض میں گرفتار رہے لیکن حافظہ جوں کا توں تھا۔ آپ کی وفات سے

[۱] خلیلہ زینب، حالاتِ زندگی مؤلف کربلا کی کہانی قرآن کی زبانی، ص ۲۶۔

چند ماہ قبل راقم الحروف سرگودھا گیا آپ سے ملاقات ہوئی کئی گھنٹوں تک مسلسل روانی کے ساتھ تقریر فرماتے رہے اسی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے۔

قائمِ آلِ محمدؐ کا ہے اعجاز صریح
حافظے میں میرے آیا نہیں فالج سے خلل

آپ ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ داصل بحق ہوئے۔

مولانا محمد محسن

صدر الافاضل

ولدیت : سید احمد حسین
ولادت : ۱۳۲۰ھ
وفات : ۱۳۹۵ھ
مدفن : کراچی

مولانا سید محمد محسن ۱۳۲۰ھ میں موضع داری ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم گھر میں حاصل کی اس کے بعد مدرسہ سلطان المدارس لکھنؤ میں داخل ہوگئے جہاں سے صدر الافاضل کی سند حاصل کی، حکیم عبدالحلیم مرحوم سے طب بھی پڑھی مگر رجحان طبع اردو ادب کی طرف تھا کچھ عرصے انجمن ترقی اُردو دہلی کے شعبۂ تصنیف و تألیف سے وابستہ رہے۔ قیام پاکستان کے بعد کراچی میں قیام کیا، ۱۳۹۵ھ میں انتقال کیا۔

آپ شاعری میں عزیز کے شاگرد تھے۔ آپکی حسب ذیل تصانیف ہیں۔

۱۔ آئینۂ فکر (مجموعہ مراثی و سلام)۔
۲۔ اجمال فکر۔
۳۔ محسن عزا۔
۴۔ پیام محسن [1]

[1] مقدمہ آئینۂ فکر۔

مولانا محمد محسن ٹھٹھوی رح

ولدیت : نور محمد

ولادت : ۱۱۲۱ھ/۱۷۰۹ء

وفات : ۱۱۶۳ھ/۱۷۵۰ء

مولانا محمد محسن بن نور محمد بن ابراہیم بن یعقوب ۱۱۲۱ھ میں ٹھٹھہ سندھ میں پیدا ہوئے، آپ کا خاندانی پیشہ ریشم فروشی تھا۔ عربی فارسی اور دینی علوم پر دسترس حاصل تھی۔ مولانا محسنؒ کا تعلق ایک سنی گھرانے سے تھا وہ اپنی تحقیق سے شیعہ ہو گئے تھے چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب "حملہ حسینی" کے آغاز میں اپنے آپ کو سُنّی کہا ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں :

تعصب مفرما زمن گوش کن — مقلد مباش و سخن گوش کن

سخن را بآیات سُنّت شنو — سخن را بہ برہان و حجت شنو

منم سنی پاک مذہب چنان — کہ بیزارم از مذہب دیگراں

کہ گویند او ہم ز احباب بود — چو مقداد و بوذر ز اصحاب او

مولانا محمد محسنؒ کی نواب لطف علی خان کے یہاں پرورش ہوئی پھر سیف اللہ خان (م ۱۱۴۳ھ) کے بیٹے صادق علی خان اور محمد تقی ان کے سرپرست رہے اور آخری دس بارہ سال تک وہ میاں نور محمد خان کلہوڑہ کی سرپرستی میں گزارے۔ محسن عالم فاضل اور بہترین شاعر تھے مدحت آل محمد علیہم السلام میں سینکڑوں قصائد لکھے ہیں۔

عقد دوازدہ گوہر مناقب آئمہ اہلبیت علیہم السلام کا مجموعہ ہے اس کتاب میں حضرت علی علیہ السلام کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

علی مقصود از ترتیل آیت

امیر المؤمنین شاہ ولایت [1]

---

[1] ڈاکٹر ظہور الدین احمد، پاکستان میں فارسی ادب، ج ۳، ص ۲۲۷۔

آپ کا انتقال ۲۰ شوال ۱۱۶۳ھ/ ۱۷۵۰ء میں ہوا۔ آپ کی تصانیف حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ عقدِ دوازدہ گوہر (مناقب آئمۂ اہلبیت)۔

۲۔ طرازِ دانش (بیانِ ولادت حضرت صاحب زمانؑ)۔

۳۔ اعلام ماتم المشہور حملۂ حسینی، اس میں نو ہزار اشعار ہیں۔

۴۔ محکِ کمال (بیاضِ اشعار)۔

۵۔ دیوانِ قصائد۔

۶۔ دیوانِ غزل۔

آپ کے صاحبزادے غلام علی مداح دینی علوم میں ایک خاص مقام رکھتے تھے ان کا زیادہ وقت تحصیل عربی میں بسر ہوا۔[1]

مولانا سید محمد محسن نقوی

فاضل نجف

ولدیت: مولانا آغا سید محمد مہدی

ولادت: ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۴۱ھ

سکونت: اے ۴ بلاک ۱۷۔ ایف بی ایریا، کراچی

مولانا سید محمد محسن نقوی مدظلہ العالی حضرت غفران مآب کے علمی خانوادے کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ کے ننھیال اور ددھیال میں مشاہیر علماء شیعہ گزرے ہیں۔ آپ کے نانا استاذ العلماء حضرت مولانا سید سبط حسن اعلی اللہ مقامہٗ تھے۔ آپ کے دادا کا اسمِ گرامی مولانا سید محمد تھا، ابتدائی تعلیم گھر میں حاصل کی، پھر مدرسہ ناظمیہ میں داخلہ لیا اور سندِ فراغت حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ میں حضرت مولانا سید کاظم حسین فلسفیؒ اور حضرت مولانا علامہ سید علی نقی مدظلہ العالی قابلِ ذکر ہیں۔

۱۳۷۰ھ میں آپ مزید تعلیم کے لئے عراق تشریف لے گئے، حسبِ ذیل علمائے کرام کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا:

---

[1] محمد حبیب اللہ رشدی، مقدمہ دیوان محسن تتوی۔

۱۔ حضرت آیۃ اللہ مرزا باقر زنجانیؒ
۲۔ حضرت آیۃ اللہ سید محمود شہرودی۔
۳۔ شیخ الحدیث حضرت علامہ آقائے بزرگ طہرانیؒ۔
۴۔ حضرت مولانا علامہ سید حسن بجنوردیؒ۔

عراق سے واپس آئے تو پاکستان بن چکا تھا اس لئے آپ ہندوستان جانے کی بجائے پاکستان تشریف لے آئے اور کراچی میں قیام فرمایا، مختلف مساجد میں امامت کے فرائض سرانجام دیئے۔ ایک ادارہ بنام "ادارۂ تعلیمات الٰہیہ" قائم کیا جس نے بیسیوں علمی رسائل شائع کئے جس میں مولانا مدظلہ کے رسائل بھی شامل ہیں، آج کل بھی مسائل فقہ پر ایک استدلالی کتاب لکھ رہے ہیں۔

آپ کا سب سے بڑا کارنامہ آل پاکستان شیعہ یتیم خانہ کراچی کا قیام ہے اس کے لئے سولہ ہزار چار سو سولہ گز زمین خریدی، اس وقت یہ یتیم خانہ آپ کی نگرانی میں بخیر و خوبی چل رہا ہے اس کے علاوہ آپ مارٹن روڈ کی شیعہ جامع مسجد میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں۔

حضرت مولانا بہترین خطیب بھی ہیں، آپ کی تقاریر مروّجہ طرز سے ہٹ کر علمی اور اصلاحی ہیں۔ خداوند عالم مزید توفیقات عنایت فرمائے۔[۱]

ولدیت : امان اللہ

ولادت : ۱۳۳۷ھ

وفات : ۳ شعبان المعظم ۱۳۹۷ھ

مدفن : کراچی

مولانا شیخ محمد مختار نجفیؒ

مولانا شیخ محمد مختار ۱۳۳۷ھ میں لکھنؤ کے قریب بڑا گاؤں گھوسی میں پیدا ہوئے سلطان المدارس میں داخل ہوئے اور صدر الافاضل کی سند حاصل کی پھر نجف اشرف چلے گئے، جہاں تیس سال تک رہے۔

۱۔ مکتوب مرکز حقوق شرعیہ رجسٹرڈ، کراچی بنام امامیہ دار التبلیغ اسلام آباد۔

وہاں آپکے اساتذہ حسب ذیل تھے :

۱۔ آیت اللہ سید ابوالقاسم خوئی مدظلہ۔

۲۔ آیت اللہ سید محسن الحکیم رحمۃ اللہ علیہ۔

۳۔ حضرت علامہ سید جواد تبریزی۔

۴۔ حضرت آغائے حامی۔

جب عراق کی لادینی حکومت نے نجفِ اشرف کے مدارس بند کر دیئے اور بیرونی طلبہ کو ملک سے باہر نکال دیا تو آپ کراچی تشریف لے آئے جہاں ۳ شعبان المعظم ۱۳۹۷ھ میں جان بحق ہوئے[۱]

ولدیت : حکیم سید علی نقی

مولانا محمد مرتضیٰ

ولادت : ۱۳۰۸ھ

وفات : ۱۳۴۶ھ

مولوی فاضل۔ منشی فاضل

مدفن : مومن پورہ، لاہور

مولانا محمد مرتضیٰ ۱۳۰۸ھ میں نگینہ ضلع بجنور میں پیدا ہوئے مختلف اساتذہ سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد مولوی فاضل اور منشی فاضل کے امتحانات پاس کئے نگینے میں کچھ عرصے تک پڑھاتے رہے، ۱۹۲۳ء میں مولانا محمد باقر مشن کالج لاہور سے ریٹائر ہوئے تھے مولانا مرتضیٰ اُن کی جگہ اسی کالج میں پروفیسر مقرر ہوئے ملازمت کے سلسلے میں آپنے عربی میں ایک مقالہ لکھا، بعنوان "انّ الدّین عند اللّٰہ الاسلام"

مولانا مرحوم کو شاعری سے بھی خاص شغف تھا ادیب تخلص تھا۔ غزل، قصیدہ، رباعی پر قدرت تھی آپ بہترین مقرر طبیب اور فلسفی تھے سابق سربراہ نیشنل بنک ممتاز حسن آپکے خاص شاگرد تھے۔ آپ نے ۱۲ ذی قعدہ ۱۳۴۶ھ / ۲۲ اپریل ۱۹۲۸ء میں لاہور میں رحلت کی اور مومن پورہ لاہور کے قبرستان میں ابدی نیند سو رہے ہیں۔[۲]

---

[۱] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۶۲۱۔

[۲] ایضاً، ص ۶۰۰۔

مولانا محمد مرید فاضل عربی

ولدیت : فضل خان

ولادت : یکم مارچ ۱۹۴۷ء

سکونت : شیعہ مسجد دریا آباد۔ راولپنڈی

مولانا محمد مرید اعوان یکم مارچ ۱۹۴۷ء کو بمقام جھمٹ تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک میں پیدا ہوئے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۶۱ء میں مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ شیعہ میانی ملتان میں داخل ہوگئے یہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے :

۱۔ حضرت مولانا علامہ سید گلاب علی نقوی مدظلہ۔

۲۔ حضرت مولانا سید ساجد علی نقوی مدظلہ۔

۳۔ حضرت مولانا سید شبیر علی نقوی مدظلہ۔

۱۹۶۷ء میں آپنے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۷۶ء میں ایم۔اے (اسلامیات) کیا۔ آج کل ڈینیز ہائی اسکول راولپنڈی میں عربی کے استاذ ہیں۔ شیعہ مسجد دریا آباد (گوالمنڈی) میں امام الصلوٰۃ بھی ہیں۔[۱]

مولانا مدظلہ، مذہبی کاموں کے ساتھ ساتھ سماجی کاموں میں بھی حصہ لیتے ہیں۔

مولانا شیخ محمد مصطفیٰ جوہر

صدر الافاضل

ولدیت : مولانا حکیم محمد مسلم

ولادت : ۱۴ ر ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ / ۱۰ ر مئی ۱۸۹۵ء

سکونت : ۵۳ / الیف، نارتھ ناظم آباد کراچی

مولانا شیخ محمد مصطفیٰ جوہر مدظلہ ۱۴ ر ذی قعدہ ۱۳۱۲ھ حسین گنج ضلع سارن صوبہ بہار کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مولانا محمد مسلم مرحوم عربی اور فارسی کے بہترین عالم ہونے کے علاوہ ایک بے بدل مؤرخ تھے، ۱۹۱۰ء میں آپ نے انگریزی اسکول میں چھٹی جماعت تک تعلیم حاصل کی، پھر مذہبی تعلیم کی طرف رغبت کی، ابتدائی دینی تعلیم حسین گنج ہی میں حاصل کی، پھر سلطان المدارس لکھنؤ

---

[۱] مکتوب مولانا مدظلہ، بنام مولف۔

چلے گئے جہاں سے صدر الافاضل کی سند حاصل کی، لکھنؤ میں آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے:

۱۔ مولانا سید عالم حسینؒ۔

۲۔ مولانا علامہ سید محمد رضا فلسفیؒ۔

۳۔ مولانا سید محمد ہادیؒ۔

۴۔ مولانا علامہ سید محمد باقرؒ۔

سند فراغت حاصل کرنے کے بعد ایک سال تک سلطان المدارس لکھنؤ میں مدرس رہے، اس کے بعد مدرسہ عباسیہ پٹنہ میں پندرہ سال تک مدرسِ اعلیٰ رہے، پھر وہاں سے کانپور تشریف لے گئے جہاں پانچ سال تک مقیم رہے۔ ۱۹۴۹ء میں حیدر آباد دکن تشریف لے گئے۔ ۱۹۴۹ء ہی میں کراچی تشریف لے آئے اور تادم تحریر وہیں مقیم ہیں۔ جامعہ امامیہ کراچی میں آپ ۲ سال تک مدرسِ اعلیٰ رہے۔

آپ کے بیسیوں تحقیقی مضامین شائع ہوئے ہیں۔ آپ کا ایک مضمون مورّخ طبری کے بارے میں کہ وہ شیعہ تھا یا سُنّی؟ پندرہ روزہ "المنتظر" لاہور میں ۱۳ اقساط میں شائع ہوا ہے، اس کے علاوہ آپکی ایک کتاب "توحید اور عدل" بھی شائع ہوئی ہے۔

ہند و پاک اور بنگلہ دیش کے مختلف مقامات پر آپنے عشرۂ محرم الحرام پڑھے ہیں۔[1]

آپ کے فرزندارجمند مولانا ابو طالب المعروف طالب جوہری ہیں۔ تاریخی نام جمشید رضا ہے۔ آپ ۱۳۵۸ھ میں حسین گنج ضلع سارن میں پیدا ہوئے، گیارہ سال کی عمر میں کراچی آ گئے، ابتدائی دینی تعلیم اپنے چچا مولانا محمد مرتضیٰ مرحوم سے حاصل کی۔ مروّجہ درس نظامی کی تکمیل آپنے اپنے والد ماجد اور اپنے والد کے ایک فاضل شاگرد حضرت مولانا سید علی حیدر مرحوم سے کی۔ ۱۹۵۷ء میں نجفِ اشرف تشریف لے گئے اور ۸ سال تک وہاں تعلیم حاصل کرتے رہے، وہاں سے واپسی پر جامعہ امامیہ کراچی میں مدرسِ اعلیٰ مقرر ہوئے ساتھ ساتھ انگریزی تعلیم بھی حاصل کرتے رہے، ایم۔ اے کرنے کے بعد ایک کالج میں لیکچرار مقرر ہو گئے جہاں اب تک تدریسی

---

[1] انٹرویو مولانا مدظلہ العالی بذریعہ سید محمد ثقلین کاظمی بمقام کراچی۔

فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن بھی ہیں۔

حضرت مولانا شیخ محمد مصطفیٰ جوہر کے سگے بھائی حضرت مولانا شیخ محمد تقی سلطان المدارس لکھنؤ کے فارغ التحصیل اور صدر الافاضل کی سند کے حامل تھے۔ سند فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ پٹنہ تشریف لے گئے اور مدرسہ سلیمانیہ میں مدرس مقرر ہو گئے، پھر کراچی تشریف لے آئے۔ ۱۹۷۰ء میں واصل بحق ہوئے۔

مولانا محمد موسیٰ

صدر الافاضل

ولدیت : مولانا محمد باقر آف بمبئی۔

ولادت : ۱۳۳۰ھ

وفات : ۱۳۸۶ھ

مدفن : ساہیوال۔

مولانا محمد موسیٰ ۱۳۳۰ھ میں بمبئی میں پیدا ہوئے آپ نے پوری تعلیم مدرسہ سلطان المدارس لکھنؤ میں حاصل کی صدر الافاضل کی سند لے کر مدرسۃ الواعظین میں داخل ہوئے اور تکمیل کے بعد وطن واپس چلے گئے اور اصلاح وارشاد میں مشغول ہو گئے قیام پاکستان کے بعد آپ ساہیوال آ گئے جہاں ۱۴ شوال ۱۳۸۶ھ/ ۲۵ جنوری ۱۹۶۷ء میں رحلت کی۔[۱]

مولانا شیخ محمد مہدی مرحوم

ولدیت : علامہ شیخ محمد حسین الغروی الکشمیری

ولادت : سرینگر (کشمیر)

وفات : ۲۹ رجب المرجب ۱۳۹۲ھ/ ۲۹ اگست ۱۹۷۲ء

مدفن : مظفر آباد (آزاد کشمیر)

علامہ شیخ محمد مہدی مرحوم سری نگر کشمیر کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد جناب علامہ شیخ محمد حسین الغروی الکشمیری اعلی اللہ مقامہ کشمیر کے شیعہ علماء میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ آپ نے تمام تر دینی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی۔ اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے لکھنؤ تشریف لے گئے اور علوم آل محمد علیہم

---

[۱] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۶۰۳۔

اسلام سے فیضیاب ہوئے۔ وہاں سے نجف اشرف، کربلا معلّٰی، کاظمین تشریف لے گئے اور آستانہ ہائے اہل بیت علیہم السلام پر حاضری دی۔ واپسی پر رام پور تشریف لے گئے اور رضا لائبریری میں کام کرتے رہے۔

علامہ شیخ محمد مہدی اعلی اللہ مقامہٗ قرآن و حدیث پر خاص نظر رکھتے تھے۔ تفسیر، اصول تفسیر، اصول حدیث، فقہ و اصول فقہ کے ماہر تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ علم رجال پر ان جیسی شخصیت دیکھنے میں نہیں آئی۔ علم جفر و نجوم سے بھی خاص واقفیت رکھتے تھے آپ عربی فارسی، اردو اور انگریزی زبانوں پر عبور رکھتے تھے۔ بولتے وقت ایسا معلوم ہوتا تھا گویا کہ یہ ان کی مادری زبانیں ہیں۔ حق بیان کرنے میں بے باک تھے اور اس بارے میں لومۃ لائم کی پرواہ نہیں کرتے تھے، اعتقادات میں مصالحت کے لئے تیار نہ تھے۔

۱۹۴۷ء میں سری نگر سے مظفر آباد تشریف لے آئے تھے اور آزاد کشمیر کے سیکرٹریٹ میں ملازمت اختیار کر لی تھی۔ امام بارگاہ مظفر آباد میں مجلس عزا منعقد کراتے تھے، دور دور سے علماء کو دعوت دیتے تھے، آپ نے امام بارگاہ کے قریب ہی مکان بنوالیا تھا۔ افسوس علم و عمل کا یہ کوہ پیکر ۲۹ر اگست ۱۹۷۳ء کو ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جدا ہوگیا۔ آپ کو امام بارگاہ کے قریب ہی دفنایا گیا، کتبۂ مزار کی عبارت ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفۃ بلا فصل

علامہ شیخ محمد مہدی نور اللہ مرقدہٗ

خلف

علامہ شیخ محمد حسین الغروی اعلی اللہ مقامہٗ ساکن بابدی پورہ جڈی بل سری نگر کشمیر[1]

مولانا مرحوم نے تحریکِ آزادی میں خصوصی کام کیا۔ آپ اسلامیت، مسلم قومیت اور اسلامی حکومت کے انتھک داعی تھے۔

---

[1] مکتوب حضرت مولانا سید غلام حسن کاظمی مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

مولانا محمد ناصر قاسمی

ولدیت : محمد حسین

ولادت : ۲۶ر فروری ۱۹۳۲ء

فخر الافاضل

سکونت : ہری پور ضلع ایبٹ آباد

مولانا محمد ناصر قاسمی ۲۶ر فروری ۱۹۳۲ء کو مبارک پور ضلع اعظم گڑھ (یوپی) میں پیدا ہوئے آپکے دادا محمد قاسم مرحوم اپنی تحقیق سے شیعہ ہوئے تھے غالباً اسی نسبت سے آپ قاسمی کہلاتے ہیں۔ مذہب کی تبدیلی کی وجہ سے آپ کے جدّ امجد کو کافی مصائب کا سامنا کرنا پڑا، وطن سے بے وطن ہوئے، زمین جائیداد چھین لی گئی لیکن مذہب حق کی خاطر سب کچھ برداشت کیا، آپ یہاں سے دہلی تشریف لے گئے۔ مفسرِ قرآن مولانا مقبول احمد دہلوی اعلی اللہ مقامہٗ سے آپ کا تعارف ہوا اور آپ نے حضرت مفسرِ قرآن سے بہت کچھ سیکھا۔

تعلیم و تربیت :

آپ نے ابتدائی تعلیم مدرسہ باب العلم مبارک پور اعظم گڑھ میں حاصل کی۔ حضرت مولانا سید ظفر الحسن مدرّس اعلیٰ تھے۔ آپ نے یہاں علم و عمل کی منازل طے کیں، جب مولانا سید ظفر الحسن نجف اشرف تشریف لے گئے تو آپ اپنے تایا زاد بھائی مولانا سید سبطِ حسن مرحوم اعلی اللہ مقامہ کے ہمراہ لکھنؤ گئے اور سلطان المدارس میں داخل ہو گئے جب مولانا سید ظفر الحسن نجفِ اشرف سے واپس آئے اور "الجامعۃ الجوادیہ" بنارس میں نائب شیخ الجامعہ مقرر ہوئے تو آپ لکھنؤ سے حضرت مولانا سید ظفر الحسن کے محضرِ اقدس میں آئے۔

جامعہ جوادیہ میں حضرت مولانا سید ظفر الحسن کے علاوہ آپ نے علامہ سید محمد ہارون زنگی پوری مرحوم سے اخذِ فیض کیا۔ ۱۹۴۸ء میں جامعہ جوادیہ سے فخر الافاضل کی اعلیٰ سند لے کر فارغ ہوئے۔

لکھنؤ میں آپکے مشہور اساتذہ حسبِ ذیل تھے :

۱۔ استاذ الواعظین مولانا سید ابن حسن نونہروی اعلی اللہ مقامہٗ۔

۲۔ حضرت مولانا عارف حسین۔

۳۔ فقیہ اعظم حضرت مولانا سید حسن الرضوی۔

۴۔ فلسفی دَوراں حضرت مولانا عبد الحسین۔

۵۔ رئیس الحفاظ علامہ حافظ کفایت حسین اعلی اللہ مقامہٗ۔

مولانا کا خاندان ایک علمی اور مذہبی خاندان ہے۔ آپ کے تایازاد بھائی حضرت مولانا سبط حسن مرحوم ایک معروف عالم دین تھے، جن کا ماضی قریب ہی میں انتقال ہوا ہے، آپ کو عربی، فارسی اور اردو پر عبور حاصل ہے۔

راقم کو حضرت سے نیاز حاصل ہے بلاشبہ کہا جا سکتا ہے کہ دین و دینیات کے بارے میں مخلص ہیں، آپ کی خواہش ہے کہ وہ شیعہ قوم کو پھلتا پھولتا دیکھیں، خدا کرے ایسا ہی ہو۔ آپ کے مضامین اکثر قومی جرائد میں شائع ہوتے رہتے ہیں آج آپ ہری پور ہزارہ میں قیام پذیر ہیں۔

امامیہ مسجد کے خطیب ہیں۔ آپ ان علماء میں سے ہیں جنہوں نے دین کی خاطر سب کچھ لٹا دیا، کچھ مادی فائدہ حاصل نہیں کیا۔ درگاہِ رب العزۃ میں دست بدعا ہوں کہ مولیٰ کریم آپ کی آل اولاد میں دین کو قائم و دائم رکھے۔

مولانا سید محمد ہادی نجفی

ولدیت : مولانا آغا مہدی رضوی مدظلہ

ولادت : صفر ۱۳۴۹ھ

وفات : ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ

مدفن : کراچی

مولانا سید محمد ہادی رضوی صفر ۱۳۴۹ھ میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے آپ کے والد حضرت مولانا سید آغا مہدی رضوی مدظلہ مشہور عالم دین ہیں۔ سلطان المدارس لکھنؤ سے سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد نجفِ اشرف تشریف لے گئے۔ نجف اشرف سے واپسی پر ۳۵ سال کی عمر میں کراچی میں انتقال کیا آپکی تاریخِ وفات ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ ہے۔[1]

---

[1] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۶۲۸۔

مولانا سید محمد ہاشم نقوی
صدر الافاضل

ولدیت : سید علی اطہر مرحوم
ولادت : ۱۹۱۰ء
سکونت : خطیب حیدری مسجد، سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص ضلع تھرپارکر۔

مولانا سید محمد ہاشم نقوی ۱۹۱۰ء میں بمقام چائل الہ آباد پیدا ہوئے آپ مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد سلطان المدارس لکھنؤ میں داخل ہو گئے اور سند الافاضل اور صدر الافاضل کی اسناد حاصل کیں۔ اس کے علاوہ لکھنؤ یونیورسٹی سے مولوی، عالم اور فاضل کے امتحانات بالترتیب ۲۸-۲۹-۱۹۳۰ء میں پاس کئے۔ الہ آباد یونیورسٹی سے طبیب فاضل کا امتحان پاس کیا۔ طب میں آپ کے استاد جناب حکیم منے آغا صاحب مرحوم تھے۔

پاکستان آنے کے بعد آپ دو سال مسجد سکینہ مشہد آباد ۸ نیو کراچی میں فرائض امامت سرانجام دیتے رہے اس کے بعد مسجد حیدری فیکٹری دھورو فارو میرپور خاص میں آ گئے اور ۱۹۷۷ء سے حیدری مسجد سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص میں ہیں۔

آپ نے "رسالہ خمس" اور "اصحاب ثلاثہ" دو کتابیں تالیف کی ہیں جو ابھی تک طبع نہیں ہو سکیں،[1] اللہ تعالیٰ توفیق عنایت فرمائے۔

مولانا محمد علی کاظم
فاضل عربی

ولدیت : خوشی محمد
ولادت : یکم ستمبر ۱۹۳۸ء
سکونت : بوسال مصوتر، تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

مولانا محمد علی کاظم یکم ستمبر ۱۹۳۸ء کو بمقام کوٹلہ منور شاہ میں پیدا ہوئے، مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۵۵ء میں مدرسہ محمدیہ جلالپور ننگیانہ ضلع سرگودھا استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد یار شاہ مدظلہم

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام ملک ملازم حسین۔

کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شرح جامی تک کی جملہ کتب یہیں پڑھیں، ۱۹۵۹ء میں دار العلوم محمدیہ سرگودھا چلے گئے جہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے :

۱۔ مولانا شیخ نصیر حسین مدظلہ۔

۲۔ مولانا غلام مہدیؒ ممتاز الافاضل۔

۳۔ مولانا نذر حسین ظفر مدظلہ۔

۴۔ مولانا سید سبط احمد مدظلہ۔

۱۹۵۹ء میں فاضل عربی کا امتحان پاس کیا، ۱۹۶۲ء میں او۔ ٹی کا امتحان پاس کیا، آجکل ملکوال کے کسی اسکول میں ہیں اسی دوران ایم۔ اے (عربی) کا امتحان بھی پاس کر چکے ہیں۔ موضع ہیلاں ضلع گجرات میں دینی تعلیم بھی دے رہے ہیں۔ ملکوال میں شیعہ مسجد میں خطیب ہیں۔ آجکل وفاق علمائے شیعہ گجرات کے صدر ہیں۔[1]

ولدیت : فقیر اللہ داد

مولانا محمّد ہدایت علی نجفی

ولادت : ۱۳۰۰ھ

وفات : ۱۳۶۲ھ

مولانا محمد ہدایت علی لعلو رائک گوٹھ تحصیل قنبر ضلع لاڑکانہ میں ۱۳۰۰ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا شمار فاضل علماء میں ہے۔ سندھی عربی اور فارسی میں شعر کہتے تھے، نجفی تخلص تھا، ۱۳۶۲ھ کے لگ بھگ انتقال ہوا۔

آپ کی تصانیف حسب ذیل ہیں :

۱۔ اُردو ترجمہ شعرائے سندھ جو سندھی زبان میں تھی۔

۲۔ دیوانِ نجفی[2]

---

[1] مکتوب مولانا سید مختار حسین کاظمی بنام مؤلف۔

[2] ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ، سندھ میں اُردو شاعری۔

مولانا شیخ محمد یار

ولادت : ۱۹۰۱ء

وفات : ۱۹۷۵ء

ممتاز الافاضل مدفن : لیہ ضلع مظفر گڑھ

مولانا شیخ محمد یار ۱۹۰۱ء میں موضع سمرا تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ میں پیدا ہوئے قرآن پاک اور عربی و فارسی کی ابتدائی کتابیں اپنے علاقے ہی میں پڑھیں اس کے بعد مذہب حنفیہ کی عظیم درسگاہ گھوٹہ ضلع ملتان چلے گئے۔ جہاں حضرت مولانا غلام محمد گھوٹوی (م ۱۳۶۷ھ)، مولانا حافظ مہر محمد اور مولانا ملک محمود سے استفادہ کیا کچھ عرصے بعد آپ کی ملاقات مولانا ہادی حسن خطیب جامع مسجد شاہ گردیز سے ہوئی انہوں نے آپ کو سید حسن بخش کی وساطت سے مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ بھجوا دیا، ۱۹۲۲ء میں آپ مدرسہ ناظمیہ میں داخل ہو گئے۔ تین سال کے بعد ممتاز الافاضل کی سند لے کر وطن واپس آئے کوئی دو سال تک مضافات فیصل آباد میں رہے پھر حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے اور واپسی پر بستی بہار شاہ تحصیل لیہ میں تدریس شروع کر دی یہاں تین سال رہنے کے بعد مدرسہ باب العلوم ملتان تشریف لائے جہاں آپ چونتیس سال تک علوم آل محمد علیہم السلام کا فیض عام کرتے رہے۔ ۱۹۷۵ء میں واصل بحق ہوئے اور لیہ ضلع مظفر گڑھ میں ابدی نیند سو رہے ہیں۔

آپ نے ایک رسالہ "یمنی ستارہ" بجواب "کشف الغطا" از مولوی عبدالخالق، لکھا تھا۔

مولانا مرحوم انتہائی سادہ طبیعت، انتہائی فاضل شخصیت تھے۔[1]

مولانا سید محمد یار شاہ فاضل نجف

ولادت : ۱۲ مئی ۱۹۱۵ء۔ ولدیت : سید اللہ وسایا۔

سکونت : مدرس اعلیٰ مدرسہ دارالہدیٰ علی پور ضلع مظفر گڑھ۔

استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد یار شاہ نقوی مدظلہ ۱۲ مئی ۱۹۱۵ء کو بمقام چاہ وزیر والا مضافات علی پور میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۳۲ء میں میٹرک پاس کیا اس کے بعد آپ باب العلوم ملتان میں داخل ہو گئے

---

[1] مولانا حافظ محمد سبطین، ڈائری۔

جہاں حضرت مولانا شیخ محمد یارؒ سے اخذ فیض کیا۔ اس کے بعد آپ حضرت مولانا علامہ سید محمد باقرؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے جہاں درس نظامی کی بقایا کتابوں کے علاوہ طب کی بھی بعض کتب پڑھیں۔ کچھ عرصے آپ حضرت مولانا سید طالب حسینؒ کی خدمت میں بھی رہے چند دن مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ میں بھی گزارے۔ اس کے بعد آپ متنفیوں کے مشہور مدرسے جامعہ فتحیہ اچھرہ لاہور تشریف لے گئے، جہاں حضرت مولانا حافظ مہر محمد اچھروی (م ۱۳۷۴ھ) سے معقولات کی کتابیں پڑھیں اس کے بعد آپ مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے نجف اشرف تشریف لے گئے وہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ حجۃ الاسلام آغا سید حسین۔
۲۔ حجۃ الاسلام آغا محمد حسین طہرانی۔
۳۔ آیت اللہ العظمیٰ سید محمد جواد تبریزی۔
۴۔ آیت اللہ العظمیٰ شیخ عبدالحسین رشتیؒ
۵۔ آیت اللہ العظمیٰ مرزا باقر زنجانی۔

آپ ۱۹۴۲ء میں وطن واپس آئے ابتدا میں آپ اپنے استاذی المکرم حضرت مولانا سید محمد باقر نقویؒ کی سرپرستی میں چک ۳۸ تحصیل خانیوال میں تدریس فرماتے رہے اس کے بعد باب العلوم ملتان ٹھٹھہ سیال مظفر گڑھ، سیت پور ضلع مظفر گڑھ، جلالپور رنگیانہ، خوشاب کے مدارس میں علوم اہلبیت علیہم السلام کو عام کیا، ۱۹۶۱ء میں آپ اپنے آبائی شہر علی پور تشریف لائے اور مدرسہ دارالہدیٰ محمدیہ کی بنیاد رکھی اور تادم تحریر یہیں پر درس و تدریس کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔

تدریس کے ساتھ ساتھ تحریر کی طرف بھی متوجہ ہیں۔ اصول فقہ اور تفسیر قرآن کے مسودے موجود ہیں، یوں تو پاکستان میں آپ کے کافی شاگرد ہیں مگر ان میں سے بعض یہ ہیں:

۱۔ حضرت مولانا علامہ شیخ محمد حسین ڈھکو نجفی مدظلہ۔
۲۔ حضرت مولانا شیخ نصیر حسین نجفی مدظلہ، مدرس اعلیٰ دارالعلوم محمدیہ سرگودھا۔
۳۔ حضرت مولانا علامہ حسین بخش نجفی مدظلہ۔

۴۔ استاذ العلماء حضرت مولانا شیخ اختر عباس نجفی مدظلہ۔

۵۔ حضرت مولانا علامہ ملک اعجاز حسین نجفی مدرسِ اعلیٰ دار العلوم جعفریہ خوشاب۔

۶۔ حضرت مولانا علامہ غلام حسن نجفی مدرسِ اعلیٰ مدرسہ باب النجف ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

۷۔ حضرت مولانا غلام حسین مدرس جامع المنتظر لاہور۔

۸۔ حضرت مولانا سید صفدر حسین نجفی مدظلہ مدرسِ اعلیٰ جامع المنتظر لاہور۔

۹۔ حضرت مولانا حافظ سید ریاض حسین مدظلہ مدرسِ اعلیٰ جامع المنتظر لاہور۔

۱۰۔ حضرت مولانا عبد الغفور مدرس جامعہ امامیہ لاہور۔

۱۱۔ حضرت مولانا سید بادشاہ حسین مدظلہ پارہ چنار۔

۱۲۔ حضرت مولانا علامہ شیخ محمد حسین مدظلہ مدرسِ اعلیٰ جامعۃ المعصومین سدھوپورہ فیصل آباد۔

۱۳۔ حضرت مولانا ملازم حسین مدرسِ اعلیٰ مدرسہ باقر العلوم الجعفریہ کوٹلہ جام ضلع بھکر۔

حضرت علامہ مدظلہ انتہائی سادہ طبیعت اور سادہ وضع قطع کے مالک ہیں۔ کلمۂ حق کہنے میں اشداء علی الکفار، محراب و منبر سے بڑی سے بڑی شخصیت کو بھی ٹوک دیتے ہیں چاہے وہ سامنے ہی کیوں نہ بیٹھا ہو، آپ کے مندرجہ ذیل صاحبزادے ہیں:

۱۔ حضرت مولانا حافظ محمد سبطین مدظلہ مدرسِ اعلیٰ ممتاز المدارس وزیر آباد ان کا ذکر اپنے مقام پہ آئے گا۔

۲۔ مولانا حافظ سید محمد حسنین نقوی، آپ ۲۸ / اگست ۱۹۵۰ء کو پیدا ہوئے، قرآنِ پاک حفظ کرنے کے بعد درسِ نظامی کی تکمیل اپنے والد علام سے کی آج کل قم میں تعلیم میں مشغول ہیں۔

۳۔ حافظ سید محمد ثقلین، آپ ۲۸ / نومبر ۱۹۵۲ء کو پیدا ہوئے، قرآنِ پاک حفظ کرنے کے بعد درسِ نظامی کی تکمیل اپنے والد علام سے کی آج کل قم میں مزید تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

صاحبزادگان کے علاوہ:

۱۔ مولانا سید عطاء الرحمٰن حضرت علامہ کے بھتیجے ہیں آپ ۱۹۴۸ء میں پیدا ہوئے آج کل قم میں

تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

۲۔ مولانا سید نیاز حسین آپ بھی حضرت علامہ مدظلہ کے بھتیجے ہیں، ۱۹۵۳ء میں پیدا ہوئے آج کل قم میں ہیں۔

مولانا محمد یٰسین صدرالافاضل

ولادت : ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء

وفات : ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء

مولانا محمد یٰسین ۱۳۱۸ھ میں زید پور ضلع بارہ بنکی میں پیدا ہوئے۔ سلطان المدارس لکھنؤ سے صدر الافاضل کی سند حاصل کی کراچی تشریف لائے اور ایک مدت تک یہاں خطیب رہے۔ مئی ۱۹۶۶ء میں انتقال کیا۔[۱]

مولانا محمد یعقوب زرگر فاضل عربی

ولدیت : غلام حسین

ولادت : ۱۱ راگست ۱۹۵۸ء

سکونت : دارالعلوم جعفریہ، دربار حسین (ٹرسٹ) خانپور ضلع رحیم یار خان۔

مولانا محمد یعقوب ۱۱ راگست ۱۹۵۸ء کو بمقام ججہ عباسیاں تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان کے ایک بلوچ گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ نے درسِ نظامی کی تکمیل دارالعلوم جعفریہ خان پور میں کی۔ حضرت مولانا علامہ سید فضل حسین شاہ مدظلہ آپ کے شفیق اساتذہ میں سے ہیں۔ بعدازاں فاضل عربی اور میٹرک کا امتحان پاس کیا، اس کے بعد مذکورہ بالا مدرسے ہی میں مدرس ہو گئے جہاں تادمِ تحریر بہ دینی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔[۲] آپ کو عربی، اُردو، سرائیکی پر عبور حاصل ہے۔

---

[۱] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۶۳۰۔

[۲] مکتوب مولانا مدظلہ۔

مولانا مختار احمد خواجہؒ

تاج الافاضل

ولادت : ۱۲۹۵ھ

وفات : ۱۳۷۳ھ

مدفن : کراچی

مولانا خواجہ مختار احمد سہارنپور میں پیدا ہوئے تعلیم حاصل کرنے کے لئے لکھنؤ آئے اور بحر العلوم سید محمد حسینؒ (م ۱۳۲۵ھ) اور حضرت ناصر الملت مولانا ناصر حسینؒ (م ۱۳۶۱ھ) سے اخذ فیض کیا تقسیم ملک کے بعد پہلے ریحوعہ ضلع جھنگ اور پھر خیر پور میں قیام کیا۔ وہیں انتقال ہوا۔ کراچی میں دفنائے گئے۔[۱]

مولانا سید مختار حسین کاظمی

فاضل فارسی

ولدیت : سید مراد علی شاہ

ولادت : یکم جنوری ۱۹۳۷ء

سکونت : گورنمنٹ ہائی اسکول جلالپور شریف ضلع جہلم

مولانا سید مختار حسین کاظمی مدظلہ یکم جنوری ۱۹۳۷ء کو بمقام موضع سیدانوالہ ضلع جہلم میں پیدا ہوئے ۱۹۵۴ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا اس کے بعد دار العلوم محمدیہ سرگودہا میں داخل ہوگئے کچھ عرصہ یہاں رہے بعد ازاں مدرسہ باب العلوم ملتان تشریف لے گئے ان مدارس میں آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے :

۱۔ مولانا سید غلام حیدر۔

۲۔ مولانا غلام مہدیؒ۔

۳۔ مولانا شیخ محمد یارؒ ممتاز الافاضل۔

۱۹۶۶ء میں او۔ ٹی کا امتحان پاس کر کے محکمۂ تعلیم میں ملازم ہوگئے۔

مولانا کاظمی مدظلہ انتہائی دیندار آدمی ہیں گو کم گو ہیں مگر مذہبی خدمات کا بہت شوق رکھتے ہیں کبھی کبھار آپکے مضامین اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔

---

[۱] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۶۳۱۔

مولانا سید مرتضیٰ حسین

صدر الافاضل

ولدیت : سید سردار حسین عرف مولانا قاسم آغا

ولادت : ذی الحجہ ۱۳۴۱ھ/۲۳ راگست ۱۹۲۳ء

سکونت : ۱۵ مغل پورہ، لاہور

مولانا سید مرتضیٰ حسین ۲۲ راگست ۱۹۲۳ء کو لکھنؤ کے ایک مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد سلطان المدارس لکھنؤ میں داخل ہو گئے اور وہاں کی آخری سند صدر الافاضل حاصل کی۔ اس کے علاوہ الٰہ آباد ایجوکیشن بورڈ، لکھنؤ یونیورسٹی اور پنجاب یونیورسٹی سے مولوی، عالم، فاضل ادب، دبیرِ کامل، مولوی فاضل، منشی فاضل، قابل اور فاضلِ اُردو کے امتحانات پاس کئے۔ نیز شیعہ عربی کالج لکھنؤ سے دو سالہ ادبی نصاب اور دو سالہ کلامی نصاب پڑھا اور عماد الادب اور عماد الکلام کی اسنادلیں۔

اساتذہ :

آپ کے مشہور اساتذہ حسبِ ذیل تھے :

۱۔ حجۃ الاسلام مولانا سید محمد حسین رضوی۔

۲۔ حجۃ الاسلام مولانا سید محمد عرف میرن صاحب۔

۳۔ حضرت مولانا سید کاظم حسین منطقی۔

۴۔ حجۃ الاسلام مولانا مفتی سید احمد علی۔

۵۔ حجۃ الاسلام مولانا سید محمد سعید۔

۶۔ حضرت مولانا سید ضیاء الحسن صاحب موسوی رحمہم اللہ۔

تعلیم سے فراغت کے بعد رستوگی پاٹ شالہ اسکول، شیعہ کالج اسکول سیکشن میں استاد رہے، ۱۹۵۰ء میں پاکستان تشریف لائے اور گورنمنٹ ہائی اسکول باغبان پورہ لاہور میں عربی کے استاذ ہو گئے اور گھر پر دینی کتابیں پڑھاتے رہے اور آج کل بھی مدرسۃ الواعظین لاہور میں درس دے رہے ہیں۔ آپ نے پاکستان آنے کے ساتھ ہی دینی مدارس کی ضرورت محسوس کی۔ چنانچہ جامع المنتظر لاہور، جامعہ امامیہ اور مدرسۃ الواعظین کے قیام میں نمایاں حصہ لیا، اس کے علاوہ امامیہ مشن لاہور، ادارہ معارفِ اسلام اور پاکستان حسینی مشن راولپنڈی کی تاسیس و

توسیع میں اہم کردار ادا کیا۔

تالیفات:

علامہ سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل کی کافی تصانیف ہیں۔ کوئی ۴۲ کتابیں دینی موضوعات پر ہیں اور ۱۳۲، ادب اور علوم ادب پر ہیں جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں:

۱۔ کلیاتِ فارسی غالب ۳ جلدیں، مع ایک علمی و تحقیقی مقدمے کے۔
۲۔ اُردوئے معلّٰی غالب ۳ جلدیں، مع تحقیق و حاشیہ تعلیق و ترتیب۔
۳۔ عودِ ہندی غالب ترتیب و تحقیق۔
۴۔ احوال و آثار و رباعیاتِ حکیم عمر خیام نیشاپوریؒ۔
۵۔ حیات محسن الحکیمؒ۔
۶۔ مثنویاتِ حالیؒ۔
۷۔ مکاتیب آزادؒ
۸۔ تذکرہ ریاض الفردوس۔
۹۔ ترجمہ صحیفۂ کاملہ مختصر۔
۱۰۔ ترجمہ صحیفہ علویہ۔
۱۱۔ نہج البلاغہ کا ادبی مطالعہ۔
۱۲۔ شرح نہج البلاغہ (صرف) حصہ سوم۔
۱۳۔ خطیب قرآن (سیرۃ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔
۱۴۔ جہادِ حسینی۔
۱۵۔ گلستانِ حکمت شرحِ کلماتِ قصار حضرت علیؑ۔[1]

---

[1] کتابخانہ ہائے پاکستان، ج ۱ ص ۱۲۵۶، از: محمد حسین تسبیحی خوانساری۔

۱۶۔ ترجمہ وجیزہ (اصطلاحاتِ احادیث)۔
۱۷۔ تاریخ تدوین حدیث و شیعہ محدثین۔
۱۸۔ ترجمہ کتاب المؤمن (اس کتاب المؤمن کا انگریزی ترجمہ حضرت مولانا علامہ علی حسنین شیفتہ نے کیا ہے)۔
۱۹۔ صلح حسنؑ۔
۲۰۔ ترجمہ معادۃ الاخوان۔
۲۱۔ شرح اسرار الصلوٰۃ شہید ثانی۔
۲۲۔ رسولؐ و اہلبیتِ رسولؐ (حصۂ سوم)۔
۲۳۔ سوانح امام محمد تقی علیہ السلام۔
۲۴۔ سوانح امام نقی علیہ السلام۔
۲۵۔ سوانح امام حسن عسکری علیہ السلام۔
۲۶۔ تاریخ و وقائع امام زمانہ۔
۲۷۔ آخری تاجدارِ اُمت۔
۲۸۔ تاریخِ عزاداری "رضاکار" محرم نمبر۔
۲۹۔ مطلع الانوار (تذکرہ علمائے شیعہ)۔
۳۰۔ قم سے قم تک۔

ان کتب کے علاوہ بعض وہ کتابیں بھی ہیں جو ابھی تک اشاعت پذیر نہیں ہو سکیں۔ مثلاً:
۱۔ تجرید اصولِ کافی۔
۲۔ پرانی منزلیں نئی راہیں (سفرنامۂ حج و زیارات)۔
۳۔ مختصر تاریخ مشاہد مشرفہ
۴۔ عیون الحکم و اصول معاجز الکلم (عربی)[1]

[1] مولانا سید مرتضیٰ حسین، صدر الافاضل، اوصاف الحدیث، ص ۵۲۔

ان کتابوں کے علاوہ آپ کے سینکڑوں سے متجاوز علمی اور تحقیقی مقالات ہیں۔

کتب خانہ:

مولانا موصوف کا ایک عمدہ اور عظیم کتب خانہ ہے جس میں تقریباً ۵۵۰۰ چھپی ہوئی کتب اور ۳۰۰ مخطوطات ہیں۔

حضرت علامہ کو عربی اور فارسی پر عبور ہے اور اُردو تو ان کی مادری زبان ہے۔ پاکستان کے علمی حلقوں میں جانے پہچانے ہیں۔ پاکستان کے مشہور مقامات پر تقاریر کر چکے ہیں۔ احقر کو بھی آپ سے شرف ملاقات حاصل ہے۔ آپ کے صاحبزادے سید حسین مرتضےٰ ہیں جو آج کل قم میں پڑھ رہے ہیں۔

مولانا سید مسرور حسین رضوی مرحوم

ممتاز الافاضل

ولدیت : مولانا سید معجز حسین مرحوم

ولادت : ۷ رجب المرجب ۱۳۲۶ھ / ۲۹ ستمبر ۱۹۰۳ء

وفات : ۱۳ رجب المرجب ۱۳۷۶ھ / ۱۳ فروری ۱۹۵۷ء

مدفن : کراچی۔

مولانا سید مسرور حسین رضوی ۷ رجب المرجب ۱۳۲۶ھ میں امروہہ ضلع مرادآباد کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے، آپ مشہور مرثیہ گو شاعر جناب شمیم امروہوی کے پوتے اور مولانا سید معجز حسین رضوی کے فرزند تھے، پاکستان کے مشہور مرثیہ گو شاعر جناب نسیم امروہوی آپ کے چچا زاد بھائی ہیں۔

میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ میں داخل ہو گئے اور وہاں سے ممتاز الافاضل کی سند حاصل کی وہاں آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے۔

۱۔ حضرت نجم الملت اعلی اللہ مقامہ۔

۲۔ حضرت ناصر الملت اعلی اللہ مقامہ۔

۳۔ حضرت مولانا علامہ سید سبط حسن اعلی اللہ مقامہ۔

۱۹۳۰ء میں آپ کو مدرسۃ الواعظین لکھنؤ کی طرف سے افریقہ بھیجا گیا اور وہاں آپ کا قیام مڈغاسکر رہا وہاں پر آپ نے مذہب حقہ کی ہر ممکن اشاعت فرمائی، کئی مناظرے کئے جس کی وجہ سے کافی حضرات مذہب

شعبوں میں داخل ہونے چنانچہ مومنین مڈغاسکر نے آپ کی یاد میں ایک مینار قائم کیا جس کا نام "مسز ٹاور" رکھا جو آج تک موجود ہے۔

آپ نے وہاں ایک دینی مدرسہ مؤید الاسلام جاری فرمایا۔

مولانا مرحوم عربی، فارسی، انگریزی اور فرانسیسی پر مکمل عبور رکھتے تھے، اُردو تو ان کی مادری زبان تھی ہی، افریقہ میں رہتے ہوئے وہاں کی زبان پر بھی خاصہ عبور حاصل ہو گیا تھا، آپ گجراتی زبان پر بھی عبور رکھتے تھے۔

تصانیف:

آپ کی مستقل تصانیف کا تو راقم کو علم نہ ہو سکا البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ نے "نہج البلاغۃ" کا فرانسیسی اور گجراتی میں ترجمہ فرمایا، اس کے علاوہ فرانس کے عظیم شاعر (MR. MDNSIEUR) کی کتاب (L'ETOILE FANTS) یعنی (معصوموں کا ستارہ) جس میں بذریعہ اشعار حضرت علی اصغرؑ کی شہادت کا ذکر ہے، کا ترجمہ اردو اور گجراتی میں کیا۔ (ALEXANDRE GUINLE) کی یہ کتاب فرانس یونیورسٹی کے نصاب میں شامل ہے۔

آپ نے دینی کتب کی اشاعت کے لئے ایک چھاپہ خانہ بنام "تنظیم پریس" قائم کیا۔

مولانا مرحوم نے ہند و پاکستان کے مشہور مقامات کے علاوہ پیرس (فرانس) اور مڈغاسکر (افریقہ) میں مجالس پڑھیں، آخر یہ پیکرِ علم و عمل ۱۳ رجب المرجب ۱۳۷۶ھ کو واصل بحق ہوا۔

مولانا سید محمد عبادت خطیب اودھ نے تاریخِ وفات کہی[1]

مولانا مشتاق حسین شاہدی

ولدیت : امیر احمد

ولادت : ۱۹۳۸ء

سکونت : ای/۷۔ رضویہ ہاوسنگ سوسائٹی، کراچی نمبر ۱۸

مولانا مشتاق حسین شاہدی ۱۹۳۸ء میں پنڈی گھیب ضلع اٹک میں پیدا ہوئے۔ درسِ نظامی کی تکمیل

[1] مکتوب سید رضی رضوی بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

حضرت مولانا سید گلاب علی شاہ نقوی مدرسِ اعلے مخزن العلوم جعفریہ ملتان۔ استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد یار شاہ نقوی اور علامہ قمر الزمان (م ۱۹۶۰ء) سے کی۔ ان کے علاوہ حضرت علامہ محمد مصطفےٰ جوہر اور ادیبِ اعظم حضرت مولانا سید ظفر حسن نقوی امروہوی سے بھی اخذِ فیض کیا۔

سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد کچھ دینی مدارس میں مدرس رہے اور پھر چار سال تک مشرقی افریقہ کا تبلیغی دورہ کیا۔

افریقہ سے واپسی پر کراچی میں مستقل قیام کیا اور ایک انگریزی درسگاہ میں ملازمت اختیار کی۔ قیامِ افریقہ کے دوران آپ نے کافی افراد کو مذہبِ شیعہ میں داخل کیا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

آپ آج کل کراچی میں ہفتہ وار درس بھی دیتے ہیں۔ مسجد نورِ ایمان میں نماز جمعہ سے قبل تفسیرِ قرآن بیان فرماتے ہیں۔ آپ کی بعض تالیفات بھی ہیں جو حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ خاکِ پاک۔

۲۔ اسلام اور سائنس جس کا انگریزی ترجمہ (ISLAM AND SCIENCE) شائع ہو چکا ہے۔

۳۔ سورہ الحمد اور سورۂ اخلاص کی تفسیر۔[۱]

مولانا کی عربی، فارسی، انگریزی پر اچھی دسترس ہے۔ پاکستان کے علاوہ کینیڈا، امریکہ، برطانیہ اور مشرقِ وسطیٰ میں مجالس پڑھ چکے ہیں۔

مولانا سید مشہور حسین کاظمی

ولادت : ۱۹۵۴ء

سکونت : قم

مولانا سید مشہور حسین کاظمی ۱۹۵۴ء میں پیدا ہوئے، پرائمری تک تعلیم کوٹلہ سیداں ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں حاصل کی، ۱۹۶۸ء میں گورنمنٹ ہائی اسکول ۳ ڈیرہ اسمٰعیل خان سے میٹرک پاس کیا، پھر گورنمنٹ ایگریکلچرل

---

[۱] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

کالج سے ایف ایس سی کیا۔ تعلیم کے دوران ہی مذہبی مباحثوں میں حصہ لیا اور شیخیوں کے ہم نوا بن گئے۔

۱۹۷۳ء میں لاہور میں ایک دینی مدرسے میں داخل ہو گئے۔ پھر دارالعلوم جعفریہ خوشاب تشریف لے گئے اور حجۃ الاسلام مولانا ملک اعجاز حسین نجفی سے علوم دین حاصل کرتے رہے، وہیں پر آپ نے شیخی عقائد سے توبہ کی، اس کے بعد جامع المنتظر لاہور تشریف لے گئے۔ جہاں ۱۹۷۹ء میں درس نظامی کی تکمیل کی بعد ازاں مولانا دو سال تک جامعۃ المہدویہ گوجرہ الاتحصیل وضلع بھکر کے مدرس اعلیٰ بھی رہے ہیں۔

۱۹۷۹ء میں جب آپ جامع المنتظر لاہور میں تھے جمعیت طلبائے جعفریہ کی بنیاد رکھی اور آپ اس کے سب سے پہلے جنرل سیکرٹری تھے۔[۱]

مولانا سید مظفر علی نقوی

فاضل عربی

ولدیت : مولانا سید مرید کاظم نقوی

ولادت : ۴ر نومبر ۱۹۵۳ء

سکونت : چاہ مسجد والا۔ مظفر آباد، ملتان

مولانا سید مظفر علی نقوی ۴ر نومبر ۱۹۵۳ء کو بمقام مظفر آباد ملتان کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے، ۱۹۶۹ء میں میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد دارالعلوم محمدیہ سرگودہا میں داخل ہو گئے جہاں مولانا نذر حسین ظفر اور مولانا حافظ محمد عنایت راجہ سے ابتدائی دینی کتب پڑھیں۔ ۱۹۷۰ء میں مدرسہ باب العلوم ملتان میں آ گئے اس زمانے میں اس مدرسے کے مدرس اعلیٰ مولانا سید محمد یار شاہ مدظلہ تھے۔ جب مولانا سید محمد یار شاہ مدظلہ اس مدرسے سے تشریف لے گئے تو آپ مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں چلے گئے یہاں آپ کے اساتذہ میں مولانا بشیر احمد بلوچ۔ مولانا سید سراج الکاظم گیلانی مولانا سید ابوالحسن شاہ اور مولانا سید شبیر علی نقوی تھے ۱۹۷۴ء میں ملتان بورڈ سے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا اور اہم پوزیشن حاصل کی، ۱۹۷۵ء میں او۔ ٹی اور ایف اے کے امتحان پاس کئے آج کل آپ مظفر آباد ملتان میں عربی کے استاذ ہیں۔[۲]

---

[۱] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

[۲] مکتوب مولانا مدظلہ بنام مؤلف۔

مولانا مظہر علی اظہر مرحوم

ولدیت : محمد عبداللہ مرحوم

ولادت : ۱۸۹۵ء

وفات : ۱۹۷۴ء

مدفن : لاہور

مولانا مظہر علی اظہر ۱۸۹۵ء میں بٹالہ ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے آپ کا خاندان کنجرور تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ سے نقل مکانی کر کے بٹالے میں آباد ہوگیا تھا آپ نے ایم بی ہائی سکول بٹالے سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اسلامیہ کالج لاہور سے گریجوایشن کی لاء کالج سے ایل ایل بی کی سند لی۔ ۱۹۱۸ء میں وکالت شروع کی۔ ۱۹۱۹ء میں رولٹ ایکٹ کے خلاف پورے ملک میں احتجاج ہوا۔[1] مولانا مرحوم نے بھی اس ایکٹ کے بارے میں ایک نظم کہی جس کے چند اشعار حسب ذیل ہیں :

پڑی ہے سر پہ ہمارے بلائے رولٹ بل ۔۔۔ خدا جہاں سے اٹھائے بنائے رولٹ بل
سناؤں آپ کو میں ماجرائے رولٹ بل ۔۔۔ زباں سے آپ کی نکلے گا ہائے رولٹ بل
کسی غریب پہ شک ہو جو افسروں کو کہیں ۔۔۔ تو اسکے سر پہ علی الاعلان آئے رولٹ بل

ان اشعار کی وجہ سے آپ کو گرفتار کرلیا گیا۔ آخر ۸ جولائی ۱۹۱۹ء کو آپ رہا ہوئے۔ رہائی کے بعد پولیس کی وساطت سے مولانا مرحوم کو سب جج بنانے کا لالچ دیا گیا جسے مولانا نے پائے حقارت سے ٹھکرا دیا، ۸ جنوری ۱۹۲۸ء سے آپ نے لاہور ہائی کورٹ میں وکالت شروع کردی۔ دسمبر ۱۹۲۹ء میں مجلس احرار کی بنیاد رکھی گئی تو آپ کو اس کا پہلا جنرل سیکرٹری مقرر کیا گیا۔[2] ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو آپ نے تحریک سول نافرمانی کا آغاز کیا اور ۱۱۳ مجاہدین پر مشتمل قافلے کے رہنما کی حیثیت سے سچیت گڑھ کے راستے ریاست کشمیر میں داخل ہونے کے لئے روانہ ہوئے لیکن وہاں پہنچنے سے پہلے ہی گرفتار ہوگئے۔[3]

---

[1] اختر راہی، تذکرہ علمائے پنجاب، ج ۲، ص ۴۳۷۔

[2] جانباز مرزا، کاروانِ احرار، ج ۱، ص ۱۴۰-۱۳۹۔

[3] ایضاً، ص ۱۹۸۔

تبرا ایجی ٹیشن میں آپ نے "تحریکِ مدح صحابہ" میں حصہ لیا جس کی وجہ سے شیعہ آپ سے بہت ناراض ہوئے اور شیعوں میں مشہور ہوگیا "مظہر علی اظہر نہ ادھر نہ ادھر"۔ اس تحریک میں ان کے صاحبزادے قیصر مصطفےٰ ایڈووکیٹ بھی شریک تھے لیکن مولانا کا "تحریک مدح صحابہ" میں شمولیت کا حربہ دراصل سیاسی تھا اور ان کے پیشِ نظر مسلم لیگ اور تحریک پاکستان کو ناکام بنانا تھا[1]

چونکہ جماعت احرار ایک قومی نظریئے کی قائل تھی اس لئے اُسنے تحریکِ پاکستان کے موقعہ پر مسلم لیگ اور بانیِ پاکستان کے خلاف خوب ہرزہ سرائی کی مولانا مرحوم بھی اس میں پیش پیش تھے۔ آپنے ۱۹۵۳ء میں جسٹس کیانی اور جسٹس منیر مرحومین کے روبرو اس بات کا اقرار کیا تھا کہ یہ شعر

اک کافرہ کے واسطے اسلام کو چھوڑا
یہ قائدِ اعظم ہے کہ ہے کافرِ اعظم

انہی کا ہے اور یہ کہ وہ اب تک اسی خیال پر قائم ہیں[2]

تحریکِ پاکستان کے زمانے میں مختلف جماعتوں نے مختلف نظریات اختیار کئے۔ بعض نے حمایت کی بعض نے مخالفت، بہرصورت مولانا مرحوم مخالفت میں پیش پیش تھے۔ آخیر عمر میں آپ سیاست سے مکمل طور پر علیحدہ ہوگئے تھے اور خالصتاً مذہبی تبلیغ کی طرف متوجہ تھے۔ آپ ایک کامیاب مقرر اور بہترین مصنف تھے۔ آپ نے حسب ذیل کتابیں لکھیں:

۱۔ تحریک مدح صحابہ
۲۔ ہمارے فرقہ وارانہ فیصلے کا استدراج۔
۳۔ سیتارتھ پرکاشش اور مرزا غلام احمد۔
۴۔ مسٹر جناح اور تحریکِ شہید گنج۔

---

[1] رپورٹ تحقیق عدالت، ص ۲۷۳۔

[2] ایضاً، ص ۱۱۔

۵۔ جدوجہد آزادی میں احرار کا حصہ۔[1]

کہا جاتا ہے کہ اس زمانے میں جبکہ آپ جیل میں تھے قرآن پاک حفظ کیا تھا۔

آپ کے صاحبزادے جناب خاقان بابر لاہور کے مشہور وکیل ہیں۔

۲ نومبر ۱۹۷۴ء میں آپ واصل بحق ہوئے آپ کے جنازے میں مختلف مکاتب فکر کے لوگوں نے شرکت کی۔ شیعوں کی طرف سے آپکی نماز جنازہ مفتی جعفر حسین مدظلہ اور سنیوں کی طرف سے حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ نے پڑھائی۔[2]

مولانا ملازم حسین اصغر

سلطان الافاضل

ولدیت : غلام حسین

ولادت : ۱۹۴۲ء

سکونت : دارالعلوم محمدیہ بلاک نمبر ۱۹ سرگودہا

مولانا ملازم حسین اصغر ۱۹۴۲ء میں جھوک پڑا یہ تحصیل شاہ پور ضلع سرگودہا میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی تعلیم دارالعلوم محمدیہ سرگودہا میں حاصل کی اس کے بعد جامعہ امامیہ لاہور میں داخل ہو گئے جہاں درس نظامی کی تکمیل کی اور فاضل عربی کا امتحان پاس کیا، بعدازاں دارالعلوم محمدیہ سرگودھا آگئے اور سلطان الافاضل کی سند حاصل کی۔ ان مدارس میں آپکے اساتذہ حسب ذیل تھے :

۱۔ حضرت مولانا علامہ شیخ نصیر حسین مدظلہ۔

۲۔ حضرت مولانا علامہ سید قمر الزمان مرحوم۔

۳۔ حضرت مولانا علامہ محمد حسین مدظلہ آف ساہیوال۔

۴۔ حضرت مولانا علامہ عبدالغفور مدظلہ۔

۵۔ حضرت مولانا علامہ غلام مہدی مرحوم۔

۶۔ حضرت مولانا منور حسین مدظلہ۔

---

[1] اختر راہی، تذکرہ علمائے پنجاب، ج ۲، ص ۷۴۳۔

[2] ماہنامہ پیام عمل، دسمبر ۱۹۷۴ء، ص ۳۹۔

۷۔ حضرت مولانا شہزادہ محمد انور۔

۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۹ء تک سرکاری اسکول میں عربی کے استاد رہے ۱۹۶۹ء میں سرکاری ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور ماہنامہ "المبلغ" سرگودھا کے ایڈیٹر ہو گئے۔ آپ نے حسب ذیل کتب تحریر فرمائی ہیں:

۱۔ ترجمہ توضیح المسائل۔

۲۔ ثانی زہرا۔

۳۔ کتاب علم الجفر پر حاشیہ [۱]

مولانا مدظلہٗ پاکستان اور بیرونِ ملک متعدد مقامات پر تقاریر کر چکے ہیں [۲]

مولانا ملک ملازم حسین

ولدیت : ملک فتح محمد مرحوم

ولادت : ۳۰ر اکتوبر ۱۹۳۷ء

سکونت : مدرسہ باقر العلوم الجعفریہ، کوٹلہ جام تحصیل و ضلع بھکر۔

مولانا ملک ملازم حسین ۳۰ر اکتوبر ۱۹۳۷ء کو پدھراڑ تحصیل و ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے آپ کے والد نے اپنی تحقیق سے شیعت اختیار کی تھی، لوئر مڈل پاس کرنے کے بعد آپ استاذ العلماء مولانا سید محمد یار شاہ نجفی کی خدمت میں مدرسہ محمدیہ جلالپور ننگیانہ تشریف لے گئے۔ ذہن اچھا پایا تھا آٹھ سال تک استاذ العلماء کی خدمت میں رہ کر درسِ نظامی کی تکمیل کی۔ ۱۹۶۲ء میں حضرت العلامہ مولانا سید محمد باقر مرحوم کے حکم پر آپ نے مدرسہ باقر العلوم الجعفریہ کوٹلہ جام میں تدریسی خدمات سرانجام دینی شروع کر دیں جو بحمد اللہ تا حال قائم ہے، اس مدرسے کا سنگِ بنیاد مولانا حافظ سیف اللہ مرحوم نے رکھا تھا۔

مولانا ایک انتہائی لائق مدرس ہیں۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ طلباء کی تربیت کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ شروع شروع میں آپ کو تقاریر کا خاص شوق تھا لیکن استاذ العلماء کی خدمت میں رہنے کی وجہ سے یہ

---

[۱] و [۲] مکتوب مولانا مدظلہ، بنام مولانا کاظمی۔

شوق زائل ہوگیا۔[1] مولانا اگر کبھی وعظ فرماتے ہیں تو وہ سیرۃ و کردار آل محمد علیہم السلام کو عام کرنے کا ہوتا ہے۔ خداوند عالم حضرت مولانا کو تا دیر زندہ و سلامت رکھے تاکہ آپ زیادہ سے زیادہ دینی خدمات کرسکیں۔

مولانا ملازم حسین قریشی

فاضل عربی

ولدیت : جناب غلام محمد

ولادت : یکم مئی ۱۹۴۴ء

سکونت : جامعۃ المعصومین، سدھوپورہ، فیصل آباد

مولانا ملازم حسین قریشی یکم مئی ۱۹۴۴ء کو بمقام ۱۸ ہزاری تحصیل و ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے، ۱۹۶۰ء میں میٹرک کیا، اس کے بعد مدرسہ عربیہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخلہ لیا اور استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ سید گلاب علی شاہ نقوی اور حضرت مولانا علامہ سید ساجد علی شاہ نقوی مدرس اعلیٰ مدرسہ آیۃ اللہ الحکیم راولپنڈی سے اخذ فیض کیا۔ ۱۹۶۶ء میں لاہور بورڈ سے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔

سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد مختلف دینی مدارس میں مدرس رہے جن میں دارالعلوم حسینیہ کبیر والا (ملتان)، دارالعلوم حسینیہ جھنگ اور درس آلِ محمدؐ (فیصل آباد) قابلِ ذکر ہیں، آج کل آپ جامعۃ المعصومین سدھوپورہ (فیصل آباد) میں درس و تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

ایک کتاب "العبرۃ" کا ترجمہ بھی کیا ہے جو شائع ہوچکی ہے۔[2]

مولانا ملازم حسین بلوچ نجفی

ولدیت : غلام حیدر نشاری

ولادت : ۱۹۴۲ء

سکونت : بوستانِ زہرا، پیپلز کالونی، فیصل آباد

مولانا ملازم حسین بلوچ نجفی ۱۹۴۲ء میں منتھاں تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفرگڑھ میں پیدا ہوئے، آپ استاذ العلماء حضرت مولانا اختر عباس مدظلہ کے بھانجے ہیں، مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۵۶ء میں جامعۃ المنتظر لاہور میں داخل ہوگئے، ۱۹۶۵ء تک وہاں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اس مدرسے میں آپ کے اساتذہ حضرت مولانا

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

[2] ایضاً۔

اختر عباس نجفی مدظلہ اور حضرت مولانا سید صفدر حسین نجفی مدظلہ قابل ذکر ہیں۔ درس نظامی کی تکمیل کے بعد آپ نجف اشرف تشریف لے گئے جہاں ۱۹۷۲ء تک رہے، وہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ آیۃ اللہ علامہ سید محسن الحکیم۔
۲۔ آیۃ اللہ علامہ سید عبداللہ شیرازی۔
۳۔ آیۃ اللہ علامہ سید ابوالقاسم الخوئی دامت برکاتہم العالیہ۔
۴۔ حضرت علامہ شیخ محمد علی افغانی مدرس مدظلہ۔

پاکستان مراجعت فرمانے کے بعد حضرت مولانا محمد اسمٰعیل کی دعوت پر "درس آل محمدؐ" فیصل آباد تشریف لے آئے اور مولانا مرحوم کی زندگی تک اسی مدرسے میں مدرس رہے، آپ کی وفات کے بعد "بوستان زہراؑ" پیپلز کالونی فیصل آباد تشریف لے آئے جہاں بطور خطیب تعینات ہیں۔ آپ نے آزاد کشمیر، سندھ اور ساہیوال میں مجالس پڑھی ہیں۔[1]

مولانا ملک ملازم حسین

ولدیت : غلام سرور خان

ولادت : ۱۹۳۵ء

سکونت : خطیب جامع مسجد اثنا عشری، دریا خان تحصیل و ضلع بھکر۔

مولانا ملک ملازم حسین ۱۹۳۵ء میں اپنے آبائی گاؤں موضع بگوانی جنوبی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں پیدا ہوئے، ۱۹۴۵ء تک سرکاری اسکول میں تعلیم حاصل کرتے رہے اس کے بعد اس علاقے میں شیعہ مدرسہ نہ ہونے کی وجہ سے موضع بیلی شریف تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان کے ایک سُنّی مدرسے میں داخل ہوگئے جہاں مولانا عبداللہ مدرس تھے۔ انہوں نے مولانا ملازم حسین کا نام تبدیل کر کے محمد ظفر خان رکھ دیا اور آپ کے والد کو از خود ایک تبلیغی خط لکھا کہ چونکہ آپ کا بیٹا سُنّی ہوگیا ہے اس لئے آپ بھی سُنّی ہو جایئے۔ آپ کے والد نے

---

[1] انٹرویو مولانا مدظلہ بذریعہ سید محمد ثقلین کاظمی بمقام سیالکوٹ، ۱۶ر جنوری ۱۹۸۲ء۔

لکھا کہ پھر وہ تو حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کی طرح بدمذہب ہو گیا ہے اس لئے اب اس کا مجھ سے کیا تعلق. قصہ مختصر مولانا کو شیعت کی پاداش میں اس مدرسے سے نکلنا پڑا اور آپ ۱۹۵۲ء میں مولانا سید گلاب علی شاہ کے مدرسے مخزن العلوم الجعفریہ ملتان تشریف لے آئے جہاں آپ نے چار سال تک تعلیم حاصل کی اس کے بعد ۱۹۵۶ء میں دارالعلوم محمدیہ سرگودہا تشریف لے آئے اور پھر آپ دریاخان میں بطور شیعہ خطیب کے تشریف لے آئے یہاں رہ کر آپ نے مسجد تعمیر کروائی اور اس کی جملہ ضروریات پوری کروائیں ایک عیدگاہ بھی تعمیر کروائی [1]

مولانا نے مذہب حقہ کی خاطر گوناگوں مصائب و آلام برداشت کئے، منبر ہو یا تھانہ ہر جگہ صداقت مذہب شیعہ کا پرچار کیا. ہر قومی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا. موصوف ایک حق گو عالم ہیں اور علاقے میں خصوصی مقام رکھتے ہیں. پاکستان میں جبکہ شیعوں اور سنیوں کے مابین جنگ تھی حضرت مولانا نے شیعوں کی خوب حمایت کی جیسا کہ حمایت کرنے کا حق تھا اور مختلف مقامات پر سنیوں کو شکست فاش دی. خداوند عالم تادیر آپ کا سایہ مومنین پر سلامت رکھے .

مولانا سید ملازم حسین نقوی

ولدیت : سید خادم حسین بخاری

ولادت :

سکونت : جھمٹ تحصیل و ضلع بھکر

مولانا سید ملازم حسین نقوی نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے چچا مولانا سید غلام شبیر شاہ سے اپنے آبائی گاؤں لشکرانی میں حاصل کی، اس کے بعد استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد یار شاہ صاحب کی خدمتِ اقدس میں علی پور تشریف لے گئے جہاں درسِ نظامی کی تکمیل کی . ۱۹۷۰ء میں کالاباغ ضلع میانوالی تشریف لے آئے اور خطابت کے فرائض سرانجام دینے لگے . اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے عراق جانے ہی والے تھے کہ والد صاحب کا انتقال ہو گیا جس وجہ سے یہ آرزو پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکی، کچھ عرصہ بنگرائیں میں خطیب رہے.

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید قمر عباس نقوی .

بعدازاں پانچ سال تک میانوالی میں خطیب رہے ۱۹۸۱ء کے آغاز میں جھمٹ تشریف لے آئے اور تادمِ تحریر وہاں خطابت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

مولانا مدظلہ ازحد ذہین حق گو عالم ہیں، آپ کا وعظ اپنے استادِ محترم حضرت استاذ العلماء کے طریقہ پر ہوتا ہے علم و عمل کی ازحد تلقین فرماتے ہیں۔[1]

مولانا سید منظور حسین بخاری مرحوم

ولدیت : سید سردار علی شاہ
ولادت : ۱۵؍فروری ۱۹۲۷ء
وفات : ۱۱؍مارچ ۱۹۸۰ء
مدفن : اجنالہ ضلع سرگودھا

مولانا سید منظور حسین بخاری ۱۵؍فروری ۱۹۲۷ء میں اجنالہ ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے ابتدا ہی سے آپ کی توجہ فارسی اور عربی کی طرف تھی چنانچہ اسی میں کامل مہارت پیدا کی، فارسی اور اردو میں شاعری کرتے تھے، اور غالباً اس فن میں آپ حضرت مولانا علامہ حافظ سیف اللہ جعفری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے، آپ کئی کتابوں کے مؤلف اور مترجم ہیں۔

۱۔ ترجمۂ اعتقادیہ، شیخ صدوق:

حضرت شیخ صدوق (م ۳۸۱ھ) کی کتاب اعتقادیہ کا اُردو میں ترجمہ کیا، گو اس کتاب کا ترجمہ اس سے پہلے حضرت مولانا شیخ اعجاز حسن بدایونی کر چکے تھے، اس کتاب کی شرح حضرت مولانا علامہ محمد حسین نجفی نے بنام "احسن الفوائد" تحریر فرمائی تھی جس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

۲۔ عبداللہ بن سبا:

مولانا بخاری مرحوم کی زیادہ شہرت ان کی کتاب "عبداللہ بن سبا" کی وجہ سے ہے۔ اس میں آپ نے ثابت کیا ہے کہ عبداللہ بن سبا محض ایک خیالی اور افسانوی شخصیت ہے جو محض شیعوں کو چڑانے

---

[1] مکتوب ناصر شاہانی بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

کے لئے اختراع کی گئی ہے اسں موضوع پر مصر وعراق میں بہت کچھ لکھا جاچکا ہے مگر تعجب ہے کہ مولانا بخاری مرحوم نے اس کتاب میں یہ بھی لکھ دیا ہے کہ عبداللہ بن سبا کا طبری (م ۳۱۰ھ) نے سب سے پہلے ذکر کیا ہے اس سے قبل کسی اور کتاب میں اس کا ذکر نہیں آیا حالانکہ محمد بن حبیب ہاشمی کی کتاب "المحبّر"[۱] میں اسں کا ذکر موجود ہے، اس کے علاوہ امام ابوحنیفہ (م ۱۵۰ھ) کی طرف جو "مسند"[۲] مشہور ہے اسں میں بھی عبداللہ بن سبا کا ذکر موجود ہے۔

مولانا بخاری مرحوم کی کتاب عبداللہ بن سبا، کا انگریزی ترجمہ پیرا ابراہیم ٹرسٹ کراچی سے شائع ہو چکا ہے۔

۳۔ "سیاستِ معاویہ ویزید" بجواب "خلافتِ معاویہ ویزید" (دو حصے)۔

۴۔ تاریخِ اسلام کا تاریک دور۔

۵۔ توثیق فدک: مولانا سید احمد شاہ بخاری چوکیروی (م ۱۹۶۹ء) نے ایک کتاب لکھی تھی بنام "تحقیقِ فدک"۔ اس میں تحقیق تو وہی پرانے چبائے ہوئے لقمے تھے۔ اس کتاب کے قارئین جانتے ہیں کہ فدک کے بارے میں اہل سنت کا مسلک کتنا کمزور ہے اور حقیقت یہ ہے کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو فدک کا نہ دینا کتاب و سنت کا انکار تھا بہرصورت مولانا بخاری مرحوم نے اس کتاب کا جواب بنام "توثیقِ فدک" دیا، مولانا سید احمد شاہ بخاری نے اپنی کتاب کی تیسری طباعت میں اسں کتاب کا جواب بطور ضمیمہ شائع کیا ہے[۳]

۶۔ سوانح حضرت پیر فضل شاہ اعلی اللہ مقامہٗ۔

آپ نے حضرت پیر صاحب کی سوانح اپنی کتاب "جامع الفتاوی"[۴] کی ابتدا میں لکھی ہے۔

---

[۱] محمد بن حبیب ہاشمی (م ۲۴۵ھ)۔

[۲] مسند امام اعظم، ص ۱۵۸۔

[۳] اختر راہی، تذکرہ علمائے پنجاب، ج ۱، ص ۹۶۔

[۴] مولانا سید منور حسین مدظلہ، فاضلِ لکھنؤ، جامع الفتاوی مع سوانح حیات پیر صاحب سید فضل شاہ۔

ان کے علاوہ آپ کے دیگر مضامین اور قصائد وغیرہ الگ ہیں۔

۱۹۷۷ء میں آپ پر فالج کا حملہ ہوا، وقتی طور پر آرام آگیا مگر ۱۱ر مارچ ۱۹۸۰ء کو آپ واصل بحق ہوئے۔
آپ کی وفات پر کسی نے یہ قطعہ کہا تھا:

عمر بھر کرتا رہا تبلیغ عرفان علیؑ اس لئے جنت میں پایا قرب ایوانِ علیؑ
مولوی منظور جب پہنچے سر میدان حشر اک ندا گونجی زہے سطوت ثنا خوانِ علیؑ
۱۹۸۰ء

آپ کے جنازے میں کثیر تعداد میں علمائے کرام شریک ہوئے[1]

راقم الحروف کو حضرت سے نیاز حاصل تھا، جب کبھی سرگودھا آپ سے ملنے جاتا تو آپ بڑے تپاک سے ملتے۔ خدا غریقِ رحمت فرمائے۔

مولانا شیخ منظور حسین نجفی

ولدیت: جناب نذر علی مرحوم
ولادت: ۱۹۳۰ء
فاضل نجف
سکونت: دارالتبلیغ الاسلامی قم (ایران)

حضرت مولانا شیخ منظور حسین، ۱۹۳۰ء میں گروٹ ضلع سرگودہا میں پیدا ہوئے۔ مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۵۲ء میں دارالعلوم محمدیہ سرگودہا میں داخل ہوگئے۔ دارالعلوم محمدیہ میں آپ نے حضرت مولانا سبطِ احمد، حضرت مولانا غلام مہدی مرحوم اور مولانا نذر حسین ظفرؔ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا، ۱۹۵۶ء میں نجفِ اشرف تشریف لے گئے، سطحیات اور اس کے بعد درسِ خارج میں شرکت کی۔

نجفِ اشرف میں سطحیات کے آپ کے حسبِ ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ حجۃ الاسلام شیخ محمد علی مدرس افغانی مدظلہ۔
۲۔ حجۃ الاسلام شیخ جواد تبریزی۔
۳۔ حجۃ الاسلام شیخ عباس قوچانی۔

---

[1] مکتوب مولانا محمد حسین نجفی بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

حسبِ ذیل اعلام سے درسِ خارج حاصل کئے:

۱۔ آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے محسن الحکیم اعلی اللہ مقامہ۔

۲۔ آیۃ اللہ حضرت روح اللہ خمینی مدظلہم العالی۔

۳۔ سید عبد الاعلیٰ سبزواری مدظلہ۔

کچھ عرصہ آپ وہاں درس وتدریس کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے، ۱۹۷۵ء میں پاکستان تشریف لے آئے اور دارالعلوم محمدیہ سرگودہا کے مدرس اعلیٰ ہو گئے۔ ۱۹۸۰ء تک یہاں رہے اور پھر قم تشریف لے گئے کچھ عرصہ انگلستان میں اشاعت اسلام میں مشغول رہے۔ آپ وہاں روزانہ نماز مغرب کے بعد درس فقہ دیتے تھے اس کے علاوہ ہفتہ اور اتوار کو درس قرآن بھی دیتے تھے۔ آپ اس وقت تک پورے انگلستان کا دورہ کر چکے ہیں جو بہت کامیاب رہا ہے۔ مولانا آج کل دوبارہ قم تشریف لے آئے ہیں[1]

حضرت مولانا کے ایک صاحبزادے مولانا محمد سبطین جواد جو ۱۹۶۵ء میں نجف اشرف میں پیدا ہوئے تھے ۱۹۷۵ء سے قم میں تحصیل علم میں مشغول ہیں خداوند عالم آپ کو آپ کے والد کا صحیح معنوں میں جانشین بنائے۔

حضرت مولانا کے ایک بھانجے جناب مولانا کوثر علی مڈل پاس کرنے کے بعد دارالعلوم محمدیہ میں داخل ہو گئے تھے تین سال وہاں رہے اس کے بعد نجف اشرف تشریف لے گئے، دو سال نجف اشرف میں رہے اور جب وہاں پکڑ دھکڑ شروع ہوئی تو قم تشریف لے آئے، آج کل قم میں حصول علم میں مشغول ہیں۔

آپ کے ایک داماد جناب مولانا سید غلام مرسلین نقوی ۱۹۵۰ء میں بمقام چکڑالہ ضلع میانوالی میں پیدا ہوئے۔ دارالعلوم محمدیہ سرگودہا سے فاضل عربی کرنے کے بعد ۱۹۷۰ء میں نجف اشرف تشریف لے گئے اور ۱۹۷۵ء میں نجف اشرف سے قم منتقل ہو گئے اور وہاں ابھی تک تحصیل علم میں مشغول ہیں۔ مولانا موصوف کچھ عرصہ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ میں خطیب بھی رہے ہیں اور مدرسہ باب حیدر نزد ستیال شریف میں مدرس بھی رہے ہیں اُمید ہے جب وطن مراجعت فرمائیں گے تو اہالیٔ پاکستان کو علوم اہل بیت علیہم السلام سے سیراب

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ۔

فرمائیں گے۔

حضرت علامہ شیخ منظور حسین نجفی مدظلہ العالی کے ایک اور داماد حضرت مولانا محمد امیر ادیب بھی آج کل قم میں زیر تعلیم ہیں جن کے حالات اپنے مقام پر آ رہے ہیں۔

مولانا منور علیؒ ممتاز الافاضل

وفات: ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۵ء

مدفن: کراچی

مولانا منور علی حضرت مولانا علامہ حافظ کفایت حسینؒ کے عزیز تھے، مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ میں پڑھتے رہے اور وہیں سے ممتاز الافاضل کی سند حاصل کی۔ قیام پاکستان کے بعد کراچی آ گئے تھے اور وہیں ۱۹۶۵ء میں انتقال کیا۔[۱]

مولانا موسیٰ بیگ

ولدیت: کلب علی مرحوم

ولادت: ۱۹۴۴ء

فاضل نجف

سکونت: جامع المنتظر ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

مولانا موسیٰ بیگ ۱۹۴۴ء میں ہنزہ (گلگت) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۵۸ء میں جامع المنتظر لاہور میں داخلہ لیا۔ درس نظامی کی یہیں تکمیل کی ۱۹۶۴ء میں نجف اشرف تشریف لے گئے۔ سطحیات کے فائنل کے امتحان میں جس میں عرب، ایران، پاکستان، افغانستان، ہندوستان اور دیگر ممالک کے طلباء شریک تھے آپ نے اوّل پوزیشن حاصل کی، ۷ ربیع الاوّل ۱۳۹۱ء کو ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں جامعۃ النجف کے مدرس اعلیٰ حضرت مولانا علامہ سید محمد کلانتر الموسوی مدظلہ نے آپ کو انعامات سے نوازا۔

اساتذہ:

نجف اشرف میں آپ کے مشہور اساتذہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ آیت اللہ العظمیٰ حضرت ابوالقاسم خوئی دامت برکاتہم العالیہ

۲۔ حجۃ الاسلام حضرت علامہ محمد علی مدرس مدظلہ

---

[۱] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۶۴۷۔

۳۔ حجۃ الاسلام آقای محمد سرابی مدظلہ۔

۴۔ حجۃ الاسلام آقای محمد رضا باقری مدظلہ۔

۵۔ حجۃ الاسلام آقای سید محمد کلانتر عمید جامعۃ النجف۔

گزشتہ آٹھ سال سے آپ جامع المنتظر لاہور میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں، کچھ عرصہ مسجد الحسین اچھرہ لاہور میں خطابت کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے ہیں۔ آپ عربی، فارسی، اُردو پر مکمل عبور رکھتے ہیں۔ آپ نے علامہ حلیؒ کی کتاب "منہاج الکرامۃ" کا اردو میں ترجمہ کیا ہوا ہے جو ابھی تک زیورِ طباعت سے آراستہ نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ "چرا شیعہ شدم" کا بھی اُردو میں ترجمہ کیا ہے۔ ہنزہ، لاہور اور ساہیوال کی مجالس عزا میں خطاب کرتے رہے ہیں۔[1]

مولانا سید مہتاب حسین نقوی

تاج الافاضل

ولدیت : سید غلام جعفر نقوی

ولادت : ستمبر ۱۹۲۲ء

سکونت : جاڑیا نوالہ ضلع مظفر گڑھ

مولانا سید مہتاب حسین شاہ نقوی ستمبر ۱۹۲۲ء کو رنگ پور علاقہ داماں ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان (صوبہ سرحد) میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۳۴ء میں مڈل پاس کرنے کے بعد بستی گڈن دوہیوالی تحصیل و ضلع بھکر میں مولانا ہدایت حسین نجفی سے شرفِ تلمذ حاصل کیا۔ اس کے بعد رجبانہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں حضرت مولانا سید فدا حسین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مروجہ درسِ نظامی کی کچھ کتابیں پڑھیں، پھر لکھنؤ چلے گئے اسی اثنا میں تبرا ایجی ٹیشن شروع ہوگیا آپ بھی گرفتار ہوکر چار ماہ سیتا پور جیل میں رہے۔ جیل سے رہا ہونے کے بعد مدرسہ ناصریہ جونپور تشریف لے گئے، وہاں سے تاج الافاضل کے علاوہ الہ آباد یونیورسٹی سے مولوی عالم اور فاضل فقہ کے امتحانات بھی اعلیٰ نمبروں میں پاس کئے جس کی وجہ سے آپ کو یونیورسٹی سے انعام بھی ملا۔ مدرسہ ناصریہ میں آپ نے مندرجہ ذیل اساتذہ سے اخذِ فیض کیا۔

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

۱۔ حضرت مولانا سید محسن نواب مدرس اعلیٰ۔

۲۔ مولانا سید علی سعید۔

۳۔ مولانا سید معصوم علی صدر الافاضل۔

۴۔ مولانا سید حسین مہدی صدر الافاضل۔

۵۔ حضرت مولانا سید اسد علی فاضل عراق۔

۱۹۴۵ء میں آپ نے وطن مراجعت فرمائی اور دو سال تک بیٹ بوگھا بستی نور پور سادات علاقہ بہل ضلع بھکر میں علوم آلِ محمدؐ کے دریا بہاتے رہے۔ یکم دسمبر ۱۹۴۷ء کو جاؤلا نوالہ ضلع مظفر گڑھ تشریف لے آئے اور اب تک یہیں مقیم ہیں اسکے ساتھ ہی ۱۹۶۱ء میں ایک گورنمنٹ اسکول میں بحیثیت ٹیچر کے کام کر رہے ہیں۔[1]

مولانا مہدی حسن علوی

فاضلِ عربی

ولدیت : ملک محمد شبیر

ولادت : ۱۵ر فروری ۱۹۱۹ء

وفات : ۱۹ر نومبر ۱۹۸۱ء

مدفن : پڈھرار ضلع خوشاب

مولانا مہدی حسن علوی ۱۵ر فروری ۱۹۱۹ء کو پیدا ہوئے آپ نے تمام تر دینی تعلیم مدرسہ منصبیہ میرٹھ سے حاصل کی لکھنؤ طبیہ کالج میں طب پڑھی۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے فاضلِ عربی کا امتحان پاس کیا۔ ایک عرصے تک مطب کیا۔ ۱۹۵۱ء میں گورنمنٹ اسکول میں عربی کے اُستاذ ہو گئے۔ مرحوم آخری وقت تک یونیورسٹی گراؤنڈ لاہور میں خطبۂ عیدین دیتے رہے۔ رویت ہلال کمیٹی کے ممبر بھی تھے۔ ۱۹ر نومبر ۱۹۸۱ء میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے واصلِ بحق ہوئے۔

مرحوم بہترین خطیب تھے مناظرہ کی طرف رجحان زیادہ تھا اسلئے سینکڑوں سے متجاوز افراد کو شیعہ کیا۔[2]

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ، بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

[2] مولانا مرتضےٰ حسین فاضل مطلع الانوار، ص ۶۷۳۔

مولانا مہدی خطائی مرحوم

وفات: ۱۲۶۶ھ

مولانا مہدی خطائیؒ، مولانا محمد مقیم کے شاگرد تھے، مولانا محمد مقیم صاحب وسائل الشیعہ ابو جعفر محمد بن حسن حر عاملی (م ۱۱۰۶ھ) کے شاگرد تھے. مولانا مہدی خطائیؒ لاہور میں رہتے تھے حضرت مولانا سید رجب علی شاہ ارسطو جاہ (م ۱۲۸۶ھ) آپ کے شاگرد تھے آپ کا انتقال ۱۲۶۶ھ کے لگ بھگ ہوا۔[۱]

ولادت: ۱۳۱۶ھ/۱۹۰۰ء۔ ولدیت: حاجی مرزا محمد حسن مرحوم

مولانا مرزا مہدی پویا مرحوم

وفات: جولائی ۱۹۷۳ء: مدفن: باغ خراسان، میوہ شاد کراچی

مولانا مرزا مہدی پویا ۱۹۰۰ء میں یزد (ایران) کے ایک انتہائی مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے. آپ کے والد کا نام حاجی مرزا محمد حسن تھا جو حاجی مرزا محمد آغا کے نام سے پہچانے جاتے تھے. خود مرزا محمد حسن اعلی اللہ مقامہٗ ایک جید عالم تھے، ان کا مزار یزد میں ہے.

مولانا مرزا مہدی پویا نے ابتدائی تعلیم یزد میں حاصل کی اور کچھ ہی عرصے میں علوم متداولہ پر عبور حاصل کر لیا. اقلیدس میں تو آپ نے بہت جلد عبور حاصل کر لیا تھا، ایران میں جب رضا خان برسرِ اقتدار آئے تو آیت اللہ مدرس رحمہ اللہ تعالیٰ نے رضا خان کی حکومت کو ہٹانے کے لئے آئینی جدّ و جہد شروع کی آپ نے اس جدّ و جہد میں آیت اللہ مدرس کا ساتھ دیا.

سولہ سال کی عمر میں آپ نے ایران کو چھوڑا اور نجفِ اشرف تشریف لے آئے اور وہاں حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید کاظم طباطبائی سے اخذِ فیض کیا. آپ آیت اللہ کے ممتاز شاگردوں میں سے تھے. کہا جاتا ہے کہ آیت اللہ محسن الحکیمؒ بھی آپ کے ہم جماعت تھے، ۲۳ سال کی عمر میں آپ نجفِ اشرف سے ہندوستان تشریف لائے اور مدراس میں قیام کیا اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا. مدراس میں ڈیڑھ سال گزارنے کے بعد آپ رام پور تشریف لے گئے. رامپور میں چار سال گزارے، بعد ازاں آپ میسور تشریف لے گئے اور میسور یونیورسٹی میں عربی

---

[۱] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۶۵۱.

و فارسی کے استاذ مقرر ہو گئے۔ ستمبر ۱۹۴۷ء میں آپ تقسیم کے بعد کراچی تشریف لے آئے، یہاں آکر آپ نے ایک پریس قائم کیا اور بہت جلد درس و تدریس کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔ آپ کو عربی، فارسی اور انگریزی زبانوں پر مکمل عبور حاصل تھا، کبھی کبھار آپ تقریر بھی فرمایا کرتے تھے۔

تصانیف:

آپ نے قرآن پاک کی انگریزی میں تفسیر بھی لکھی ہے جو جناب میر احمد علی کے ترجمے کے ساتھ چھپی ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی چند اور کتابیں حسب ذیل ہیں:

(I) GENUINENESS OF THE HOLY QURAN

(II) FUNDAMENTALS OF ISLAM

(iii) MATAPHYSICS OF THE HOLY QURAN

دینی خدمات:

آپ مدرسۂ جعفریہ کراچی کے بانی تھے، امام بارگاہ حسینیان ایرانیان کی بنیاد بھی آپ نے ہی رکھی تھی۔ کراچی کے کئی مدارس، مساجد اور امام بارگاہوں کی وقتاً فوقتاً امداد فرماتے رہتے تھے۔[۱]

وفات:

آپ دمے کے موذی مرض میں مبتلا تھے مگر وقتی طور پر کچھ افاقہ تھا، لیکن جولائی ۱۹۷۰ء میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال فرما گئے اس وقت آپ اپنے بڑے صاحبزادے جناب مرزا مرتضیٰ پویا مدظلہ سے باتیں کر رہے تھے۔ آپ کے انتقال کی خبر کراچی میں آگ کی طرح پھیل گئی، ریڈیو پاکستان سے بھی آپ کے انتقال کا اعلان کیا گیا، علماء میں سب سے پہلے علامہ رشید ترابیؒ تشریف لائے۔ حاجی مکو نے آپ کو غسل دیا اور آقائے سید حسین محلاتی رحمۃ اللہ علیہ[۲] نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ کراچی

---

[۱] انٹرویو مرزا مرتضیٰ پویا بذریعہ ملک ملازم حسین۔

[۲] حضرت علامہ سید حسین محلاتیؒ کا انتقال ۱۹۷۸ء میں ہوا۔

کی مشاہیر شخصیات نے آپ کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔[۱]

آپ کے بڑے صاحبزادے جناب مرزا مرتضیٰ پویا مدظلہ اپنے والدین کی زندگی میں تجارت کرتے تھے آج کل آپ اسلام آباد سے روزنامہ "دی مسلم" (انگریزی) نکال رہے ہیں۔ آپ نے مختلف سیاسی تحریکوں میں حصہ لیا۔ ۱۹۷۷ء میں بھٹو حکومت کے خلاف قومی اتحاد کا ساتھ دیا اور تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کرایا۔

مولانا شیخ مہدی علی داخلی

ولدیت : اخوند غلام حسین

ولادت : ۱۹۳۵ء

سکونت : مراہ پی، شگر، بلتستان

مولانا شیخ مہدی علی ۱۹۳۵ء میں شگر (بلتستان) کے ایک گاؤں "مراہ پی" کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے، پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے دادا اخوند محمد علی سے حاصل کی جو اپنے وقت کے معروف خطیب اور عالمِ دین تھے، تقریباً ۲۰ سال کی عمر میں آپ مدرسہ مشارع العلوم حیدرآباد (سندھ) میں داخل ہوگئے جہاں آپ نے کئی سال کا کورس صرف تین سال میں مکمل کیا اس کے بعد نجفِ اشرف تشریف لے گئے اور سات سال تک علومِ آلِ محمد علیہم السّلام کی تحصیل فرماتے رہے۔

نجفِ اشرف سے وطن واپسی پر آپ نے سب سے پہلے شگر میں ہونے والی خلافِ شریعت رسوم اور بدعات کے خلاف آواز بلند کی اور ان کا خاتمہ کیا۔ آپ کی مساعیِ جمیلہ سے وہاں کی تمام مساجد آباد ہوگئیں۔ آپ نے لوگوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ مقدمات کے فیصلے شرعی عدالت میں کرائے جائیں۔

بلتستان میں آپ سیاسی، مذہبی اور سماجی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں، خداوندِ عالم مزید توفیق عنایت فرمائے۔[۲]

۱۔ روزنامہ جنگ کراچی، ۱۱ر جنوری ۱۹۷۳ء۔

۲۔ مکتوب مولانا ذاکر حسین مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

ولدیت : سید لطف علی شاہ

ولادت : ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۲ء

مولانا سید میر فاضل شاہ نجفی

سکونت : مرکزی جامع مسجد گلگت

مولانا سید میر فاضل شاہ ۱۳۲۲ھ میں گلگت میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم آغا سید رسول شاہ صاحب سے گلگت میں حاصل کی، بعد میں مولانا شیخ محمد کثیر مرحوم سے صرف و نحو اور ادب کے اسباق حاصل کئے ۱۳۴۳ھ/ ۱۹۲۴ء کو اعلیٰ تعلیم کے لئے نجف اشرف تشریف لے گئے اور مدرسہ سید محمد کاظم میں داخلہ لیا۔

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سید عبداللہ شیرازی سے فقہ اور اصولِ فقہ کی تعلیم حاصل کی، آغا شمس مدظلہ سے علم منطق کا درس لیا اور آغا شیخ محمد حسین سے "مقاصد" کا حضرت علامہ آغا شیخ علی اکبر مدظلہ سے قرآن پاک کی تفسیر پڑھی۔ ۱۳۶۱ ہجری/۱۹۴۱ عیسوی کو وطن مراجعت فرمائی جہاں آج تک دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں[۱]

ولدیت : سید نوشاہ حسین البارہوی

مولانا سید ناصر عباس زیدی البارہوی

ولادت : ۱۵ر جولائی ۱۹۳۰ء

ممتاز الافاضل

سکونت : محفل حسینی اسٹیشن روڈ، حیدرآباد (سندھ)

مولانا سید ناصر عباس زیدی ۱۵ر جولائی ۱۹۳۰ء کو قصبہ تیپوڑہ ضلع مظفر نگر (یوپی) میں پیدا ہوئے۔ مڈل پاس کرنے کے بعد مدرسہ منصبیہ میرٹھ میں داخل ہو گئے۔ اس کے بعد مدرسہ باب العلم نوگانواں سادات ضلع مراد آباد میں آگئے اور مروجہ درسِ نظامی کی تکمیل کی۔ بعدازاں آپ جامعہ ناظمیہ لکھنؤ تشریف لے گئے اور حسبِ ذیل اساتذہ کے سامنے زانوے ادب تہہ کیا۔

۱۔ حضرت مولانا علامہ سید محمد قاسم مدظلہ حال مدرسِ اعلیٰ سلطان المدارس خیر پور میرس (مدرسہ منصبیہ)۔

۲۔ حضرت مولانا سید آغا حیدر مدظلہ (نوگانواں)۔

---

[۱] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

۳۔ حضرت مولانا سید ذوالفقار حیدر حال ممتاز آباد ملتان (نوگانواں)۔
۴۔ حضرت مولانا سید ابرار حسین اعلی اللہ مقامہٗ (مدرسہ ناظمیہ)۔
۵۔ حضرت مولانا سید ایّوب حسین سرسوی (مدرسہ ناظمیہ)۔
۶۔ حضرت مولانا سید محمد کاظم حسین اعلی اللہ مقامہ (مدرسہ ناظمیہ)۔
۷۔ حجۃ الاسلام مولانا سید محمد سعید عقبانیؒ اعلی اللہ مقامہ (مدرسہ ناظمیہ)۔
۸۔ حجۃ الاسلام مولانا سید محسن نواب اعلی اللہ مقامہ۔
۹۔ مفتیٔ اعظم حضرت مولانا علامہ سید احمد علی اعلی اللہ مقامہٗ (مدرسہ ناظمیہ)۔

جامعہ ناظمیہ سے ممتاز الافاضل کی سند حاصل کرنے کے بعد آپ نے الہ آباد یونیورسٹی سے منشی کامل، مولوی، مولوی عالم کے امتحانات پاس کئے۔ طب کی تکمیل کے بعد آپ پاکستان تشریف لے آئے اور خیرپور میرس کو اپنا وطن قرار دیا اور وہاں آٹھ سال تک گورنمنٹ ہائی سکول میں فارسی اور شعبہ دینیات کے اُستاذ رہے۔ اس کے بعد مدرسہ مشارع العلوم حیدر آباد میں سلسلۂ درس و تدریس جاری رکھا اور اب مستقل طور پر شیعہ اثنا عشری خوجہ جماعت کی خواہش پر محفل حسینی حیدر آباد میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ تنظیم المکاتب امامیہ کے بانی ہیں جس کے تحت پاکستان میں جگہ جگہ دینی مدارس قائم کئے جا رہے ہیں۔[۱]

آپ ملّی و قومی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے ہیں۔ تمام قومی تحریکوں میں حصّہ لے چکے ہیں۔ راقم کی ملاقات جولائی ۱۹۸۰ء میں جب کہ حضرت مولانا موصوف اسلام آباد کنونشن میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے ویگن میں ہوئی تھی۔

مولانا نثار علی

ولدیت : مولانا رحم علیؒ
ولادت : ۹ رمئی ۱۹۳۹ء
سکونت : نور پور شاہاں، ضلع اسلام آباد

مولانا نثار علی ۹ رمئی ۱۹۳۹ء کو پڈھرار ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے، پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے

[۱] مکتوب مولانا مدظلہ، بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

بعد دارالعلوم محمدیہ سرگودھا میں داخل ہوگئے جہاں آپ نے حضرت مولانا محمد حسین ڈھکو مدظلہ، حضرت مولانا نصیر حسین مدظلہ، حضرت مولانا غلام مہدیؒ، حضرت مولانا نذر حسین ظفر سے اخذِ فیض کیا کچھ عرصہ فیصل آباد میں پیش نماز رہے آج کل نور پور شاہان ضلع اسلام آباد میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں۔

مولانا سید نجم الحسن کراروی

صدر الافاضل

ولدیت : سید فیض محمد مرحوم

ولادت : ۷؍ نومبر ۱۹۱۸ء

وفات : ۹؍ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ / یکم جولائی ۱۹۸۲ء

مدفن : پشاور

پیدائش :

مولانا سید نجم الحسن کراروی ۲؍ صفر المظفر ۱۳۳۷ھ / ۷؍ نومبر ۱۹۱۸ء کراری ضلع الہ آباد (یوپی) میں پیدا ہوئے، آپ کا گھرانہ کئی پشتوں سے علمی و ادبی چلا آرہا ہے۔ آپ کا اسمِ گرامی نجم الحسن، ایک خواب کی بناء پر رکھا گیا۔

تعلیم :

پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ کو مدرسہ میں داخل کر دیا گیا جہاں مولانا سید محمد ضامن، مولانا سید محمد موسیٰ اور مولانا سید علی لکھنوی سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد ۱۹۲۷ء میں آپ کو مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ میں داخل کرا دیا گیا۔ تین سال یہاں تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ سلطان المدارس لکھنؤ تشریف لے گئے ۱۹۳۳ء میں آپ نے الہ آباد یونیورسٹی سے "عالم" لکھنؤ یونیورسٹی سے "فاضلِ ادب" کا امتحان پاس کیا اور ساتھ ہی مدرسے کے امتحان میں بھی فرسٹ ڈویژن حاصل کی۔

۱۹۳۴ء میں الہ آباد یونیورسٹی سے "فاضلِ فقہ" لکھنؤ یونیورسٹی سے "دبیر کامل" اور جامعہ سلطانیہ لکھنؤ سے "سند الافاضل" کا امتحان پاس کیا، ۱۹۳۶ء میں الہ آباد یونیورسٹی سے "فاضل طب" اور شیعہ عربک کالج سے "عماد الادب" کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۳۸ء میں صدر الافاضل کی سند حاصل کی۔

اساتذہ : آپ نے جن اساتذہ سے درسِ نظامی کے اسباق لئے وہ حسبِ ذیل ہیں :

۱۔ حضرت مولانا سیّد عالم حسین مرحوم۔
۲۔ شمس العلماء سرکار ناصر الملّۃ مرحوم۔
۳۔ شمس العلماء سرکار نجم الملّۃ مرحوم۔
۴۔ شمس العلماء مولانا سیّد ابن حسن مرحوم۔
۵۔ حضرت علّامہ ظہور حسین مرحوم۔
۶۔ نادرۃ الزّمن مولانا سیّد ابن حسن نونہروی مرحوم۔

تجوید و قرأت کے لئے آپ نے مولانا غلام محمد بلتستانی کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔

۱۹۳۹ء میں پنڈت نیک رام آف کسولی ضلع انبالہ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ میں آکر مسلمان ہوئے جن کا بعد میں غلام الحسنینؑ نام رکھا گیا۔ مدرسۃ الواعظین کے پرنسپل حضرت مولانا علّامہ سیّد عدیل اختر مرحوم نے پنڈت صاحب کو مولانا کراروی کے سپرد کیا اور آپ نے پنڈت صاحب کو تقریباً چھ ماہ دینی تعلیم دی۔

۱۷ جنوری ۱۹۴۱ء کو آپ نے کراری میں ایک مدرسہ بنام "مدرسہ مجدیہ" کھولا جو بفضلہ تعالیٰ ابھی تک قائم ہے۔

جب قادیانیوں کے خلیفۂ ثانی مرزا بشیر الدین محمود نے پشاور کی ایک تقریر میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ انہیں ایک لاکھ مربع گز زمین دے دی جائے تو آپ نے اس کی سخت مخالفت کی اور یوں مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچا لیا۔ ۱۹۴۸ء میں پشاور میں پاکستان مجلس علماء کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے آپ ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے۔

مئی ۱۹۵۰ء میں آپ نے ہفت روزہ "شہاب ثاقب" کا اجراء کیا جو ابھی تک جاری ہے۔ مولانا ایک عالم فاضل شخصیت تھے۔ آپ کی تصانیف حسب ذیل ہیں:

۱۔ تاریخ اسلام (۷ مجلدات)۔
۲۔ چودہ ستارے۔
۳۔ ذکر العبّاس
۴۔ مختارِ آلِ محمدؐ۔

۵۔ الغفاری۔

۶۔ روح القرآن۔

۷۔ نقضِ خلافت

۸۔ بہتر نامے۔

۹۔ صحیح جعفری ترجمہ و تجزیہ اصول کافی

۱۰۔ کتب دینیات۔

۱۹۷۴ء میں آپ کو اسلامی نظریاتی کونسل کا تین سال کے لئے رکن منتخب کیا گیا۔ آپ نے تبلیغِ دین کے لئے مختلف ممالک کے سفر کئے اور الحمد للہ ہر مشن میں کامیاب رہے۔

پاکستان بنتے وقت صوبۂ سرحد کانگرسیوں، سرخپوشوں اور احراریوں کی یلغار میں تھا اس لئے یہاں ریفرنڈم ہونا تھا، آپ نے اس سلسلے میں مسلم لیگ کے ساتھ انتہائی اہم کام کئے۔ قیام پاکستان کے بعد بھی آپ نے سیاست میں حصہ لیا اور مشکل اوقات آپ نے حکام کو اپنے خصوصی مشوروں سے نوازا۔[1]

مولانا مرحوم ۹ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ/یکم جولائی ۱۹۸۲ء کو دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے انتقال کر گئے اور اسی شب ہزاروں پرنم آنکھوں کے سامنے سپردِ خاک کر دیئے گئے آپ کی وفات پر صدر مملکت جنرل ضیاء الحق سمیت سینکڑوں اسائین نے اظہار تعزیت کیا۔

آپ کے سینکڑوں گراں قدر مضامین کو اگر جمع کر کے شائع کر دیا جائے تو وہ بیسیوں مجلدات پر مشتمل ہوں گے۔

---

[1] مکتوب سید سبط الحسن سعید رضوی بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

مولانا نجم الدین عزلت

ولدیت : سید محمد رفیع

وفات : ۱۱۶۰ھ

مولانا سید نجم الدین عزلت، سید محمد یوسف رضوی بھکری کے اخلاف میں سے تھے آپ کے اساتذہ میں مخدوم محمد معین ٹھٹھوی قابلِ ذکر ہیں مولانا عزلت رحمۃ اللہ علیہ کا درس و تدریس سے شغف تھا، فتوی بھی دیتے تھے میاں احمد اور حافظ محمد باقر آپ کے شاگردوں میں تھے۔ آپ حسبِ ذیل کتابوں کے مؤلف تھے:

۱۔ بیجروزی (منظوم)۔

۲۔ طوطی نامہ۔

۳۔ دیوان (فارسی)۔

آپ شعر و شاعری سے بھی رغبت رکھتے تھے۔ عزلت تخلص تھا آپکا ایک شعر ہے

اے حیدر صفدر علی مستاں سلامت می کنند
اے فاتح خیبر علی مستاں سلامت می کنند

۱۱۶۰ھ میں واصل بحق ہوئے۔[1]

مولانا نذر حسین صابر

ولدیت : جناب محمد فیروز

ولادت : ۵ رجولائی ۱۹۵۰ء

سکونت : وجھ تحصیل شاہپور ضلع سرگودھا

فاضلِ عربی

مولانا نذر حسین صابر ۵ رجولائی ۱۹۵۰ء کو چک نمبر $\frac{98}{12L}$ ضلع ساہیوال میں پیدا ہوئے۔ آپ کا آبائی وطن وجھ تحصیل شاہپور ضلع سرگودھا ہے۔ ابتدائی دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم جعفریہ خوشاب، جامع المنتظر لاہور، مدرسہ محمدیہ دیوداں تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا اور جامعۃ المعصومین فیصل آباد میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ سلطان الافاضل کی سند حاصل کرنے کے بعد فاضلِ عربی کا امتحان پاس کیا۔ آپ کے اساتذہ

---

[1] ڈاکٹر ظہور الدین احمد، پاکستان میں فارسی ادب، ج ۳، ص ۷۲۳۔

ہیں مولانا محمد حسین آف فیصل آباد ۔ مولانا علامہ سید صفدر حسین شاہ مدظلہ، لاہور ۔ حضرت مولانا علامہ حسین بخش مدظلہ اور مولانا کاظم حسین اثیر جاڑوی شامل ہیں [۱]

مولانا نذر حسین صابر جواں سال ہیں، قومی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں ۔

مولانا سیّد نذر حسین نقوی

ولدیت :

ولادت : ۱۹۱۴ء

سکونت : نقوی منزل، کچہری روڈ ۔ منڈی بہاء الدین ضلع گجرات ۔

مولانا سید نذر حسین نقوی ۱۹۱۴ء میں سرگودھا میں پیدا ہوئے ۔ آپ کا آبائی گاؤں ترڑالہ سیداں ضلع گوجرانوالہ ہے، کچھ عرصہ گوجرانوالہ کے ایک اسکول میں تعلیم حاصل کرتے رہے اس کے بعد لکھنؤ تشریف لے گئے ۔ الہ آباد یونیورسٹی سے عالم اور فاضل کا امتحان پاس کیا ۔ آپ کے مشہور اساتذہ میں سید العلماء حضرت مولانا علامہ سید علی نقی نقوی مدظلہ اور حضرت مولانا مفتی جعفر حسین مدظلہ شامل ہیں ۔

آپ مختلف شیعہ تنظیموں کے ساتھ منسلک رہے اور قومی خدمت میں نمایاں حصہ لیا ۔ ملتان، ڈیرہ غازیخان کراچی، کوئٹہ اور قطر میں مجالس محرم الحرام پڑھ چکے ہیں ۔

آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے جناب سید محمد نقوی ایم اے ایجوکیشن ہیں اور ایک سرکاری تعلیمی ادارے میں استاذ ہیں ۔

آپ نے ۱۹۶۸ء میں "اسلام میں فرقہ بندی کے پیشِ نظر ثانوی سطح پر اسلامیات کے تعلیمی نصاب کا تعین"، کے موضوع پر مقالہ پڑھا جو بہت تحقیقی تھا ۔[۲]

---

۱ مکتوب مولانا مدظلہ، بنام سید محمد ثقلین کاظمی ۔

۲ مکتوب سید محمد نقوی بنام سید محمد ثقلین کاظمی ۔

ولدیت : محمد رمضان

ولادت : ۱۹۳۴ء

مولانا نذر حسین ظفر فاضلِ عربی

سکونت : مدرس دارالعلوم محمدیہ بلاک نمبر ۱۹ سرگودھا

مولانا نذر حسین ظفر ۱۹۳۴ء میں بمقام کوٹلہ سیداں تحصیل پنڈدادنخان ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی اس کے بعد مختلف شیعہ مدارس مدرسہ جلالپور ننگیانہ، مدرسہ باب النجف جاڑا ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان دارالعلوم جعفریہ خانپور ضلع رحیم یارخان اور دارالعلوم محمدیہ سرگودھا میں تعلیم حاصل کرتے رہے سلطان الافاضل کا امتحان آپ نے اسی مدرسہ سے پاس کیا۔ ۱۹۵۲ء میں آپ اسی مدرسے میں مدرس ہو گئے۔ جہاں اب تک آپ یہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں[۱]۔ آپ کی حسبِ ذیل تالیفات ہیں:

۱۔ جواہر البیان ترجمہ لؤلؤ و مرجان از علامہ محدث نوریؒ۔

اس کتاب میں ذاکرین کی اُن روایات پر تنقید کی گئی ہے جن کی کوئی اصل نہیں لیکن وہ صرف رولانے کے لئے غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔ کتاب کا ترجمہ شستہ اور رواں ہے۔ بعض مقامات پر مولانا مدظلہ کے حواشی بھی ہیں۔ بعض اشخاص فرطِ محبت میں مثلاً سادات کے گھٹنوں کو ہاتھ لگاتے ہیں، مولانا موصوف نے اسکو از قبیل شرک شمار کیا ہے[۲]۔

۲۔ نماز جعفریہ جدید۔

۳۔ ترجمہ حدیث قدسی۔

مولانا ایک اچھے خطیب ہیں ملک کے اکثر مقامات پر مجالس پڑھ چکے ہیں۔

---

[۱] بذریعہ مولانا محمد حسین ساہیوال ضلع سرگودھا۔

[۲] جواہر البیان ترجمہ لؤلؤ و مرجان، ص ۷، سرگودھا۔

مولانا نذر عباس اصغر

ولدیت :

ولادت : ۵ راکتوبر ۱۹۵۲ء

فاضل عربی

سکونت : جامعہ امامیہ کربلا گامے شاہ ، لاہور

مولانا نذر عباس اصغر، ۵ راکتوبر ۱۹۵۲ء کو ماٹن خورد تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم میں پیدا ہوئے ساتویں جماعت پاس کرنے کے بعد دارالعلوم محمدیہ سرگودھا میں داخل ہو گئے جہاں مولوی عالم تک تعلیم حاصل کی اس کے بعد جامعۂ امامیہ لاہور تشریف لے گئے جہاں سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا، پھر آپ دارالعلوم محمدیہ سرگودھا تشریف لے گئے اور سلطان الافاضل کا امتحان پاس کیا اور سند حاصل کی۔ دورانِ تعلیم آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے :

۱۔ حجۃ الاسلام حضرت مولانا علامہ محمد حسین نجفی مدظلہ۔

۲۔ حضرت مولانا نصیر حسین نجفی مدظلہ۔

۳۔ حضرت مولانا غلام مہدی مرحوم فاضلِ لکھنؤ

۴۔ حضرت مولانا نذر حسین ظفر مدظلہ۔

تعلیم سے فراغت کے بعد چار سال تک جامعہ امامیہ لاہور میں پڑھاتے رہے۔ بعد ازاں تین سال تک مدرسہ محمدیہ دیوہ وال تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا کے مدرسِ اعلیٰ رہے اور آج کل دوبارہ جامعہ امامیہ لاہور میں بطور مدرس تشریف لے گئے ہیں[1] مولانا موصوف عربی پر اچھی دسترس رکھتے ہیں۔ مری، سرگودھا، لاہور، ہری پور ہزارہ میں مجالس عزا سے خطاب فرما چکے ہیں۔

مولانا سید نذر محمد

ولدیت : سید صفی الحسنین

ولادت : ۱۳۱۰ھ

ممتاز الافاضل

وفات : ۱۳۸۸ھ ۔ مدفن : سکھر

مولانا سید نذر محمد ۱۳۱۰ھ میں گکرولی ضلع مظفر نگر کے ایک معزز زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

تعلیم حضرت مولانا شیخ محمد اعجاز حسن رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی اس کے بعد مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ میں داخل ہوگئے جہاں سے ۱۳۴۷ھ میں ممتاز الافاضل کی سند حاصل کی۔ حضرت مولانا سید نجم الحسنؒ نے آپ کو نواب میر فیض محمد خان خیر پور کے لئے اتالیق بنا کر بھیج دیا جب مولانا سید سبطِ نبیؒ نے نوگانواں ضلع مراد آباد میں مدرسہ باب العلم قائم کیا تو آپ کو وہاں بلالیا اس کے بعد آپ دہلی چلے گئے جہاں ۱۹۴۲ء تک درس و تدریس کا سلسلہ قائم رہا۔ ۱۹۶۲ء میں آپ سکھر آگئے جہاں دسمبر ۱۹۶۸ء میں واصل بحق ہوئے۔

ان تمام مصروفیات کے باوجود تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری رہا۔ آپ کے متعدد تصانیف و حواشی تو ضائع ہوگئے باقی حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ ترجمہ عروۃ الوثقیٰ تا کتاب الصلوٰۃ۔

۲۔ تعقیبات الصلوٰۃ۔[۱]

مولانا نذیر علی انصاری

فاضل مشرقیات

ولدیت: منشی وزیر علی

ولادت: ۴ رجون ۱۹۰۶ء

سکونت: علی منزل۔ حیدر محلہ، کمالیہ

مولانا نذیر علی ۴ رجون ۱۹۰۶ء کو شکار پور ضلع بلند شہر (یوپی) میں پیدا ہوئے، مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد حضرت مولانا سید محمد عوض اعلی اللہ مقامہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے بعد ازاں لکھنؤ تشریف لے گئے اور مندرجہ ذیل اساتذہ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا:

۱۔ نجم الملت مولانا سید نجم الحسن اعلی اللہ مقامہ۔

۲۔ حضرت مولانا سید ابن حسن مرحوم۔

۳۔ حضرت مولانا سید ظہور الحسن مرحوم۔

۴۔ حضرت مولانا اعجاز حسین۔

---

[۱] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۶۸۰۔

۵۔ حضرت مولانا ابوالحسن عرف مُنّن صاحب۔
۶۔ حضرت مولانا حکیم احمد حسن۔

سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ کو بغرضِ تبلیغ ۱۹۳۵ء میں جھنگ بھیج دیا گیا، آپ تبلیغِ دین کے ساتھ ساتھ اوراد و وظائف میں بھی مشغول رہے اور یہاں "جھنگ دا ولی" مشہور ہو گئے۔ اسی شہرت کی بنا پر نواب زادگانِ کمالیہ نے آپ کو کمالیہ ضلع فیصل آباد بُلا لیا، جہاں آپ نے ایک مدرسہ بنام احسن المدارس قائم کیا جو کچھ عرصے قائم رہ کر ختم ہو گیا۔

آپ نے اوراد و وظائف اور تقاریر کے ساتھ ساتھ تحریری کام بھی جاری رکھا، مندرجہ ذیل چار کتابیں آپ نے تحریر فرمائیں جو ہنوز طبع نہیں ہو سکیں۔

۱۔ فدک۔
۲۔ بیعت اور علیؑ۔
۳۔ عدم شرکۃ الشیخین فی جنازۃ رسول الثقلینؐ۔
۴۔ تکمیل الایمان فی معرفۃ نور النبی بالقرآن

آپ اردو، فارسی، پنجابی اور بھاشا میں اپنا ما فی الضمیر بہ آسانی ادا کر سکتے ہیں۔ ۱۹۴۴ء میں کمالیہ ہی میں آپ کا عیسائیوں کے ساتھ مناظرہ ہوا، عیسائیوں کی طرف سے عبدالمسیح مناظر تھے، اس مناظرے میں حضرت مولانا کو زبردست کامیابی ہوئی جس کی وجہ سے پادری مذکور نے اسلام قبول کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔

آپ کے ایک صاحبزادے تاثیر علی ایم۔ اے (اسلامیات، اُردو، فارسی) جو عربی میں بھی اچھی خاصی مہارت رکھتے ہیں، انشاء اللہ آپ کے جانشین ہوں گے۔ آپ نے ملک کے مشہور شہروں میں مجالسِ عزا سے خطاب کیا ہے۔[1]

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

مولانا نصیر حسین

ولدیت : غلام ھدی

ولادت : ۱۹۲۴ء

فاضل نجف

سکونت : مدرس اعلیٰ دار العلوم محمدیہ بلاک ۱۹ سرگودھا

مولانا نصیر حسین ۱۹۲۴ء میں موضع کرڑ تحصیل و ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے اس موضع میں قدوۃ السالکین پیر فضل شاہ (م ۱۹۶۶ء) کا بھی قیام رہا۔ مولانا مدظلہ، مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ محمدیہ جلالپور ننگیانہ ضلع سرگودھا تشریف لے آئے جہاں کچھ عرصہ رہنے کے بعد استاذ العلما حضرت مولانا علامہ سید محمد باقر چکڑالوی کی خدمت اقدس میں چک ۳۸ تحصیل خانیوال ضلع ملتان حاضر ہوئے۔ دو سال تک حضرت علامہ کی خدمت میں رہنے کے بعد مدرسہ باب العلوم ملتان تشریف لے گئے اور حضرت مولانا سید زین العابدین و حضرت مولانا شیخ محمد یار رحمہما اللہ سے اخذ فیض کیا۔ اس کے بعد ایک سال تک دار العلوم حنفیہ اچھرہ لاہور میں پڑھتے رہے، یہاں سے مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ تشریف لے گئے اور وہاں ایک سال سے زیادہ عرصہ رہے، واپسی پر استاذ العلماء مولانا سید گلاب علی شاہ مدظلہ کی خدمت میں حاضری دی، یہاں کچھ عرصہ گزارا، پھر استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد یار شاہ نجفی کی خدمت میں تشریف لے گئے اور استفادہ کیا اور آپ کے ساتھ ہی چک ۳۸ تشریف لے گئے گویا مولانا مدظلہ حضرت مولانا سید محمد یار شاہ صاحب کے سب سے پہلے شاگرد ہیں۔ ۱۹۴۴ء میں نجف اشرف تشریف لے گئے اور کامل چھ سال تک وہاں رہے۔ ۱۹۵۰ء میں وطن مراجعت فرمائی۔ دو سال تک شاہ جیونہ ضلع جھنگ میں مذہبی خدمات سرانجام دیتے رہے، اس کے بعد ۱۰ر جنوری ۱۹۵۴ء میں دار العلوم محمدیہ میں بطور مدرس اعلیٰ تشریف لائے، پھر مستعفی ہو گئے، آج کل پھر اسی مدرسے میں مدرس اعلیٰ ہیں، پاکستان کے کئی مشہور علماء آپ کے شاگرد ہیں [1]

آپ کے صاحبزادے مولانا محمد سبطین بھٹی دار العلوم محمدیہ کے فارغ التحصیل ہیں اور اسی مدرسے میں مدرس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں خداوند عالم آپ کے خاندان میں علم جاری و ساری رکھے۔

---

[1] ڈائری مولانا حافظ سید محمد سبطین نقوی مدظلہ۔

سید نعمۃ اللہ المعروف بہ سید آغانی مرحوم

ولدیت : سید نورالدین شہیر السید آغانی

وفات : ۱۱۵۱ھ

مدفن : پشاور

آپ بڑے طبقہ کے حکماء میں گنے جاتے تھے ، بڑے فلسفی تھے۔ "تحفۃ العالم" میں ہے :

"السید العالم ، السید نعمۃ اللہ بن السید نورالدین الشہیر السید آغانی"۔ سید عالی قدر فنونِ ہندسہ و ریاضی میں اعلیٰ درجے کے ماہر تھے اور شاعری میں بھی پورا ملکہ حاصل تھا۔ چنانچہ آپ کا دیوان جس میں تین ہزار فارسی اشعار ہوں گے یادگار ہے۔ اشعار برجستہ اور فی البدیہہ فرماتے تھے، تخلص سید کرتے تھے۔ شباب کے زمانے میں شوستر سے نکل کر عراق و خراسان میں علوم ریاضی کی تکمیل کی اور وہاں سے ہندوستان تشریف لائے۔ محمد شاہ بادشاہ آپ کی بہت عزت کرتا تھا، علمِ نجوم و ہیئت و ریاضی میں آپ اپنے زمانے کے بطلیموس سمجھے جاتے تھے۔ 'زیج محمد شاہی' میں موصوف نے رکن کی حیثیت سے کام کیا تھا۔[1]

۱۱۵۱ھ میں پشاور میں انتقال کیا، لاولد تھے، جناب نواب صاحب نے آپ کی وفات پر قطعہ کہا۔[2]

عرف شاں بود سید آغائی   در پشاور بہ مرد بے اولاد

یارب از بہر چار دہ معصوم   نعمۃ اللہ را در بہشت بیاد

۱۱۵۱ھ

مولانا سید نور بادشاہ نقوی رح

ولدیت : مولانا سید میر زمان شاہ نقوی رح

ولادت : ۱۸۷۵ء

وفات : ۶ جنوری ۱۹۵۵ء

مدفن : پشاور

مولانا سید نور بادشاہ نقوی ۱۸۷۵ء میں ڈوپگہ پشاور میں پیدا ہوئے آپ نے تمام تر دینی تعلیم اپنے

---

[1] مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل مدظلہٗ ، مطلع الانوار، ص ۶۸۲۔ [2] مولانا سید محمد حسین نوگانوی، تذکرہ بے بہا، ص ۴۱۸۔

والد مولانا سید میر زمان شاہؒ سے حاصل کی اور ان کے انتقال کے بعد دیگر علماء کی طرف بھی رجوع کیا۔ اس کے بعد آپ شیعہ جامع مسجد پشاور شہر میں خطیب ہو گئے جہاں ایک عرصے تک حضرت مولانا سید نجم الحسن کراروئیؒ بھی خطیب رہے ہیں اسی مسجد میں آپ درسِ قرآن و حدیث بھی دیا کرتے تھے۔

مولانا سید نور بادشاہ مرحوم اُردو، فارسی پشتو اور ہندکو میں تقاریر فرمایا کرتے تھے شعر و شاعری سے بھی شغف تھا اور مذکورہ بالا زبانوں ہی میں مشق سخن فرماتے تھے۔ مرثیوں کی طرف رجحان طبعی زیادہ تھا۔ سیدہ سکینہ بنت الحسین سلام اللہ علیہا کے بارے میں مرثیہ کے چند اشعار یہ ہیں:

سُن فریاد اے شاہ مدینہ — قیداں[1] وچ مرگئی اے سکینہ
چھپیاں اماں پٹ دیاں سینہ — قیداں وچ مرگئی اے سکینہ
صغراں وچ وطن دے روندی — امڑی جانی نوں یاد کریندی
مڑ کے وطن وچ آئی نا — قیداں وچ مرگئی اے سکینہ

---

[1] سیدہ سکینہ بنت الحسین علیہا السلام کے متعلق یہ کہنا کہ وہ زندانِ شام میں انتقال کر گئیں درست نہیں ہے اولاً تو یہی درست نہیں کہ واقعۂ کربلا کے وقت ان کی عمر چار سال تھی، علامہ ڈاکٹر سید مجتبےٰ حسن کامونپوری کا بیان ہے کہ "حضرت رباب کے بطن سے سکینہ اور پھر ۱۳۔۱۴ سال کے فاصلے کے بعد حضرت علی اصغر پیدا ہوئے۔"
("حضرت رباب۔ شہید کربلا کی رفیقۂ حیات"، ص ۳۹،
طبع پاکستان حسینی مشن راولپنڈی)۔

حضرت علی اصغر شہادت کے وقت چھ ماہ کے تھے تو لازمی طور پر سیدہ سکینہ کی عمر ۱/۲ ۱۳۔ ۱/۲ ۱۴ سال ہوئی۔۔۔۔ حضرت علامہ سید ناصر حسین لکھنوی لکھتے ہیں کہ:

"جناب سیدہ کا زندانِ شام میں انتقال کرنا بالکل غلط ہے اور طریق معتبر سے ثابت ہے کہ آپ بعد سید الشہداء علیہ السلام ایک مدت تک زندہ رہیں۔" (ہدایاتِ ناصریہ، ص ۵)

حضرت علامہ سید علی حیدر رطاب ثراہ آف کھجوا کی تحقیق یہ ہے کہ حضرت سکینہ کا انتقال (باقی ص ۴۱۸ پر دیکھئے)

آپ نے تحریک پاکستان میں مسلم لیگ کا ساتھ دیا اور ایک علیحدہ مملکت حاصل کرنے کے لئے خوب کام کیا۔ آپ ۶ جنوری ۱۹۵۵ء کو جوار ائمہ علیہم السلام میں پہنچ گئے۔ مولانا سید نجم الحسن کراروی نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔[1]

مولانا سیّد نور الحسن نجفی

ولدیت : سید محمد ہاشم

ولادت : ۱۹۵۷ء

سکونت : مکان نمبر ۱۷۸ بلاک ڈی سادات کالونی لطیف آباد نمبر ۹ حیدر آباد۔

مولانا سید نور الحسن ۱۹۵۷ء میں پیدا ہوئے، درسِ نظامی کی تکمیل مدرسہ مشارع العلوم قدم گاہ مولیٰ علیؑ حیدر آباد (سندھ) میں کی وہاں آپ کے اساتذہ حسبِ ذیل تھے :

(بقیہ از صفحہ ۴۱۷) : زندانِ شام میں نہیں بلکہ ۱۱۷ھ میں مدینۂ منورہ میں ہوا تھا۔ یاد رہے آپ نے یہ کتاب عبد الحلیم شرر کے جواب میں لکھی تھی۔ (حضرت سکینہ ص ۹۱ ط، لاہور)۔

حضرت ذبیح اللہ محلاتی ریاحین الشریعۃ ج ۳، ص ۲۸۰ پر سیدہ سکینہ کے سن وفات کے سلسلے میں تحریر فرماتے ہیں کہ :

"در صدر عنوان مذکور شد کہ علیا مخدرہ روز پنجشنبہ ربیع الاول ۱۱۷ھ دنیا را وداع گفت و در مدینہ مدفون گردید"

شیخ عباس قمیؒ صاحب مفاتیح الجنان اپنی کتاب منتہی الآمال میں بھی یہی تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کا انتقال ۱۱۷ھ میں ہوا۔

مقام تعجب ہے کہ جناب نذر حسین فیروز آبادی نے ان علماء کو جنہوں نے سیدہ سکینہ کے انتقال کا ۱۱۷ھ میں ذکر کیا ہے، "اموی دسترخوان کا نمک خوار" لکھا ہے: "نذر حسین فیروز آبادی۔ حضرت سکینہ بنت الحسین، صفحہ ۷ ـــــ قمر صاحب حضرت سکینہ کی چار سال کی عمر میں وفات کے قائل ہیں مگر بایں ہمہ انکی مرویات کا بھی ذکر کیا ہے جو خلافِ عقل ہے، ص ۲۷۔

[1] سید قربان علی شاہ نقوی، ہفت روزہ شہاب ثاقب، پشاور، ۱۶ مارچ ۱۹۸۰ء۔

۱۔ حضرت مولانا سید محمد قاسم مدظلہ ممتاز الافاضل۔

۲۔ حضرت مولانا سید ثمر حسن زیدی مدظلہ، ممتاز الافاضل۔

اس کے بعد نجفِ اشرف تشریف لے گئے جہاں فقہ و اصولِ فقہ کی تکمیل کی، نجفِ اشرف میں آپ نے حسبِ ذیل علمائے کرام کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا:

۱۔ استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ شیخ محمد علی افغانی مدظلہ العالی۔

۲۔ حضرت مولانا شیخ بشیر حسین ہندی نزیل نجفِ اشرف۔

واپسی پر ایف اے پاس کیا اور ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد ایک اسکول میں مدرس ہو گئے اور کوٹڑی میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرماتے رہے، جہاں آپ نے ایک مسجد بنام مسجد قبا تعمیر کروائی، آج کل مرکزی مسجد یونٹ ۹ سادات کالونی لطیف آباد حیدر آباد (سندھ) میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرماتے رہے ہیں، اس کے علاوہ تنظیم المدارس پاکستان کے تحت مدرسہ نور النجف میں بچوں اور جوانوں کو قرآنِ پاک اور دینیات کی تعلیم بھی دے رہے ہیں۔

مولانا موصوف ذاکری بھی فرماتے ہیں، خیر پور اور حیدر آباد (سندھ) میں مجالس سے خطاب کر چکے ہیں[۱]

مولانا ڈاکٹر نور حسین مرحوم

ولدیت : پیر بخش

ولادت : ۱۸۶۰ء

وفات : ۱۹۴۵ء

مدفن : جھنگ شہر

مولانا ڈاکٹر نور حسین ۱۸۶۰ء میں جھنگ میں پیدا ہوئے آپ کھوکھر خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ ۱۸۹۱ء میں میڈیکل کونسل لاہور سے ڈاکٹری کی ڈگری حاصل کی اور ساتھ ساتھ مذہبی تحقیق شروع کر دی۔

۱۔ مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

آپ حافظ علی محمد، مولانا امیرالدین کے ہمراہ حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے، ۱۹۱۰ء میں ان سب حضرات نے علامہ شیخ عبدالعلی ہروی سے طویل مذاکرات کئے اور شیعہ ہوگئے۔ مولانا ڈاکٹر نورحسین ان دنوں ریاست ٹیری خٹک افغاناں ضلع کوہاٹ کے ہسپتال کے انچارج تھے۔ مولانا ڈاکٹر نورحسین مرحوم کو عربی، فارسی، اُردو، انگریزی، پشتو اور پنجابی پر عبور حاصل تھا۔ آپ بیسیوں کتابوں کے مؤلف ہیں جن میں سے مشہور حسب ذیل ہیں :

۱۔ ظہور المہدی	۲۔ ثبوت خلافت تین حصّے۔
۳۔ آئینہ مذہب سُنّی	۴۔ مذہب شیعہ۔
۵۔ سُرمۂ چشم سُنّی۔	۶۔ ایمان ثلاثہ۔
۷۔ سوانح عمری رسول مقبولؐ۔	۸۔ فیصلہ حقانی۔
۹۔ تحفۂ نورانی۔	۱۰۔ تکذیب قادیانی۔

مولانا نے کئی مناظرے بھی کئے جن میں سے ایک مناظرہ چمرانوالی بہت مشہور ہے، آپ نے یہ مناظرہ ایک بریلوی عالم مولانا قطب الدین (م ۱۲۷۹ھ) سے کیا تھا، اس مناظرے کی وجہ سے متعدد افراد نے مذہبِ شیعہ اختیار کر لیا تھا۔

مولانا ڈاکٹر نورحسین صحاح ستّہ کے تقریباً حافظ تھے اس کے علاوہ کتبِ اہل سُنّت پر عبور حاصل تھا۔ آپ کو آپ کی وصیّت کے مطابق مولانا خادم حسین جعفری نے غسل وکفن دیا[1]

مقامِ تعجب ہے کہ مولانا مرتضیٰ فاضل نے اپنی کتاب "مطلع الانوار" میں "فلک النجاۃ" مولانا امیرالدین و حافظ علی محمد کو مولانا ڈاکٹر نورحسین کی طرف منسوب کیا ہے جو صحیح نہیں ہے[2]

---

[1] بذریعہ علامہ محمد حسین ڈھکو مدظلہ۔

[2] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۶۸۹۔

مولانا شیخ نوروز علی نجفی

ولدیت : جناب رستم مرحوم

ولادت : ۱۹۴۷ء

سکونت : مدرس اعلیٰ مدرسہ جعفریہ۔ ۲۷ مرزا قلیچ بیگ روڈ کراچی۔

مولانا شیخ نوروز علی ۱۹۴۷ء میں نگر گلگت میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۵۷ء نجفِ اشرف چلے گئے وہاں پندرہ سال تک تحصیلِ علم کرتے رہے۔ نجفِ اشرف میں آپ کے اساتذہ حسبِ ذیل تھے:

۱۔ حجۃ الاسلام آغائے راستی کاشانی۔

۲۔ حجۃ الاسلام آغائے صدرا۔

۳۔ حجۃ الاسلام آغائے مرزا باقر زنجانی۔

۱۹۷۱ء میں آپ کراچی تشریف لے آئے اور مدرسہ جعفریہ کراچی میں مدرسِ اعلیٰ مقرر ہوئے۔ مولانا کے عمِ محترم حضرت مولانا شیخ سرور مدظلہٗ نگر گلگت کے مشہور عالمِ دین ہیں۔[1]

مولانا نیاز حسین بلوچ

فاضل عربی

ولدیت : حسین بخش

ولادت : ۱۹۴۷ء

سکونت : مدرسہ مشارع الشرائع، گوٹھ مٹھا خان مری، ڈاکخانہ حاجی بیگ خان پھنور براہ نوشہرو فیروز ضلع نواب شاہ۔ (سندھ)۔

مولانا نیاز حسین بلوچ ۱۹۴۷ء میں گوٹھ مٹھا خان مری ضلع نواب شاہ میں پیدا ہوئے۔ سندھی فائنل تک حاصل کرنے کے بعد ۱۹۶۲ء میں دینی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے سلطان المدارس خیرپور میں داخلہ لیا، جہاں

---

[1] انٹرویو مولانا مدظلہ بذریعہ سید محمد ثقلین کاظمی بمقام کراچی۔

سے ۱۹۶۹ء میں شمس العلماء فاضل کی سند حاصل کی، اسی دوران حیدرآباد بورڈ سے فاضل عربی کا امتحان بھی پاس کیا۔

سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد سلطان المدارس خیرپور میں مدرس مقرر ہوئے، ۱۹۷۱ء میں دارالعلوم محمدیہ کاہی میمن تشریف لے گئے اور کامل چھ سال تک وہاں رہے اور طلباء کو علومِ آلِ محمد سے مالامال کرتے رہے۔ ۱۹۷۷ء میں اپنے گاؤں میں مدرسہ مشارع الشرائع کھولا اور ابھی تک اسی مدرسے میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔[۱]

مولانا واحد بخش فاضل عربی

ولدیت : میاں خدا بخش مرحوم

ولادت : ۱۵ر نومبر ۱۹۱۶ء

سکونت : نزد نیشنل بنک مظفر گڑھ

مولانا واحد بخش ۱۵ر نومبر ۱۹۱۶ء کو دائرہ دین پناہ تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں پیدا ہوئے۔ قصبۂ دین پناہ میں ایک بزرگ سید المعروف دین پناہ مدفون ہیں۔ مولانا موصوف کے بزرگ آپ ہی کے روحانی فیض سے مالامال تھے۔ آپ کا تعلق ایک سُنی گھرانے سے ہے مگر اپنی تحقیق سے شیعہ ہوئے۔

میٹرک کے بعد آپ پولیس میں ملازم ہو گئے اور دورانِ ملازمت فاضلِ فارسی، فاضلِ اردو اور بی اے کے امتحانات پاس کئے۔ ۱۹۷۰ء میں بطور انسپکٹر پولیس ریٹائر ہو گئے تو عربی کی طرف توجہ دی اور ابتدائی کتب حضرت مولانا علامہ شیخ اختر عباس مدظلہ سے پڑھیں، پھر مظفر گڑھ کے اہلِ حدیث مدرسہ دارالحدیث محمدی میں داخل ہو گئے اور درسِ نظامی اور دورۂ حدیث کی تکمیل وہیں سے کی، دریں اثناء فاضلِ عربی کا امتحان بھی پاس کیا۔ وہاں سے فراغت کے بعد کتبِ اربعہ کا مطالعہ کیا۔

مولانا موصوف عربی، فارسی، اُردو اور انگریزی میں اچھی دسترس رکھتے ہیں، سرائیکی ان کی مادری زبان ہے۔[۲] کیا ہی بہتر ہو اگر مولانا موصوف عربی اور فارسی میں لکھی ہوئی شیعہ کتب کو اردو میں منتقل کر دیں۔

---

[۱] مکتوب جناب تراب علی بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

[۲] مکتوب مولانا مدظلہ، بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

بوقتِ ضرورت امامت بھی فرماتے ہیں اور تقاریر بھی کرتے ہیں اور یہ سب کچھ محض قربۃً الی اللہ کرتے ہیں۔
راقم مولانا کو کوئی تین سال سے جانتا ہے۔ خداوند عالم ان کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔
قوم کے بزرگوں کے لئے مولانا کی زندگی مثالی ہے کیونکہ آپ نے علمِ دین کی طرف باقاعدہ توجہ ریٹائرڈ پولیس انسپکٹر ہونے کے بعد یعنی عمر کی ۵۵ بہاریں گزارنے کے بعد دی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں کامیابی عنایت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی جذبۂ ایمانی عطا فرمائے۔ راقم نے آپ کو اس عمر میں بھی ہر وقت پڑھتے ہی دیکھا ہے۔

مولانا سیّد وزیر حسین موسوی النجفی

ولدیت : سیّد قدرت حسین شاہ
ولادت : ۲؍فروری ۱۹۲۶ء
سکونت : کھوٹیاں براستہ لورا تحصیل و ضلع ایبٹ آباد

مولانا سیّد وزیر حسین موسوی ۲؍فروری ۱۹۲۶ء کو کھوٹیاں تھانہ لورا ضلع ایبٹ آباد میں پیدا ہوئے آپ نے لوئر مڈل تک گورنمنٹ اسکول میں تعلیم حاصل کی، کچھ عرصہ فوج میں ملازم رہے اور پھر مدرسہ مشارع العلوم حیدرآباد (سندھ) میں داخلہ لے لیا جہاں سے "اعتماد العلماء" کی سند حاصل کی، وہاں آپنے مندرجہ ذیل اساتذہ سے استفادہ کیا:

۱۔ حضرت مولانا سیّد ثمر حسن زیدی مدظلہ مدرسِ اعلیٰ
۲۔ حضرت مولانا شیخ منظور حسین مدظلہٗ۔
۳۔ حضرت مولانا سیّد ناصر عباس زیدی مدظلہٗ۔
۴۔ حضرت مولانا محمد موسیٰ نجفی مدظلہٗ۔

پھر مدرسہ کی طرف سے آپ کو مزید تعلیم کے لئے نجفِ اشرف بھیج دیا گیا، نجفِ اشرف میں آپ نے مندرجہ ذیل اساتذہ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا:

۱۔ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد علی افغانی مدظلہٗ۔
۲۔ حضرت مولانا شیخ روشن علی ہندی مدظلہٗ۔
۳۔ حضرت مولانا سیّد محمد کاظم نقوی ہندی۔

۴۔ حضرت مولانا سیّد باقر نقوی ہندی مدظلہٗ۔
۵۔ حضرت مولانا آقائی اصفہانی مدظلہٗ۔

نجف اشرف سے واپسی کے بعد مدرسہ مشارع العلوم حیدرآباد (سندھ) میں مدرس رہے اس کے بعد جامعہ امامیہ کراچی تشریف لے گئے۔ وہاں سے علیحدگی کے بعد نارنگ تحصیل چکوال میں کلیتہ النجف کی بنیاد رکھی اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔

آپ کی تصانیف میں "کلمۂ اسلام" حصۂ اوّل و دوم مشہور ہیں۔[1]

آپ کے صاحبزادے سیّد نصیر حسین موسوی دینی مدرسہ میں زیرِ تعلیم ہیں، خداوند عالم آپ کے گھرانے میں تاقیامت علوم اہلِ بیت علیہم السلام کا چرچا جاری رکھے۔

مولانا وصی حیدر بلوچ

فاضلِ عربی

ولدیت: محمد بخش بلوچ
ولادت: ۱۹۴۷ء
سکونت: دارالتبلیغ الاسلامی قم، ایران

مولانا وصی حیدر بلوچ بستی مورانی مضافات کروڑ لعل عیسن تحصیل و ضلع لیّہ میں ۱۹۴۷ء میں پیدا ہوئے، پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخل ہو گئے چھ ماہ تک اس مدرسہ میں مقیم رہے اور پھر دارالعلوم جعفریہ خوشاب چلے گئے تین سال تک وہاں پڑھتے رہے اس کے بعد اہلِ سُنّت (بریلوی) کے مدرسے مدرسہ مظہریہ بندیال تشریف لے گئے جہاں ادب عربی کے لئے مولانا شہباز خان صاحب مدظلہ اور معقولات کے لئے حضرت علّامہ عطا محمد بندیالوی مدظلہٗ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا اور حقیقت یہ ہے کہ مولانا نے اس دورے سے کافی اخذِ فیض کیا، کچھ عرصہ بیالکوٹ

---

[1] مکتوب مولانا موسوی مدظلہٗ، بنام سیّد محمد ثقلین کاظمی۔

پڑھتے رہے، وہاں سے آپ مدرسہ محمدیہ دارالہدیٰ علی پور مظفر گڑھ تشریف لے گئے اور استاذ العلماء حضرت علامہ سید محمد یار شاہ مدظلہ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ یہاں آپ نے شرح جامی، اصولِ فقہ، شرائع الاسلام، شرح لمعہ اور قوانین الاصول کے اسباق پڑھے۔ ۱۹۶۷ء میں آپ مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان تشریف لے گئے۔ فاضلِ عربی کا امتحان اسی مدرسے میں رہ کر پاس کیا اور حضرت علامہ سید گلاب علی شاہ نقوی مدظلہ سے اخذ فیض یہاں سے پھر آپ علی پور حضرت استاذ العلماء کی خدمت میں تشریف لے گئے اور درسِ نظامی کی تکمیل کی۔ پھر آپ جامع المنتظر لاہور تشریف لے گئے اور حضرت مولانا علامہ سید صفدر حسین نجفی کے محضرِ اقدس میں رہ کر رسائل، مکاسب، کفایہ کے اسباق پڑھے۔

یہاں سے فارغ ہونے کے بعد پیلی راجن پور ضلع بہاولپور کے شیعہ مدرسہ میں مدرس ہو گئے ۱۹۷۵ء میں آپ حضرت مولانا علامہ شیخ اختر عباس مدظلہ کے مدرسہ جامعۃ الشیعہ دارالتبلیغ الاسلامی کوٹ ادو تشریف لے آئے اور ۱۹۸۰ء تک وہیں رہے۔ اسی سال آپ قم تشریف لے گئے اور اس وقت وہاں سطحیات کے طالب علم ہیں۔ سطحیات میں آپ کے حسبِ ذیل اساتذہ ہیں:[1]

۱۔ حجۃ الاسلام حضرت مولانا علامہ شیخ اختر عباس فاضلِ عراق مدظلہ۔

۲۔ حجۃ الاسلام حضرت علامہ حرم پناہی مدظلہ۔

۳۔ حجۃ الاسلام حضرت علامہ اعتمادی۔

۴۔ حجۃ الاسلام آقای فخر واجدی۔

امید ہے جب آپ قم سے مراجعت فرمائیں گے تو خدمتِ دین میں حسبِ سابق منہمک ہو جائیں گے۔

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام سید محمد ثقلین کاظمی۔

ولدیت : جناب سیّد علی حیدر نقوی

ولادت : ۳؍جنوری ۱۹۰۳ء

وفات : ۱۷؍جنوری ۱۹۷۴ء

مولانا سیّد ولی حیدر نقوی مرحوم

مدفن : اسلام پارک، خانیوال

مولانا سیّد ولی حیدر نقوی امروہہ ضلع مراد آباد میں پیدا ہوئے، دینی تعلیم کی تکمیل سیّد المدارس امروہہ نورالمدارس امروہہ اور مدرسۂ عالیہ رامپور میں کی۔ ۱۹۱۸ء میں پنجاب یونیورسٹی سے منشی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ کانپور کالج میں عربی، فارسی، اُردو کے استاذ رہے۔ کچھ عرصہ سہارنپور اور میانہ ضلع میرٹھ میں پیش نماز بھی رہے، جھنگ میں شیعہ یتیم خانہ کے مینجر بھی رہے۔

ادبی خدمات :

آپ نے اردو زبان کی بھی خدمت کی اور اس سلسلے میں "سراج المضامین"۔ "مضمون نویسی کے آسان طریقے" وغیرہ کتب تحریر فرمائیں۔

مذہبی خدمات :

آپ نے حقانیتِ مذہب حقہ پر بھی مختلف کتب لکھیں، مثلاً "ایمان کی پہلی کتاب"۔ "مرقع دینیات" "تعقیباتِ پنجگانہ"۔ "ترغیب الصّلوٰۃ" وغیرہ زندگی کے آخری ایام میں ایک کتاب بنام "کتاب الصّحابہ" تحریر فرمائی جو ہنوز زیورِ طباعت سے آراستہ نہیں ہوسکی، امید ہے اُن کے اخلاف اس طرف خصوصی توجہ دیں گے۔

ان کے علاوہ مختلف مذہبی اخبارات میں بے شمار مضامین، نوحے، مرثیے، سوز و سلام اور مناقب لکھے۔ مولانا مرحوم عالم باعمل تھے، آپ کو عربی، فارسی، اُردو پر مکمل عبور حاصل تھا۔

آپ نے ۱۷؍جنوری ۱۹۷۴ء میں داعی اجل کو لبیک کہا۔[1]

---

[1] مکتوب سیّد ذکی حیدر بنام سیّد محمد ثقلین کاظمی۔

مولانا شیخ یعقوب علی توسّلی

فاضلِ نجف

ولدیت : حاجی دیدار علی

ولادت : ۱۹۴۳ء

سکونت : مومن آباد، توسلی روڈ، شارع علمدار، کوئٹہ۔

مولانا شیخ یعقوب علی ۱۹۴۳ء میں پیدا ہوئے اور گیارہ سال کی عمر میں اپنے والدین کے ساتھ عازمِ عراق ہوئے اور بیس سال تک نجفِ اشرف میں علومِ آلِ محمد علیہم السلام حاصل کرتے رہے۔ آپ نے صرف و نحو، منطق، بیان، فقہ، اصول فقہ، حکمت و کلام، فلسفہ تفسیر قرآن، اخلاق تمام فنون انتہائی قابل اساتذہ سے حاصل کئے جن کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں :

۱۔ حضرت مولانا شیخ صدرا مرحوم۔
۲۔ حضرت مولانا شیخ مجتبیٰ لنکرانی۔
۳۔ حضرت آیۃ اللہ شیخ محمد اسحاق فیاّض۔
۴۔ حضرت مولانا شیخ عبّاس قوچانی۔
۵۔ آیت اللہ شیخ جوّاد تبریزی۔
۶۔ حضرت آیۃ اللہ السیّد محمد باقر الصدر رحمۃ اللہ علیہ۔
۷۔ آیت اللہ العظمیٰ سیّد ابو القاسم خوئی دامت برکاتہم العالیہ۔
۸۔ آیت اللہ العظمیٰ حضرت روح اللہ خمینی دامت برکاتہم۔

نجف اشرف سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد گذشتہ ساڑھے چھ سال سے کوئٹہ میں اقامت پذیر ہیں۔ ینگ مسلم شیعہ امام بارگاہ میں امام جماعت ہیں آپ مندرجہ ذیل کتابوں کا درس دیتے ہیں:

۱۔ علم ادب۔
۲۔ شرح لمعہ (جلدین)۔
۳۔ رسائل و مکاسب شیخ انصاری۔

۴۔ کفایۃ الاصول (جلدین).

آپ ہر جمعہ اور ہفتہ کی شب میں تفسیرِ قرآن بیان فرماتے ہیں. بدھ کی شب کو درسِ عقائد دیتے ہیں. جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد نہج البلاغہ کا درس دیتے ہیں. بعد نمازِ جمعہ مؤمنین سے خطاب کرتے ہیں. آپ کوئٹہ ہی میں مجالس محرم الحرام پڑھتے ہیں.

<u>تالیفات:</u>

آپ کی تالیفات حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ شکیاتِ نماز (فارسی).

۲۔ مسئلہ تقلید اور موت (اُردو).

۳۔ شیعہ (اُردو).

۴۔ تجوید القرآن (اُردو).

۵۔ مسئلہ امامت (مخطوط).[1]

---

[1] مکتوب سید ملازم حسین نقوی بنام سید محمد ثقلین کاظمی.

ضمیمه

مولانا سیّد ابوالحسن نقوی قمی

ولدیت : مولانا سیّد منظور حسین مدظلہ

ولادت : ۱۳ر اکتوبر ۱۹۴۳ء

سکونت : خطیب جامع مسجد شیعہ، اسلام پورہ، لاہور

مولانا سیّد ابوالحسن نقوی ۱۳ر اکتوبر ۱۹۴۳ء کو لاہور میں پیدا ہوئے، ۱۹۶۱ء میں میٹرک کرنے کے بعد مدرسہ محمدیہ سرگودھا میں داخل ہو گئے جہاں ایک سال تک رہنے کے بعد مدرسہ محمدیہ دارالہدیٰ علی پور تشریف لے گئے جہاں تین سال تک رہے اس کے بعد جامع المنتظر لاہور تشریف لے آئے یہاں چار سال رہے اس کے بعد حضرت مولانا علامہ سیّد محمد یار شاہ مدظلہم کی خدمت میں پہنچے درس نظامی کی تکمیل کی اور ۱۹۷۰ء میں فاضل عربی کا امتحان پاس کیا، اسی سال او۔ٹی کا امتحان پاس کیا اور عازم قم ہوئے جہاں کامل آٹھ سال تک رہے، ۱۹۷۸ء میں واپس تشریف لائے اور کوئی سوا دو سال تک تنزانیہ میں تبلیغِ اسلام کرتے رہے آجکل شیعہ جامع مسجد اسلام پورہ لاہور میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں اور اس میں کافی حد تک کامیاب ہیں خداوند عالم مزید توفیقات عنایت فرمائے۔ مختلف مدارس میں آپ کے حسبِ ذیل اساتذہ تھے :

۱۔ حجۃ الاسلام آغائے محمد اسمٰعیل مازندانی مدظلہ رئیس دادگاہ۔
۲۔ 〃 〃 〃 غلام علی سخندان مدظلہ۔
۳ 〃 〃 〃 محمد نواب مدظلہ۔
۴ 〃 〃 〃 حرم پناہی مدظلہ۔
۵ 〃 〃 سیّد محمد یار شاہ مدظلہ، علی پور۔
۶ 〃 〃 سیّد صفدر حسین مدرس اعلیٰ جامع المنتظر، لاہور۔
۷ 〃 〃 نذر حسین مدظلہ، مدرس دارالعلوم المحمدیہ سرگودھا۔
۸ 〃 〃 غلام مہدی؟

آپ نے "دعائے ندبہ" کا ترجمہ کیا ہے جو تا حال شائع نہیں ہو سکا۔

ولدیت : سید جعفر شاہؒ

مولانا سید احمد شاہ موسوی نجفی

ولادت : ۱۹۳۰ء

سکونت جامع مسجد شیعہ، گجرات

مولانا سید احمد شاہ موسوی ۱۹۳۰ء کو بمقام ڈورو ضلع بلتستان میں پیدا ہوئے جامع المقدمات وطن ہی میں مولانا سید مہدی شاہ صاحب سے پڑھے، ۱۹۴۵ء میں عازم عراق ہوئے جہاں آٹھ سال رہے وہاں آپکے اساتذہ حسب ذیل تھے :

۱۔ حضرت مولانا شیخ محمد علی مدرس مدظلہ۔

۲۔ حجۃ الاسلام شیخ محمد جواد مدظلہ۔

آج کل شیعہ جامع مسجد گجرات کے خطیب ہیں۔

ولدیت : سید فقیر حسین بخاری

مولانا سیّد اسد رضا بخاری

ولادت : ۱۹۵۶ء

مولانا سید اسد رضا بخاری ۱۹۵۶ء میں فیصل آباد میں پیدا ہوئے ابھی میٹرک کا امتحان نہ دینے پائے تھے کہ اوائل ۱۹۷۳ء میں جامع المنتظر لاہور میں داخل ہو گئے جہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے :

۱۔ مولانا سید صفدر حسین نجفی مدظلہ۔

۲۔ مولانا حافظ سید ریاض حسین نجفی مدظلہ۔

۳۔ مولانا غلام حسین بلوچ مدظلہ۔

۴۔ مولانا سیّد کرامت علی مدظلہ۔

۵۔ مولانا عبد الغفور مدظلہ۔

۱۹۸۰ء میں درس نظامی کی تکمیل کی اور اسی سال عازم قم ہو گئے جہاں آپ نے رسائل و مکاسب تک کتب حسب ذیل اساتذہ سے پڑھیں۔

۱۔ استاذ العلماء حضرت مولانا محمد علی افغانی مدرس مدظلہ۔

۲۔ حضرت مولانا آغائے حیدر نظری۔

۳۔ حضرت مولانا آغائے وحدانی۔

آپ نے "چرا وچگونہ مسلمان شدند" از آیت اللہ سید شیرازی مدظلہ کا ترجمہ کیا اور ایک مقالہ "امام خمینی۔ ایک تاریخ ساز کردار" تحریر کیا۔

آج کل آپ جامعۂ جعفریہ گوجرانوالہ میں مدرس ہیں۔

مولانا امداد حسین علوی

ولدیت : سلطان محمد علوی

سکونت : خطیب شیعہ جامع مسجد تلہ گنگ، ضلع اٹک

مولانا امداد حسین علوی کمڑیال تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک میں پیدا ہوئے، مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ امامیہ مدرسۃ الواعظین کراچی میں داخل ہو گئے جہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ حضرت مولانا علامہ شیخ محمد علی مدظلہ بلتستانی۔

۲۔ " سید شبر علی شاہ نقوی مدظلہ۔

۳۔ " سید سجاد حسین کوہاٹی مدظلہ۔

۴۔ " مرزا احمد عباس مدظلہ، صدر الافاضل۔

۵۔ " سید انیس الحسنین رح۔

۶۔ " سید ظفر حسن امروہی۔

تعلیم سے فراغت کے بعد تبلیغی کاموں میں معروف ہو گئے آجکل آپ شیعہ جامع مسجد تلہ گنگ میں خطیب ہیں[1]

مولانا سید باقر حسین نقوی

فاضل قم

ولدیت : سید علی حسین نقوی

ولادت : ۱۹۴۲ء

سکونت : ۶۶۶۔ امامیہ سٹریٹ عوامی کالونی ٹوبہ ٹیک سنگھ

مولانا سید باقر حسین میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے حضرت مولانا حافظ

[1] بمکتوب مولانا مدظلہ بنام مؤلف

سیف اللہ کی خدمت میں نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ چلے گئے چنانچہ ابتدائی دینی تعلیم یہیں حاصل کی۔ اس کے بعد جامع المنتظر لاہور تشریف لے گئے اور حضرت مولانا صفدر حسین نجفی و حضرت مولانا غلام حسین نجفی مدظلہ سے کسبِ فیض کیا کچھ عرصہ فیصل آباد کے ایک اسکول میں مدرس رہے بعدازاں حوزہ علمیہ قم تشریف لے گئے جہاں آپ نے شرح لمعہ (جلدین) تک تعلیم حاصل کی وہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے۔

۱۔ حجۃ الاسلام آقائے حیدر نظری۔

۲۔ حجۃ الاسلام آقائے قدرت اللہ وحدانی۔

۳۔ آیت اللہ آقائے محسن حرم پناہی۔

آج کل آپ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہیں جہاں ایک مدرسے بنام "الجامعۃ المہدویہ" کی بنیاد رکھی ہے۔

مولانا حافظ تصدق حسین بلوچ

ولدیت : جلال حسین خان

ولادت : ۸ رجون ۱۹۴۱ء

فاضل عربی ایم اے (عربی) ایم اے (اسلامیات) سکونت : خطیب جامع مسجد شیعہ امامیہ کالونی لاہور

مولانا حافظ تصدق حسین ۸ رجون ۱۹۴۱ء کو بمقام چوٹی زیرین تحصیل و ضلع ڈیرہ غازیخان میں پیدا ہوئے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد قرآن پاک حضرت مولانا حافظ قاری احمد یار مدظلہ سے حفظ کیا اور روایت حفص کی سند مولانا حافظ غلام نبی مدظلہ سے حاصل کی اس کے بعد آپ مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخل ہو گئے جہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ حضرت مولانا سید گلاب علی شاہ مدظلہ۔

۲۔ حضرت مولانا سید ساجد علی مدظلہ۔

۳۔ حضرت مولانا مشتاق احمد فاضلپوری۔

۴۔ حضرت مولانا احمد حسین نوری مدظلہ۔

۵۔ حضرت مولانا شیخ محمد حسین مدظلہ۔

۶۔ حضرت مولانا امیر حسین نجفی مدظلہ۔

۷۔ حضرت مولانا سید شبیر علی شاہ مدظلہ۔

۱۹۶۵ء میں فاضلِ عربی کا امتحان پاس کیا، ۱۹۷۰ء میں ایم اے (عربی) کا امتحان پاس کیا اور یونیورسٹی بھر میں اوّل آئے، ۱۹۷۱ء میں ایم۔اے (اسلامیات) کا امتحان پاس کیا اسوقت آپ شیعہ جامع مسجد امامیہ کالونی لاہور کے خطیب ہیں۔ ایک ہائی اسکول کے پرنسپل ہیں[۱]

مولانا مدظلہ ایک اچھے خطیب ہیں، عربی میں انتہائی فاضل شخصیت ہیں، چاہیئے تو یہ تھا کہ نئی پود کو دینی علوم کی طرف زیادہ سے زیادہ راغب کرتے مگر بجانے کیوں ایک ہائی اسکول کھول لیا ہے جبکہ ملک میں اس قسم کے اسکولوں کی کمی نہیں ہے، آپکا پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے کا پروگرام بھی تھا، خدا معلوم کیوں رہ گیا۔

مولانا سید جعفر حسین رضوی

وفات: نومبر ۱۹۸۱ء

مولانا سید جعفر حسین رضوی خطیب امام بارگاہ علی رضا ایم۔اے جناح روڈ کراچی درسِ قرآن و حدیث باقاعدگی سے دیتے تھے۔ نومبر ۱۹۸۱ء میں واصل بحق ہوئے[۲]

مولانا خواجہ حسن بخش

فاضلِ عربی

ولدیت: خواجہ حاجی غلام سرور

ولادت: ۲۰ مئی ۱۹۲۳ء

سکونت: خطیب جامع مسجد سیت پور تحصیل علی پور ضلع منظفر گڑھ

مولانا خواجہ حسن بخش بتاریخ ۲۰ مئی ۱۹۲۳ء بمقام سیت پور تحصیل علی پور ضلع منظفر گڑھ میں پیدا ہوئے ۱۹۳۶ء میں آپ نے مدرسہ باب العلوم ملتان میں داخلہ لیا جہاں آپ نے شرح جامی اور شرائع الاسلام تک کتب پڑھیں۔ اس مدرسے میں آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے:

---

[۱] مکتوب حافظ صاحب مدظلہ بنام مؤلف۔

[۲] رضاکار، دسمبر ۱۹۸۱ء

۱۔ حضرت مولانا سید زین العابدین (م ۱۳۸۴ھ)۔
۲۔ حضرت مولانا شیخ محمد یار (م ۱۹۷۵ء)۔

۱۹۴۲ء میں آپ سلطان المدارس لکھنؤ میں داخل ہوگئے جہاں آپ نے حضرت مولانا محمد عارف اور حضرت مولانا محمد اصغر سے اخذ فیض کیا لیکن آپ یہاں ایک سال سے زائد عرصے تک نہ رہ سکے اور بیماری کی وجہ سے واپس آگئے، شفایاب ہونے پر مدرسہ محمدیہ جلالپور ننگیانہ ضلع سرگودھا میں استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد یار شاہ مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ۱۹۴۶ء میں درس نظامی کی تکمیل کی۔ اسی سال پنجاب یونیورسٹی سے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا، ۱۹۴۷ء میں فاضل فارسی کی سند لی، ۱۹۴۹ء میں آپ ایک اسکول میں مدرس ہوگئے، ۱۹۵۱ء سے جامع مسجد سیت پور میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرماتے رہے اور ساتھ ساتھ مذہبی درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔

۱۹۷۸ء میں آپ کی تحریک پر سیت پور میں مدرسہ بنام مدرسہ انوار الہدیٰ جعفریہ قائم ہوا جہاں آج کل مولانا غلام نبی مدرس ہیں، آپ نے کچھ عرصے محرم کی مجالس سیت پور میں پڑھیں لیکن گذشتہ بیس برس سے آپ استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد یار شاہ کے دولت کدے پر پڑھ رہے ہیں، آپ کو عربی، فارسی اور اُردو پر عبور حاصل ہے۔ آپ کے صاحبزادے مولانا خواجہ سجاد حسین مدظلہ ہیں جو ۱۹۵۲ء میں پیدا ہوئے ۱۹۶۸ء میں میٹرک کیا پھر مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخل ہوگئے، ۱۹۷۲ء میں فاضل عربی کا امتحان پاس کیا، ۱۹۷۲ء میں او۔ ٹی کیا اور آج کل گورنمنٹ ہائی اسکول سیت پور میں عربی کے استاذ ہیں۔

مولانا شیخ حسن مدبری

ولدیت : حاجی حیدر
ولادت : ۱۳۶۲ھ
سکونت : خطیب جامع مسجد امامیہ ۴۲ سول لائنز جہلم

مولانا شیخ حسن مدبری ۱۳۶۲ھ کو بمقام حطو سکردو میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم وطن ہی میں حضرت مولانا شیخ علی مقدس سے حاصل کی۔ ۱۳۸۰ھ میں مدرسہ ہندی نجف اشرف میں داخل ہوگئے، جہاں آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے:

۱۔ استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ شیخ محمد علی افغانی مدظلہ۔

۲۔ حضرت مولانا علامہ شیخ محمد صدرا مدظلہ۔

۳۔ حضرت مولانا علامہ شیخ مرتضیٰ لنکرانی مدظلہ۔

آیت اللہ سید نصر اللہ مستنبط مدظلہ کے درس خارج میں شرکت کی، ۱۳۹۴ھ میں وطن واپس تشریف لے آئے۔ ۱۳۹۸ھ سے جامعہ امامیہ جہلم میں خطابت کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ شام کو آپ قرآنِ پاک ناظرہ اور دینیات کی تعلیم بھی دیتے ہیں [۱]

جامعہ امامیہ میں گیارہ فلیٹس موجود ہیں اس لئے یہاں با سانی دینی مدرسے کا اجراء ہو سکتا ہے۔ مؤمنین جہلم کو چاہیئے کہ اس طرف خاص توجہ دیں۔ یہاں کی انجمن کے خازن جناب مرزا سرفراز علی صاحب یہاں کے دینی ماحول کو ترقی دینے کے لئے کوشاں ہیں۔ خداوند عالم انہیں کامیابی عنایت فرمائے اور ہم سب کا حشر و نشر حضرت محمد و آل محمد علیہم السلام کے ساتھ فرمائے۔ آمین۔

مولانا شیخ حسن نجفی

ولدیت : مولانا شیخ علی

ولادت : ۱۹۵۰ء

سکونت : جامعۃ المومنین سٹلائٹ ٹاؤن۔ راولپنڈی

مولانا شیخ حسن نجفی مدظلہ ۱۹۵۰ء میں بلتستان میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد نجفِ اشرف تشریف لے گئے حضرت آیت اللہ خمینی مدظلہ کے درسِ خارج میں شرکت کی آج کل جامعۃ المومنین راولپنڈی میں مدرس ہیں۔

مولانا سید آغا حسین کاظمی (فاضلِ عربی۔ فارسی)

ولدیت : سید خادم حسین کاظمی

سکونت : پنڈی گھیب ضلع اٹک

مولانا سید آغا حسین کاظمی بستی چراغ شاہ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے آپ نے تمامتر دینی تعلیم دارالعلوم

---

[۱] مولانا مدظلہ کا انٹرویو۔

سرگودھا میں حاصل کی اور یہاں کی آخری سند سلطان الافاضل حاصل کی۔ بعد ازاں فاضل عربی اور فاضل فارسی کے امتحانات پاس کیئے۔

آج کل آپ شیعہ جامع مسجد پنڈی گھیب میں خطیب ہیں اور یہیں گورنمنٹ ہائی اسکول میں عربی کے استاذ بھی ہیں۔

مولانا شیخ حسین نجفی

ولدیت : حاجی حسین

ولادت : ۱۹۴۶ء

سکونت : شیعہ جامع مسجد پھالیہ گجرات

مولانا شیخ حسین ۱۹۴۶ء کو بمقام گول ضلع بلتستان میں پیدا ہوئے ساڑھے پانچ سال تک گول ہی میں مندرجہ ذیل اساتذہ سے تعلیم حاصل کی:

۱۔ مولانا سید عنایت حسین شاہ۔

۲۔ مولانا شیخ غلام علی۔

اس کے بعد نجف اشرف چلے گئے جہاں نو سال تک حسب ذیل اساتذہ سے اخذ فیض کیا:

۱۔ حضرت مولانا علامہ شیخ محمد علی مدرس مدظلہٗ ۲۔ حضرت مولانا علامہ سید علی جوہری افغانی۔

۳۔ حضرت مولانا علامہ شیخ حسن نیشاپوری۔ آجکل شیعہ جامع مسجد پھالیہ میں خطیب ہیں۔

مولانا حشمت علی اعوان

ولدیت : گاموں خان

ولادت : ۱۸۴۰ء

مدفن : جگی نڑالی مندرہ تحصیل گوجرخان، ضلع راولپنڈی

مولانا حشمت علی اعوان ۱۸۴۰ء میں جگی نڑالی نزد مندرہ ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد لوگوں کو مذہب شیعہ کی طرف راغب کیا۔ دن کو آپ درس قرآن دیا کرتے تھے انتہائی فیاض اور دریا دل تھے اس زمانے کے مطابق گھر گھر سے علم بر آمد کروانے کو عام رواج دیا۔ آپ کے اخلاف میں جناب محمد رشید قمر گوجرخان کے معروف وکیل اور اس کتاب کے مؤلف کے انتہائی مخلص ساتھی ہیں۔

مولانا سید خادم حسین نقوی

ولدیت : سید حضور بخش نقوی

ولادت : ۲ اکتوبر ۱۹۴۷ء

سکونت : مدرس حوزہ علمیہ جامعۃ المنتظر ماڈل ٹاؤن لاہور

مولانا سید خادم حسین نقوی میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۶۲ء میں جامعۃ المنتظر لاہور میں داخل ہوئے ۱۹۶۸ء میں فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۶۹ء میں او۔ٹی کا امتحان پاس کیا ۱۹۷۸ء میں قم تشریف لے گئے لاہور اور قم میں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے :

۱۔ مولانا حافظ سید ریاض حسین مدظلہ ۔

۲۔ مولانا سید صفدر حسین مدظلہ ۔

۳۔ حجۃ الاسلام آقائے قدرت اللہ وجدانی مدظلہ ۔

۴۔ حجۃ الاسلام آقائے مصطفےٰ نورانی مدظلہ ۔

۵۔ آیت اللہ آقائے محسن حرم پناہی مدظلہ ۔

آج کل آپ جامعۃ المنتظر لاہور میں درس و تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں ۔

مولانا حافظ خدا بخش رح

مولانا حافظ خدا بخش شکار پور ضلع بلند شہر (یوپی) میں پیدا ہوئے آپ مولانا حافظ کفایت حسینؒ کے عزیز اور ہم درس تھے انتہائی مقدس اور گوشہ نشین بزرگ تھے۔ ۲۶ جنوری ۱۹۷۸ء کو لاہور میں واصل بحق ہوئے۔

مولانا رحم علیؒ

ولدیت : غلام عباس

مدفن : پڈھرار ضلع خوشاب

مولانا رحم علی عالم فاضل اور انتہائی متقی شخصیت تھے۔ ۱۹۷۳ء میں واصل بحق ہوئے، آپ کے دو صاحبزادے مولانا نثار علی خطیب شیعہ مسجد نور پور شاہاں اسلام آباد اور مولانا کلب حسین خطیب شیعہ مسجد چھیاں ہٹیاں راولپنڈی ہیں ۔

لہ ماہنامہ "پیام عمل"، مئی ۱۹۷۸ء

مولانا سُلطان محمّد (فاضل عربی)

ولدیت : غلام محمد
ولادت : ۱۹۵۰ء
سکونت : جنڈ ضلع اٹک

مولانا سلطان محمد ۱۹۵۰ء میں دھبولہ ضلع اٹک میں پیدا ہوئے پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخل ہو گئے۔ آپ کا شمار ذہین طلبہ میں ہوتا تھا۔ استاذ العلماء حضرت مولانا سید گلاب شاہ مدظلہ سے درس نظامی کی تکمیل کی۔ فاضل عربی کا امتحان دیا اور نمایاں کامیابی حاصل کی۔ آج کل آپ جنڈ ضلع اٹک میں خطیب ہیں اور ایک دینی مدرسے میں مدرس ہیں[1]

مولانا شبیہ الحسنین محمّدی

ولدیت : علامہ محمد اعجاز حسن محمدی (م ۱۹۳۲ء)
ولادت : ۱۲ مئی ۱۹۱۷ء
سکونت : ۲۰ ایمپرس روڈ۔ لاہور

مولانا شبیہ الحسنین محمدی ۱۲ مئی ۱۹۱۷ء کو سرسی ضلع مراد آباد میں پیدا ہوئے آپ کا ننھیال سرسی کا ہے جبکہ ددھیال کا تعلق بدایون کے ایک اہم علمی گھرانے سے ہے آپ حضرت محمد بن ابی بکر کی اولاد سے ہیں اسی نسبت سے محمدی کہلاتے ہیں، آپ کا سلسلۂ نسب یوں ہے:

مولانا شبیہ الحسنین محمدی بن علامہ محمد اعجاز حسن بن مولانا محمد جعفر حسن (م ۱۳۳۲ھ) بن مولانا الطاف علی بن مولانا عبد النبی بن عبد الواحد بن ابو تراب بن عبد اللطیف بن عبد الستار بن عبد الوہاب بن فضل اللہ بن مولانا دانیال بن عبد اللطیف بن صدر الدین معروف بہ صدر جہاں بن دیوان انشا حمید الدین بن بدر الدین بن شرف الدین بن احمد بن عثمان بن عمر بن محمود بن علی مدنی بن محمد ثانی بن قاسم بن محمد بن ابوبکر بن ابو قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب دوم بن سعد بن تیم بن مرۃ، انہی مرّہ کے ایک بیٹے کلاب تھے جن کی چھٹی پشت میں سید ولدِ آدم وجہ تخلیقِ کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔

---

[1] مکتوب مولانا محمد یوسف نسیم بنام مؤلف۔

آپ نے ابتدائی دینی تعلیم سید المدارس امروہہ میں حاصل کی، جہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے؛

۱۔ مولانا سید محمد امروہی۔

۲۔ مولانا باقر حسین۔

۳۔ منشی مبارک حسین۔

اس کے بعد آپ مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ میں داخل ہو گئے جہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے؛

۱۔ علامہ سید محمد قاسم مدظلہٗ مدرس اعلیٰ سلطان المدارس، خیرپور سندھ۔

۲۔ علامہ ڈاکٹر سید مجتبیٰ حسن کامونپوری۔

۳۔ حضرت مولانا علامہ محمد اعجاز حسن محمدی۔

۴۔ سید العلما حضرت مولانا علامہ سید علی نقی مدظلہ۔

۵۔ حضرت مولانا سید ابو الحسن۔

۶۔ مفتی اعظم حضرت مولانا سید احمد علی۔

۷۔ حضرت مولانا مفتی محمد علی۔

آپ نے فاضل عربی کا امتحان لکھنؤ یونیورسٹی سے پاس کیا۔ ۱۹۳۶ء میں حضرت مولانا سید محمد سبطین (م ۱۹۴۷ء) کی خدمت میں لدھیانہ تشریف لے گئے جہاں آپ ماہنامہ "البرہان" کے ایڈیٹر مقرر ہوئے اور مولانا مرحوم سے ایک طویل عرصے تک تفسیر، حدیث، فلسفہ، منطق پڑھتے رہے آپ کی ادارت میں وہاں سے ایک ہفت روزہ "صداقت" بھی نکلا۔

ساتھ ساتھ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے فاضل فارسی اور میٹرک کا امتحان بھی پاس کیا۔ سیاست میں عملاً حصہ لینا شروع کیا۔ مسلم لیگ آپ کی پسندیدہ جماعت تھی، برصغیر کا شاید ہی کوئی ایسا حصہ ہوگا جہاں آپ نے مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے پاکستان کے لئے تقاریر نہ کی ہوں، کچھ عرصے کے لئے آپ مولانا عزیز احمد خان کی دعوت پر بریلی چلے گئے۔

پاکستان بننے کے بعد آپ خیرپور آ گئے جہاں آپ نے مدرسہ سلطان المدارس کی بنیاد رکھی اور اس کے لئے اپنا

وسیع و عریض مکان بھی دے دیا جامعہ امامیہ کراچی اور مدرسۃ الواعظین لاہور کے قیام میں بھرپور حصّہ لیا۔

۱۹۷۶ء میں جب بعض نزاعی مسائل کی وجہ سے بعض علماء میں تلخی واقع ہوگئی تھی آپ کی تحریک پر جھنگ میں ایک اجلاس بلایا گیا جہاں طے پایا کہ آئندہ علماء ان مسائل کی وجہ سے ایک دوسرے پر تنقید نہیں کریں گے۔ حضرت مولانا محمدی مدظلہم کا بیان ہے کہ حضرت مولانا محمد حسین نجفی مدظلہ اور حضرت مولانا مرزا یوسف حسین مدظلہ آج تک اس معاہدے کے پابند ہیں۔

آپ نے اکثر قومی تحاریک میں حصّہ لیا آج کل آپ مرکزی رویت ہلال کمیٹی اور پنجاب زکوٰۃ کونسل کے ممبر ہیں آپ کی تصانیف حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ پنڈت جواہر لال نہرو کا مذہب [1]

۲۔ تعزیراتِ اسلام۔

اس کتاب کے مؤلف کے حضرت مولانا مدظلہ سے انتہائی قریبی تعلقات ہیں۔

اس ملک میں آپ کے پاس صرف ایک کچا مکان ہے نہ کوئی پلاٹ ہے نہ مربع۔ آپ ان علماء میں سے ہیں جنہوں نے "تجارت خونِ حسین" کو کبھی پسند نہیں کیا۔

صدرِ اسلام سے لے کر اب تک آپ کے خاندان میں کوئی نہ کوئی عالم ضرور رہا ہے اس وقت بھی آپ کے دو صاحبزادے یعنی مولانا ندر الحسنین محمدی اور مولانا فخر الحسنین محمدی عالمِ دین ہیں۔ اللہ جزائے خیر دے۔

مولانا سیّد شیر علی شاہؒ

وفات: ۲۸ اپریل ۱۹۷۴ء

مولانا سیّد شیر علی شاہ امام جمعہ و جماعت حیدریہ ٹرسٹ رحیم یار خان ۲۸ اپریل ۱۹۷۴ء کو انتقال فرما گئے۔ نمازِ جنازہ آپ کے فرزند اکبر مولانا سیّد ذوالفقار حسین بخاری نے پڑھائی۔ عزاخانہ حیدریہ ٹرسٹ میں آپ کو سپردِ خاک کیا گیا [2]

---

[1] مکتوب مولانا مدظلہ بنام مؤلف۔ [2] "المنتظر"، لاہور، ۲۰ جون ۱۹۷۴ء۔

مولانا عالم حسینؒ

وفات : ۱۸ر جون ۱۹۷۴ء

مولانا عالم حسین خطیب گلگشت کالونی ملتان کا ۱۸ر جون ۱۹۷۴ء کو انتقال ہوا۔[1]

مولانا عبدالغفور جعفری

ولدیت : علی محمد کشمیری

ولادت : ۱۹۲۱ء

سکونت : مدرس جامعہ امامیہ کربلا گامے شاہ، لاہور

مولانا عبدالغفور جعفری ۱۹۲۱ء کو وزیر آباد میں پیدا ہوئے پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۴۰ء میں مدرسہ باب العلوم نوگاواں میں داخل ہوئے جہاں حضرت مولانا علامہ مفتی جعفر حسین مدظلہ اور حضرت مولانا سید تراب علی سے اخذ فیض کیا اس کے بعد مدرسہ جعفریہ گوجرانوالہ تشریف لے آئے جہاں حضرت مولانا مفتی جعفر حسین مدظلہ اور حضرت مولانا محمد شریفؒ سے اخذ فیض کیا۔ بعدازاں حضرت مولانا محمد یار شاہ مدظلہ سے اخذ فیض کیا، پھر مدرسہ ناصریہ جونپور تشریف لے گئے اور حضرت مولانا علامہ محسن نوابؒ سے علوم آلِ محمد علیہم السلام کی خوشہ چینی کی۔ ۱۹۴۵ء میں عالم کا امتحان پاس کیا اور پھر سلطان المدارس لکھنؤ میں داخل ہوگئے، اسی دوران حضرت مولانا علامہ سید علی نقی مدظلہ سے کتاب التجارت شرائع الاسلام اور متنبی کے اسباق حاصل کئے، ۱۹۵۷ء میں آپ جامعہ امامیہ لاہور میں مدرس ہوگئے اس کے بعد اٹھارہ سال تک جامع المنتظر لاہور میں علوم اہلبیت علیہم السلام کو عام کیا آجکل جامعہ امامیہ لاہور میں مدرس ہیں۔ مندرجہ بالا اساتذہ کے علاوہ مولانا حکیم عبدالرشید وزیر آبادی، مولانا محمد رمضان فاضل سندھی اور حضرت مولانا شریف اللہ خان لاہوری سے بھی مختلف فنون کی کتب پڑھیں۔ قرأت و تجوید (روایت حفص) کی اجازت جناب قاری عبدالستار سے حاصل کی۔

حضرت مولانا مدظلہم مختلف علوم و فنون میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔

---

[1] "رضا کار"، یکم جولائی ۱۹۷۴ء۔

مولانا سیّد علی حسینی

ولدیت : سید سلطان شاہ

ولادت : ۱۹۱۰ء

سکونت : اسکردو

مولانا سید علی حسینی ۱۹۱۰ء کے لگ بھگ اسکردو میں پیدا ہوئے تمام تر دینی تعلیم اسکردو ہی میں حاصل کی آپ کے اساتذہ میں مولانا شیخ محمد جواد ناصر الاسلام قابلِ ذکر ہیں آجکل آپ اسکردو کی مسجد میں خطیب ہیں۔

مولانا حافظ سید غلام عباس

مولانا حافظ سید غلام عباس نقویؒ صدر مجلس علماء بہاولپور ڈویژن نے ۲۴ ستمبر ۱۹۷۸ء بہاولپور میں وفات پائی۔[۱]

مولانا غلام عباس

فاضلِ عربی

ولدیت : اللہ دتہ

ولادت : ۵ اپریل ۱۹۵۶ء

سکونت : بھنڈر، جنڈ، تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک

مولانا غلام عباس ۵ اپریل ۱۹۵۶ء کو جنڈ تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک کے ایک نواحی گاؤں "بھنڈر" میں پیدا ہوئے۔ مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۷۰ء میں مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخل ہوگئے۔ ۱۹۷۸ء میں فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔ آجکل ایک گورنمنٹ اسکول میں عربی کے استاذ ہیں۔[۲]

---

[۱] رضاکار، ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۸ء۔

[۲] مکتوب مولانا مدظلہ بنام مؤلف

مولانا غلام محمد زرداری

ولدیت : چینسر خان

ولادت : ۱۹۳۲ء

مولانا غلام محمد زرداری ۱۹۳۲ء میں سانگھڑ ضلع نواب شاہ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے چچا مولانا رانجھا سے حاصل کی، میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخل ہوگئے جہاں آپ نے حسبِ ذیل اساتذہ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا:

۱۔ حضرت مولانا علامہ سید گلاب علی شاہ مدظلہ۔

۲۔ حضرت مولانا علامہ سید ساجد علی نقوی مدظلہ۔

۳۔ حضرت مولانا سید شیر علی شاہ مدظلہ۔

درسِ نظامی کی تکمیل آپ نے اسی مدرسے سے کی۔ سند فراغ حاصل کرنے کے بعد آپ مختلف مقامات پر خطبۂ جمعہ ارشاد فرماتے رہے آج کل اپنے گاؤں میں اصلاح و ارشاد کی طرف متوجہ ہیں، حضرت مولانا مدظلہ انتہائی مخلص، قاطع شرک و بدعت اور حامی توحید و سُنّت ہیں۔

مولانا فضل حسین

ولدیت : گل حسین

ولادت : ۹ر اکتوبر ۱۹۵۶ء

فاضلِ عربی

سکونت : جھمٹ تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک

مولانا فضل حسین ۹ر اکتوبر ۱۹۵۶ء میں جھمٹ تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک میں پیدا ہوئے پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۶۹ء میں مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخل ہوگئے اس مدرسے میں آپ کے اساتذہ حسبِ ذیل تھے:

۱۔ حضرت مولانا سید گلاب علی نقوی مدظلہ۔

۲۔ حضرت مولانا سید شبیر علی نقوی مدظلہ۔

۳۔ حضرت مولانا سید ساجد علی نقوی مدظلہ۔

۴۔ حضرت مولانا سید سکندر علی شاہ مدظلہ۔

۱۹۷۰ء میں آپ نے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا، آج کل ایک سرکاری اسکول میں عربی کے استاذ ہیں [1]

مولانا سید قائم علی فانی

ولدیت : سید تفضل حسین

ولادت : ۱۹۰۵ء

وفات : دسمبر ۱۹۸۳ء ۔ لاہور

مولانا سید قائم علی فانی ۱۹۰۵ء کو بمقام جارچہ ضلع بلند شہر (یو۔پی) میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۱۸ء میں مدرسہ منصبیہ میرٹھ میں داخل ہو گئے جہاں ۱۹۴۵ء تک مختلف علوم و فنون میں مہارت حاصل کی آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے :

۱۔ حضرت مولانا مفتی احمد علیؒ
۲۔ حضرت مولانا حاجی جلال الدین حیدرؒ۔
۳۔ حضرت مولانا محمد قاسم مدظلہ۔
۴۔ حضرت مولانا سید قمر الزمانؒ۔
۵۔ حضرت مولانا بدرالاسلامؒ

۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۲ء تک جامع مسجد شیعہ کرشن نگر لاہور میں خطیب رہے ساتھ ہی ساتھ اے۔جی آفس میں ملازم رہے جہاں سے ۱۹۷۸ء میں ریٹائر ہوئے۔ مدح اہلبیت اطہار علیہم السلام میں آپ کے سینکڑوں سے متجاوز قصائد ہیں۔

مولانا کلب حسین

ولدیت : مولانا رحم علیؒ

سکونت : مسجد حیدریہ چٹیاں ہٹیاں۔ راولپنڈی

مولانا کلب حسین ابتدائی اسکول کی تعلیم اور دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۶۲ء میں جامعۃ المؤمنین ملتان

---

[1] مکتوب مولانا محمد مرید مدظلہ بنام مؤلف۔

ٹاؤن راولپنڈی میں داخل ہو گئے جہاں مولانا سید حامد علی شاہ مدظلہ کے سامنے زانوے ادب تہہ کیا۔ آج کل مسجد حیدریہ چھپاں ہٹیاں راولپنڈی میں پیش نماز ہیں۔

ولدیت : سید نادر علی شاہ

ولادت : ۱۹۲۸ء

مولانا سید محبوب علی شاہ

سکونت : خطیب جامع مسجد شیعہ ملھووالی تحصیل پنڈی گھیب، ضلع اٹک۔

مولانا سید محبوب علی شاہ ۱۹۲۸ء کے لگ بھگ ملھوالی میں پیدا ہوئے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخل ہو گئے، استاذ العلماء حضرت مولانا سید گلاب شاہ مدظلہ سے درس نظامی کی تکمیل کی، ۱۹۵۸ء سے تا حال ملھوالی میں خطیب ہیں آپ بہترین عالم اور شعلہ بیان مقرر ہیں[1]

ولدیت : مولانا حسن علیؒ

مولانا محمد افضلؒ

وفات : ۲۶ر اگست ۱۹۴۴ء

مدفن : پاراچنار

مولانا محمد افضل جو پاراچنار کرم ایجنسی کے عالم فاضل علماء میں سے تھے، ۲۶ر اگست ۱۹۴۴ء کو کرم ایجنسی صوبہ سرحد میں واصل بحق ہوئے[2]

ولدیت : دلیل خان

ولادت : ۱۹۵۲ء

مولانا محمد ایوب خان (فاضل عربی)

سکونت : دھبولہ، ضلع اٹک

مولانا محمد ایوب خان ۱۹۵۲ء میں بمقام دھبولہ ضلع اٹک میں پیدا ہوئے میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے

[1] مکتوب مولانا محمد یوسف نسیم بنام مؤلف۔
[2] سید حسین عارف نقوی، تذکرہ علمائے امامیہ، ص ۲۷۱۔

کے بعد دارالعلوم جعفریہ خوشاب میں داخل ہو گئے جہاں آپ نے حضرت مولانا علامہ اعجاز حسین نجفی مدظلہٗ اور حضرت مولانا شیخ محمد حسین آف ڈھ سے اخذ فیض کیا۔ فاضل عربی کی سند حاصل کرنے کے بعد محکمۂ تعلیم کے ساتھ منسلک ہو گئے۔[1]

مولانا سید محمد عباس نقوی

ولادت : دسمبر ۱۹۴۲ء
سکونت : مدرس جامع المنتظر ماڈل ٹاؤن ایچ بلاک، لاہور

مولانا سید محمد عباس نقوی دسمبر ۱۹۴۲ء کو بمقام چک ۵۹ سرگودھا میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم لوشنوکا ضلع سرگودھا میں حاصل کی اس کے بعد آپ کا خاندان ضلع نواب شاہ سندھ میں منتقل ہو گیا آپ بھی وہاں تشریف لے گئے۔ ۵۔ جنوری ۱۹۵۶ء کو مدرسہ محمدیہ جلالپور میں داخل ہو گئے جہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ سید محمد یار شاہ نجفی مدظلہ۔

۲۔ حضرت مولانا علامہ غلام جعفر مدظلہٗ۔

۳۔ حضرت مولانا سید خادم حسین مدظلہ۔

۱۹۶۳ء میں والد مرحوم کی رحلت کی وجہ سے تعلیم کو خیر باد کہنا پڑا اس کے کوئی نو ماہ بعد آپ دارالعلوم جعفریہ خوشاب میں داخل ہو گئے جہاں استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ سید محمد یار شاہ نجفی سے اخذ فیض کیا جب حضرت استاذ العلماء اپنے وطن مالوف تشریف لے گئے تو آپ بھی ان کے ہمراہ علی پور چلے گئے لیکن تھوڑے ہی عرصے کے بعد آپ جامع المنتظر لاہور میں داخل ہو گئے جہاں شیخ الجامعہ حضرت مولانا شیخ اختر عباس نجفی مدظلہٗ اور حضرت مولانا علامہ سید صفدر حسین نجفی مدظلہ سے اخذ فیض کیا۔ بعد ازاں جناب میر اسد اللہ امرتسری اور جناب سید فقیر حسین ایڈووکیٹ کے اصرار پر آپ جولائی ۱۹۶۴ء کو جامعۃ المعصومین سدھو پورہ، فیصل آباد تشریف لے آئے اور ساتھ ساتھ مسجد جعفریہ حسین پورہ فیصل آباد میں خطبۂ جمعہ

---

[1] مکتوب مولانا محمد یوسف نسیم بنام مؤلف۔

ارشاد فرمانے لگے۔ ۱۹۷۱ء کے اوائل میں جامعہ امامیہ لاہور تشریف لے آئے ۱۵۔ اگست ۱۹۷۸ء تک رہے ۱۹۷۶ء میں حج بیت اللہ کیا، ۱۹۷۸ء میں جامع المنتظر لاہور تشریف لے آئے کچھ عرصے آپ قم میں بھی تعلیم حاصل کرتے رہے آج کل جامع المنتظر لاہور میں مدرس ہیں اور امامیہ مسجد لوکو شیڈ لاہور میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں۔[۱]

مولانا ایک اچھے خطیب اور قومی کارکن ہیں آج کل وفاق علماء شیعہ پاکستان کے نائب سیکرٹری ہیں۔

مولانا شیخ محمد علی محسن فاضل عربی

ولدیت : حاجی دلاور

ولادت : ۱۹۵۸ء

سکونت : احمد پور شرقیہ

مولانا شیخ محمد علی محسن ۱۹۵۸ء میں کرم آباد ضلع خیرپور سندھ کے ایک سنّی گھرانے میں پیدا ہوئے آپ کے بھائی جناب تاج محمد شیخ اپنی تحقیق سے شیعہ ہو گئے جس کی وجہ سے آپ کا پورا گھرانہ شیعہ ہو گیا آپ ۱۹۷۱ء میں سلطان المدارس خیرپور میں داخل ہو گئے جہاں چھ سال تک پڑھتے رہے وہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ حضرت مولانا سید محمد قاسم زیدی مدظلہ۔

۲۔ حضرت مولانا نیاز حسین بلوچ مدظلہ۔

۳۔ حضرت مولانا سید اظہار الحسنین مدظلہ۔

اس کے بعد آپ نے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا، ۱۹۷۹ء میں مدرسۃ الواعظین لاہور کی مبلّغ کلاس میں داخل ہو گئے جہاں تین سال تک رہ کر آپ نے نصاب کی تکمیل کی آپ کی کوشش سے آپ کے ننھیالی رشتہ دار شیعہ ہو چکے ہیں۔

---

[۱] مکتوب مولانا مدظلہ، بنام مؤلف۔

مولانا محمد منظر الحق

ولدیت : فضل حق

ولادت : یکم دسمبر ۱۹۴۱ء

سکونت : چک ۵۰۹/EB ڈلن بنگلہ بوریوالہ ضلع وہاڑی

مولانا محمد منظر الحق یکم دسمبر ۱۹۴۱ء کو بمقام ریاست فرید کوٹ دیوبندی مکتب فکر کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے آپ نے عربی علوم کی تعلیم مدرسہ قاسم العلوم ملتان سے حاصل کی۔ یکم اگست ۱۹۶۳ء کو اپنی تحقیق سے شیعہ ہونے کا اعلان کیا کچھ عرصے مدرسہ کاظمیہ پھلڑاں میں مدرس بھی رہے۔ آپ نے بعض کتابیں بھی لکھی ہیں۔ آپ ملک کے اچھے خطیبوں میں سے ہیں۔ تقاریر زیادہ تر متنازعہ فیہ مسائل پر ہوتی ہیں آپ نے بعض مناظروں میں شرکت کی ہے۔

مولانا سید محمد ھادی الحسینی المنطقی نجفی

ولدیت : سید حسین شاہ

ولادت : ۱۹۵۱ء

سکونت : مدرسہ عباسیہ عباس آباد، قمراہ اسکردو

مولانا سید محمد ہادی الحسینی ۱۹۵۱ء میں اسکردو میں پیدا ہوئے، ۱۹۶۵ء میں عازم نجف اشرف ہوئے جہاں آٹھ سال تک دینی تعلیم حاصل کرتے رہے وہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ حضرت آیت اللہ محمد غدیری مدظلہ۔

۲۔ حضرت مولانا علامہ شیخ محمد منتظری شہیدؒ۔

۳۔ حضرت مولانا علامہ شیخ حسن کردلی۔

۱۹۷۳ء میں شام تشریف لے گئے جہاں تین سال تک تعلیم حاصل کرتے رہے وہاں آپ کے قابل ذکر اساتذہ میں حضرت مولانا علامہ سید احمد الواحدی ہیں بعد ازاں دو سال تک لبنان میں تبلیغ فرماتے رہے۔ وطن واپسی پر آجکل مدرسہ عباسیہ میں مدرس ہیں۔

مولانا محمد یعقوب

ولدیت : غلام محمدؒ
ولادت : ۱۹۴۳ء
سکونت : دھبولہ تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک

مولانا محمد یعقوب ۱۹۴۳ء میں دھبولہ میں پیدا ہوئے پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخل ہو گئے جہاں اُستاذ العلماء حضرت مولانا سیّد گلاب شاہ مدظلہ سے درسِ نظامی کی تکمیل کی جنڈ اور شہباز پور تحصیل پنڈی گھیب میں خطیب بھی رہے آج کل اپنے گاؤں میں بچوں کو دینیات اور قرآن تک کی تعلیم دے رہے ہیں [1]

مولانا محمد یوسف نسیم (فاضل عربی)

ولدیت : محمد جی اعوان
ولادت : یکم جون ۱۹۴۷ء
سکونت : دھبولہ تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک

مولانا محمد یوسف نسیم یکم جون ۱۹۴۷ء کو بمقام دھبولہ پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم حضرت مولانا سیّد محبوب علی شاہ مدظلہ سے حاصل کی اس کے بعد مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخل ہو گئے جہاں استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ سیّد گلاب شاہ مدظلہ اور حضرت مولانا احمد حسین نوری مدظلہ سے اخذ فیض کیا۔ اس کے بعد جامعۃ الثقلین ٹرنک بازار راولپنڈی آ گئے جہاں مولانا نوری اور حضرت مولانا محمد حسن مدظلہ سے اخذ فیض کیا۔ ۱۹۶۷ء میں فاضل عربی کا امتحان پاس کیا ساتھ ساتھ میٹرک کا امتحان بھی پاس کیا۔

آپ ۱۹۶۸ء میں محکمۂ تعلیم کے ساتھ منسلک ہو گئے اور صوبہ سرحد کے مختلف مقامات پر رہے آج کل آپ شیعہ جامع مسجد دھبولہ میں خطیب ہیں۔ قرآن پاک و دینیات کی تعلیم دے رہے ہیں۔[2] خداوند عالم مزید توفیقات عنایت فرمائے۔

---

[1] مکتوب مولانا محمد یوسف نسیم بنام مؤلف۔
[2] مکتوب مولانا مدظلہ بنام مؤلف۔

مولانا شیخ منظر حسین نجفی

ولدیت : مولیٰ داد

ولادت : ۲۶ نومبر ۱۹۲۶ء

سکونت : امام بارگاہ یادگار حسین سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

مولانا شیخ منظر حسین ۲۶ نومبر ۱۹۲۶ء کو پکھیالہ ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے. منشی فاضل، ادیب فاضل اور مولوی فاضل کرنے کے بعد ۱۹۶۰ء میں نجفِ اشرف چلے گئے، وہاں آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے:

۱۔ حضرت علامہ شیخ محمد تقی آلِ راضی.

۲۔ حضرت علامہ سید جواد تبریزی.

۳۔ حضرت علامہ شیخ محمد راستی.

۴۔ آیت اللہ سید باقر الصدرؒ.

۵۔ آیت اللہ سید محسن الحکیم رہ

۶۔ آیت اللہ سید ابوالقاسم خوئی مدظلہ.

۷۔ آیت اللہ سید روح اللہ خمینی مدظلہ.

نجفِ اشرف میں آپ اُردو، انگریزی کے مترجم بھی رہے مختلف کتابوں کے انگریزی اور اُردو میں تراجم بھی کئے افریقی طلباء کو انگریزی میں عقائد کا درس بھی دیتے رہے. وزارت اوقاف کی طرف سے جو انگریزی اسکول تھے اُن میں درس و تدریس کا کام بھی جاری رکھا.

۱۹۷۴ء میں نجفِ اشرف سے قم چلے گئے، ۱۹۷۷ء سے ۱۹۷۹ء تک کویت میں دینی تعلیم دیتے رہے، وہاں "نصاب تعلیم" نامی کتاب بھی لکھی، ۱۹۸۰ء سے مرکز تحقیقاتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام تبلیغی کام کر رہے ہیں. آج کل مسجد و امام بارگاہ یادگار حسین میں خطیب ہیں.

مولانا سید منظور حسین

ولدیت : حاجی سید غلام مرتضیٰ

ولادت : ۱۹۰۳ء

سکونت : خطیب جامع مسجد شیعہ علی پور ضلع مظفر گڑھ

مولانا سید منظور حسین ۱۹۰۳ء میں اشاعور ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے بی اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ملازم ہو گئے تمامتر دینی تعلیم حضرت مولانا علامہ سید علی الحائریؒ سے حاصل کی اور کامل بیس سال تک جامع حائری دسن پورہ لاہور میں فی سبیل اللہ دینی خدمات سرانجام دیں۔ آپ مختلف کتب کے مصنف ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں۔

۱۔ زینۃ العابدین۔
۲۔ ذخیرۃ الحسنات فی بیان الصدقات مع اضافہ خمس و زکوٰۃ۔
۳۔ حاشیہ تحفۃ العوام۔
۴۔ آداب الحرمین۔

آج کل شیعہ جامع مسجد علی پور ضلع مظفر گڑھ میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں۔

مولانا سید مہدی حسن شمس

وفات : ۲۸ نومبر ۱۹۷۵ء

مولانا سید مہدی حسن شمس ساکن قصور نے شیعت کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا، ۲۸ نومبر ۱۹۷۵ء کو واصل بحق ہوئے۔[۱]

مولانا سید میر حسن گلؒ

آپ موضع حسن خیل کچی ضلع کوہاٹ کے رہنے والے تھے تمام تر دینی تعلیم اپنے بزرگوں سے حاصل کی ایک ایک جید عالم تھے آپ کے وعظ میں بہت اثر تھا، اسی برس کی عمر پائی۔[۲]

---
[۱] رضاکار، ۱۶ مارچ ۱۹۷۶ء۔ [۲] سرگند علی رمزی، ماہنامہ پیام عمل، ستمبر ۱۹۷۸ء، لاہور۔

مولانا میر کرم علی خان

ولدیت : میر صوبیدار خان شہیدؒ

ولادت : ۱۱۸۰ھ

وفات : ۱۲ جمادی الثانی ۱۲۴۴ھ

مدفن : حیدر آباد

مولانا میر کرم علی خانؒ ۱۱۸۰ھ میں پیدا ہوئے، ۱۲۰۶ھ میں دینی تعلیم حاصل کی، قرآن پاک حفظ کیا، کرم تخلص تھا۔ فارسی کلام کا قلمی نسخہ "دیوان کرم" موجود ہے۔ اردو میں بھی شعر کہتے تھے۔

۱۲ رجمادی الثانی ۱۲۴۴ھ میں وفات پائی "باغ ارم" مادۂ تاریخ ہے۔ حیدر آباد میں دفن ہوئے۔[۱]

مولانا سید نجم الحسن حسینی نجفی

ولدیت : مولانا سید علی مدظلہ۔

ولادت : ۱۹۴۱ء

سکونت : شیعہ جامع مسجد، گوجرانوالہ

مولانا سید نجم الحسن حسینی ۱۹۴۱ء کو اسکردو بلتستان کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد حضرت مولانا سید علی مدظلہ سے حاصل کی، ۱۹۵۵ء میں عازمِ نجفِ اشرف ہوئے جہاں نو سال تک قیام رہا وہاں آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے:

۱۔ حضرت مولانا شیخ محمد علی افغانی مدظلہ۔

۲۔ حضرت مولانا شیخ علی مدرس بلتستانی مدظلہ۔

۳۔ حضرت مولانا شیخ مجتبیٰ لنکرانی مدظلہ۔

۴۔ حضرت مولانا شیخ احمد حسینی بلتستانی مدظلہ۔

۱۹۶۴ء میں وطن واپس آئے ۱۹۶۹ء سے تادمِ تحریر شیعہ جامع مسجد گوجرانوالہ میں خطیب ہیں۔

---

[۱] نبی بخش خان بلوچ ڈاکٹر "سندھ میں اردو شاعری" ص ۱۰۲۔

ولدیت : غلام محمد

ولادت : ۱۹۵۳ء

مولانا نسیم عباس (فاضل عربی)

سکونت : ملھووالی، تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک

مولانا نسیم عباس ۱۹۵۳ء کو ملھوالی میں پیدا ہوئے میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخل ہو گئے اور استاذ العلماء حضرت مولانا سید گلاب شاہ مدظلہ سے اخذ فیض کیا تعلیم کی تکمیل کے بعد محکمۂ تعلیم کے ساتھ منسلک ہو گئے۔[1]

ولدیت : فتح محمد

ولادت : ۱۹۴۶ء

مولانا نور زمان (فاضل عربی)

سکونت : ملھوالی تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک

مولانا نورالزمان ۱۹۴۶ء میں ملھوالی میں پیدا ہوئے میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخل ہو گئے جہاں استاذ العلماء حضرت مولانا سید گلاب شاہ مدظلہ سے اخذ فیض کیا۔ فاضل عربی کا امتحان پاس کرنے کے بعد محکمۂ تعلیم کے ساتھ منسلک ہو گئے۔[2]

ولدیت : سید لال شاہ شیرازی

ولادت : ۵ رمئی ۱۹۴۴ء

مولانا سید ولایت حسین شیرازی

سکونت : خطیب جامع مسجد شیعہ سیدانوالہ تحصیل پنڈدادنخان ضلع جہلم۔

مولانا سید ولایت حسین شیرازی ۵ رمئی ۱۹۴۴ء کو بمقام کوٹ حاکم خان تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۴ء میں میٹرک پاس کرنے کے بعد دارالعلوم جعفریہ خوشاب میں داخل ہو گئے جہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

---

[1] مکتوب مولانا محمد یوسف نسیم بنام مؤلف۔

[2] ایضاً۔

۱۔ حضرت مولانا شیخ محمد حسین مدظلہ، حال مدرس اعلیٰ جامعۃ المعصومین فیصل آباد
۲۔ حضرت مولانا منور حسین مدظلہ۔
۳۔ حضرت مولانا غلام حسن مدظلہ۔

درس نظامی کی تکمیل کے بعد ۱۹۶۹ء میں فاضل عربی کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا آجکل آپ سید انوالہ میں خطیب ہیں۔ آپ نے ملک کے مختلف حصوں میں مجالس پڑھی ہیں۔

مولانا مدظلہ بہترین مقرر بے لوث عالم دین ہیں۔ دینی کام بڑے خلوص سے کرتے ہیں۔[1]

مولانا وزیر حیدر فاضل عراق

مولانا وزیر حیدر ۱۹۲۵ء میں بستی باغوں کوٹ سمابہ ضلع رحیم یار خان میں پیدا ہوئے، مختلف مدارس میں آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے:

۱۔ حضرت مولانا سید غلام عباس۔
۲۔ حضرت مولانا سید آغا محسنؒ۔
۳۔ حضرت مولانا سید شرف حسینؒ۔
۴۔ حضرت مولانا سید ضمیر الحسن مدظلہ۔
۵۔ حضرت مولانا سید محمد بار شاہ مدظلہ۔
۶۔ حضرت مولانا حسین بخش جاڑا مدظلہ۔
۷۔ حضرت مولانا شیخ محمد یارؒ۔
۸۔ حضرت مولانا سید زین العابدینؒ۔
۹۔ حضرت مولانا غلام محمد جوئیہ

---

[1] مکتوب مولانا سید مختار حسین کاظمی بنام مؤلف۔

۱۰۔ استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد باقر نقویؒ

فاضل عربی کا امتحان پاس کرنے کے بعد نجف اشرف تشریف لے گئے جہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ آیت اللہ سید جواد تبریزی۔
۲۔ حجۃ الاسلام علامہ شیخ جوادی۔
۳۔ استاذ العلماء حضرت مولانا محمد علی افغانی مدظلہ۔
۴۔ آیت اللہ زنجانیؒ۔
۵۔ آیت اللہ سید محسن الحکیمؒ۔
۶۔ آیت اللہ سید ابوالقاسم خوئی مدظلہ۔
۷۔ آیت اللہ روح اللہ خمینی مدظلہ۔

آپ کچھ عرصے مدرسہ باب العلوم ملتان کے مدرس اعلیٰ بھی رہے، کوٹ سمابہ میں حضرت مولانا محمد اسمٰعیلؒ اور مولانا محمد صدیق اہلحدیث کے درمیان جو مناظرہ ہوا تھا، مولانا اس میں حضرت مبلغ اعظم کے معاون تھے۔

تتمه

ولدیت : محمدؒ

ولادت : ۱۹۲۳ء

مولانا باقر محمد ازہری

سکونت : قم

مولانا باقر محمد ۱۹۲۳ء میں بلتستان میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم بلتستان ہی میں شیخ غلام علی سے حاصل کی ۱۹۴۳ء میں عازم نجف ہوئے جہاں آقائے شیخ کاظم آیت اللہ سید ابوالقاسم خوئی مدظلہ اور آیت اللہ سید روح اللہ خمینی مدظلہم سے درس حاصل کئے، آج کل قم میں قیام پذیر ہیں۔

ولدیت : اسداللہ

ولادت : ۱۱۴۰ھ

مولانا تفضل حسین خان

وفات : ۱۵ شوال ۱۲۱۵ھ

مدفن : بنارس

مولانا تفضل حسین ۱۱۴۰ھ کے لگ بھگ سیالکوٹ یا لاہور میں پیدا ہوئے۔ آپ کشمیری الاصل تھے۔ پرورش دہلی میں ہوئی، حسب ذیل اساتذہ سے اخذ فیض کیا:

۱۔ ملا نظام الدین سہالوی۔

۲۔ مرزا محمد علی بن مرزا خیراللہ مہندس۔

۳۔ ملا حسن (شارح سلم العلوم)۔

۴۔ شیخ محمد علی حزیں۔

۵۔ مولانا سید دلدار علی۔

آپ اپنے زمانے کے علوم و فنون میں ارسطو تھے۔ ریاضی کے بہت ماہر تھے، شیعہ وسنی فقہ و کلام پر گہری نظر رکھتے تھے۔ شیعہ وسنی ہر دو فقہ کا درس دیتے تھے، اپنی قابلیت کی بنا پر مختلف اہم عہدوں پر فائز رہے۔ آپ کو عربی فارسی انگریزی رومی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ فقہ و حدیث کی متعدد کتب پر حواشی تحریر فرمائے۔ ان کے علاوہ ایلو بنوس، دیو بال اور سمن کے مخروطات کی شرحیں، جبر و مقابلے

پر دو رسالے، طبیعیات پر ایک کتاب تحریر فرمائی۔

۱۵ شوال ۱۲۱۵ھ / یکم مارچ ۱۸۰۱ء کو واصل بحق ہوئے، بنارس میں دفنائے گئے، شاہ محمد اجمل الہ آبادی نے ان کی وفات پر ایک قصیدہ طولانی کہا، بعض اشعار حسب ذیل ہیں:

دو صد و یک ہزار و پانزدہم — طالع روزگار شد منکوس
مثل او گردشِ زمانہ ندید — صاحب ننگ و صاحب ناموس
بر زبان بود یاد او ہر دم — چہ صراح و صحاح و چہ قاموس
رائے مشائیان و اشراقین — پیش ایشان چو رائی نامحسوس
داشت او در خزانہ علم چنان — کہ ندیدہ بخواب کیکاؤس
بو علی زمانہ خود بود — علم او پیش علم او چو دروس
صاحب دیں و صاحب اسلام — بیشک و ریب چون محقق طوس
گر بہ پرسند سال تاریخش — با سرحیف و غم بگو افسوس[1]

مولانا سجاد حسین خان جتوئی

ولدیت : غلام قادر خان جتوئی
ولادت : ۱۹۵۶ء
فاضل عربی
سکونت : حسین آباد، نزد ڈیرہ غازیخان

مولانا سجاد حسین خان ۱۹۵۶ء کو ہزارہ قلندر ڈیرہ غازیخان میں پیدا ہوئے مڈل کا امتحان پاس کرکے ۱۹۷۱ء میں دارالعلوم المحمدیہ سرگودھا میں داخل ہو گئے جہاں آپ نے مولانا غلام مہدیؒ اور مولانا نذر حسین مدظلہ سے اخذ فیض کیا، ۱۹۷۹ء میں فاضل عربی کا امتحان پاس کیا، ۱۹۸۰ء میں حسین آباد

---

[1] مولوی رحمان علی خان، تذکرۂ علمائے ہند، ص ۱۳۹۔
مولانا محمد حسین، تذکرۂ بے بہا، ص ۳۴۹۔
شیخ محمد اکرام ڈاکٹر، رود کوثر، ص ۶۳۹۔
مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۱۳۹۔

ڈیرہ غازیخان میں خطیب مقرر ہو گئے۔ آپ با قاعدگی سے درس قرآن دیتے ہیں اور تفسیر بیان فرماتے ہیں۔

مولانا سید شریف حسین رضوی ایم اے

ولدیت : سید محمد علی شاہ رضوی
مدفن : کربلا گامے شاہ، لاہور۔

مولانا سید شریف حسین رضوی نے ۳۱ جنوری ۱۹۴۵ء کو لاہور میں وفات پائی اور کربلا گامے شاہ میں دفن ہوئے۔

مولانا حافظ علی محمد خان

مولانا حکیم حافظ علی محمد خان چند بھروانہ ضلع جھنگ اہل سنت کے اجل علماء میں سے تھے، جب مولانا عبد العلی ہروی جہانیاں شاہ ضلع سرگودھا تشریف لائے تو آپ اور آپ کے شاگرد رشید مولانا حکیم امیرالدین نے ایک عرصے تک حضرت علامہ ہروی سے بحث و مباحثہ کیا اور آخر کار ہر دو علماء نے شیعت اختیار کر لی۔ اس کے بعد آپ نے عربی میں ایک کتاب بنام "فلک النجاۃ" لکھی جس کا ترجمہ مولانا حکیم امیرالدین نے کیا یہ کتاب مناظرے کی کتابوں میں ایک اہم حیثیت کی حامل ہے۔ مولانا حافظ حکیم علی محمد خان تقسیم ملک کے چند سال بعد واصل بحق ہوئے۔

مولانا شیخ علی مدبر نجفی

ولادت : ۱۹۳۸ء
سکونت : خطیب مسجد معصومین دستگیر کالونی نمبر۱۴، کراچی ۳۸

مولانا علی مدبر ۱۹۳۸ء میں بمقام شگر، بلتستان میں پیدا ہوئے، وطن میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد نجف اشرف چلے گئے کچھ عرصہ سامرہ بھی رہے۔ وہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ حضرت مولانا شیخ محمد حافظ بلتستانی مدظلہ۔

۲۔ حضرت مولانا سید جعفر شاہ مدظلہ۔

۳۔ حضرت شیخ محمد علی افغانی مدظلہ۔

۱۹۸۱ء میں کراچی میں مدرسۂ معصومین کی بنیاد رکھی۔

آپ ایک کتاب بنام "معراج مؤمن کیا ہے" کے معنف ہیں جبکہ حسب ذیل دو کتب کے مترجم۔
۱۔ بچوں کی تربیت اسلام میں۔
۲۔ قرضۂ حسنہ۔
آج کل آپ مدرسہ معصومین میں مدرس ہیں اور اسی مسجد میں خطیب بھی ہیں۔

مولانا غلام عباس

ولدیت : احمد دین
سکونت : خطیب مسجد جعفریہ چوک کمہارانوالہ ملتان

مولانا غلام عباس چک نمبر ۱۹ بیری والا بنگلہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے ۱۹۶۲ء میں دارالعلوم جعفریہ خوشاب میں داخل ہوگئے جہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:
۱۔ حضرت مولانا محمد حسین مدظلہ۔
۲۔ حضرت مولانا محمد حسن مدظلہ۔
۳۔ حضرت مولانا محمد علی فاضل مدظلہ۔
۱۹۶۵ء میں دارالعلوم المحمدیہ سرگودھا تشریف لے گئے جہاں حسب ذیل اساتذہ سے اخذ فیض کیا:
۱۔ حضرت مولانا شیخ محمد حسین نجفی مدظلہ۔
۲۔ حضرت مولانا نصیر حسین مدظلہ۔
۳۔ حضرت مولانا نذر حسین مدظلہ۔
۴۔ حضرت مولانا غلام مہدیؒ
آج کل ملتان کی ایک مسجد میں خطیب ہیں۔

مولانا سید محمد

ولدیت : آیت اللہ عبداللہؒ
مدفن : کربلا گامے شاہ لاہور

مولانا سید محمد بن آیت اللہ عبداللہؒ کے حالات اس سے زائد معلوم نہیں کہ آپ ۱۲۹۷ھ میں وارد لاہور ہوئے، ۱۳۱۵ھ میں یہیں وفات پائی اور کربلا گامے شاہ لاہور میں ابدی نیند سو رہے ہیں آپ کے

لوح مزار پر درج ذیل اشعار درج ہیں:

آہ آں فقیہ و ناشر احکام کردگار — آں وارث علوم ز خاصان حق شعار
رو کرد سوئے عالم باقی ازیں جہان — مغموم دل ز فرقت او چشم اشکبار
سال وفات او بود از ہجرت رسول — سیصد و پانزدہ چو قرون شد بر آں ہزار

آپ کا مزار حضرت مولانا مفتی جعفر حسینؒ کے مزار سے متصل ہے۔

مولانا محمد احمدؒ
صدر الافاضل

ولدیت : میر علی محمد
ولادت : ۱۱ نومبر ۱۹۰۶
وفات : ۲ جنوری ۱۹۷۴ء
مدفن : کراچی

مولانا محمد احمد ۱۱ نومبر ۱۹۰۶ء کو فیض آباد ہند میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم وطن میں حاصل کی اس کے بعد سلطان المدارس لکھنؤ میں آ گئے جہاں سے صدر الافاضل کی سند حاصل کی. قیام پاکستان کے بعد چٹاگانگ چلے آئے جب مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بن گیا تو آپ کراچی تشریف لے آئے۔

مولانا مرحوم نے تبلیغ اسلام میں خوب حصہ لیا، غیر مسلموں کو مسلمان بنایا، آپ علمی حلقوں میں اچھی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے. ۲ جنوری ۱۹۷۴ء کو بمقام کراچی واصل بحق ہوئے[1]

مولانا سید محمد حسنین نقوی
فاضل عربی

ولدیت : سید غلام عباس نقوی
ولادت : ۱۱ دسمبر ۱۹۵۸ء
سکونت : خطیب شیعہ مسجد، جھگی سیداں اسلام آباد

مولانا سید محمد حسنین نقوی ۱۱ دسمبر ۱۹۵۸ء کو پیدا ہوئے، تمام تر دینی تعلیم مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ شیعہ میانی ملتان میں حاصل کی جہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

---

[1] مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، مطلع الانوار، ص ۴۸۲۔

۱۔ استاذ العلماء حضرت مولانا سید گلاب علی شاہ مدظلہ۔
۲۔ حضرت مولانا سید شیر علی شاہ مدظلہ۔
۳۔ حضرت مولانا سید محمد تقی شاہ مدظلہ۔

درس نظامی کی تکمیل کے بعد ملتان ایجوکیشن بورڈ سے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۷۴ء میں مزید علوم کی تکمیل کی خاطر مدرسہ آیتہ اللہ الحکیم راولپنڈی میں داخل ہو گئے اور حضرت مولانا سید ساجد علی نقوی مدظلہ سے اخذ علوم اہلبیت علیہم السلام کیا۔ آج شیعہ جامع مسجد جھنگی سیداں ضلع اسلام آباد میں خطیب ہیں۔

مولانا محمد رحیمؒ

مولانا محمد رحیم ملتان کے شیعہ علما میں سے تھے" القول المنیر فی رد نواصب کشمیر" آپ کی تالیف ہے یہ کتاب فارسی زبان میں ہے شیخ حسین کشمیری سنی نے شیعوں کے خلاف ایک کتاب بنام نہایۃ الاعتقاد" فارسی میں لکھی تھی جو خلافت خلفائے ثلاثہ کے اثبات میں تھی مولانا مرحوم نے یہ کتاب نہایۃ الاعتقاد" کے رد میں لکھی۔ اس کتاب کی ابتدا اس طرح ہے:

"الحمدللہ الذی نجانا عن متابعۃ اہل الضلالۃ ...."

آقای بزرگ تہرانیؒ نے اس کتاب کا نسخہ شیخ محمد علی الحائری کے پاس دیکھا تھا، تاریخ کتابت ۱۲۰۴ھ؟ درج تھی۔

مولانا محمد صادقؒ

ولدیت : مولانا اللہ بخشؒ سندھی

ولادت : ۱۸۷۸ء

مولانا محمد صادق رانی پور خیرپور میں پیدا ہوئے علامہ شیخ محمد محسنؒ المعروف آقای بزرگ تہرانی نے انہیں کاظمین میں ۹ رجب المرجب کو دیکھا تھا مولانا محمد صادق نے آقائے بزرگ کو فرمایا تھا کہ ۱۸۷۸ء میں پیدا ہوئے آپ کے اساتذہ میں مولانا سید محمد اختر بن سید محمد اسمٰعیل (م ۱۳۴۵ھ) قابل ذکر ہیں، مولانا مرحوم کی جملہ کتب

قادیانیت کے خلاف ہیں جو حسب ذیل ہیں یہ تمام کتابیں اردو میں ہیں ۔

۱۔ القول الجید فی رد الملحد۔[1]

۲۔ القول الصادق فی رد المنافق ۔

۳۔ معیار الصلحاء۔[2]

۴۔ المجدد ۔

مولانا نذیر حسین عمرانی

فاضل عربی ۔ سلطان الافاضل

ولدیت : اللہ بخش مرحوم

ولادت : یکم اگست ۱۹۶۱ء

سکونت : خطیب جامع مسجد شہزادہ علی اکبر شکریال، اسلام آباد

مولانا نذیر حسین عمرانی یکم اگست ۱۹۶۱ء کو پیدا ہوئے جامعہ امامیہ لاہور اور جامع المنتظر لاہور سے درس نظامی کی تکمیل کی ۔ آخرالذکر مدرسے سے ۱۹۸۲ء میں "سلطان الافاضل" کی سند حاصل کی ۔ ان مدارس میں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے :

۱۔ حضرت مولانا سید صفدر حسین نجفی مدظلہ ۔

۲۔ حضرت مولانا حافظ سید ریاض حسین نقوی نجفی مدظلہ ۔

۳۔ حضرت مولانا شیخ موسیٰ بیگ نجفی مدظلہ ۔

۴۔ حضرت مولانا سید محمد عباس نقوی مدظلہ ۔

۵۔ حضرت مولانا سید بشیر عباس نقوی مدظلہ ۔

۶۔ حضرت مولانا شیخ ذیشان حیدر یزدانی مدظلہ ۔

۱۹۷۴ء میں میٹرک اور ۱۹۸۱ء میں فاضل عربی کے امتحانات پاس کئے آجکل آپ شکریال ضلع اسلام آباد کی شیعہ جامع مسجد میں خطیب ہیں ۔

۱۔ آقائے بزرگ تہرانی ؒ، الذریعہ الیٰ تصانیف الشیعہ، ج ۲۱۔

۲۔ ایضاً : ج ۱۷۔

مولانا مرزا یوسف حسین
صدر الافاضل

ولدیت : مرزا نادر حسین

ولادت : ۲۵ دسمبر ۱۹۰۱ء

سکونت : ۱۰ فلیمنگ روڈ، لاہور

مولانا مرزا یوسف حسین ۲۵ دسمبر ۱۹۰۱ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ ناظمیہ میں حاصل کی بعد ازاں مدرسہ سلطان المدارس لکھنؤ میں داخل ہو گئے جہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے۔

۱. مولانا سید جعفر حسین۔

۲. مولانا سید وجاہت حسین

۳. مولانا مفتی محمد حسین

اس کے بعد آپ جامعہ سلطانیہ لکھنؤ میں داخل ہو گئے جہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ مولانا سید محمد ہادی۔

۲۔ مولانا سید محمد رضا۔

۳۔ مولانا سید عالم حسین۔

۴۔ مولانا سید محمد باقر۔

سند فراغ حاصل کرنے کے بعد ۱۹۲۴ء میں آپ کو بطور واعظ ڈیرہ اسمٰعیل خان بھیج دیا گیا۔ اس کے علاوہ آپ پارا چنار، دریا خان ضلع بھکر، بلتستان میں بھی رہے۔ ہندوستان میں جاسوسی کا الزام لگنے کی وجہ سے پاکستان منتقل ہو گئے۔ خیرپور میرس بھی رہے۔ کوئی ۱۹۵۰ء میں میانوالی منتقل ہو گئے جہاں آپ بیس سال تک رہے، ۱۹۷۰ء میں لاہور تشریف لے آئے جہاں آجکل مدرسۃ الواعظین میں مدرس اعلیٰ ہیں۔

مولانا موصوف نے مختلف شیعہ محاذوں پر کام کیا۔ البتہ جولائی ۱۹۸۰ء میں اسلام آباد میں جو شیعہ کنونشن ہوا تھا اس میں شرکت نہیں کی بلکہ اس کے بالمقابل ۳ جولائی ۱۹۸۰ء کو ایک وفد کے قائد کی حیثیت سے صدر مملکت سے ملاقات کی۔ مولانا کی اس روش کو شیعہ قوم میں اچھی نظر سے نہیں دیکھا گیا۔

آپ کچھ عرصے زونل رویت ہلال کمیٹی کے ممبر بھی رہے، ۲۱ جولائی ۱۹۸۲ء بوقت ۱۱ بجے شب رویت ہلال

کے بارے میں جو بیان علامہ سید محمود احمد رضوی چیئرمین مرکزی رویت ہلال کمیٹی نے پڑھ کر سنایا اس پر آپ کے بھی دستخط تھے۔ لیکن جب پورے پاکستان میں شیعوں کی اکثریت نے اس سلسلے میں آپ کی مخالفت کی تو آپ نے حسب ذیل اخباری بیان جاری کیا۔

"لاہور ۲۵ جولائی (اپ پ ا) مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے ممبر مرزا یوسف حسین نے عید کے چاند کی رویت کے سلسلے میں کمیٹی کے فیصلے سے شیعہ فرقے کی اکثریت کے اختلاف کے بعد کمیٹی کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے انہوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ وہ شیعہ فقہ کے مطابق اپنی ذمہ داری پوری کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ مرکزی رویت ہلال کمیٹی کراچی، اسلام آباد اور پشاور سے چاند نظر نہ آنے کی اطلاعات موصول ہوئیں تھیں جس کی بنیاد پر کمیٹی کے چیئرمین نے ایک بیان تیار کر لیا تھا جس میں چاند نظر نہ آنے کا اعلان کیا جانے والا تھا لیکن بعد میں نوشکی، مردان اور اکوڑہ خٹک سے ٹیلیفون پر چاند نظر آنے کی اطلاعات موصول ہوئیں، مرزا یوسف حسین نے کہا کہ انہوں نے تلخی سے بچنے کے لئے چاند نظر آنے کے فیصلے پر دستخط کر دیئے حالانکہ خود انہوں نے جمعہ کو عید پڑھی۔[1]"

رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین علامہ سید محمود احمد رضوی کو جب معلوم ہوا کہ مرزا یوسف حسین صاحب نے اس قسم کا ایک اخباری بیان جاری کیا ہے تو آپ نے بھی حسب ذیل اخباری بیان دیا۔

"لاہور ۲۵ جولائی (نمائندہ جنگ) مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے سربراہ علامہ سید محمود احمد رضوی نے کہا ہے کہ جمعرات کو عید کرنے کا فیصلہ متفقہ تھا اور کمیٹی کے تمام ارکان نے برضا و رغبت اس فیصلے پر دستخط کئے تھے اور کسی رکن پر دباؤ نہیں ڈالا گیا۔ وہ آج رویت ہلال کمیٹی کے ایک رکن مرزا یوسف حسین کے اس بیان پر تبصرہ کر رہے تھے کہ چاند نظر آنے کے فیصلے پر میری مرضی کے خلاف دستخط کرائے گئے۔ واضح رہے کہ مرزا یوسف حسین نے چاند کے بارے میں مرکزی رویت ہلال

۱۔ روزنامہ جنگ راولپنڈی، ۲۶ جولائی ۱۹۸۲ء۔

کمیٹی کے فیصلے سے اختلاف رائے پر کمیٹی کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ علامہ سید محمود احمد رضوی نے کہا کہ یوسف حسین مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے رکن نہیں بلکہ زونل ہلال کمیٹی کے رکن ہیں انہوں نے کہا کہ کسی رکن پر فیصلہ منوانے کے لئے کوئی جبر نہیں کیا گیا اگر مرزا صاحب کا ضمیر اس فیصلے کو ماننے پر رضا مند نہیں تھا تو ان کے سینے پر پستول نہیں رکھا گیا تھا کہ وہ ضرور کمیٹی کے فیصلے سے اتفاق کریں انہوں نے کہا کہ ریڈیو اور ٹیلی وژن کا پورا عملہ اور کمیٹی کے تمام ارکان اس بات کے گواہ ہیں کہ کسی پر کوئی جبر نہیں کیا گیا اور نہ کسی کو کمیٹی کا فیصلہ ماننے پر مجبور کیا گیا' انہوں نے کہا کہ ہم نے نہ تو کوئی دباؤ ڈالا اور نہ ہم دباؤ ڈالنے کے حق میں ہیں"[1]

چنانچہ بعد میں شیعوں میں اس طرح چاند کا نظر آنا اور اس کا اعلان کر دینا ضرب المثل بن گیا۔[2] مرزا صاحب اس سے پہلے حکومت کی طرف سے قائم کردہ نصاب کمیٹی کے رکن بھی رہے ہیں، جس نے دینیات کی بعض کتابیں لکھی ہیں سابق مدیر "رضا کار" جناب محمد صدیق کے ایک اداریے سے یہ منکشف ہوتا ہے کہ مولانا مرزا یوسف حسین مدظلہم اس طرح کے غلط دستخطوں کے عادی ہیں اور دستخطوں کے بعد شور و واویلا مچانے کے چنانچہ مدیر "رضا کار" لکھتے ہیں:

"اس سلسلے میں نواب پیلس کے ساتھ تعلق رکھنے والے مولوی صاحبان پیش پیش ہیں اور اپنا فرض ادا کر رہے ہیں ...... سر دست ہم مذکورہ بالا مذاکرات میں شرکت فرمانے والے علماء مولانا مرزا یوسف حسین صاحب ...... سے صرف ایک سوال کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک ایسے فیصلے پر جو اُن کے نزدیک غلط ہے اور جسے وہ اب قوم کا قتل نامہ قرار دیتے پھر رہے ہیں، پر دستخط ثبت کیوں کئے۔ اگر مذکورہ بالا فیصلے کو غلط سمجھتے تھے تو انہوں نے اجلاس سے واک آؤٹ کیوں نہیں کیا؟ کیا ان سے زبردستی دستخط کروائے گئے تھے؟"[3]

۱۔ روزنامہ جنگ راولپنڈی، ۲۶ جولائی ۱۹۸۲ء

۲۔ بلی تھیلے سے باہر آگئی، ص ۷۔ شائع کردہ جمیعت طلباء جعفریہ پاکستان۔

۳۔ اداریہ ہفت روزہ رضا کار لاہور، ۸ دسمبر ۱۹۷۴ء

آپ کی حسب ذیل تصانیف ہیں :

۱۔ العقد .

۲۔ جنگ احد .

۳۔ کفر شکن[1] .

۴۔ وفات عثمان .

۵۔ وفات عائشہ[2]

۶۔ اثبات الاعجاز، حصہ اوّل و دوم .

۷۔ دینیات حصہ اوّ تا پنجم .

۸۔ مقدس سیرت .

۹۔ عقائد مذہب شیعہ .

۱۰۔ کتاب الخمس .

۱۱ مسح رجلین .

۱۲۔ ارسال الیدین .

۱۳۔ البتول فی وحدت بنت رسول[3]

۱۔ مولانا مدظلہ کے رسائل کفر شکن . "بے اختیار اُمت المعروف خیر و شر" وغیرہ پر تفصیلی تنقید افادات بنگش نامی کتاب میں شائع ہوئی ہے جو ۳۶۸ صفحات پر مشتمل ہے، یہ کتاب خانزادہ غلام احمد خان بنگش کے مضامین کا مجموعہ ہے جس کو ہنگو ضلع کوہاٹ سے شائع کیا گیا ہے

۲۔ اس کتاب پر حکیم فیض عالم صدیقی نے اپنی کتاب صدیقۂ کائنات میں تنقید کی ہے . البتہ مولانا مرزا یوسف حسین نے اس کتاب میں اکثر آیات غلط لکھی ہیں .

۳۔ مولانا کی کتاب "البتول فی وحدت بنت رسول" پر کئی کتابوں میں تنقید کی گئی ہے دیکھئے :

۱۔ حکیم فیض عالم صدیقی، مقام صحابہ، ص ۴ حاشیہ طبع جھنگ .

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

۱۴۔ حقائق العقائد۔

۱۵۔ ترجمہ نہج البلاغۃ

۱۶۔ اسلام اور امن۔

۱۷۔ میزان الایمان من آیات القرآن۔

۱۸۔ مدیر رضاکار کے عقائد باطلہ[۱]

مولانا مدظلہ کی مذکورہ بالا تمام ترکتب یا تو اہلسنت کے خلاف ہیں یا شیعہ علماء کے تذکرہ میں تفصیلات کی گنجائش نہیں اختصاراً عرض ہے:

۱۔ جنگ احد، کفرشکن، وفات عثمان، وفات عائشہ، مسح رجلین، ارسال الیدین، البتول فی وحدت بنت رسول تمام تر اہلسنت کے خلاف ہیں ان میں سے اکثر کتابوں پر اہلسنت کی طرف سے مخالفانہ تبصرہ

(بقیہ از صفحہ گذشتہ)

حکیم صاحب نے اس کتاب پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مولانا مرزا صاحب نے اس کتاب میں جتنی بھی آیات لکھیں ہیں وہ غلط ہیں۔

اس کتاب کا مؤلف حکیم صاحب کی اس تحریر کی تصدیق کرتا ہے۔ مرزا صاحب کی کتاب احقر کے پیش نظر ہے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے آیات کو غلط لکھنا اپنی عادت بنالی ہے یا تو اپنے حافظے پر ضرورت سے زیادہ اعتماد کرتے ہوئے یا مذہب شیعہ کو نقصان پہنچانے کے لئے مولانا کی کتاب "وفات عائشہ" کی بھی یہی کیفیت ہے۔

۲۔ حکیم فیض عالم صدیقی، عترت رسول، ص ۱۲۵، دوسرا ایڈیشن، لاہور۔

۳۔ " " ، شہادت ذوالنورین، ص ۳۷، گجرات۔

۴۔ " " ، سادات بنی رقیہ، ص ۴۸، جہلم۔

۵۔ عبدالرشید خان، افادات بنگش، ص ۴۳-۴۲، ہنگو۔

۱۔ رسالہ کا اصل نام ہے" مدیر رضاکار کے عقائد باطلہ اور مذہب شیعہ کے خلاف اجتہاد کی حقیقت، از افادات علامہ مرزا یوسف حسین صاحب قبلہ سربراہ مجلس عمل علماء شیعہ پاکستان۔ ناشر مولانا سید نجم الحسن کراروی طبع راولپنڈی۔

شائع ہو چکا ہے۔

۲۔ (ا) "کتاب الخمس" یہ کتاب ۳۰x۲۰ سائز کے ۲۱۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ انصاف پریس لاہور سے شائع ہوئی تھی مولانا محمد اسماعیل مرحوم کے خمس کے متعلق بعض نظریات کی تردید ہے۔

(ب) حقائق العقائد، بنیادی طور پر حضرت مولانا علامہ شیخ محمد حسین نجفی مدظلہم العالی کے بعض نظریات کے خلاف ہے اس کتاب کی اشاعت ثانی میں "شیخ خالصی کے سات پاکستانی نائبین کا باطل عقیدہ" کے عنوان کے تحت مندرجہ ذیل سات علماء کے اسما درج کئے گئے ہیں۔

۱۔ مفتی جعفر حسین۔

۲۔ مولوی محمد یار شاہ

۳۔ مولوی اختر عباس۔

۴۔ مولوی محمد حسین ڈھکو۔

۵۔ مولوی سیف اللہ۔

۶۔ مولوی حسین بخش جاڑا۔

۷۔ مولوی گلاب شاہ۔

مزید برآں "مولوی حسین بخش جاڑا کی وطی فی الدبر" جیسے عنوانات بھی ہیں۔

۳۔ "مدیر رضا کار کے عقائدِ باطلہ" غلو و تفویض کی ڈٹ کر مخالفت کرنے والا، شیعہ جریدے کے مدیر جناب شیخ محمد صدیق کے خلاف ہے۔

رضا کار کے ایک اداریے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولانا مدظلہم نے عالمی شہرت کے جید شیعہ عالم علامہ محمد حسین آل کاشف الغطاء کے عقائد کو باطل قرار دیا۔[۱]

اس کے باوجود بعض لوگوں کا یہ دعویٰ کہ مولانا مدظلہ "اتحاد بین المسلمین" کے قائل ہیں مولانا کا عمل اس

۱۔ اداریہ ہفت روزہ رضا کار لاہور ۸/۱ فروری ۱۹۷۴ء، ص ۳

کی نفی کرتا ہے، بلکہ اس کے برعکس ہے۔

مولانا نے چند مناظرے بھی کئے ہیں جن میں مناظرہ مہت پور زیادہ مشہور ہے، یہ مناظرہ یکم تا ۴ اکتوبر ۱۹۳۵ء شیعوں اور مرزائیوں کے درمیان ہوا تھا شیعوں کی طرف سے مناظر مولانا مرزا یوسف حسین تھے اور مرزائیوں کی طرف سے مولوی ابو العطاء اللہ دتہ جالندھری، موضوع بحث حسب ذیل تھے:

۱۔ صداقت دعوی مرزا۔

۲۔ متعہ۔

۳۔ ختم نبوت۔

۴۔ تعزیہ داری۔

اس مناظرے میں حسب ذیل شیعہ نمائندوں نے شرکت کی:

۱۔ سید احمد علی شاہ

۲۔ فدا حسین

۳۔ عطا محمد۔

مرزائیوں کی طرف سے حسب ذیل نمائندے تھے:

۱۔ مولوی عبد الرحمن انور انچارج تحریک جدید ربوہ۔

۲۔ مولوی محمد اسمٰعیل ذبیح

۳۔ چوہدری کمال الدین[1]

ملک میں جب شیخیت کی بحث چلی تو اس میں مولانا محمد بشیر انصاری مرحوم نے نمایاں کردار ادا کیا اور پاکستان میں شیخیت کے مبلغ جناب ڈاکٹر کاظم علی رسا کو لکھا کہ مولانا مرزا یوسف حسین سے جب ملاقات ہوگی تو میں انہیں بھی متوجہ کروں گا، وہ مجھ سے جدا نہیں ہیں۔[2]

۱۔ دوست محمد شاہد، تاریخ احمدیت، ج ۸، ص ۳۴۷، طبع ربوہ۔

۲۔ مکتوب مولانا محمد بشیر انصاری بنام کاظم علی رسا، گلدستہ مودت، ص ۷، طبع کراچی و ہفت روزہ رضا کار لاہور، ۴ ۲ جولائی ۱۹۷۶ء، ص ۱۔

شیعی جرائد میں اس بارے میں مولانا مدظلہ سے بار بار استفسار کیا کہ اس جملے کا کیا مفہوم ہے مگر وہ ہمیشہ گول کر گئے[1] یاد رہے کاظم علی رضا اس قسم کے رسالوں کے بھی ناشر ہیں جن میں حضرات مجتہدین کرام کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ ایک زانی، ڈاکو، شرابی، غالی مفوضہ کو مذہب شیعہ کا فرد قرار دے سکتے ہیں مگر مجتہد کو نہیں[2]

۱۹۷۶ء کے اوائل میں جبکہ مولانا محمد اسمٰعیل مرحوم کے خلاف شیخیت کی وجہ سے قد آدم اشتہارات شائع کئے جا رہے تھے جناب جاوید حسین نے مولانا مدظلہ سے اس بارے میں پوچھا مولانا نے اپنے لیٹر پیڈ پہ جواب دیا:

"۶ فروری ۱۹۷۶ء

کرم فرمائے بندہ جناب جاوید حسین

سلام علیکم مزاج شریف ..... مقصرین کی رد میں مولانا محمد اسمٰعیل صاحب اور میں ایک ساتھ رہے اور اب بھی ہیں ہماری باہم خط و کتابت رہتی ہے، ہم دونوں کا باہمی مشورہ یہی ہے کہ فی الحال خاموش رہوں ..... آپ یقین رکھیں کہ عنقریب دشمن ناکامیاب ہو جائیں گے۔ جب ضرورت ہوئی تو مجھے بھی میدان میں دیکھیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ والسلام۔ مرزا یوسف حسین عفی عنہ[3]"

ہفت روزہ رضا کار لاہور میں جہاں تذکرہ علماء امامیہ پر تبصرہ کیا گیا ہے، وہاں تبصرہ نگار نے لکھا ہے کہ مولانا محمد اسماعیل کو علامہ محمد بشیر کا مشورہ اور اس مشورے میں مولانا یوسف حسین کی شمولیت اور کاظم علی رضا کے نام خطوط کا تذکرہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ مصنف کا رجحان بھی شیخیت کی طرف ہے۔[4] جس کا مطلب ہے کہ تبصرہ نگار کی نگاہ میں مندرجہ بالا اشخاص مذہب شیخیت کے حامل ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ خداوند کریم ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔

۱۔ ہفت روزہ رضا کار لاہور ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۶ء، ص ۶۔

۲۔ ڈاکٹر سید محمد حسن صاحب زیدی، دینی ضرورت اور اتمام حجت، ص ۴، ناشر کاظم علی رضا، کراچی۔

۳۔ مکتوب مولانا مرزا یوسف حسین مدظلہ بنام جاوید حسین۔

۴۔ ہفت روزہ رضا کار لاہور ۸/۱ مارچ ۱۹۸۳ء، ص ۶۔

ضمیمه ثانی

مولانا ابوالحسن احمد نقوی

ولدیت : مولانا سید گلاب علی شاہ

ولادت : ۱۶ مارچ ۱۹۴۱ء

سکونت : مدرس مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ سورج میانی ملتان۔

مولانا سید ابوالحسن احمد نقوی ۱۶ مارچ ۱۹۴۱ء کو ملتان میں پیدا ہوئے پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخل ہو گئے جہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے :

۱۔ حضرت مولانا سید گلاب علی شاہ نقوی

۲۔ حضرت مولانا سید شبیر علی شاہ نقوی

۳۔ حضرت مولانا شیخ محمد حسین حال مدرس اعلیٰ جامعۃ المعصومین سدھو پورہ۔ فیصل آباد۔

۱۹۵۸ء میں درس نظامی سے فراغت حاصل کی مولوی عالم کا امتحان پاس کیا اور اب اسی مدرسہ میں مدرس ہیں۔

مولانا احمد علی غروی

ولدیت : حاجی محمد علی

ولادت : ۱۹۴۰ء

سکونت : شیعہ جامع مسجد حیدری شاہدرہ ٹاؤن

مولانا احمد علی غروی ۱۹۴۰ء میں اسکردو میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم وطن ہی میں حاصل کی وہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے۔

۱۔ مولانا حاجی محمد علی۔

۲۔ مولانا شیخ مہدی مومنی۔

۱۳۸۳ء میں نجف اشرف تشریف لے گئے جہاں گیارہ سال تک رہے اور ۱۳۹۴ھ میں مراجعت فرمائی۔ نجف اشرف میں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے :

۱۔ مولانا شیخ سعید محسن فرنگی (بلتستانی)۔
۲۔ مولانا سید مبارک علی شاہ۔
۳۔ استاذ العلماء مولانا شیخ محمد علی مدرس افغانی مدظلہم۔
۴۔ حجۃ الاسلام مولانا شیخ مرزا علی غزوی (ایرانی)۔
۵۔ آیت اللہ سید اسداللہ مدنی شہیدؒ۔
۶۔ آیت اللہ سید مرتضوی شیرازی۔
۷۔ آیت اللہ شیخ مجتبیٰ لنکرانی۔

آپ نے کتب مکاسب و کفایہ آیت اللہ لنکرانی سے پڑھیں۔ وطن مراجعت فرمانے کے بعد تین سال تک سکردو میں رہے آج کل جامع مسجد شیعہ شاہدرہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں۔

مولانا سید بختیار الحسن سبزواری

ولدیت : سید شاہ محمدؐ
ولادت : اگست ۱۹۴۷
: قم (ایران)

مولانا سید بختیار الحسن سبزواری ۴ اگست ۱۹۴۷ء کو ساہیوال میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۰ء میں میٹرک کرنے کے بعد مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخل ہو گئے جہاں سے ۱۹۶۶ء میں فاضل عربی کا امتحان دے کر کامیابی حاصل کی۔ یہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے۔

۱۔ حضرت مولانا علامہ سید گلاب علی شاہ نقوی۔
۲۔ حضرت مولانا علامہ سید ساجد علی شاہ نقوی۔
۳۔ حضرت مولانا علامہ سید شبیر علی شاہ نقوی۔
۴۔ حضرت مولانا علامہ سید سکندر علی شاہ
۵۔ حضرت مولانا علامہ امیر حسن۔

اس کے بعد جامعہ امامیہ لاہور میں مدرس ہو گئے جہاں ۱۹۶۹ء تک رہے۔ ۱۹۷۰ء میں گورنمنٹ

ہائی سکول لاہور چھاؤنی میں عربی کے استاد مقرر ہوئے جہاں ۱۹۷۹ء تک رہے۔ اسی دوران بی۔ اے تعلیم مکمل کی۔ ۱۹۷۹ء میں مزید دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے عازم قم ہوئے جہاں آپ کے حسبِ ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ حجۃ الاسلام آقائے فخر وجدانی۔
۲۔ حجۃ الاسلام آقائے مصطفیٰ اعتمادی۔
۳۔ حجۃ الاسلام آقائے مصطفیٰ نورانی۔
۴۔ حجۃ الاسلام آقائے محسن حرم پناہی۔

آج کل آیت اللہ محمد تقی ستودہ سے درس خارج حاصل کر رہے ہے۔

ولدیت : سید فتح حسین نقوی

ولادت : ۱۵ جون ۱۹۶۲ء

مولانا سید حسن عسکری نقوی (فاضل عربی) سکونت : C-۶۲-۳ جی ۶/۲ اسلام آباد

مولانا سید حسن عسکری نقوی، جون ۱۹۶۲ء کو بمقام چک ۳۹/۱۰-R تحصیل خانیوال ضلع ملتان میں پیدا ہوئے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامع المنتظر لاہور میں داخل ہو گئے علاوہ ازیں جامعہ امامیہ لاہور اور دار العلوم الجعفریہ خوشاب میں بھی تعلیم حاصل کرتے رہے ان مدارس میں آپ کے حسبِ ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ حضرت مولانا غلام حسین نجفی۔
۲۔ حضرت مولانا سید صفدر حسین نجفی۔
۳۔ حضرت مولانا ملک اعجاز حسین۔
۴۔ حضرت مولانا سید بشیر عباس نقوی۔
۵۔ حضرت مولانا سید ساجد علی شاہ نقوی مدظلہم۔

بعد ازاں فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔ پرائیویٹ طور پر میٹرک اور ایف۔ اے کا امتحان پاس کیا۔

آج کل فیڈرل گورنمنٹ سیکنڈری اسکول نمبر ۸ اسلام آباد میں عربی کے استاذ ہیں۔
انتہائی فعال کارکن ہیں دینی نشر و اشاعت کا خوب جذبہ رکھتے ہیں۔ وفاق العلماء ضلع اسلام آباد کے صدر ہیں آپ حضرت مولانا سید محمد ثقلین کاظمی، جن کی وجہ سے ضلع اسلام آباد میں خوب دینی چہل پہل ہے کے داماد ہیں۔ امید کی جاتی ہے مزید دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔

ولدیت : سید شہابل شاہ
ولادت : ۱۴ اکتوبر ۱۹۱۶ء

مولانا سید شاہنواز (ممتاز الافاضل)

: خطیب جامع مسجد شیعہ حافظ آباد، ضلع گوجرانوالہ

مولانا سید شاہنواز ۱۴ اکتوبر ۱۹۱۶ء کو بمقام بھلوال ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ فروری ۱۹۳۱ء میں مڈل کا امتحان پاس کیا۔ ۳۱ مئی ۱۹۳۱ء میں چک ۲۱ حضرت پیر سید فضل شاہؒ کے پاس تشریف لے گئے جہاں مولانا عبدالرسول[1] سے دینی تعلیم حاصل کی۔
نومبر ۱۹۳۲ء میں چک ۳۳ میں تشریف لے گئے جہاں مولانا سید علی اکبر شاہؒ[2] سے اخذ فیض کیا۔ ۱۹۳۳ء میں مدرسہ باب العلوم ملتان تشریف لے گئے جہاں مولانا شیخ محمد یارؒ ممتاز الافاضل کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا، یہاں آپ ۱۹۳۶ء تک رہے۔
۱۹۳۶ء میں آپ نے مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ میں داخلہ لیا جہاں سے ۱۹۴۴ء میں ممتاز الافاضل کی سند حاصل کی، یہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:
۱۔ نجم الملت مولانا سید نجم الحسن عابدیؒ[3]

---

[1] مولانا عبدالرسول سنی تھے اپنی تحقیق سے شیعہ ہو گئے تھے پاکستان بننے کے بعد سندھ تشریف لے گئے۔
[2] مولانا سید علی اکبر شاہ مدینہ گجرات کے رہنے والے تھے لیکن آپ کی زندگی کا زیادہ حصہ مذکورہ چک ہی میں گزرا۔
[3] مولانا سید نجم الحسن عابدیؒ ۹ ذی الحجہ ۱۲۷۹ھ کو امروہہ میں پیدا ہوئے، آپ کے والد سید اکبر حسین عالم فاضل شخصیت تھے آپ نے شیعت کی ترقی کے لئے بہت کام کیا، ۱۷ صفر المظفر ۱۳۵۷ھ میں انتقال کیا۔ آپ نے سینکڑوں مقالے اور رسالے تصنیف کئے، ان میں سے ۱۔ المحاسن ۲۔ سرادق عفت ۳۔ النبوۃ والخلافۃ ۴۔ التوحید مشہور ہیں۔

۲۔ مولانا علامہ حافظ کفایت حسینؒ۔

۳۔ حضرت مولانا سید عدیل اخترؒ[۱]۔

۱۹۴۹ء میں حافظ آباد کے ایک اسکول میں استاذ مقرر ہوئے اور ساتھ ساتھ دینی خدمات بھی سرانجام دیتے رہے۔ آج کل شیعہ جامع مسجد حافظ آباد میں خطیب ہیں۔

مولانا مرزا صادق حسن ایم. اے

ولدیت : مولانا مرزا احمد حسنؒ

ولادت : یکم جنوری ۱۹۵۵ء

: ۲۔سی رضویہ سوسائٹی ناظم آباد، کراچی

مولانا مرزا صادق حسن یکم جون ۱۹۵۵ء کو کراچی میں پیدا ہوئے ۱۹۷۱ء سے ۱۹۷۶ء تک جامعہ امامیہ ناظم آباد میں پڑھتے رہے اس مدرسہ میں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ مولانا سید ظفر حسن امروہی۔

۲۔ مولانا سید بندہ حیدر۔

۳۔ مولانا شیخ محمد موسیٰ

---

[۱] مولانا سید عدیل اختر ۲۹ ربیع الاول ۱۳۱۵ھ / اگست ۱۸۹۷ء میں علی نگر پالی ضلع گیا صوبہ بہار میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم حضرت مولانا حافظ فرمان علی سے مدرسہ سلیمانیہ پٹنہ میں حاصل کی اس کے بعد مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ میں داخل ہو گئے اور ممتاز الافاضل کی سند حاصل کی۔

۸ شوال المکرم ۱۳۷۰ھ / ۱۹۵۲ء کو واصل بحق ہوئے آپ کی بعض تصانیف یہ ہیں:

۱۔ دعوۃ النظر الی خلافۃ خیر البشر (اردو)۔

۲۔ فلسفۂ اسلام یا علم کلام۔

۳۔ اصحاب الیمین، علم رجال۔

۴۔ تدلیس شبلی۔

۵۔ تسکین الفتن۔

۶۔ علمی خیانتیں۔

۴۔ مولانا حسن عباس۔

آج کل مدرسہ دارالحکمت کراچی میں مدرس ہیں حسب ذیل کتب تالیف کی ہیں۔

۱۔ نماز وحشت (فضائل و ترجمہ)۔

۲۔ خدا کے بارے میں تین سوالات (فارسی سے ترجمہ)۔

۳۔ مناسک حج۔

۴۔ سیرۃ جناب سیدہؑ۔

۵۔ خمس۔

۶۔ احوال قیامت و برزخ۔

مدرسہ دارالحکمت کے مدرس اعلیٰ آغائے محمد سلطانی ہیں۔

ولدیت : سیّد مہر علی زیدی

ولادت : ۱۴۔اپریل ۱۹۳۸ء

مولانا سیّد ظہور الحسن زیدی (فاضل عربی)

سکونت : محلہ محمدی بیرون لوہاری گیٹ ملتان

مولانا سیّد ظہور الحسن زیدی بتاریخ ۱۴ اپریل ۱۹۳۸ء کو بمقام بھرلی ضلع انبالہ (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ دسمبر ۱۹۴۸ء میں پاکستان آئے پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ امامیہ لاہور میں داخل ہو گئے۔ فاضل عربی کا امتحان اچھے نمبروں میں پاس کیا۔

آپ مندرجہ ذیل کتب کے مصنف و مؤلف ہیں۔

۱۔ حضرت شہربانوؑ

۲۔ حقیقت حدیث قرطاس۔

۳۔ طوفان غم۔

۴۔ منتخب الاعمال۔

۵۔ امیر شام المعروف نعرہ حق معاویہ۔

۶۔ آیت اللہ محسن الحکیمؒ کی کتاب مختصر (فارسی) کا اردو میں ترجمہ بنام اردو ترجمہ مصباح المسائل۔

۷۔ حواشی و مقدمہ جلاء العیون۔

آپ شاعری بھی کرتے ہیں، کوثر تخلص ہے۔ نمونہ کلام

ہم اہلِ بیت مصطفےٰ کرتے ہیں یوں عطا — سائل نہ ہم سے رکھتا ہو امید و آرزو
بے عزتی سوال کے کرنے میں ہوتی ہے — بخشش ہیں کرتے اس لئے قبل از سوال ہم
جانے اگر بحر بھی میری بخشش و عطا — ہر آئینہ اپنے عرق خجالت میں غرق ہوئے

مولانا سیّد عارف حسین حسینی (فاضلِ نجف)

ولدیت : سیّد فضل حسین میاں

ولادت : دسمبر ۱۹۴۶ء

سکونت : ۸۶۔ صدر روڈ، پشاور

مولانا سید عارف حسین حسینی دسمبر ۱۹۴۶ء میں پاراچنار کے ایک تاریخی گاؤں "پیٹوار" میں پیدا ہوئے یہ گاؤں وادی کرم کے آخری کونے میں پاک افغان سرحد کے قریب اس تاریخی گزرگاہ کے کنارے واقع ہے جہاں سے صدیوں سے زائرین مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کے لئے پیدل جایا کرتے تھے آپ نے اپنے والد صاحب ہی سے قرآن پاک اور ابتدائی دینی تعلیم حاصل کی اس کے بعد گورنمنٹ ہائی اسکول پارہ چنار میں داخل ہو گئے جہاں سے آپ نے ۱۹۶۴ء میں میٹرک کیا بعد ازاں مدرسہ جعفریہ پاراچنار میں داخل ہو گئے جہاں ۱۹۶۷ء تک ابتدائی دینی علوم حاصل کئے۔

۱۹۶۷ء میں آپ نجف اشرف تشریف لے گئے اور چھ سال کامل مدرسہ دار الحکمت اور مدرسہ شُبّریہ میں علومِ دین حاصل کرتے رہے ان مدارس میں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ آیت اللہ اسد اللہ مدنی شہیدؒ۔

لے مضمون سیّد ریاض انور زیدی مشمولہ ترجمہ جلاء العیون ج ۱ ترجمہ مولانا سید عبد الحسین بن مولانا سید صادق حسین ص ۱۵۔۱۶ لاہور۔

۲۔ آیت اللہ سید مرتضوی مدظلہ۔

۳۔ استاذ العلماء حجۃ الاسلام علامہ شیخ محمد علی افغانی مدظلہم۔

۱۹۷۳ء میں چند ماہ کیلئے پاکستان تشریف لائے اور مدرسہ جعفریہ پارا چنار میں قیام پذیر رہے اور پھر ۱۹۷۴ء میں مزید دینی تعلیم کے لئے قم تشریف لے گئے اور مدرسہ حجتیہ میں اسباق حاصل کرنے لگے یہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ آیت اللہ مرتضیٰ مطہریؒ[1]

---

[1] آیت اللہ مرتضیٰ مطہریؒ ولد حاجی محمد حسین مطہریؒ فریمان نزد مشہد مقدس پیدا ہوئے دینی تعلیم کی تکمیل آیت اللہ العظمیٰ روح اللہ خمینی مدظلہم، آیت اللہ سید حسین بروجردیؒ اور آیت اللہ محمد حسین طباطبائیؒ سے کی ان کے علاوہ آپ کے حسب ذیل دیگر اساتذہ بھی تھے:

۱۔ مرزا مہدی آشتیانی۔

۲۔ آیت اللہ سید محمد حجتؒ

۳۔ آیت اللہ سید محمد محقق دامادؒ

۴۔ حاجی مرزا علی آقا اصفہانی شیرازیؒ

آیت اللہ منتظری مدظلہم اور آیت اللہ ڈاکٹر بہشتیؒ آپ کے ہم درس تھے، آپ کی حسب ذیل تصانیف ہیں:

۱۔ اخلاق جنسی اس کا اردو ترجمہ "جنسی اخلاق کا اسلام اور مغرب میں تصور" کے نام سے کراچی سے شائع ہوا ہے سید رضاء اللہ عارف نوشاہی نے ترجمہ کیا ہے۔

۲۔ اصول فقہ۔

۳۔ اصول فلسفہ و روش ریالیسم اصل میں یہ کتاب آیت اللہ محمد حسین طباطبائیؒ کی تصنیف ہے۔ شہید مطہری نے اس پر مقدمہ، شرح اور مبسوط حواشی لکھے ہیں۔

۴۔ امدادھائے غیبی در زندگی بشر۔

۵۔ "انسان در قرآن" اس کا اردو ترجمہ "قرآن اور انسان" کے نام سے ڈاکٹر غلام سرور نے کیا ہے جو خانہ فرہنگ ایران راولپنڈی کے رسالے "ثقافتِ اسلام" کے دوسرے شمارے میں شائع ہو چکا ہے۔

۶۔ "انسان و ایمان" اس کا اردو ترجمہ "انسان اور ایمان" کے نام سے چھپ چکا ہے (باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

۲۔ آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی مدظلہ۔
۳۔ آیت اللہ سید کاظم حائری۔
۴۔ آیت اللہ محسن حرم پناہی۔
۵۔ آیت اللہ مرزا جواد تبریزی۔
۶۔ آیت اللہ وحید خراسانی۔

۱۹۷۸ء میں آپ نے وطن مراجعت فرمائی اور مدرسہ جعفریہ پارا چنار سے منسلک ہو گئے۔

نجفِ اشرف کے دوران عراق کی سوشلسٹ حکومت سے آپ کی نوک جھوک رہی جس کی وجہ سے آپ کو جیل جانا پڑا۔ جیل میں بھی آپ بعثیوں کے ساتھ نبرد آزما رہے جس کی وجہ سے انجام کار آپ اور آپ کے دیگر ساتھی طلبہ و علماء جیل سے آزاد ہوئے۔ قم میں آپ کا قیام اس دور میں تھا جبکہ محمد رضا شاہ پہلوی نے

(بقیہ حاشیہ از صفحۂ گذشتہ)

۷۔ "انسان و سرنوشت" اس کا اردو ترجمہ "انسان اور تقدیر" کے نام سے چھپ چکا ہے، ترجمہ پروفیسر شاہ مفخر عالم ایم۔اے نے کیا ہے۔
۸۔ بیست گفتار۔
۹۔ پیامبر اُمّی۔
۱۰۔ پیرامون انقلاب اسلامی۔
۱۱۔ جاذبہ و دافعہ علی علیہ السلام اس کتاب کا انگریزی ترجمہ ادارۂ فرہنگ ایران۔ راولپنڈی کی طرف سے شائع ہو چکا ہے۔
۱۲۔ جامعہ و تاریخ۔
۱۳۔ جہاد و مشروعیت آن در قرآن۔
۱۴۔ جہان بینی توحیدی
۱۵۔ خدمات متقابل اسلام و ایران۔
۱۶۔ "ختم نبوت" اس کا اردو ترجمہ بنام "ختم نبوت" اسلام آباد سے چھپ چکا ہے (باقی اگلے صفحہ پر دیکھیں)

علماء پر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے ہوئے تھے، علماء طاغوتی طاقت کا مقابلہ کر رہے تھے آپ نے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

پاکستان مراجعت فرمانے کے بعد وادی کرم کے عوام جو سرداروں اور نوابوں کے ہاتھوں پس رہے تھے، کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور کسی قسم کی مخالفت کی پرواہ نہ کی۔ خدا کے فضل و کرم سے اب وہاں کے عوام نے قومیت کی بنیاد مذہب پر رکھی ہے نہ کہ قبائلی سسٹم پر۔

اسلام آباد کنونشن ۱۹۸۰ء میں آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اس کو کامیابی سے ہمکنار کرایا۔ کچھ عرصہ پہلے جب سدہ میں بعض غیر ملکیوں کی وجہ سے شیعوں پر مظالم کے پہاڑ ڈھائے جانے لگے، سینکڑوں بے گناہ شیعوں کو قتل کر دیا اور ان کے گھروں کو آگ لگا دی، کروڑوں روپے کا مال و اسباب لوٹ لیا تو اس علاقے کے شیعوں کو آپ نے منظم کیا، آپ کی آواز پر ہر شعبۂ زندگی کا "پہیہ جام" ہو گیا آپ نے خود کو گرفتاری کے لئے پیش کیا۔ بائیس دن تک جیل میں رہ کر رہا ہوئے، اور یوں استعمار کی سازش کو ناکام بنا دیا۔

(بقیہ حاشیہ از صفحہ گذشتہ)

ترجمہ محمد خالد فاروقی نے کیا ہے اس کتاب کا ایک اور ترجمہ اسی نام سے ہندوستان سے شائع ہوا ہے، ترجمہ کے فرائض مولانا محمد علی محمدی مدظلہم نے ادا کئے ہیں۔

۱۷۔ "داستان راستان" جناب نظیر حسین نے اس کا اردو ترجمہ بنام "سچوں کی باتیں" شائع کیا ہے۔

۱۸۔ وہ گفتار۔

۱۹۔ زندگی جاوید حیات اخروی۔

۲۰۔ سورہ ھائے حمد و بقرہ (تفسیر)۔

۲۱۔ سیری در نہج البلاغۃ۔

۲۲۔ شناخت قرآن

۲۳۔ علل گرائش بہ مادیگری بہ ضمیمہ ماتریالیسم در ایران۔

۲۴۔ عدل الٰہی۔

۲۵۔ "قیام و انقلاب مہدی" اس کا اردو ترجمہ بنام "انقلاب مہدی" ہندوستان (باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

آپ کی دور رس نگاہ نے آیت اللہ العظمیٰ روح اللہ الخمینی مدظلہم العالی کی قیادت کو شروع ہی سے قبول کر لیا تھا۔ چنانچہ آپ ابتدا ہی سے آیت اللہ ہی کے مقلد تھے اور ہیں۔

۱۰ فروری ۱۹۸۴ء کو بھکر میں تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کا اجلاس ہوا جس میں ۲۳۱ مجلس عاملہ کے ارکان اور ۱۰۵ مرکزی کونسل کے ارکان نے شرکت کی ان سطور کا راقم بھی اس اجلاس میں موجود تھا آپ کو متفقہ طور پر حضرت مفتی جعفر حسین رحمۃ اللہ علیہ کا جانشین مقرر کیا گیا اس وقت سے اب تک آپ مسلسل شیعہ قوم کی ترقی میں مصروف ہیں۔ دعا ہے خداوند عالم آپ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عنایت فرمائے۔

(بقیہ حاشیہ از صفحہ گزشتہ) سے شائع ہو چکا ہے مترجم کے فرائض مولانا غلام حسنین کراروی نے ادا کئے ہیں۔

۲۶۔ کتب سوزی ایران ومصر، اس کا ترجمہ مرکز تحقیقات فارسی ایران وپاکستان کے زیر اہتمام شائع ہو چکا ہے۔ ترجمہ کے فرائض سید عارف نوشاہی نے ادا کئے۔

۲۷۔ کلام وعرفان۔

۲۸۔ مسئلہ حجاب اس کا اردو ترجمہ بنام "عورت اسلام کے پردے میں" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

۲۹۔ منطق وفلسفہ۔

۳۰۔ نظام حقوق زن در اسلام

۳۱۔ نظرگاہ اسلام پیرامون موضع گیری طبقاتی۔

۳۲۔ نہضتہائے اسلامی در صد سالہ اخیر اس کتاب کا اردو ترجمہ ڈاکٹر ناصر حسین نقوی آف پشاور نے کیا ہے جو "بیسویں صدی کی اسلامی تحریکیں" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

۳۳۔ وحی ونبوت۔

۳۴۔ ولاءھا وولایتھا۔

ان کے علاوہ سینکڑوں تحقیقی مقالے۔

انقلاب ایران کے تھوڑے ہی عرصے بعد یعنی ۲ مئی ۱۹۷۹ء کو آپ کو شہید کر دیا گیا۔

۲۲ مارچ ۱۹۸۴ء کو وفاق العلماء پاکستان کے سالانہ جلسے کے موقع پر لاہور میں آپ کا زبردست استقبال کیا گیا اور ایک عظیم جلوس کی صورت میں کربلا گامے شاہ لے جایا گیا ہر طرف سے آواز اُٹھ رہی تھی ۔

ہر مومن کے دل کا چین ۔ عارف حسین عارف حسین

شیعہ قوم کا نعرہ ہے ۔ عارف قائد ہمارا ہے

تو عارف حسینی ۔ تو نائب خمینی

ہر مومن کے دل کی پکار ۔ عارف حسین آف پاراچنار

شیعہ قوم کا ایک ہی نعرہ ۔ عارف ایک ہی قائد ہمارا

سیدالشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے چودہ سو سالہ جشن ولادت کے موقع پر آپ نے اپنے پیغام میں کہا :

" ہر انقلاب سے پہلے فکری تبدیلی لازمی ہے اگر ہمارے افکار میں انقلاب برپا نہیں ہوگا تو آسانی سے سابقہ سازشوں کے نتیجے میں ہم غفلت کی نیند سو جائیں گے ۔"

" ہمارے مکتب میں عقائد کا کوئی جھگڑا وجود نہیں رکھتا یہ صرف استعماری پالیسی ہے جس نے ان مسائل کو ہوا دی ہے اور ایران ، لبنان اور دوسرے ممالک میں ذلت آمیز شکست کھانے کے بعد اب آپ کے عزیز ملک میں قدم جمانے کی کوششوں میں مصروف ہے ان سازشوں کا مقابلہ صرف وحدت ہی سے ممکن ہے آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی صفوں میں اتحاد برقرار رکھیں اور دشمن کے مقابلے کے لئے میدانِ عمل میں اتر آئیں ۔"

یوم القدس کے موقع پر آپ نے قوم کو پیغام دیا ۔

" اے ملت جعفریہ کے بزرگو اور جوانو ! خدا کے لئے بیدار ہو جاؤ ان سازشی ہاتھوں کو کاٹ ڈالو جو آسانی ہمارے حقوق پامال کرنے کے لے قوم کے اندر عقائد کے جھگڑے کھڑے کر کے ہمیں انتشار و افتراق کی فضا میں رکھنا چاہتے ہیں ۔"

"اس تحریک کی آبرو اور مذہب کی عزت خود ہمارے اعمال میں ہے"
"آج علماء کی ذمہ داری عوام سے کہیں زیادہ سنگین ہے امیرالمومنین علیہ السلام کا فرمان ہے کہ علماء سے خدا نے عہد لیا ہے کہ وہ ظالم کی شکم پری اور مظلوم کی بھوک پر خاموش نہ رہیں"

حضرت علامہ سید عارف حسین مدظلہم العالی اردو اور پشتو میں خوب تقریر فرماتے ہیں خصوصاً پشتو میں آپ کا انداز بیان انقلابی ہوتا ہے نہ کہ رسمی۔ آپ تقویٰ و طہارت کی منہ بولتی تصویر ہیں، شب زندہ دار ہیں۔ مشرف علی خان کا بیان ہے کہ آپ نماز تہجد کا خصوصی اہتمام فرماتے ہیں۔ ادعیہ و وظائف کی طرف بھی متوجہ ہیں۔ جناب مشرف علی خان جنہوں نے حضرت مولانا مدظلہم العالی کو بہت قریب سے دیکھا ہے، کا بیان ہے آپ کلمۂ حق کہنے میں یگانہ ہیں اور لومۃ لائم کی پرواہ کئے بغیر جس بات کو سچ سمجھتے ہیں کہہ دیتے ہیں[1] یعنی

جو حق ہے اسے دار پہ بھی کہیں گے
ہمیں حق چھپانے کی عادت نہیں ہے

قائد ملت جعفریہ حضرت مولانا سید عارف حسین الحسینی مدظلہم فروری ۱۹۸۴ء سے لے کر اب تک شاید ہی کسی دن آرام سے بیٹھے ہوں۔ روزانہ ہی مختلف شہروں کے دوروں پر ہوتے ہیں آپ نے جن مقامات پر قائدانہ دورے کئے ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں:

---

[1] مولانا مدظلہم کی اس سوانح میں مشرف علی خان کے خط کے علاوہ
(۱) وفاق علماء شیعہ پاکستان کا تیسرا سالانہ تاریخی اجتماع، شائع کردہ وفاق علماء شیعہ پاکستان لاہور۔
(۲) قائد ملت جعفریہ پاکستان کا مختصر تعارف، مرتبہ اخونزادہ انور علی رضا، طبع پشاور۔
(۳) یوم القدس ۴ ۱۴۰ھ پر قائد ملت جعفریہ سید عارف حسین الحسینی کا پیغام شائع کردہ مرکزی دفتر نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان پشاور۔
(۴) سیدالشہداء امام حسین علیہ السلام کے چودہ سو سالہ جشن ولادت کے موقع پر قائد ملت جعفریہ کا پیغام شائع کردہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان پشاور۔
(۵) رسالہ تحریک شائع کردہ ۸۶۔ صدر روڈ پشاور، سے بھرپور فائدہ اٹھایا گیا۔

۱۔ نور پور شاہان۔ اسلام آباد، ۱۰۔اگست ۱۹۸۴ء۔
۲۔ ڈھڈیال تحصیل چکوال ضلع جہلم، ۱۹۔اپریل ۱۹۸۴ء۔
۳۔ چکوال، ضلع جہلم۔
۴۔ کمال پور، ۲۰۔اپریل ۱۹۸۴ء۔
۵۔ فیصل آباد۔
۶۔ رجوعہ سادات چنیوٹ۔
۷۔ چنیوٹ ضلع جھنگ۔
۸۔ میانوالی، ۲۱۔ اپریل ۱۹۸۴ء
۹۔ ماڑی انڈس۔
۱۰۔ مہر شاہ والی۔
۱۱۔ لاہور۔
۱۲۔ حویلی بہادر شاہ ضلع جھنگ۔
۱۳۔ ملہو موڑ۔
۱۴۔ قائم بھروانہ۔
۱۵۔ شورکوٹ
۱۶۔ کراچی۔
۱۷۔ کوئٹہ۔

آپ نے یوم مفتی جعفر حسینؒ کے موقع پر بیان دیا:

"علامہ مفتی جعفر حسین سچائی، سادگی، خلوص اور عزیمت کے پیکر تھے ہمارا عہد ہے کہ ملت کے حقوق کی بازیابی اور تحفظ کے لئے چلائی جانے والی ان کی تحریک کو منزلِ مقصود تک پہنچائے بغیر چین سے نہیں بیٹھیں گے، چاہے ہمیں اس کے لئے جان کی قربانی بھی کیوں نہ دینی پڑے۔"

ان سطور کے راقم کو حضرت مدظلہم سے خصوصی لگاؤ ہے، دعا ہے، آپ جو مشن لے کر اٹھے ہیں، خداوند کریم آپ کو اس میں کامیابی و کامرانی عنائت فرمائے۔

مولانا ملک عطا محمد (فاضل عربی و فارسی)

ولدیت : ملک امام بخش

ولادت : ۱۵۔اکتوبر ۱۹۳۳ء

سکونت : نور پور شاہاں۔ اسلام آباد

مولانا ملک عطا محمد ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۳۳ء کو جھاوریاں ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے، ۱۹۵۲ء میں میٹرک کیا، ۱۹۶۲ء میں دارالعلوم محمدیہ سرگودھا میں داخل ہو گئے جہاں ۱۹۶۶ء تک زیر تعلیم رہے اس مدرسہ میں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ استاذ العلماء حضرت مولانا شیخ محمد حسین ڈھکو مدظلہم۔

۲۔ حضرت مولانا غلام مہدیؒ۔

۱۹۶۹ء میں دارالعلوم الجعفریہ خوشاب میں داخل ہو گئے اور اسی سال فاضل عربی کا امتحان پاس کیا، اس سے قبل آپ ۱۹۶۷ء میں فاضل فارسی کا امتحان پاس کر چکے تھے۔

علاوہ ازیں مولانا محمد شریف آف اکوڑہ خٹک سے بھی ہدایہ اولین کے اسباق حاصل کئے۔

مولانا سید علی اصغر نقوی (فاضل عربی)

ولدیت : مولانا سید گلاب علی شاہ نقوی

ولادت : ۱۹۵۲ء

سکونت : قم (ایران)

مولانا سید علی اصغر نقوی ۱۹۵۲ء میں ملتان میں پیدا ہوئے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۶۶ء میں مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخل ہو گئے جہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ حضرت مولانا سید گلاب علی شاہ نقوی مدظلہم۔

۲۔ حضرت مولانا سید شبیر علی شاہ نقوی

۳۔ حضرت مولانا سید ابوالحسن احمد شاہ نقوی.
۴۔ حضرت مولانا سید محمد تقی شاہ نقوی۔
۵۔ حضرت مولانا سید سکندر علی شاہ۔
۶۔ حضرت مولانا امیر حسن۔

۱۹۷۳ء میں فاضل عربی کا امتحان پاس کیا ۱۹۷۳ء سے ۱۹۸۲ء تک اسی مدرسے میں مدرس رہے اب دو سال سے قم میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں، جہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ ہیں:

۱۔ حجۃ الاسلام آقائے مصطفیٰ اعتمادی۔
۲۔ حجۃ الاسلام آقائے ستودہ
۳۔ حجۃ الاسلام آقائے پایانی۔

آپ نے ایک رسالہ "شیخ احمد احسائی اور استعماری ایجنٹ" تحریر فرمایا جو کثیر تعداد میں شائع ہو کر تقسیم ہوا ہے۔

مولانا سیّد علی رضا نقوی

ولدیت : مولانا سید گلاب علی شاہ
ولادت : ۱۹۵۸ء
سکونت : مدرس مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ سورج میانی ملتان۔

مولانا سیّد علی رضا نقوی ۱۹۵۸ء کو ملتان میں پیدا ہوئے۔ ایف۔ ایس۔ سی پاس کرنے کے بعد ۱۹۷۵ء میں مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخل ہو گئے، درسِ نظامی کی تمام تر کتب اپنے والد ماجد مدظلہم سے پڑھیں، آج کل درجۂ ثانیہ کی کتب پڑھا رہے ہیں۔ آپ نے ایک کتاب تحریر کی ہے، بعنوان "شیخیہ کی نرالی منطق"۔

مولانا فاضل السہلانی

ولدیت : محمد جواد

ولادت : ۱۹۵۱ء

سکونت : دار الحکمت ۶/۱۲۔سی بلاک ۲ پی ای سی ایچ ایس شاہراہ قائدین بالمقابل جعفریہ پارک کراچی۔

مولانا شیخ فاضل السہلانی ۱۹۵۱ء میں بصرہ میں پیدا ہوئے تمام تر دینی تعلیم نجف اشرف ہی میں حاصل کی وہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ حجۃ الاسلام حضرت مولانا سیّد عز الدین بحر العلوم۔

۲۔ حجۃ الاسلام حضرت مولانا سیّد علاؤ الدین بحر العلوم۔

۳۔ حجۃ الاسلام حضرت مولانا سیّد محمد حسین الحکیم

قاہرہ یونیورسٹی سے ایم اے (فقہ مقارن) کی سند حاصل کی آج کل دار الحکمت کراچی میں مدرس ہیں۔

آپ دو کتب کے مؤلف ہیں، دونوں عربی میں ہیں۔

۱۔ الشعاع من صولۃ الحسن۔

۲۔ الید فی الفقہ الاسلامی سبب للملکیۃ و دلیلا علیہا۔

حضرت مولانا مدظلہم عربی فارسی انگریزی پر دسترس رکھتے ہیں۔ ضرورت کے مطابق اُردو بھی جانتے ہیں۔

مولانا سیّد مُحمّد ابوالحسن موسوی

ولدیت : سیّد نذر حسین موسوی

(فاضل عربی و فارسی)

مولانا سید محمد ابوالحسن موسوی چک ملوک تحصیل چکوال ضلع جہلم میں پیدا ہوئے چار سال تک جامعۃ المؤمنین راولپنڈی میں مولانا سیّد حامد علی شاہ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔ شرائع الاسلام اپنی والدہ محترمہ سے پڑھی۔ اس کے بعد ایران تشریف لے گئے جہاں تبریز، قم اور کرمان کے دینی مدارس

میں تعلیم حاصل کی جہاں آپکے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ حجۃ الاسلام سید علی موسوی

۲۔ حجۃ الاسلام سید احمد طباطبائی مدظلہ۔

۱۹۸۰ء سے کو اب تک برطانیہ، افریقہ، یونان اور امریکہ میں تبلیغی دورہ فرما چکے ہیں۔[1]

مولانا محمّد تقی نقوی

ولدیت : مولانا سیّد گلاب علی شاہ

ولادت : یکم جولائی ۱۹۴۹ء

سکونت : قم (ایران)

مولانا سیّد محمد تقی نقوی یکم جولائی ۱۹۴۹ء کو ملتان میں پیدا ہوئے، ۱۹۵۴ء میں اسکول میں داخل ہوئے مڈل پاس کرنے کے بعد مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخل ہو گئے جہاں مندرجہ ذیل اساتذہ سے اخذ فیض کیا:

۱۔ حضرت مولانا سیّد گلاب علی شاہ مدرس اعلیٰ۔

۲۔ حضرت مولانا سیّد ساجد علی شاہ حال مدرسِ اعلیٰ مدرسہ آیت اللہ الحکیم راولپنڈی۔

۳۔ حضرت مولانا سیّد شبیر علی شاہ

۴۔ حضرت مولانا سیّد سکندر علی شاہ

۵۔ حضرت مولانا سیّد فضل حسین شاہ

۶۔ حضرت مولانا سیّد امیر حسین

۱۹۶۸ء میں فاضل عربی کا امتحان پاس کیا اور بورڈ میں اوّل آئے۔

۱۹۶۸ء سے ۱۹۷۹ء تک مدرسہ مخزن العلوم میں مدرس رہے ۱۹۷۹ء میں مزید دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے قم تشریف لے گئے جہاں آپ نے حسب ذیل اساتذہ سے اخذ فیض کیا۔

---

[1] مکتوب مولانا مختار حسین کاظمی بنام مؤلف۔

۱۔ حجۃ الاسلام آقائے محمد تقی ستودہ

۲۔ حجۃ الاسلام آقائے مصطفٰے اعتمادی

۳۔ حجۃ الاسلام سید کاظم حائری

۴۔ آیت اللہ شیخ محمد فاضل لنکرانی۔

آقائے شیخ حسین مظاہری کی کتاب "مقائسہ ای بین سستم ہائے اقتصادی" فارسی کا اردو میں ترجمہ کیا ہے بعنوان، "اقتصادی نظاموں کا تقابلی جائزہ"

حضرت مولانا عالم فاضل شخصیت ہیں نوجوان ہیں اور نوجوانوں میں دینی علوم عام کرنے کی تڑپ رکھتے ہیں۔ درگاہِ ربّ العزّۃ میں دست بدعا ہوں خداوندکریم مزید توفیقات عنایت فرمائے۔

مولانا محمد تقی

ولدیت : مولانا محمد رحیم

ولادت : ۱۹۵۶ء

مولانا محمد تقی رحیمیان ۱۹۵۶ء میں کوئٹہ میں پیدا ہوئے نویں جماعت تک اسکول میں پڑھنے کے بعد ۱۹۷۱ء میں نجف اشرف تشریف لے گئے وہاں آپنے بطور خاص حجۃ الاسلام استاذ العلماء حضرت مولانا شیخ محمد علی افغانی مدظلہم سے اخذ فیض کیا۔ نجف اشرف میں دینی مدارس کی تاراجی کے بعد ۱۹۷۰ء میں قم (ایران) تشریف لے گئے وہاں آپکے حسبِ ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ حجۃ الاسلام آقائے ستودہ

۲۔ حجۃ الاسلام آقائے فاضل قفقازی

۳۔ آیت اللہ وحید خراسانی مدظلہم۔

آپ کی مادری زبان فارسی ہے مگر اردو میں بھی خوب خطاب فرماتے ہیں۔ آپکے مضامین بھی انقلاب آفرین اور تحقیقی ہوتے ہیں۔

مولانا شیخ محمد حسن جعفری

ولدیت : غلام مہدی

ولادت : ۱۹۴۶ء

: خطیب جامع مسجد شیعہ چشمہ بازار اسکردو

مولانا شیخ محمد حسن جعفری ۱۹۴۶ء میں سکردو میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد شیخ غلام مہدی مرحوم ان اکابرین میں سے ہیں جنہوں نے بلتستان کو پاکستان کا جزو لاینفک بنایا تھا اور اسی جرم میں آپ شہید کر دیئے گئے۔

مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ ۱۹۶۲ء میں نجف اشرف تشریف لے گئے جہاں ۱۹۷۵ء تک حسب ذیل اساتذہ سے اخذ فیض کرتے رہے :

۱۔ استاذ العلماء شیخ محمد علی مدرس افغانی مدظلہم۔

۲۔ آیت اللہ اسد اللہ مدنیؒ شہید

۳۔ آیت اللہ سید عبدالکریم کشمیری

۴۔ آیت اللہ شیخ مہدی آصفی۔

آپ نے رسائل و مکاسب آیت اللہ شیخ مجتبیٰ لنکرانی سے پڑھیں اور درسِ خارج آیت اللہ سید ابوالقاسم الخوئی مدظلہ العالی سے حاصل کیا۔ آج کل جامعۃ المنصوریہ اسکردو کے مدرس اعلیٰ ہیں اور شیعہ جامع مسجد چشمہ بازار اسکردو میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں۔

مولانا محمد رحیم

ولدیت : خدارحم

ولادت : ۱۹۰۳ء

مولانا محمد رحیم قریباً ۱۹۰۳ء میں کوئٹہ میں پیدا ہوئے۔ آپ مولانا شیخ محمد تقی رحیمیان کے والد ہیں۔ آپ نے تمام تر تعلیم نجف اشرف اور مشہد مقدس میں حاصل کی۔ آپ حسب ذیل دو کتابوں کے مصنف ہیں : ۱۔ کتاب المیراث (عربی)۔ یہ کتاب کراچی اور ایران میں شائع ہوئی ہے۔

۲۔ جفر جامع (مخطوط)۔

ولدیت : دریا خان

ولادت : ۱۹۵۴ء

مولانا محمد رضا نجفی

سکونت : مدرسہ صاحب العصر علیہ السلام محلہ قلندر آباد، دادو

مولانا محمد رضا ۱۹۵۴ء میں بمقام خیر پور ناتھن شاہ ضلع دادو (سندھ) میں پیدا ہوئے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۶۶ء میں مدرسہ مشارع العلوم حیدر آباد میں داخل ہوگئے جہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے :

۱۔ حضرت مولانا سید ثمر حسن زیدی مدرس اعلیٰ مشارع العلوم۔

۲۔ حضرت مولانا سید محمد قاسم مدرس اعلیٰ خیر پور۔

۳۔ حضرت مولانا صغیر الحسن۔

فروری ۱۹۷۱ء سے ۱۹۷۵ء تک نجف اشرف میں رہے جہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ حجۃ الاسلام آقائے محمد مہدی مرتضوی۔

۲۔ حجۃ الاسلام آقائے سید موسوی اردبیلی۔

۳۔ حجۃ الاسلام آقائے محمد علی مدرس افغانی۔

۴۔ حجۃ الاسلام آقائے شیخ ضیاء الخوئی۔

۵۔ حجۃ الاسلام آقائے اعتمادی۔

۶۔ حجۃ الاسلام آقائے دوزدوزانی۔

آج کل مدرسہ صاحب العصر میں مدرس ہیں آپ نے نہج البلاغہ کا سندھی میں ترجمہ کیا ہے جو ابھی تک شائع نہیں ہو سکا۔

ولدیت : غلام حیدر

ولادت : ۱۹۵۴ء

مولانا محمد رمضان توقیر (فاضل عربی)

: قم (ایران)

مولانا محمد رمضان توقیر ۱۹۵۴ء کو بمقام حاجی مورہ ڈیرہ اسماعیل خان میں پیدا ہوئے اسکول میں

چھٹی جماعت تک پڑھنے کے بعد ۱۹۶۷ء میں مدرسہ جاڑا میں داخل ہو گئے جہاں ۱۹۷۱ء تک رہے اور اسی سال فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔

ایک سال تک درسگاہ ولی العصرؑ ڈیرہ غازیخان میں مدرس رہے۔ ۱۹۸۱ء میں قم تشریف لے گئے جہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

۱۔ استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ محمد علی مدرس افغانی۔

۲۔ حضرت مولانا کوہ کمرہ ای۔

۳۔ حضرت مولانا حجۃ الاسلام آقائے فخر وجدانی۔

مولانا سیّد مرتضیٰ حسن نقویؒ

مولانا سیّد مرتضیٰ حسن نقوی مرحوم کے کوائف معلوم نہ ہو سکے البتہ آپ گوڑگانواں کے رہنے والے تھے ملتان آ گئے تھے شیعہ مسجد محلہ جھک ملتان کے خطیب تھے۔ آپ نے مولانا سید ظہور الحسن کوثر کے ترجمہ کردہ رسالہ مصباح المسائل پر تقریظ لکھی جو حسب ذیل ہے:

تمام حضرات مؤمنین کی خدمت میں گزارش ہے کہ کسی زبان سے اپنی اردو زبان میں ترجمہ کرنا نہایت دشوار ہے مگر جناب جلیل عالم نبیل مولانا مولوی سید ظہور الحسن صاحب کوثر ملتان ادام اللہ وجودھم العالی نے نہایت جانفشانی و محنت شاقہ سے مصباح المسائل کا ترجمہ کر کے حضرات مومنین پر بڑا احسان کیا ہے امید ہے کہ حضرات مومنین جناب موصوف کے اس ترجمہ سے استفادہ فرما کر دعائے خیر سے یاد فرمائیں گے مثل مشہور ہے" الانسان مرکبٌ من الخطاء والنسیان" اگر ترجمہ میں سہواً غلطی سرزد ہو گئی ہو تو اسکو اپنے دامن عفو سے محو فرمائیں' اس فقیر نے چند مقامات اس کے دیکھے ہیں اور نظر سے گزرے ہیں جہاں جہاں جو غلطیاں تھیں ان کی اصلاح کر دی گئی ہے۔[۱]

---

[۱] رسالہ مختصر (فارسی) آیت اللہ محسن الحکیمؒ۔ مرتب کردہ مولانا سید زوار حسین ہمدانی ترجمہ بنام مصباح المسائل از مولانا سیّد ظہور الحسن کوثر بھرپلوی مدظلہ ص ۷، طبع لاہور، بتاریخ جنوری ۱۹۶۵ء۔

مولانا منظور حسین عابدی

ولدیت : صادق علی

ولادت : ۱۹۳۷ء

مولانا منظور حسین عابدی ۱۹۳۷ء میں جالندھر (مشرقی پنجاب) میں پیدا ہوئے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے چچا حضرت مولانا خادم حسین ؒ سے دینی تعلیم حاصل کرنا شروع کی۔
اس کے بعد جامع المنتظر لاہور میں داخل ہو گئے اور استاذ العلماء حضرت مولانا شیخ اختر عباس مدظلہم سے اخذ فیض کیا بعد ازاں جامعہ نعیمیہ لاہور میں داخل ہو گئے، مولانا مفتی محمد حسین نعیمی سے فنون کی کتب پڑھیں کچھ عرصہ مسجد و امام بارگاہ حسینیہ اکرم روڈ لاہور میں خطیب رہے کوئی ساڑھے چار سال سے قم میں مزید دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ قم میں آپ کے حسب ذیل اساتذہ ہیں:

۱۔ حجۃ الاسلام آقائے وجدانی۔

۲۔ حجۃ الاسلام آقائے مصطفیٰ نورانی۔

۳۔ حجۃ الاسلام آقائے علی محمد ہمدانی۔

آپ کی تالیفات حسب ذیل ہیں جو تا ہنوز زیور طباعت سے آراستہ نہ ہو سکیں۔

۱۔ مناسک حج۔

۲۔ صلواۃ الخاشعین للخمینی (ترجمہ)۔

مآخذ

تذکرۂ علماءِ امامیہ پاکستان

مآخذ

۱۔ آزاد، مولانا محمد حسینؒ : دربار اکبری
۲۔ آغائے بزرگ تہرانی : طبقات اعلام الشیعہ
۳۔ 〃 〃 〃 : الذریعہ الی تصانیف الشیعہ
۴۔ آغا مہدی، مولانا : تاریخ سلطان العلماء
۵۔ ابوالفضل : اکبر نامہ
۶۔ احمد عبدالغفور عطار : شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب نجدی
۷۔ احمد علی سندیلوی : تذکرہ مخزن الغرائب
۸۔ سید اعجاز حسین : انجمن وظیفۂ سادات و مومنین جوبلی نمبر ۱۹۳۶ء
۹۔ سید اعجاز محمد نقوی : عروج المجالس، طبع لاہور
۱۰۔ سید افتخار حسین نقوی : اعمال ماہ رجب المرجب
۱۱۔ امام اعظمؒ : مسند امام اعظم
۱۲۔ تسبیحی، محمد حسین : کتابخانہ ہائے پاکستان، ج ۱
۱۳۔ سید تصدق حسین بخاری : تائید حق و تردید باطل. طبع سرگودھا
۱۴۔ جانباز مرزا : کاروان احرار، ج ۱، طبع لاہور
۱۵۔ جسٹس منیر و جسٹس کیانیؒ : رپورٹ تحقیقاتی عدالت ۱۹۵۳ء، طبع لاہور
۱۶۔ حسن عسکری، ڈاکٹر : مرگ باشرف، طبع لاہور
۱۷۔ حسین بخش، مولانا : لمعۃ الانوار
۱۸ 〃 〃 〃 : تفسیر انوار النجف ج ۱۰

۱۹۔ سید حسین عارف نقوی	: مقدمہ اعتقادات الامامیہ، طبع اسلام آباد
۲۰۔ " " " "	: تذکرہ علماء امامیہ، طبع اسلام آباد، ۱۹۸۲ء
۲۱۔ خلیلہ نجیب	: حالات زندگی مؤلف کربلا کی کہانی، قرآن کی زبانی
۲۲۔ سید خورشید حسین بخاری	: تذکرہ شاہ سکندر کیتھلیؒ، طبع لاہور، ۱۹۷۶ء
۲۳۔ دوست محمد شاہد	: تاریخ احمدیت، ج ۲، طبع ربوہ
۲۴۔ ڈھکو، مولانا محمد حسین	: اصول الشریعہ، طبع سرگودھا
۲۵ " " "	: احسن الفوائد فی شرح العقائد، طبع سرگودھا
۲۶۔ ذبیح اللہ محلاتی	: ریاحین الشریعۃ، طبع ایران
۲۷۔ راشدی، پیر حسام الدین	: سندھی ادب
۲۸۔ راہی، سفیر اختر	: تذکرہ علماء پنجاب، طبع لاہور ۱۹۸۰ء
۲۹۔ رسا، کاظم علی	: گلدستہ مودت، طبع کراچی
۳۰۔ سید سبط حسن، ڈاکٹر	: مقدمہ سوانح حیات ابن مظاہر، طبع کراچی
۳۱۔ سلطان الطاف علی	: بیست و پنج قرن روابط فرہنگی پاکستان و ایران
۳۲۔ سحا، امیر حسین مولانا	: دیباچہ رسالہ الدر الفرید فی عقیدۃ التوحید طبع راولپنڈی
۳۳۔ شبیہہ الحسنین محمدی	: رپورٹ اور مختصر تعارف منظفر المدارس، طبع لاہور
۳۴۔ شرف، عبدالحکیم قادری	: تذکرہ اکابر اہلسنت، طبع لاہور
۳۵۔ سید شریف احمد شرافت نوشاہی	: شریف التواریخ، ج ۱
۳۶۔ شہریار نقوی، ڈاکٹر	: فرہنگ نویسی فارسی در ہند و پاکستان، طبع تہران
۳۷۔ شیفتہ، علی حسنین	: تحقیق حق، طبع سرگودھا
۳۸۔ " " "	: تحقیق حق پر علماء حق کے تبصرے، طبع سرگودھا
۳۹۔ " " "	: مذہب اہل بیت میں نے کیوں اختیار کیا، طبع سرگودھا

۴۰۔ صالحی نجف آبادی	: شہید جاوید، طبع ہفتم
۴۱۔ صدوقؒ، شیخ	: من لا یحضرہ الفقیہ
۴۲۔ صدیق علی خان	: بے تیغ سپاہی
۴۳۔ صغیر حسین نقوی	: انوار قم
۴۴۔ ضیاء حسین ضیاء	: ہدیۃ المستبصرین، طبع فیصل آباد
۴۵۔ " " "	: حی علیٰ خیر العمل، مبلغ اعظم نمبر، طبع فیصل آباد
۴۶۔ ظہور الدین احمد، ڈاکٹر	: پاکستان میں فارسی ادب کی تاریخ، طبع لاہور
۴۷۔ شیخ عباسؒ قمی	: منتہی الآمال
۴۸۔ عبدالحی حسنی، مولانا	: نزہۃ الخواطر، ج ۱، ۶
۴۹۔ عبدالحکیم	: تذکرۂ مردم دیدہ، طبع پنجابی اکیڈمی لاہور
۵۰۔ عبدالرحمٰن طارق	: آئینہ ملتان
۵۱۔ عبدالرحمٰن خان	: کردار قائدِ اعظمؒ
۵۲۔ عبدالرحمن مبشّر	: برہان ہدایت
۵۳۔ عبدالرشید	: تذکرہ شعرائے پنجاب
۵۴۔ عبدالغنی	: شعرائے فارسی (ماسوائے غالب)
۵۵۔ عبدالغفور قریشی	: پنجابی ادب دی تاریخ، طبع لاہور
۵۶۔ عروج، عبدالرؤف	: بزم غالب، طبع کراچی ۱۹۶۹ء
۵۷۔ عزیز احمد صدیقی	: سباق سبز باغ، طبع کراچی
۵۸۔ علی بلتستانی، مولانا	: مقدمہ نہج السوی، طبع نجف اشرف ۱۹۶۸ء
۵۹۔ علیؒ الحائری، مولانا	: موعظہ تقیہ، طبع لاہور
۶۰۔ " " "	: موعظہ تحریف القرآن، طبع لاہور

۶۱۔	علی حیدر، مولانا	: سکینہ بنت الحسین، طبع لاہور ۱۹۷۲ء
۶۲۔	علی رضا نقوی، ڈاکٹر	: تذکرہ نویسی فارسی در ہند و پاکستان، طبع تہران، ۱۹۶۸ء
۶۳	علی شیر قانع	: تحفۃ الکرام
۶۴۔	علی کوثر چاند پوری	: اطبائے عہد مغلیہ
۶۵۔	سید علی نقی، علامہ	: تذکرۂ حفاظ شیعہ، طبع لکھنؤ
۶۶۔	عنایت حسین بخاری، پروفیسر	: وجود معصوم، ج ۱، طبع لاہور
۶۷۔	عنایت علی نقوی، مفتی	: مذہب اہلبیت
۶۸۔	غلام باقر جوئیہ	: خوشخبری
۶۹۔	غلام حسین نعیمی	: نعیم الابرار، ج ۲
۷۰۔	فرمان فتح پوری، ڈاکٹر	: اردو شعراء کے تذکرے اور تذکرہ نگاری، طبع لاہور ۱۹۷۲ء
۷۱۔	فضل عباس ہمدانی	: عظمت سادات
۷۲۔	فوق، محمد الدین	: مشاہیر کشمیر
۷۳۔	فیض عالم صدیقی، مولانا	: صدیقۂ کائنات، طبع جہلم
۷۴	〃 〃 〃 〃 〃	: مقام صحابہ، طبع جھنگ ۱۳۹۴ھ
۷۵	〃 〃 〃 〃 〃	: مقدمہ افادات بنگش، طبع ہنگو
۷۶	قادیانی، غلام احمد	: درثمین، طبع لاہور، ۱۹۵۱ء
۷۷۔	〃 〃 〃 〃	: ضمیمہ اعجاز احمدی
۷۸۔	قدرت اللہ گوپاموی	: نتائج الافکار
۷۹۔	کرم دین، مولانا	: آفتاب ہدایت
۸۰	کوثر نیازی	: انداز بیاں
۸۱۔	لائٹنر، ڈاکٹر	: سنین الاسلام، طبع لاہور

۸۲۔ لیئق حسن رضوی	: تاریخ جارچہ
۸۳۔ محمد بن یعقوب کلینیؒ	: الاصول من الکافی ج ۲، طبع ایران
۸۴۔ محمد خالصیؒ، علامہ	: سعادۃ الدارین، طبع بغداد
۸۵۔ محمد تنکابنی، مولانا	: قصص العلماء، طبع ایران
۸۶۔ محمد بن حبیب ہاشمی	: کتاب المحبر، طبع حیدرآباد دکن
۸۷۔ محمد اسمٰعیل، مبلغ اعظمؒ	: فرایات تونسوی
۸۸ 〃 〃 〃 〃	: انتباہ المؤمنین از مغالطہ مقصرین
۸۹ 〃 〃 〃 〃	: مجموعہ رد المقصرین
۹۰ محمد اسحاق بھٹی	: تذکرہ فقہائے ہند، ج ۱
۹۱۔ محمد بخشؒ میاں	: ہدایت المسلمین
۹۲۔ محمد بشیر حسین، ڈاکٹر	: مقدمہ رقعات ابوالفتح گیلانی
۹۳۔ محمد بشیر فاضل	: افتتاحیہ الفقہ الاحوط
۹۴۔ محمد بشیر انصاریؒ، مولانا	: ذاکری کا شرعی مقام
۹۵۔ 〃 〃 〃 〃	: سوشلزم اصول شرعیہ کی روشنی میں، طبع اسلام آباد
۹۶۔ 〃 〃 〃 〃	: مقام اہلبیت
۹۷۔ محمد حسینؒ مولانا	: تذکرۂ بے بہا فی تاریخ العلماء، طبع دہلی ۱۹۳۱ء
۹۸۔ محمد حسین طباطبائی، مولانا	: تفسیر المیزان، ج ۵، طبع تہران
۹۹۔ محمد حبیب اللہ رشدی	: مقدمہ دیوان محسن تنوی
۱۰۰۔ محمد حسنین سابقی، مولانا	: جواہر الاسرار
۱۰۱۔ 〃 〃 〃 〃	: شمشیر مسموم بر مفتریان عقد ام کلثوم، طبع فیصل آباد
۱۰۲ 〃 〃 〃 〃	: شہادت ثالثہ کی شرعی حیثیت، طبع فیصل آباد، ۱۹۷۷ء

۱۰۳۔ محمد حسنین سابقی، مولانا	: تذکرہ خدمات مبلغ اعظمؒ
۱۰۴۔ محمد سبطین سرسوی، مولانا	: مواعظ حسنہ، طبع لاہور
۱۰۵۔ محمد سبطین، حافظ	: ڈائری
۱۰۶۔ محمد سلیمان اظہر	: مقدمہ کشف الاسرار، طبع فیصل آباد، ۱۹۷۵ء
۱۰۷۔ محمد صدیق ہزاروی، مولانا	: تعارف علمائے اہلسنت
۱۰۸۔ مائل، غلام علی	: کلیات مائل تتوی
۱۰۹۔ محسن علی راجہ	: توثیق حق
۱۱۰۔ محسن علی شیخ، مولانا	: النہج السوی فی معنی المولیٰ والولی، طبع نجف اشرف ۱۹۶۸ء
۱۱۱۔ محسن اعظم گڑھیؒ	: مقدمہ آئینۂ فکر
۱۱۲۔ مجتبیٰ حسن کامونپوری، ڈاکٹر	: حضرت رباب، شہید کربلا کی رفیقۂ حیات، طبع راولپنڈی
۱۱۳۔ مجلسی، محمد باقر، ملّا	: بحار الانوار
۱۱۴۔ مرتضیٰ حسین فاضل	: مطلع الانوار، طبع لاہور ۱۹۸۱ء
۱۱۵۔ " " "	: اوصاف الحدیث، طبع لاہور
۱۱۶۔ مقبول احمد، مولانا	: مقبول ترجمۂ قرآن
۱۱۷۔ منظور حسینؒ، مولانا	: عبداللہ بن سبا، طبع لاہور
۱۱۸۔ " " "	: مقدمہ جامع الغناوی
۱۱۹۔ ناصر حسین نجفی، مولانا	: فتوحات شیعہ
۱۲۰۔ نبی بخش بلوچ، ڈاکٹر	: سندھ میں اردو شاعری
۱۲۱۔ نذر حسین ظفر، مولانا	: جواہر البیان ترجمہ لؤلؤ و مرجان، طبع سرگودھا
۱۲۲۔ نذر حسین قمر	: حضرت سکینہ بنت الحسین
۱۲۳۔ نسیم امروہی، مولانا	: تعارف ذات

۱۲۴۔ نسیم امروہی، مولانا	:	مراثی نسیم
۱۲۵۔ وصی حیدر خان، مولانا	:	نادرۃ الزمن
۱۲۶۔ یوسف حسین، مولانا	:	وفات عائشہ[۱]
۱۲۷۔ " " "	:	البتول فی وحدت بنت رسول، طبع لاہور
۱۲۸ " " "	:	حقائق العقائد، طبع سرگودھا
۱۲۹ " " "	:	مدیر رضاکار کے عقائدِ باطلہ، طبع راولپنڈی
۱۳۰۔ کیپٹن فیاض محمود	:	تاریخ ادبیات مسلمانان پاک وہند، طبع لاہور ۱۹۷۲ء
۱۳۱۔ کیپٹن فیاض محمود	:	مکتوبات اقبال بنام شاد
۱۳۲۔ محمد صالح کشفی	:	کوکب دری

اس کتاب میں جگہ جگہ آپ مولانا سید محمد ثقلین کاظمی کا ذکر پڑھیں گے، آپ کے والد کا نام سید فریاد علی تھا جن کا ۱۹۷۴ء میں انتقال ہوا۔ مولانا کاظمی مدظلہم اکتوبر ۱۹۴۱ء میں بمقام موسیٰ چک تحصیل نواں شہر ضلع جموں (ہند) میں پیدا ہوئے، کچھ عرصے مولانا احمد حسین نوری مدظلہ کے سامنے زانوے ادب تہ کیا اصلاح معاشرہ اور کتب شیعہ کی اشاعت میں خاص غلو ہے آپ چھوٹی بڑی کوئی دو درجن کے قریب کتب کی اشاعت کر چکے ہیں۔ خداوند عالم مزید توفیق عنایت فرمائے۔

حواشی مآخذ

[۱] "تائید حق و تردید باطل" نامی کتاب ادارہ تحفظ ایمان پاکستان سرگودھا سے چند سال قبل شائع ہوئی تھی، اس کتاب پر جلی حروف میں "تالیف و ترتیب پروفیسر سید تصدق حسین جعفری بخاری" مندرج ہے، یہ کتاب راجہ محسن علی صاحب کی کتاب "توثیق حق" کے جواب میں ہے۔

جناب پروفیسر سید عنایت حسین صاحب بخاری مدظلہ نے اپنی کتاب "وجود معصوم" کے ہر دو حصص احقر کو ازراہ لطف عنایت فرمائے۔ اس کتاب کا پہلا حصہ تقریباً ان مضامین پر مشتمل ہے جو

جناب پروفیسر صاحب مدظلہ اور جناب مولانا علی حسنین صاحب شیفتہ کی طرف سے ماہنامہ "پیام عمل" لاہور کے مختلف شماروں میں شائع کرائے گئے تھے ان دونوں کتابوں کے مندرجات سے احقر کو بحث نہیں یہ بحث تو انشاء اللہ میری اس کتاب میں آئے گی جس میں پاکستان سے شائع ہونے والی کتب کا ایک جائزہ لیا جائیگا۔ لیکن میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب میں نے اس کتاب میں جناب مولانا شیفتہ صاحب کے وہ مضامین دیکھے جس میں انھوں نے جناب پروفیسر صاحب کو اپنی مطبوعہ کتاب "تائید حق و تردید باطل" پڑھنے کا مشورہ دیا اس کتاب میں اس کا ذکر دو مرتبہ اس طرح آیا ہے :

۱۔ میرا پہلا مشورہ یہ ہے کہ وہ میری مطبوعہ کتاب "تائید حق و تردید باطل" کا مطالعہ فرمائیں.

(وجود معصوم ج ۱، ص ۴۵، مولانا شیفتہ صاحب کا مضمون).

۲۔ معذرت کے ساتھ اگر کسی ایسے مسلک کی تائید یا تذکرہ کریں جو متہم و مشکوک ہو جس حقیقت کی طرف قبلہ کی تازہ تازہ تصنیف "تائید حق و تردید باطل" کے آخری صفحات میں صفحہ ۳۰ پر صرف ایک ہی عالم کو توفیق ہوئی ہے۔ (وجود معصوم ج ۱ ص ۱۵۰، پروفیسر سید عنایت حسین صاحب کا مضمون).

ماہنامہ پیام عمل جون ۱۹۸۱ء، ص ۵۷ میں محترم مولانا شیفتہ صاحب مدظلہ کا جو مضمون جناب پروفیسر بخاری صاحب کے جواب میں شائع ہوا تھا اس میں مولانا شیفتہ صاحب نے قارئین کو اس طرح مشورہ دیا تھا،

"آخر میں قارئین کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ تفصیلی بحث کے لیے میری دو مطبوعہ کتابیں یعنی "تحقیق حق" اور "تائید حق اور تردید باطل" ضرور ملاحظہ فرمائیں "

معلوم نہیں اپنی کتابوں کو دوسروں کے نام سے شائع کروانے میں کیا مصلحت ہے جبکہ اس میں الفاظ بھی عامیانہ ہوں۔

اور جب یہ کتاب مولانا شیفتہ مدظلہ کی تالیف کردہ ہے کسی اور کی نہیں تو لازمی طور پر کتاب کا ابتدائیہ بعنوان "منظور ہے گذارش احوال واقعی" بھی انھوں نے ہی لکھا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ملے "تحقیق حق" کی اشاعت کے بعد احقر نے اس پر مختصر تبصرہ کیا تھا جو ہفت روزہ رضاکار لاہور کی

کسی اشاعت میں شائع ہوا۔ اس زمانے میں شیخیت کی رد میں وہ "علما" اپنے اپنے بیانات شائع کرا رہے تھے جنہوں نے اس مذہب باطلہ کی بیان خوب خوب اشاعت کی تھی چونکہ اکثر مؤمنین کے خیال کے مطابق یہ کتاب مولانا محمد حسین ڈھکو مدظلہم کی مخالفت کے ساتھ ساتھ شیخیت کی ترجمانی کر رہی تھی اس لئے یہ سوال پیدا ہوا کہ اس کتاب کا ناشر کون ہے؟ کتاب میں افتخار بک ڈپو لاہور کو ناشر ظاہر کیا گیا تھا چنانچہ اسلام آباد کے ایک صاحب نذر حسین جعفری نے مینجر افتخار بکڈپو لاہور کو لکھا کہ آپ شیعہ مذہب کے حامل ہیں تو پھر آپ نے ایک ایسی کتاب جو شیخیت کے حق میں ہے کیوں شائع کی؟ مینجر صاحب نے اس کا جو جواب دیا اس کا متن یہ ہے:

"محترمی سلام مسنون۔ گرامی نامہ موصول ہوا شکریہ کتاب تحقیق حق کے سلسلے میں آپکے اعتراضات بالکل صحیح ہیں، یہ کتاب میری اجازت کے بغیر شائع کی گئی ہے۔ سرگودھا کے کسی ناشر نے چھاپی ہے اور ہمارا نام لکھ دیا۔ مجھے فون پر صرف اتنا بتایا گیا تھا کہ مولانا محمد حسین صاحب ڈھکو کے عقائد کے خلاف کتاب لکھی گئی ہے میں نے ان کو مسودہ دکھانے کو کہا لیکن انہوں نے بغیر مسودہ دکھائے چھاپ دی ہے اخبار رضاکار میں تردید شائع کرا دی ہے غالباً اس ہفتے میں آ جائے گی آپ یقین کیجئے کہ یہ کتاب ہمارے ادارے سے قطعاً شائع نہیں ہوئی ہے۔"

محترم جعفری صاحب نے یہ خط مجھے دکھایا چونکہ اس خط میں اصل ناشر کا نام چھپایا گیا تھا اس لئے میں نے اس خط کے حوالے سے مولانا شیفتہ صاحب سے اصل ناشر کا نام دریافت کیا مولانا مدظلہ نے ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۸ء کے خط میں تحریر فرمایا کہ:

"افتخار بک ڈپو والوں کی اجازت سے ان کا نام ہے کتاب لکھنا میرا کام تھا چھپوانا ڈاکٹر کاظم حسین (سرگودھا) کے ذمہ تھا انہوں نے جس ناشر کا نام مناسب سمجھا دیا۔"

لیکن جب ان کی توجہ دوبارہ اس طرف مبذول کرائی گئی تو ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء کے خط میں تحریر فرمایا کہ:

"افتخار بک ڈپو کے مالکوں سے میں ابھی تک ذاتی طور سے واقف نہیں ہوں میری کتاب "تحقیق حق" کے اصل محرک ڈاکٹر کاظم حسین صاحب ہی ہیں اور میں نے محض قربۃً الی اللہ یہ کتاب ان کے

اس ارشاد پر تکمیں کہ عقائد باطلہ کی رد بہر حال مذہب اہل بیت کی خدمت ہے ڈاکٹر صاحب موصوف نے بالکل اس وقت جبکہ میں نے کتابت کی تصحیح کے بعد مسودہ انہیں دے دیا تھا اور کراچی جانے کی تیاری کر رہا تھا، یہ بتایا تھا کہ وہ افتخار بکڈپو کی طرف سے اسے شائع کرائیں گے جن کو انہوں نے اپنا قابل اعتماد دوست کہا تھا واضح رہے کہ ناشرین کی نہ کمی تھی نہ ہے، افتخار بکڈپو والوں نے اگر کسی معذرت کا اظہار کیا ہے تو اسکے متعلق ڈاکٹر کاظم حسین صاحب ہی ان سے دریافت کرنے کے مجاز ہیں۔"

جناب شیخ محمد صدیق صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ رضاکار نے بھی ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۸ء کے شمارے میں اس حقیقت کا اظہار اس طرح کیا:

"ابھی حال ہی میں ایک کتاب "تحقیق حق" کے عنوان سے شائع ہوئی ہے اس کتاب کے مؤلف محقق عصر علامہ علی حسنین صاحب شیفتہ ایم اے ہیں، یہ کتاب مکتبۂ جعفریہ سرگودھا نے شائع کی ہے لیکن کسی مصلحت کے تحت "ناشر" افتخار بکڈپو کرشن نگر لاہور کو ظاہر کیا گیا ہے۔ (افتخار بکڈپو کرشن نگر لاہور کا تردیدی بیان ہمیں موصول ہو چکا ہے)۔"

چنانچہ مابعد کی کسی اشاعت میں افتخار بکڈپو والوں کا تردیدی بیان شائع کر دیا گیا۔ احقر کا ان چند سطور بالا لکھنے کا مقصد محض حقیقت کا انکشاف ہے اور صرف یہ دیکھنا ہے کہ:

لاؤ تو قتل نامہ ذرا ہم بھی دیکھ لیں
کس کس کی مہر ہے سر محضر لگی ہوئی

سے اس کتاب کے مؤلف مولانا سید محمد حسینؒ بن سید حسین بخش ۲۳ محرم ۱۲۸۳ھ کو بمقام نوگانواں ضلع مراد آباد میں پیدا ہوئے آپنے مختلف مدارس میں مندرجہ ذیل علماء کے سامنے زانوے ادب تہ کیا:

۱۔ مولانا اصغر حسینؒ۔
۲۔ مولانا شیخ سجاد حسینؒ۔
۳۔ مولانا محرم علی۔

۴۔ مولانا سید محمد حسینؒ

۵۔ مولانا سید ابوالحسنؒ

آپ کی تصانیف حسب ذیل ہیں :

۱۔ زینت المجالس ، (تین مجلدات)

۲۔ ترجمہ لہوف ابن طاؤسؒ.

۳۔ المنشار لقطع الاحجار.

۴۔ شرح الفیہ (فقہ۔ فارسی).

۵۔ نار حامیہ.

۶۔ رسالہ فدک.

۷۔ مثنوی عقائد اثنا عشریہ۔

۸۔ پیراہن یوسفی در مصائب

۹۔ تحفۃ الاخیار فی نجات المختار.

۱۰۔ مذہب باب.

۱۱۔ حاشیہ اصول کافی.

۱۲۔ زینت المنابر.

۱۳۔ کشکول.

۱۴۔ رسالہ استغاثات.

۱۵۔ تذکرہ بے بہا فی تاریخ العلماء.

مولانا کا انتقال ۲۴ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ کو ہوا، نوگانواں میں دفنائے گئے۔ آج کل آپ کی قبر کے قریب آپ کے پوتے نے ایک مدرسہ تعمیر کروایا ہے ان سطور کا راقم اس سال مئی کے مہینے میں نوگانواں گیا مولانا مرحوم کی قبر پر حاضری دی تھی۔

آپ کے صاحبزادے مولانا سید محمد مجتبیٰ ۴ رجب المرجب ۱۳۲۳ھ کو پیدا ہوئے آپ نے ۲۶ جمادی الثانیہ ۱۳۷۷ھ کو وفات پائی آپ دیگر کتابوں کے علاوہ رسالہ چہرہ بجواب رسالہ ردالرافضہ کے مصنف ہیں۔ رسالہ ردالرافضہ مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی (م ۱۳۴۰ھ) کی تالیف ہے۔

(تذکرۂ بے بہا۔ مطلع الانوار)

۱۵؎ "وفاتِ عائشہ" نامی کتاب کے مختلف ایڈیشن شائع ہوچکے ہیں آجکل جو ایڈیشن مارکیٹ میں ہے اس پر لکھا ہے:

"مطبوعہ کھجوہ ضلع سارن"

حالانکہ مصدقہ افراد کا کہنا ہے کہ اس رسالے کو لاہور سے شائع کرایا گیا ہے اور محض "صحابہ آرڈیننس" سے بچنے کے لئے کھجوہ کا نام لکھ دیا گیا ہے اور اس رسالہ کی تمامتر ترسیل پاکستان میں ہے، ہندوستان میں نہیں، تفصیلی ذکر اس کتاب میں اپنے مقام پر ہوگا۔

اشاریہ

رجال

(ز)

(س)

اماکن

(ب)

(ہ)

(ی)

مدارس و جامعات

مذاہب، فرقے اور مسالک

اشعار کا مصرعۂ اوّل

کُتب

جرائد و رسائل